



وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت



# موسوعات فقہیہ

جلد - ۸

بئر - بیطرة

# موسوعة فقهية

شائع كروه

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابائی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: [ifa@vsnl.net](mailto:ifa@vsnl.net)

اشاعت اول : ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

**Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.**

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526,

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

# موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۸

بئر — بیطرة

مجمع الفقه الإسلامی الهند

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً  
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي  
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ توبہ، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ  
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ  
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس  
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں!“

”من یرد اللہ بہ خیرا“

یفقہہ فی الدین“

(بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

**فہرست موسوعہ فقہیہ**  
**جلد - ۸**

صفحہ	عنوان	فقہ
۳۵	بر	دیکھئے: آبار
۳۵	بر بضاء	دیکھئے: آبار
۳۶-۳۵	باء ۳	۳-۱
۳۵		۱ تعریف
۳۵		۲ متعلقہ الفاظ
۳۶		۳ اجمالی حکم
۳۶	بادی	
		دیکھئے: بدو
۳۷-۳۷	بازلتہ	۲-۱
۳۷		۱ تعریف
۳۷		۲ اجمالی حکم
۳۷	باسور	
		دیکھئے: ائزار

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۸-۳۸	بامعہ	۲-۱
۳۸	تعریف	۱
۳۸	اجمالی حکم	۲
۳۸	باطل	
	دیکھئے: بطلان	
۳۸	باغی	
	دیکھئے: بغاوت	
۳۹-۴۰	بیات	۳-۱
۳۹	تعریف	۱
۳۹	اجمالی حکم	۲
۴۰	بحث کے مقامات	۳
۴۱-۴۲	ہجر	۶-۱
۴۱	تعریف	۱
۴۱	اجمالی حکم	۲
۴۱	کے عضو کی طہارت	۳
۴۱	کسی ضرورت سے اعضاء کو کاٹنا	۴
۴۱	جنایات میں اعضاء کو کاٹنا	۵
۴۲	جانور کے کئے ہوئے اعضاء	۶
۴۲-۴۲	ہتراء	۲-۱
۴۲	تعریف	۱

صفحہ	عنوان	فقہ
۴۲	اجمالی حکم	۲
۴۳-۴۴	بیع	۲-۱
۴۳	تعریف	۱
۴۳	اجمالی حکم	۲
۴۴	بیعہ	
	دیکھئے: بیعہ	
۴۵-۴۴	بیعہ	۲-۱
۴۴	تعریف	۱
۴۴	اجمالی حکم	۲
۴۵	بیع	
	دیکھئے: حکام	
۴۸-۴۵	بحر	۹-۱
۴۵	تعریف	۱
۴۵	متعلقہ الفاظ: نہر، عین	۲-۲
۴۶	سمندر سے متعلق احکام	
۴۶	الف - سمندر کا پانی	۳
۴۶	ب - سمندر کا شکار	۵
۴۷	ج - سمندر کا مردار	۶
۴۷	د - کشتی میں نماز	۷
۴۷	ه - کشتی میں مر جانے والے کا حکم	۸



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۴۸	و۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا	۹
۴۹-۵۰	بخار	۴-۱
۴۹	تعریف	۱
۴۹	متعلقہ الفاظ: بخار	۲
۴۹	بخار (بھاپ) سے متعلق احکام	
۴۹	الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدیث	۳
۴۹	ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدیث	۴
۵۱-۵۰	بخار	۲-۱
۵۰	تعریف	۱
۵۰	اجمالی حکم	۲
۵۱	بخس	
	دیکھئے: غبن	
۵۲-۵۱	بخیلہ	۳-۱
۵۱	تعریف	۱
۵۱	پہلا مسئلہ	۲
۵۱	دوسرا مسئلہ	۳
۵۲-۵۳	بدعت	۳۸-۱
۵۲	تعریف	۱
۵۳	پہلا نقطہ نظر	۲
۵۳	دوسرا نقطہ نظر	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۵۶	معاقدہ اتفاقہ: محدثات، فطرت، سنت، معصیت، مصلحت مرسلہ	۸-۴
۵۸	بدعت کا شرعی حکم	۹
۵۸	عقیدہ میں بدعت	۱۰
۵۹	عبادات میں بدعت	
۵۹	الف: حرام بدعت	۱۱
۵۹	ب: مکروہ بدعت	۱۲
۶۰	عبادات میں بدعت	۱۳
۶۰	بدعت کے حرکات و اسباب	۱۴
۶۰	الف: مقاصد کے ذرائع سے ماواقیئت	۱۵
۶۰	ب: مقاصد سے ماواقیئت	۱۶
۶۱	ج: سنت سے ماواقیئت	۱۷
۶۲	د: عقل سے خوش گمان ہونا	۱۸
۶۳	ه: مشابہ کی اتباع	۱۹
۶۳	و: خویش کی اتباع	۲۰
۶۳	خواہشات کے درآنے کے مواقع	۲۱
۶۳	بدعت کی قسمیں	
۶۳	بدعت حقیقی	۲۲
۶۵	اضافی بدعت	۲۳
۶۵	کافرانہ اور غیر کافرانہ بدعت	۲۴
۶۶	غیر کافرانہ بدعت کی گناہ صغیرہ اور کبیرہ میں تقسیم	۲۵
۶۷	دامی اور غیر دامی بدعتی	۲۷
۶۸	بدعتی کی روایت حدیث	۲۸
۶۸	مبتدع کی شہادت	۲۹
۶۹	مبتدع کے پیچھے نماز	۳۰
۷۰	مبتدع کی ولایت	۳۱

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۷۰	مبتدئ کی نماز جنازہ	۳۲
۷۰	مبتدئ کی توبہ	۳۳
۷۱	بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۴
۷۳	اہل بدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۵
۷۳	ازالہ بدعت کے لئے ہر بالمعروف اور بنی عن المنکر کے مراحل	۳۶
۷۴	مبتدئ کے ساتھ معاملہ اور میل جول	۳۷
۷۴	مبتدئ کی امانت	۳۸

## بدل

### دیکھئے: بدال

۷۵-۷۹	بدتہ	۹-۱
۷۵	تعریف	
۷۹-۷۶	اجمالی حکم	۹-۲
۷۶	الف: بدتہ کا پیشاب اور کونہ	۲
۷۶	ب: بدتہ کا ہونا	۳
۷۷	ج: بدتہ کا جوٹھا	۴
۷۷	د: اونٹ اور بکریوں کے ہانہ ہٹنے کی جگہ میں نماز	۵
۷۸	ه: (تج میں) واجب ہونے والے دم	۶
۷۸	و: بدی	۷
۷۸	ز: بدتہ کا دیکھنا	۸
۷۹	ح: بدتہ: جان کا بدلہ دیت	۹

۸۳-۸۰	بدہ	۱۳-۱
۸۰	تعریف	



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۸۸	بحث کے مقامات	۹
۸۹-۸۹	مجموعہ	۲-۱
۸۹	تعریف	
۸۹	جمالی حکم	۲
۹۰-۹۰	مجموعہ	۵-۱
۹۰	تعریف	
۹۰	محتاجۃ المناظرۃ: غاۃ الہدٰی: نجات	۴-۲
۹۱	جمالی حکم: بحث کے مقامات	۵
۹۲-۹۱	مجموعہ	۳-۱
۹۱	تعریف	
۹۱	محتاجۃ المناظرۃ: ۱	۲
۹۱	جمالی حکم اور بحث کے مقامات	۳
۹۲	مجموعہ	
	نکستہ: مسودہ	
۹۳-۹۳	مجموعہ	۲-۱
۹۳	تعریف	
۹۳	جمالی حکم	۲
۹۸-۹۴	مجموعہ	۸-۱
۹۴	تعریف	
۹۴	جمالی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۹۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۳
۹۶	بر اللہ رحمہ (صلہ رحمی)	۴
۹۷	قیہوں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ	۵
۹۷	حج مبرور	۶
۹۷	بیع مبرور	۷
۹۸	بڑا ہمیں (قسم پوری کرنا)	۸
۹۹-۱۱۰	بڑا والدین	۱۵-۱
۹۹	تعریف	
۹۹	شرعی حکم	۲
۱۰۱	غیر مذہب والے والدین کی فرمانبرداری	۳
۱۰۳	ماں کی اطاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض	۴
۱۰۵	دارالخربہ میں مقیم والدین و اکابر کے ساتھ حسن سلوک	۶
۱۰۵	حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟	۷
۱۰۷	تجارت یا طلب علم کے لئے سفر کی خاطر والدین کی اجازت	۹
۱۰۷	نوافل کے ترک یا ان کو توڑنے میں والدین کی اطاعت کا حکم	۱۰
۱۰۸	فرض کفایہ کے ترک میں ان کی اطاعت کا حکم	
۱۰۸	بیوی کو حلالی دینے کے مطالبہ میں ان کی اطاعت کا حکم	۲
۱۰۸	رتاب معصیت یا ترک واجب کے امر میں ان کی اطاعت کا حکم	۳
۱۰۹	والدین کی فرمانبرداری یا آثار شرعیہ میں اس کی ہزا	۴
۱۱۰	فرمانی کی ہزا	۵
۱۱۱-۱۱۳	بہ نزع	۴-۱
۱۱۱	تعریف	
۱۱۱	متعلقہ الفاظ: محمد رد (پرو ویش)	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۱	اجمالی حکم	۲
۱۱۲	بحث کے مقامات	۳
۱۱۲ - ۱۱۲	برسام	۴ - ۱
۱۱۲	تعریف	۱
۱۱۲	متعلقہ الفاظ: منہ و جنون	۲
۱۱۳	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۳
۱۱۳ - ۱۱۳	برص	۶ - ۱
۱۱۳	تعریف	۱
۱۱۳	متعلقہ الفاظ: جذام، بستی	۲
۱۱۴	برص کے مخصوص احکام	
۱۱۴	برص کی وجہ سے فتح نکاح میں خیار کا ثبوت	۳
۱۱۴	مسجد میں برص کے آنے کا حکم	۴
۱۱۵	برص سے مصافحہ اور معافیت	۵
۱۱۵	برص کی لامست کا حکم	۶
۱۱۵	برکتہ	
	بکھیے: شہادت	
۱۱۵	برکتہ	
	بکھیے: مہر	
۱۱۶ - ۱۱۷	برماج	۴ - ۱
۱۱۶	تعریف	۱

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۶	متعلقہ الفاظ: رقم، نمونہ	۲
۱۱۶	اجمالی حکم	۳
۱۱۸-۱۱۷	۷۷	۲-۱
۱۱۷	تعریف	۱
۱۱۸	بحث کے مقامات	۲
۱۱۸	۷۷	
	دیکھئے: حقائق	
۱۱۸	۷۷	
	دیکھئے: مسائل	
۱۱۸-۱۱۹	بساط المسین	۳-۱
۱۱۸	تعریف	۱
۱۱۹	اجمالی حکم	۳
۱۲۰-۱۲۰	بسم	۱۲-۱
۱۲۰	تعریف	
۱۲۰	بسم قرآن کریم کا ترجمہ ہے	۲
۱۲۲	بغیر پاکی کے۔ سم اللہ پڑھنے کا حکم	۳
۱۲۳	نماز میں۔ سم اللہ پڑھنا	۵
۱۲۶	سم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع	
۱۲۶	لغف: بیت الخلاء میں، غل: جو تہ وقت تہیہ	۶





صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۳۸	بضاعت	دیکھئے: اہسان
۱۳۸	بضع	دیکھئے: فزج
۱۳۸-۱۳۹	بطالت	۱-۷
۱۳۸	تعریف	
۱۳۸	اس کا شرعی حکم	۲
۱۳۹	توکل ہے روزگاری کا اپنی نہیں	۳
۱۴۰	مبادت ہے روزگاری کے لئے وجہ ہوا نہیں	۴
۱۴۰	ہے روزگار کے نفقہ کے مطالبہ پر ہے روزگاری کا اثر	۵
۱۴۰	زکاۃ کا مستحق ہونے میں ہے روزگاری کا اثر	۶
	روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب سے	۷
۱۴۱	ہے روزگاروں کی کفالت	
۱۴۱-۱۴۵	بطانہ	۱-۷
۱۴۱	تعریف	
۱۴۲	متعلقہ تناظر: حاشیہ اہل شوری	۲
۱۴۲	بطانہ سے متعلق مقام	
۱۴۲	اہل: بطانہ بمعنی انسان کے خواہ	۳
۱۴۲	صالح خواہ کا انتخاب	۴
۱۴۳	غیر مومنین میں سے خواہ کا انتخاب	۵
۱۴۴	اہم: کثیرے کا اندرونی حصہ	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۴۴	ایسے پڑے پر نماز جس کا اندرونی حصہ پاک ہو	۶
۱۴۴	مرد کے لئے ایسے کپڑے پہننے کا حکم جس کا اندرونی حصہ مردہ شمی ہو	۷
۱۴۵ - ۱۶۳	بھان	۱ - ۳۰
۱۴۵	تعریف	۱
۱۴۶	معتقدہ، اناطہ، نسا، صحت، اعتقاد	۲ - ۴
	دنیا میں تعریف کے بھان اور آخرت میں اس کے اثر کے	۵
۱۴۶	بھان کے درمیان لازم کا نہ ہونا	
۱۴۸	جان پر جو کر یا لاشی میں باطل تعریف پر قدم کا حکم	۷
۱۴۹	باطل عمل کرنے والے پر نئی رسا	۹
۱۴۹	بھان اور فساد کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا سبب	۱۰
۱۵۱	تجربہ بھان	۱۳
۱۵۲	کوئی شی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر مبنی ہے وہ بھی باطل ہوگا	۶
۱۵۳	باطل عقد کو صحیح بنانا	۱۸
۱۵۵	طویل مدت گزرنے یا حاکم کے فیصلہ سے باطل صحیح نہیں ہوگا	۲۲
۱۵۷	بھان کے آثار	
۱۵۷	۱۔ مباہات میں	۲۳
۱۵۸	۲۔ معاملات میں بھان کا اثر	۲۵
۱۵۹	۳۔ ضمان	۲۶
۱۶۰	۴۔ نکاح میں بھان کا اثر	۲۸
۱۶۱	۵۔ انکسار	۲۹
۱۶۲	۶۔ عدت اور نسب	۳۰
۱۶۳	بعض	
	۱۔ کہیں سے بعضیت	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۶۷-۱۶۴	بعضیت	۹-۱
۱۶۴	تعریف	
۱۶۴	متعلقہ اناط	۲
۱۶۷-۱۶۴	جمالی حکم	۹-۳
۱۶۴	طہارت کے باب میں	۳
۱۶۵	نماز کے باب میں	۴
۱۶۶	زکوٰۃ کے باب میں	۵
۱۶۶	صدقہ " کے باب میں	۶
۱۶۶	طلاق، طہار، آراء، منی غلام کے باب میں	۷
۱۶۶	شہادت کے باب میں	۸
۱۶۷	بعضیت کی وجہ سے غلام کی آراء کی	۹
۱۶۸-۱۶۷	بغاء	۲-۱
۱۶۷	تعریف	
۱۶۸	رہنمورت کے لیے حکم	۲
۱۶۷-۱۶۸	بغاء	۳۹-۱
۱۶۸	تعریف	۱
۱۶۹	متعلقہ اناط: حواشی، بحارین	۳-۲
۱۷۰	حق کا شرعی حکم	۴
۱۷۱	بغاءت کے تحقق کی شرطیں	۶
۱۷۲	اس امام کے خلاف شرمین بغاءت ہے	۷
۱۷۲	بغاءت کی علامات	۸
۱۷۳	اہل فتنہ سے تمیز کی ضرورت	۹
۱۷۴	باغیوں کے تیس امام کی ذمہ داری	۱۰

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۷۴	الف: قتال سے پہلے	۰
۱۷۶	ب: باغیوں سے قتال	
۱۷۸	باغیوں سے جنگ میں معاونت	۱۲
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی شرط اور اس کے امتیازات	۱۳
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی ہیئت	۱۴
۱۸۱	مرد پر پیارا باغی عورت	۱۵
۱۸۱	باغیوں کے اموال کو غنیمت بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا نشان	۱۶
۱۸۲	اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا	۱۷
۱۸۲	باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا	۱۸
۱۸۳	باغی مقتولین کا مثلہ ربا	۱۹
۱۸۴	باغی قیدی	۲۰
۱۸۵	قیدیوں کا بند یہ	۲
۱۸۵	باغیوں سے مصافحت	۲۲
۱۸۶	کن باغیوں کا قتل جائز نہیں	۲۳
۱۸۶	قدرت کے باوجود، جنگ نہ کرے، اہل باغیوں کے ساتھ شریک ہونا	۲۵
۱۸۷	باغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم	۲۶
۱۸۸	مقتول باغی سے عادل کی وراثت اور اس کے برعکس	۲۷
۱۸۹	باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے	۲۸
۱۸۹	باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ	۲۹
۱۹۰	باغیوں سے قتال میں مشرکین سے مدد	۳۰
۱۹۰	باغیوں سے معرکہ کے مقتولین اور ان کی مائیں و بنات	۳
۱۹۱	باغیوں کی باغی لڑائی	۳۲
۱۹۲	باغیوں کا کنارہ سے مدد لینا	۳۳
۱۹۳	باغی کو عادل کی جانب سے لمان فرماہم کرنا	۳۴
۱۹۳	باغیوں کے امام کے تصرفات	۳۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۹۳	الحمد: زکاة و جز یہ بشر اور شراج کی وصولی	۳۵
۱۹۵	بہ: باغیوں کا فیصلہ اور اس کا نفع	۳۶
۱۹۶	ج: باغی تانسی کا خرما عامل تانسی کے سام	۳۷
۱۹۶	د: باغیوں کا اتراے حدود اور ان پر حدود کا دیوب	۳۸
۱۹۷	باغیوں کی شہادت	۳۹

۱۹۷

فہم

دیکھئے: بیاناۃ

۲۰۶-۱۹۸

بقہ

۱-۱۷

۱۹۸	تعریف	
۱۹۸	گائے کی زکاة	۲
۱۹۸	بقہ میں دیوب زکاة کی شرط	۳
۱۹۹	چبے کی شرط	۴
۱۹۹	جنگلی گائے پر زکاة	۵
۲۰۰	پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاة	۶
۲۰۰	گائے کی زکاة میں سال گزرنے کی شرط	۷
۲۰۱	نسب نسل ہونے کی شرط	۸
۲۰۲	قرباتی میں کافی ہونے والے جانور	۱۰
۲۰۳	بدی میں گائے	۲
۲۰۴	تقلید (قاۃ دینا، لے) کا حکم	۳
۲۰۴	گائے کا بیج	۴
۲۰۴	ساری کے لئے گائے کا استعمال	۵
۲۰۵	گائے کا پیشاب و روبر	۶
۲۰۵	دیت میں گائے کا حکم	۷

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۶-۲۱۵	بکاء	۱-۱۹
۲۰۶	تعریف	
۲۰۷	متعلقہ الفاظ: میاج، ہراج، نیاج، مدب، حب یا حریب، غویل	۲-۶
۲۰۷	بکاء کے اسباب	۷
۲۰۷	مسیبیت میں رہنے کا اثر فی حکم	۸
۲۰۸	اللہ کے خوف سے رونا	۹
۲۱۰	نماز میں رونا	۲
۲۱۱	قرآن پڑھتے وقت رونا	۳
۲۱۲	موت کے وقت اور اس کے بعد رونا	۴
۲۱۳	قبر کی زیارت کے وقت رونا	۵
۲۱۳	رہے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا	۶
۲۱۳	ہلاکت کے وقت بچہ کے رہے کا اثر	۷
۲۱۳	کنواری لڑکی کا ثانی کے لئے اجازت ظنی کے وقت رونا	۸
۲۱۵	آدمی کا رونا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟	۹
۲۱۶-۲۲۳	بکارۃ	۱-۱۳
۲۱۶	تعریف	
۲۱۶	متعلقہ الفاظ: عذرة، شیوہت	۲-۳
۲۱۷	اختلاف کے وقت بکارت کا ثبوت	۴
۲۱۷	مقدّمہ میں بکارت کا اثر	۵
۲۱۷	کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی	۵
۲۱۸	ولی کی شرط یا عدم شرط	۷
۲۱۹	بکارت کے باوجود ۱۰ بار کب ختم ہوگا؟	۸
۲۱۹	شہم کی جامب سے روچہ کی بکارت کی شرط	۹
۲۲۱	صلی بکارت، نیز اجبار اور عورت کی اجازت فی معرفت میں اس کا اثر	۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۱	بغیر جراث کے بالتصدد پر وہ بکارت زائل کرنا اور اس کا اثر	
۲۲۲	جراث کے بغیر انگلی سے بکارت، اور بر، یہ کی صورت میں، کی مقدار	۲
۲۲۲	بکارت کا دعویٰ و قسم لینے پر اس کا اثر	۳
۲۲۳	بلاغ	
	دیکھئے: تبلیغ	
۲۲۶-۲۲۷	بلعوم	۴-۱
۲۲۷	تعریف	
۲۲۷	بلعوم سے متعلق احکام	۲
۲۲۷	الف: روزہ اور اس کو توڑنے سے متعلق احکام	۲
۲۲۷	ب: تہ کیہ، ن سے متعلق احکام	۳
۲۲۵	ن: جناحت سے متعلق احکام	۴
۲۲۶	بلغم	
	دیکھئے: نجامہ	
۲۲۵-۲۲۶	بلوغ	۴۴-۱
۲۲۶	تعریف	
۲۲۶	متعلقہ القانظہ کبر، ادراک، علم، احتلام، ہر وقت، الخ، و رشد	۷-۲
۲۲۸	مردہ عورت اور منث میں بلوغ کی فطری علاماتیں	۸
۲۲۸	احتلام	۹
۲۲۸	انبات	۱۰
۲۳۰	عورت کی مخصوص علامات بلوغ	۵
۲۳۱	منث کی فطری علامات بلوغ	۷



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۳۲	عمر کے ذریعہ بلوغ	۲۰
۲۳۳	بلوغ کی ادنیٰ عمر جس سے قبل دعوائے بلوغ درست نہیں	۲
۲۳۳	بلوغ کا ثبوت	۲۲
۲۳۳	پانچ طریقہ ثبوت	۲۲
۲۳۴	دوسرا طریقہ ثبوت: انبات	۲۳
۲۳۵	فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزوم کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۴
۲۳۶	جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۶	الف: جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۷	ب: جن احکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۶
۲۳۷	بلوغ سے ثابت ہونے والے احکام	۲۷
۲۳۷	اول: طہارت کے باب میں	۲۸
۲۳۷	اعادہ: نجس	۲۸
۲۳۸	دوم: نهار کے باب میں	۲۹
۲۳۹	سوم: زکوٰۃ	۳۲
۲۴۰	چہارم: زکوٰۃ	۳۵
۲۴۱	پنجم: حج	۳۶
۲۴۲	ششم: خیار بلوغ	۳۹
۲۴۲	بچپن میں لڑکی یا لڑکے کی شادی پر اختیار	۳۹
۲۴۴	ہفتم: بلوغ کی وجہ سے ولایت علیٰ انفس کا اختتام	۴۳
۲۴۵	ہشتم: ولایت علیٰ اہمال	۴۴
۲۴۳-۲۴۶	بناء	۲۵-۱
۲۴۶	تعریف	
۲۴۶	معاقدہ: القاطنہ: ترسیم، عمارت، اصل، مختار	۵۰۲
۲۴۷	جمالی علم	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۴۷	دل: بناء (بمعنی مکان بنانا)	۶
۲۴۷	مکان کی قیہ کا: ۷	۷
۲۴۸	بناء کے احکام	۸
۲۴۸	الحک: کیا تجارت متحول اشیاء میں ہے؟	۸
۲۴۸	سب: تجارت پر قبضہ	۹
۲۴۸	ج: بحر ہست شدہ مکان میں شعو	۱۰
۲۴۸	د: مباح زمینوں میں قیہ	
۲۴۹	ح: زمین کو قیہ کے لئے قبضہ میں لینا	۲
۲۴۹	و: غصب کی ہوئی اراضی میں قیہ	۳
۲۴۹	ز: سراید کی زمین پر قیہ	۴
۲۵۰	ح: عاریہ لی ہوئی زمین میں قیہ	۵
۲۵۱	ط: سقوطیہ اراضی میں قیہ	۶
۲۵۱	ی: مساجد کی قیہ	۷
۲۵۱	ک: نجاست آمیزہ اجٹ سے قیہ	۸
۲۵۲	ل: قبہ میں پر قیہ	۹
۲۵۲	م: مشقہ کی مقامات پر قیہ	۱۰
۲۵۲	ن: حمام کی قیہ	۲
۲۵۲	و: عبادت میں بناء	۲۲
۲۵۳	نماز میں بھول جانے والے کا اپنے یقین پر بناء کرنا	۲۳
۲۵۳	جمعہ کے خطبہ میں بناء	۲۴
۲۵۳	طواف میں بناء	۲۵
۲۵۳	بناء بالترجہ	

دیکھئے: دخول

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۳	بناء فی العبادات	دیکھئے: استئناف
۲۵۳	بنان	دیکھئے: اوسع
۲۵۵-۲۵۴	بنت	۶-۱
۲۵۴	تعریف	۱
۲۵۴	جہالی حکم، رجسٹ کے مقامات	۲
۲۵۴	الف - نکاح	۲
۲۵۴	نکاح میں ولایت	۴
۲۵۴	ب - بیٹی کی مراعت	۵
۲۵۵	ج - نفقہ	۶
۲۵۶-۲۵۵	بنت المومن	۴-۱
۲۵۵	تعریف	
۲۵۵	جہالی حکم، رجسٹ کے مقامات	۲
۲۵۵	نکاح	۲
۲۵۶	زکاۃ	۳
۲۵۶	فرائض	۴
۲۵۶	بنت المؤمن	
	دیکھئے: بنت المؤمن	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۶	بنت مخاض	دیکھئے: ابن مخاض
۲۵۸-۲۵۷	بُخ	۷-۱
۲۵۷		تعریف
۲۵۷		۲-۳ متعاقبہ اتناظ: افیون، شیشہ
۲۵۷		۴ جنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم
۲۵۷		۵ جنگ استعمال کرنے کی سزا
۲۵۸		۶ جنگ کی طہارت کا حکم
۲۵۸		۷ بحث کے مقامات
۲۵۸	بندق	
		دیکھئے: صید
۲۵۸	بنوۃ	
		دیکھئے: اہل
۲۵۸	بہتان	
		دیکھئے: افتراء
۲۵۸	بیعت	
		دیکھئے: حیوین
۲۵۸	بول	
		دیکھئے: آساء، امانت

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۹	بیات	دیکھئے: میوہ
۲۵۹-۲۶۵	بیان	۱-۱۵
۲۵۹	تعریف	
۲۶۰	متعلقہ الفاظ: تفسیر، تاویل	۲-۳
۲۶۰	اصولیں کے نزدیک بیان سے متعلق احکام	۴
۲۶۰	قول "فعل" کے ذریعہ بیان	۴
۲۶۱	بیان کے اقسام	۵
۲۶۱	بیان تخریر	۶
۲۶۱	بیان تفسیر	۷
۲۶۲	بیان تعبیر	۸
۲۶۲	بیان تبدیل	۹
۲۶۲	بیان صدمت	۱۰
۲۶۳	صدمت کے وقت سے بیان کی تاخیر	
۲۶۳	تعبیر کے نزدیک بیان سے متعلق احکام	۱۳
۲۶۳	قرآن کریم میں کالیان	۱۳
۲۶۵	مبہم طلاق میں بیان	۱۴
۲۶۵	غلام کی قسم آراء کی کالیان	۱۵
۲۶۶-۲۷۴	بیت	۱-۱۶
۲۶۶	تعریف	
۲۶۶	متعلقہ الفاظ: در منزل	۲-۳
۲۶۷	گھر کی چھت پر رات گدانا	۴
۲۶۷	بیت سے متعلق احکام	۵

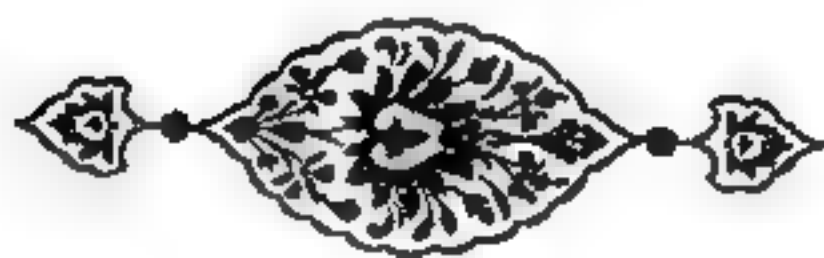
صفحہ	عنوان	فقہ
۲۶۷	الف: بیع	۵
۲۶۷	ب: خیاری بیع	۶
۲۶۸	ج: شفعہ	۷
۲۶۸	د: اجارہ	۸
۲۶۹	گھر کی چیزوں میں پڑوسی کے حق کی رعایت	۹
۲۶۹	گھر میں داخل ہونا	۱۰
۲۷۰	گھر میں داخل ہونے کی لاحت	۱۱
۲۷۱	اپنے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی دعا	۱۲
۲۷۱	گھر میں مرد اور عورت کی فرض نماز	۱۳
۲۷۳	گھر میں نفل نماز	۱۴
۲۷۳	گھر میں اذیت	۱۵
۲۷۴	گھر میں رہنے کی قسم کا حکم	۱۶
۲۷۶-۲۷۴	البيت المحرام	۲-۱
۲۷۴	تعریف	۱
۲۷۵	اجمالی حکم	۲
۲۷۵	بيت الخاء	
	۱. مکہ: تساءل	
۲۸۱-۲۷۵	بيت الزوجية	۱۰-۱
۲۷۵	تعریف	۱
۲۷۵	بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور	۲
۲۷۶	بیوی کے گھر کے لئے شرائط	۳
۲۷۸	بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش	۴

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۷۸	بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت	۵
۲۷۸	امان: اپنے گھر والوں سے ملاقات	۵
۲۷۹	بہ عورت کا عرسا اور راسی گھر سے ماہر رات گزارنا	۶
۲۸۰	ن: احتکاف	۷
۲۸۰	ن: محارم کی: کیجیہ رکیجیہ	۸
۲۸۰	ن: ضروریات کی تکمیل کے لئے نکاح	۹
۲۸۱	رہائشی گھر میں رہائش سے بیوی کے انکار کے اثرات	۱۰
۲۸۲-۲-۳	ہیت المال	۲۹-۱
۲۸۲	تعریف	
۲۸۳	اسلام میں ہیت المال کا آغاز	۳
۲۸۴	ہیت المال کے مہول میں تصرف کا اختیار	۵
۲۸۵	ہیت المال کے ذرائع آمدنی	۶
۲۸۸	ہیت المال کے شعبے: امرہ شعبہ کے مصارف	۷
۲۸۸	۱۰ شعبہ: رباۃ کا شعبہ	۸
۲۸۸	۱۰ شعبہ: شمس کا شعبہ	۹
۲۸۹	تیسرے شعبہ: لالہ ارٹ مہول کا شعبہ	۱۰
۲۸۹	چوتھا شعبہ: بی کا شعبہ	
۲۹۰	مال بی کے مصارف	۲
۲۹۴	ہیت المال کے اخراجات میں ترجیحات	۴
۲۹۴	ہیت المال میں رباۃ مہول	۵
۲۹۵	گرہیت المال سے حقوق کی: اہلی نہ ہوئے	۶
۲۹۶	ہیت المال پر: یون کے سہ ماہ میں امام کے تصرفات	۷
۲۹۶	ہیت المال کے مہول کا فرق: ن: دروں میں تصرف	۸
۲۹۷	جائیداد: کے ممالک بنانا	۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۹۸	سناٹا و استفادہ کے لئے جائیہ دینا	۲۰
۲۹۹	بیت لہال کی جامعہ و کاہنہ	۲۱
۲۹۹	بیت لہال کے حقوق بیت لہال میں لانے سے قبل ملکیت میں دینا	۲۲
۲۹۹	بیت لہال کے یون	۲۳
۲۹۹	بیت لہال کا انتظام اور اس کا نگر	۲۴
۳۰۱	بیت لہال کے مہال پر زیارتی	۲۶
۳۰۲	بیت لہال کے مہال کے سلسلہ میں مقدمہ	۲۷
۳۰۲	ولایت کی نگرانی اور مصلحتیں کا محاسبہ	۲۸
۳۰۲-۳۰۴	بیت المقدس	۲-۱
۳۰۴	تعریف	
۳۰۴	دیہالی حکم	۲
۳۰۴	بیت النار	
	نکبتہ و عمار	
۳۰۴	بیوتہ	
	نکبتہ و بیوتہ	
۳۰۵-۳۱۰	بیش	۱۰-۱
۳۰۵	تعریف	
۳۰۵	انڈے سے متعلق احکام	۲
۳۰۵	ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم جانوروں کے انڈے	۲
۳۰۵	حلالہ (نچاست کھانے والا جانور) کے انڈے	۳
۳۰۵	نخس پانی میں انڈے باہا	۴
۳۰۶	شراب انڈے (جو عام صورت میں شراب ہو جائے)	۵
۳۰۶	موت کے بعد نکبتہ والے انڈے	۶



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۰۶	اندے کاغذ و خٹکی	۷
۳۰۸	اندے میں بیج سالم	۸
۳۰۸	حرم میں اور حیاتِ اہم میں اندے پر زیا، قی	۹
۳۱۰	اندے کو خصب کرنا	۱۰
۳۱۱-۳۱۰	نظر	۱-۲
۳۱۰	تعریف	
۳۱۰	شرعی حکم	۲
۳۲۸-۳۱۵	تراجم فقہاء	



موسوع فقهيہ

بِر

بایۃ

دیکھئے ”آبار“۔

تعریف:

۱- ”البایۃ“ لغت میں نکاح کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup>، یہ جماع (مباشرت) سے ناپید ہے یا تو اس لئے کہ عام طور پر یہ عمل گھر میں ہوتا ہے یا اس لئے کہ مرد اپنی زوجہ پر کاب و یاتہ ہوتا ہے جس طرح بچہ گھر پر کاب و یاتہ ہوتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

بِر بضاعہ

دیکھئے ”بِر“۔

حدیث شریف میں ہے: ”یا معشر الشباب! من استطاع منکم البایۃ فلیتزوج فإنہ أعص لبصر وأحصن للفرج ومن لم یستطع فلیہ بالصوم فإنہ له وجاء“<sup>(۳)</sup> (اے نوجوانو! تم میں سے جس کے اندر نکاح کی استطاعت ہو وہ شادی کر لے کہ یہ پست نکاحی اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا ہو وہ روزہ رکھے کہ روزہ اس کے لئے توڑ ہے)۔  
تاریخ مشہان لکھتے ہیں: البایۃ نکاح کے اتراجات کا نام ہے<sup>(۴)</sup>۔

متعلقۃ الفاظ:

۲- البیۃ: ”البایۃ“ میں رنے کے معنی میں ہے۔



(۱) لسان العرب، المجلد ۱۰، مادہ ”بوا“۔

(۲) المصباح المیز: مادہ ”باء“۔

(۳) حدیث ”یا معشر الشباب“۔۔۔ کی روایت بخاری (اصح ۳۹۳۳ طبع

الترغیب) اور مسلم (۱۰۱۸۲ طبع المکمل) نے کی ہے۔

(۴) المکمل علی المہاج عتیرہ قلیونی عمیرہ ۳۰۶۳ طبع معظی عیس۔

## بَاب ۳۴، بادی

ایسے شخص کے نکاح کی بابت فقہاء کی رائے میں مختلف ہیں جس کے پاس نکاح کی استطاعت تو ہو مین و بی کی رجعت متوق دس میں نہ ہو، بعض فقہاء کے نزدیک اس کے سے نکاح افضل ہے، اگر وہ دوسرے فقہاء کی رائے میں عبات کے سے یکسوئی اس کے حق میں افضل ہے (۲)۔

اس مضمون کی تفصیلات فقہاء کرام کتاب النکاح کے آغاز میں دیا کرتے ہیں۔

## بادی

دیکھئے ”بد“۔



ب ”الہیۃ النکاح“ یعنی نکاح کے اہلیات میں وغیرہ قدرت، پس یہ ”بہاء“ کے معنی میں ہوا ان حضرات کی رائے کے مطابق جو حدیث بالا کی تشریح اس معنی سے کرتے ہیں (۱)۔

جملہ حکم:

۳- ”البد“ معنی وطء کے مقام میں موضوع کے تحت، کچھ جانتے ہیں، دیکھئے: مطاع ”وطء“۔

تر سے اثر جات نکاح کے معنی میں یا جائے تو جس شخص کے پاس یہ اثر جات ہو، وہ اس کے مدد بی کی رجعت ہو، اور حرام کے رتبہ کا مدیثہ نہ ہو تو اس کے لئے نکاح ”خب“ ہے (۲)۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا رثاء ہے: ”یا معشر المشیبا من استطاع مکم البہاء فلیتزوج“۔

میں اگر حرام کا رتبہ بقی ہو تو، یہ شخص پہ نکاح فرض ہے، کیونکہ نبی پاک مدنی اور حرام سے اپنا تعلق اس پر لازم ہے، ان عام بینات ملتے ہیں: جس چیز کے بغیر ترک حرام تک رسائی ممکن نہ ہو وہ چیز فرض ہوگی (۳)۔

تر استطاعت نکاح پائی جائے میں، سے کوئی مرض ہو جیسے نہ حیا یا وغیرہ، تو بعض فقہاء سے اسے شخص کے لئے نکاح کو مکرہ و قرا یا ہے (۴)، اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک عورت کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے نکاح حرام ہے (۵)۔

(۱) لکھنؤ علی امین علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۰۶، لکھنؤ ۲۰۳۳ء۔

(۲) سہد مرجع، ج ۱، ص ۲۶۱۔

(۳) امین علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۶۰، شرح امین علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۶۰۔

۲۰۶۳ء۔

(۴) لکھنؤ علی امین علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۰۶۔

(۵) اہل حق، ج ۱، ص ۲۰۳۔

(۱) امین علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۰۶۔

(۲) حوالہ سابق، لکھنؤ علی امین علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۰۶۔

## بازلتہ

## پاسور

تعریف:

۱- "ہوں" کا ایک معنی لعت میں "شق" (پھاڑنا) ہے۔ کہا جاتا ہے: "ہول الوجہ الشیء یورثہ ہولاً" یعنی اس شے کو پھاڑ دیا۔ بازلتہ ایک قسم کا زخم ہے جو جلد کو پھاڑ دیتا ہے، کہا جاتا ہے: "انہول الطبع" کلی کھل گئی (۱)۔

فقہاء کی اصطلاح میں "بازلتہ" وہ زخم ہے جو کمال کو پھاڑ دے اور اس سے خون بہہ جائے۔ بعض فقہاء شمول حنیفہ سے "دمعہ" کہتے ہیں کہ دمعہ میں (کچھ کے "سو") کی مانند اس سے بھی کم خون نکلتا ہے۔ "دمعہ" بھی کہا گیا ہے۔

جہاں حکم:

۲- صہور فقہاء کی رائے ہے کہ "بارلتہ" (زخم) خوب جان و جوڑ ہو یا انچا ہے، اس میں "صومت عدل" (ماہرین جو اس کا معائنہ طے کریں) واجب ہے، ہالکیہ کے نزدیک اگر عمداً ہوا ہے تو اس میں قصاص ہے، چونکہ "بارلتہ" جنایات کے باب میں زخم فی ایک قسم ہے، اس سے فقہاء سے قصاص و ردیات کے ابواب میں اس پر تنگی ملی ہے، جنایات و ردیات کے ابواب میں اس کی تفصیل ملے گی (۲)۔

(۱) مسند العرب: دار "میں"۔

(۲) فقہ حنفیہ: ۱/۵۱۳، جامعہ المدنی ۳/۵۱۳، جوہر والکلی ۴/۵۹۴، شرح روض

النب ۴/۴۳، فکھ فی ۳/۱۱۳، انشی ۸/۵۳ طبع اسودیب

## باصعہ

تعریف:

۱- لغت میں "بصع" کا یک معنی ہے پھارنا۔ کہا جاتا ہے: "بصع الروح ان شئاً یبصعه" جب کہ آدمی چیز کو پھارے، اسی سے "باصعہ" ہے۔ یہ دوزخ میں جو کھال کے حد کوشت کو پھارے، یمن ہر کی تک نہ پہنچے، ورنہ ہی اس سے ٹوٹ جے<sup>(۱)</sup>۔  
جمال حکم:

۲- "باصعہ" سر کے زخم کی یک قسم ہے اس کے حکم سے متعلق فقہاء، اے بنیادیت و روایت کے باب میں شکوک ہیں، اس کی تفصیلات بھی ان ہی، وہاب دہوں میں ملے گی۔

چنانچہ صہور فقہاء کی رائے ہے کہ "باصعہ" میں عمدہ غیر عمدہ کی صورت میں "خسومت عدل" ہے، اس کی مقدار وہ ہوگی جسے اہل تجربہ جنایت کے عوض کے بطور متعین کر دیں جو اصل متاثرہ عضو کی ہمت سے رہ نہ ہو۔

ملاحظہ کیجئے: عمدہ کی صورت میں اس میں تسلسل ہوگا<sup>(۲)</sup>۔



(۱) سہارن پور: "بصع"۔

(۲) الاختیار ۲۱/۵ طبع دار المعرفۃ مہینہ المشرق ۲۵۱۳، جوہر الکلیل ۲۵۹/۲ طبع المان شرح المروض ۲۲/۳ طبع المکتب الاسلامی، قلیوبی ۱۱۳۳ھ، ایسی ۵۳/۸ طبع المیاض۔

## باطل

کہئے "تاس"۔

## باغی

کہئے "بغاة"۔

البتہ کا معنی ہے نیت کو پختہ کر دیا (۱)۔

فقہ میں ان الفاظ کے معانی دعویٰ معانی سے مختلف نہیں ہیں، البتہ ثانوی لفظ "البتہ" سے طلاق کو رجعی قرار دیتے ہیں مگر مطلقہ مدخول بیاہو اور مشورہ نے تین طلاق سے کم کی نیت کی ہو (۲)۔

جیسا کہ متبادیہ سے عقد کے خالی ہونے کی تعبیر لفظ "البتہ" سے کرتے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: "البيع عسی البتہ" (۳) خیال سے خالی ہے۔

۱۔ ریغوی معنی کے اعتبار سے ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

ای طرح جس عقد کو تین طلاق دی گئی ہو اس کے اور مشورہ کے درمیان محبوب اور مبغضہ کی وجہ سے تغیر کر دی گئی ہو اس کو "معتدلة البتہ" سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ دفعہ کے برخلاف ہے (۴)۔

اجمائی حکم:

۲۔ مالکیہ اور حنبلیہ کی رائے ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو "ہیبتہ" کہہ کر طلاق دی تو تین طلاق منع ہوئی، اس سے کہ اس نے اپنی بیوی کو ایسے لفظ سے طلاق دی ہے جو بیعت (عقد) کا متقاضی ہے، اور "البتہ" کا ثنا ہے، گویا اس نے نکاح کو بالکل ہی کاٹ دیا، انہوں نے اس پر عمل صحابہ سے استدلال کیا ہے (۵)۔

(۱) جامع معروض المرجع للحدیثی (الموطا)، تہذیب و اسلام والفتا، لاہور، المیزان ۲۳، تصباح المیزان، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴

### بنات ۳

”شہادت“ کے باب میں فقہاء نے ”بیت البت“ کا ذکر کیا ہے جس کے مقابلہ میں ”بیت السماع“ ہے اور کب پلاویزہ اور کب پر مقدم ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

”رقع کے باب میں البیع علی البت“ کا تذکرہ خیر، الیٰ بنی کے مقابلہ میں کیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

حنفیہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی، اس لئے کہ اس نے طلاق کو یہ لفظ سے بیان کیا جو جدائی کا احتمال رکھتا ہے<sup>(۱)</sup>، اور امام شافعی نے فرمایا: اس نیت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ حنابلہ کی ایک روایت بھی یہی ہے، حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس کو اختیار کیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اس سلسلہ میں مکمل بحث و جگہ ”کتاب الطلاق“ ہے۔

### بحث کے مقدمات:

۳- فقہاء نے بنات - اور اس کے مثل بقیہ مصادر، مستحکات - پر کتاب الطلاق میں اطلاق طلاق کے سیاق میں تنکونر مانی ہے جیسا کہ گذرا۔

اسی طرح کتاب العدة میں ”معتدة البت“ اور اس پر سوگ منانے کے وجوب کے ذیل میں بھی گفتگو کی ہے<sup>(۳)</sup>۔

اور ظہار کے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ جدائی بیوی پر لازم ہو جاتی ہے اگر شوہر سے اس سے تنایہ کے لفظ سے ظہار کیا اور اس سے طلاق مروی، اس سلسلہ میں مزید تفصیل بھی ہے<sup>(۴)</sup>۔

۴- ”کیان“ میں فقہاء ”الحلف علی البت“ کا معنی ذکر کرتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں ”الحلف علی العلم“ یا ”علیٰ علیٰ نعمہ“ ہے، اور یہ ذکر کرتے ہیں کہ کس صورت میں قسم کھانے والے سے ”حلف علی البت“ پایا جائے گا<sup>(۵)</sup>۔

(۱) ابن ماجہ ص ۲۹۴

(۲) اشرو فی ۱/۸۷ ص ۲۸ طبع لیبیہ، مختصر لہر فی ص ۷۲ طبع اولہ وام ص ۱۶۲ اور اس کے بعد کے صفحات انہی ۱۲۸۔

(۳) لہر لہر فی ص ۱۳۳، ابن ماجہ ص ۱۷۷۔

(۴) شرح البیہ ص ۳۹ طبع دار الفکر۔

(۵) البیہ ص ۲۳۰ طبع دوم ۱۸/۱۲ طبع اولہ نزدیکیہ و لیبی ص ۲۹۲۔

(۱) لہر لہر ص ۲۷۸ طبع دار الفکر۔

(۲) الدوسقی ص ۱۶۔



ولی، دونوں بدیوں کا اجماع بھی واجب ہے، لہذا جب ایک بدی قسم ہوئی تو دوسری جھوٹی جائے گی، اور اگر دونوں قسموں کے اوپر سے کاٹا گیا ہو تو اجماعی ساتھ ہو جائے گا، اس لئے کہ اجماع کا محل باقی نہیں رہا۔  
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: "غزوہ"، "مذہب" کی اصطلاح۔

## بتر

تعریف:

۱۔ لغت میں "بتر" کے معنی کسی چیز کو جڑ سے کاٹنا ہے، کہا جاتا ہے: "بتر الذنب أو العصو" جب دم یا عضو کو جڑ سے کاٹ دے، جیسا کہ اس لفظ کا ظاہر کسی چیز کا تمام کاٹنے پر بھی ہوتا ہے اس طور پر کہ اس عضو کا کچھ حصہ باقی رہ جائے۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا استعمال اصطلاحاً ان دونوں معنوں میں ہوتا ہے، ہر کبھی اس لفظ کا ظاہر قسم کے کاٹنے پر بھی ہوتا ہے، اور اس معنی میں کہا جاتا ہے: "سيف بتر" یعنی کاٹنے والی تلوار۔

جہاں حکم:

۲۔ کاٹنا یہ تو بطور جنایت کے ظہر ہوگا مگر عمدہ یا دھماکہ اور یہ حرام ہے، یہ کسی حق کی وجہ سے ہوگا جیسے حد یا تناسل کے طور پر یا تھکا کر کاٹنا یا بطور وسائل علاج ہوگا مثلاً ناسور میں جتا یا تھکا کر کاٹنا تاکہ بدن کے دوسرے حصہ میں بیماری سرایت نہ کر جائے۔

کئے عضو کی طہارت:

۳۔ جس شخص کا ہاتھ کہنی کے نیچے سے کاٹا گیا ہو (عضو میں) غرض کی باقی ماندہ جگہ کو دھوئے گا، مگر کہنی ہی سے کاٹا گیا ہو تو اس بدی کو دھوئے گا جو بازو کے کنارہ پر ہے، اس لئے کہ کہانی ہر بازو کی باہم ملنے

کسی ضرورت سے اعضا کو کاٹنا:

۴۔ اگر پورے جسم میں بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہو تو جسم کی حفاظت کے لئے نامرد عضو کو کاٹ دینا جائز ہے۔

تفصیل "طب" اور "مذہب" کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

جنایات میں اعضا کاٹنا:

۵۔ دوسرے کے اعضاء کو جان بوجھ کر ظلم کاٹنے میں قصاص واجب ہوتا ہے، اس شرط کے ساتھ جن کو قتل سے کم درجہ کی جنایت کے قصاص کی باتوں میں بیان یا کیا ہے، اور کبھی بعض ان مخصوص اسباب کی بنا پر قصاص سے سزا بھی نہ دیا جاتا ہے جن کا ذکر متعاقبہ مقام میں ملتا ہے۔

دیکھئے اصطلاح "قصاص" اور "جنایات"۔

رہی بات لفظ عضو کو کاٹنے کی تو اس صورت میں اس عضو کے لئے شریعت میں مقررہ دیت یا نذران بلا تفاق واجب ہوگا، اس کی مقدار کاٹنے گئے عضو کے فرق سے مختلف ہوں (۸، ۹) دیکھئے: اصطلاح "دیت"۔

(۱) ابن ماجہ ۵۵/۱، ترمذی ۱۲۳/۱ طبع بولاق و صان قلیو بی ۱۹۹۲، صفحہ ۱۳۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵۳/۵، ترمذی ۱۲۵/۳، ابن ماجہ ۵۵۸/۱، طبع دار الفکر۔

چانور کے کٹے ہوئے اعضاء:

۶- زردہ کول الہم جانور کے اعضاء میں سے جو حصہ کاٹ یا یا ہو  
وہ دکھانے اور نجاست یا طہارت میں مردار کے حکم میں ہے، چنانچہ  
بکری کا کوئی حصہ کاٹ یا یا ہو یا اس کی ران کاٹ لی جاتی ہو تو یہ  
حلال نہیں ہے، اور اگر کسی نے پھلی کو مارا اور اس کا ایک حصہ کاٹ یا  
تو اس کا کھانا حلال ہوگا، اس لئے کہ اس کا مردار بھی حلال ہے۔ بنی  
کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "ما قطع من البهيمة - وهي  
حيوة - فهو كميت" (۱) (زردہ جانور کا جو حصہ کاٹ یا یا ہو وہ  
مردہ کی طرح ہے)۔

اس مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اپنے مقام پر مذکور ہے۔  
(دیکھئے: صید، ذبائح)۔

انسان کا جو عضو کاٹ دیا گیا ہو اس کے مسل، شیعین (۲) اور تہ فہین  
کے وجہ ہونے اور اس کی طرف دیکھنے کے مسئلہ میں اس کا حکم  
نی الجمدہ مردہ انسان کے حکم کی مانند ہے، (دیکھئے: جنازہ)۔



## بتراء

تعریف:

۱- "بتر" کا لغوی معنی ہے: کاٹنا، بکریوں میں "بتر" کا مکمل ہم آہی  
بکری کو کہتے ہیں، مادہ کو "بتراء" و رز کو "بتر" کہتے جاتا ہے۔  
اصطلاح میں اس کا معنی اس کے لغوی معنی سے مختلف نہیں  
ہے (۱)۔

اجمالی حکم:

۲- علماء نے لفظ "بتر" کی تفسیر بکری کے سے استعمل کیا ہے،  
چنانچہ انہوں نے ہدی اور قربانی کے باب میں اس کے تحقق سے تشکیک  
کی ہے، منیہ، مالکیہ، شافعیہ کے نزدیک "بتر" ان عیوب میں سے  
ہے جو ہدی اور قربانی کی تکمیل میں مانع ہوتے ہیں۔  
مذہب مالکی نے اس کو دنیا غیب میں شمار کیا ہے جو تکمیل میں مانع  
ہو (۲)، (دیکھئے: خبیثہ، مردی)۔

(۱) حدیث: "ما قطع من البهيمة - وهي حيوة - فهو كميت" کی روایت احمد (۲۱۸/۵) طبع  
المعجم (اور حاکم (۳۳۹/۳) طبع دائرة المعارف العلمیہ) کے کی ہے ذہبی  
نے اس کی تصحیح و رد و تحقیق کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ میں ۳۸، ۵۸۰، المدون میں ۵۳، قلیبی میں ۵۲۸، ۵۲۲، ۵۲۳،  
یعنی ۲۳-۲۴، ۵۵۱/۸-۵۵۲، البیہقی میں ۲۳۱-۲۳۲، شرح  
الروضہ میں ۱۰، ۱۱۔

(۱) المصباح لسان العرب: ۱۰، ۱۱۔

(۲) ابن ماجہ میں ۳۸، ۵۸۰، المدون میں ۵۳، قلیبی میں ۵۲۸، ۵۲۲، ۵۲۳،  
یعنی ۲۳-۲۴، ۵۵۱/۸-۵۵۲، البیہقی میں ۲۳۱-۲۳۲، شرح  
الروضہ میں ۱۰، ۱۱۔

جیانشہ آور ہوتا ہے (۱)۔

خیر اس طرف گئے ہیں کہ ”خمر“ نگوں کا کچا پانی ہے جب وہ جوش مارے اور تیز ہو جائے اور جھاگ پھینک دے، اور یہی حرم لعینہ ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”حرمات الحمور لعینہ“ (۲) ”خمر“ لعینہ حرام ہے، اس کے علاوہ دیگر مشروبات حرام لعینہ نہیں ہیں۔

حسب نے کہا: ”بتع“ کا جیانشہ حرام نہیں ہوگا بس تک اس کا پینے والا اس سے نشہ میں نہ آتا ہو۔ جس جب نشہ کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے ”بتع“ کے بارے میں پوچھا یا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کل شراب اسکر فہو حرام“ یعنی نشہ کی حد تک نہ لے، لیکن انہوں نے اس کے پینے کو مکروہ قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ مکروہ مشروبات میں سے ہے، اسی لئے امام ابو حنیفہ نے اس کے بارے میں فرمایا: ”البتع حمور بمعابہ“ (۳) ”بتع“ بمعابہ یعنی شراب ہے، ان کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اہل یمن اس کو نشہ کی حد تک نہ لیا کرتے ہیں، اور جس کا جیانشہ اس ہو اس کی بیعت بھی حلال ہے۔

اس کی تفصیلات فقہاء ”کتاب لا شربة“ میں بیان کرتے ہیں۔

## بتع

تعریف:

۱۔ یمن میں شہد سے بنی جانے والی نبیہ کو ”بتع“ کہتے ہیں (۱)۔

جس کا حکم:

۲۔ محبوب فقہاء کی رائے ہے کہ ہر نشہ آور ”بتع“ (شراب) ہے جس کا جیانشہ اور لذت کرنا حرام ہے، اس پر انہوں نے اس حدیث کے عموم سے استدلال کیا ہے: ”کل شراب اسکر فہو حرام“ (۲) (ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے)۔

نیز رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے کہ ”ما اسکر کثیرہ ففہو حرام“ (۳) (جس کی زیادہ مقدار کا جیانشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے)۔

اسی بنیاد پر (شہد کی بنی ہوئی نبیہ) ”بتع“ ان کے نزدیک حرام ہے، اس لئے کہ یہ ان مشروبات میں سے ہے جس کی زیادہ مقدار کا

(۱) لسان العرب، المغرب، عمدة القاری ۶/۲۲۲ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع المیزان

(۲) حدیث: ”کل شراب اسکر فہو حرام“ کی روایت بخاری (۱۸۳۰) طبع المیزان، اور مسلم (۵۸۵) طبع المیزان نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”ما اسکر کثیرہ ففہو حرام“ کی روایت ترمذی (۲۹۲۳) طبع المیزان، اور ابن حجر (۷۳۳) طبع المیزان (شہد کی بنی ہوئی نبیہ) میں کی ہے اور کہا کہ اس کے وہاں نشہ ہیں۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۳۳۳ شرح حاشی ۱۵۸ طبع المیزان ۳۰۶ طبع المیزان

(۲) حدیث: ”حرمات الحمور لعینہ“ کی روایت قتیل نے ضعف میں مروی ہے جیسا کہ نصب الراية میں ہے (۳۰۶ طبع المیزان) طبع المیزان، اور محمد بن لغات کی وجہ سے اسے معطل کیا ہے اور قتیل نے حضرت ابن عباسؓ پر موقوف ہونے کی تصریح کی ہے (سنن الدارقطنی ۲/۵۶۳ طبع المیزان)۔

(۳) عمدة القاری ۱۰/۱۲۰۔

## بتلہ

دیکھئے "بتلہ"

## بتلہ

تعریف:

۱- "بتلہ" لغت میں "قطع" (اس نے کاٹا) کے معنی میں ہے،  
"المبتلہ": اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سے سب سے کم ہو جانے  
والی۔ "المبتلہ": مٹ جانے والی۔

طاق پونکھ از... اس کی ری کو کاٹنے والی چیز ہے، یونکہ طاق کی  
... سے یوں پہنچتا ہے سے مٹ جاتی ہے، اسی سے کبھی کبھی اس لفظ  
سے طاق مر "لی جاتی ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: "لغت بتلہ" جتنی تو  
طاق، ابلی ہے (۱)، اسی لئے فقہاء نے لفظ "بتلہ" کو طاق کے ظہری  
نایات میں مانا ہے، بین طاق کے سے یہ صریح نہیں ہے، اس سے  
کہ اس سے کبھی نکاح کے علاوہ دوسری چیز میں سے بیحد کی کا قصد  
پایا جاتا ہے۔

اجمائی حکم:

۲- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ "بتلہ" نسبت طاق میں سے  
ہے، اور اس لفظ سے بغیر نیت کے طاق، قطع نہیں ہوتا، جیسا کہ  
نایات کا تفسیر ہے، اور اگر اس لفظ کے، ریمہ یک طاق کی نیت کی  
ہے تو ایک طاق پر اسے کی اور اگر نیت کی ہے تو میں پڑے دی،  
اور اگر مطلق رکھا، تو عدوی نیت نہیں دی تو بعض فقہاء سے فرمایا: یک



(۱) المصباح المفید، لسان العرب، أساس الملائكة، "بتلہ"، الخ، ص ۴۴

## نح بحر ۱-۳

و قع ہوئی، ورجض نے کہا: تمی واقع ہوئی، اور اس کی تفسیل  
"طریق" کی اصطلاح کے تحت دیکھی جائے (۱)۔

بحر

نح

تعریف:

۱- "بحر" زیادہ پانی، کنارہ ہو یا شیریں، وریہ "نور" (شکلی) کے  
برخلاف ہے، سمندر کو "بحر" اس کی وسعت و رچی، کی وجہ سے کہا  
یا، اس کا زیادہ استعمال کیا۔ پانی کے سے ہوتا ہے، یہاں تک  
کہ تیسے پانی کے لیے اس لفظ کا استعمال بہت قلیل ہے (۲)۔

دیکھئے: "کلام"۔

متعلقہ الفاظ:

الف- نہر:

۲- "نہر": جاری پانی، کہا جاتا ہے: نہر الماء "جب زمین میں  
پانی رہا ہو جائے، اور زیادہ پانی جب بہا شروع کرے تو کہتے  
ہیں: "نہر و اسنہر" (۲)۔  
بحر کے برخلاف لفظ "نہر" کا استعمال شیریں پانی کے سے  
ہوتا ہے۔

ب- عین:

۳- "عین": پانی کا دو چشمہ جو زمین سے اگل کر رہا ہو جائے (۳)۔



(۱) لسان العرب، الکلیات: مادہ "بحر" ۱/۳۹۰، حاشیہ المصنفین علی مرآۃ  
الاصطلاح ص ۱۳۔

(۲) لسان العرب، المصباح الحیر، المغرب: مادہ "نہر"۔

(۳) لسان العرب: مادہ "عین"، المعواک الدوئی ۱/۱۳۳۔

(۲) الاختیار ۱/۳۳، لسان العرب ۱/۳۸۱، کشاف القناع ۵/۲۵۱، الخرش  
۲۳۳۔

وہ یہ مشترک القاطن سے ہے، اس لئے کہ اس کے اور بھی کئی معانی ہیں جیسے جاسوس، سونا اور دیکھنے والی آنکھ۔

ماہری نے حضرت معید بن المسیب سے نقل کیا ہے (۱) کہ یعنی یہ حضرات سمندر کے پانی سے وضو جاری نہیں سمجھتے تھے، دیکھئے اصطلاح "طہارۃ" ماہ۔

سمندر سے متعلق حکام:

سمندر سے متعلق بعض حتام مندرجہ ذیل ہیں:

ب- سمندر کا شکار:

۵- جمہور فقہاء کی رائے سمندر کے تمام جانوروں کے شکار کے جواز کی ہے، خواہ مچھلی ہو یا سچھ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "أَحِلُّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ" (۲) (تمہارے لئے دریائی شکار اور اس کا کھانا جائز کیا گیا) یعنی سمندر کا شکار اور اس کا کھانا سب حلال ہے، اور اس لئے کہ جب نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هو الطہور ماؤه، الحل ميتہ" (اس کا پانی پاک ہے، اس کا مردار حلال ہے)۔ ثنائیہ اور حنابلہ نے گھڑیاں اور مینڈک کو مستثنیٰ کیا ہے، کیونکہ مینڈک کو قتل کرنا منہی ہے، بیابان ہے کہ "ان السی بھی عن قتله" (۳) (نبی اکرم نے اس کے قتل سے منع فرمایا ہے)۔

حضرت ابن عمرو سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ: "مینڈک کو مت قتل کرو، ان کا زہر کرنا سب سے" (۴)، مگر یوں میں خباثت ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے انتوں سے حاکت حاصل کرتا اور لوہوں کو کھاتا ہے۔

غ- سمندر کا پانی:

۴- جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ سمندر کا پانی پاک ہے، اور اس سے پانی حاصل کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابو یوسف کی روایت ہے، انہوں نے فرمایا: یک شخص بنا، کرم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھرا پانی لیتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیا سے رو جائیں گے تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هو الطہور ماءه، الحل ميتہ" (۱) (اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار حلال ہے)۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "جس کو سمندر کا پانی پاک نہ کرے تو اللہ اس کو پاک نہ کرے"، اور اس لئے بھی کہ وہ ایسا پانی ہے جو اپنی اصل خلقت پر باقی ہے و شیریں پانی کی طرح اس سے بھی وضو کرنا جائز ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے حکایت کی گئی ہے کہ ان دونوں حضرات نے سمندر کے بارے میں فرمایا: ہم کو تیمم کرنا اس (سمندر کے پانی سے وضو کرنے) سے ریا و پسند ہے،

(۱) حدیث: "هو الطہور ماءه، الحل ميتہ" کی روایت ترمذی (۱۰۱/۱ طبع مجلس) نے کیا ہے بخاری (۹/۱) شریک الطبائع لغویۃ (۱/۱) نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ ان سے ابن حجرؒ نے انھیں میں نقل کیا ہے۔

(۱) حاشیہ الطحاوی علی مرقاۃ المفاریج ص ۱۲-۱۳، حاشیہ بدوئی ص ۳۳، السنو کہ البدوئی ص ۳۳، مفتی لکھنؤ ص ۷۷، مکتشف الضائع ص ۲۶، مفتی ار ص ۸۔

(۲) سورۃ مائدہ ۹۶۔

(۳) حدیث: "مہی عن قتل الضفدع" کی روایت احمد (۳/۵۳ طبع المصنف) اور بیہقی (۳۱۸/۹ طبع دائرۃ المعارف العلمانیہ) نے کی ہے بیہقی نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔

(۴) عبد اللہ بن عمروؓ کے بڑے کی روایت بیہقی (۳۱۸/۹ طبع دائرۃ المعارف العلمانیہ) نے کی ہے اور بیہقی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

ہے کہ اس کا پیتا ہو پر ہو جائے ”اس کی پیچہ“ پر ہو تو ”حالی“ نہیں ہے۔ اور اس کو کھایا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔  
تفصیل کے لئے ”الطعمۃ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

### د- کشتی میں نماز:

۷- فقہاء کا اتفاق ہے کہ کشتی کے اندر نماز مجموعی حیثیت میں جائز ہے۔ شطیکہ مازی ماز شریعت کے تحت قبلہ رخ ہو کر کشتی کے سر یا پھر طرف مڑ جائے تو نماز پڑھنے والا قبلہ کی طرف مڑ جائے سر صحن ہو۔ چونکہ قبلہ رخ ہونا واجب ہے، اس سلسلہ میں فرض اور نفل نماز کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ چونکہ قبلہ رخ ہونا آسان ہے۔

حنابلہ نے لوائل کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے صرف فرض نماز کے اندر قبلہ کی طرف مڑنا ضروری قرار دیا ہے، نفل نماز میں مڑنا حرج اور مشقت کی وجہ سے ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح ان حضرات نے ملاح کے لئے فرض میں بھی قبلہ کی طرف مڑنا جائز قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس کو کشتی چلائے رہنے کی ضرورت ہے<sup>(۲)</sup>۔  
تفصیل کے لئے ”قبلہ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

### ۷- کشتی میں مرجانے والے کا حکم:

۸- فقہاء کا اتفاق ہے کہ جو شخص سمندر میں کشتی کے اندر جا رہا ہو جائے اور خشکی قریب ہونے کی وجہ سے اس کا ڈن کرنا ممکن ہو اور کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو اہل کشتی پر ڈن میں تاخیر لازم ہے تاکہ خشکی

حاصل نہ (اس حرمت میں) سامپ کا مسافہ کیا ہے، شافعیہ میں سے ماویہ کے اس کے اور اس کے علاوہ دیگر سمندری زبیر۔ طے جانوروں کے حرام ہونے کی صراحت کی ہے شافعیہ نے صرف اس سامپ کو حرام قرار دیا ہے جو خشکی اور پانی دونوں میں زندہ رہتا ہے، اور جو سامپ صرف پانی میں رہتا ہے وہ حلال ہے۔

حصبہ کے نزدیک سمندر کے شکار میں سے صرف مچھلی جائز ہے، اس کے علاوہ دوسرے سمندری جانور حلال نہیں ہیں<sup>(۱)</sup>۔  
تفصیل کے لئے ”الطعمۃ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

### ج- سمندر کا مردار:

۹- جمہور فقہاء کی رائے میں سمندر کا میتہ (مردار) مباح ہے، خواہ مچھلی ہو یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا سمندری جانور، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”أَحْلَلْتُ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ“<sup>(۲)</sup> (تمہارے لئے، دریائی شکار، اور اس کا کھانا حلال کیا گیا)، اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”هُوَ الطَّيْهُورُ مَأْوَاهُ، الْحِلُّ مِيتَتُهُ“<sup>(۳)</sup> (اس سمندر) کا پانی پاک اور اس کا میتہ (مردار) حلال ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ”جو جانور سمندر میں مرجانے، اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے اس کا تذکیہ فرمایا ہے“ (یعنی حلال کر دیا ہے)۔

حصبہ نے صرف اس مردار مچھلی کو جائز قرار دیا ہے جو سی آفتابی وجہ سے مرئی ہو، اور جو مچھلی اپنی طبعی موت مرجانے اور ”حالی“ ہو جائے وہ جائز نہیں ہے، اور حصبہ کے نزدیک ”حالی“ کی تعریف یہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۱۹۲ اور اس کے بعد صفحات، حاشیہ رد المحتار ج ۱۱/۵۴۲، مفتی الحاج ۲۹۷ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب الفقہ ج ۱/۳۸۲۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱/۵۱۲، حاشیہ رد المحتار ج ۱۱/۳۲۶، مفتی الحاج ۳۳، کتاب الفقہ ج ۱/۳۰۲ روح المعانی ج ۱/۲۱۰۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۱۹۳، حاشیہ رد المحتار ج ۱۱/۵۴۲، مفتی الحاج ۲۹۷ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب الفقہ ج ۱/۳۸۲۔

(۲) سورہ مائدہ ۹۶۔

(۳) اس حدیث کی تخریج کنز الدقائق (نثرہ نمبر ۳)۔

اور اگر لاش کا پتہ نہ ملے تو ٹافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک نہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی، مالکیہ نے اس کو ناپسند کیا ہے، اور حنفیہ نے اس سے منع کیا ہے، چونکہ اس کے نزدیک نماز جنازہ کے سے میت پر اس کے انشہاں یا نصف بدن مع سر کی موجودگی شرط ہے، لہذا دیکھئے: ”طحاوی“ کی اصطلاح۔



میں اس کو دفن کریں، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب لاش کے شراب ہونے کا مدیشتہ نہ ہو، ورنہ غسل، کفن اور نماز جنازہ کے بعد اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔

ٹافعیہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد لاش کو، چٹائیوں (تابوت) میں رکھا جائے تاکہ چول نہ جائے پھر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تاکہ سمندر اس کو ساحل کی طرف پھینک دے۔ یونستہ ہے یہ تابوت کی قوم کے ماتھنگل جائے اور وہ اس کو دفن کریں۔ اور اگر ساحل طائر ہو تو تابوت کو کسی چیز سے وزنی کر دیا جائے تاکہ نیچے چلا جائے اور تابوت میں نہ رکھا جائے تو لاش کو کسی چیز کے ذریعہ جو تھیل کر دیا جائے تاکہ سمندر کی تہہ میں اتر جائے، لاش کو وزنی کرنے کی رائے حنابلہ کی بھی ہے (۱)۔

۸۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا:

۹۔ ہمارے یہ ہے کہ جو شخص سمندر میں ڈوب جائے گی وہ جہ سے جہاں بحق ہو گیا ہو وہ شہید ہے، چونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”الشهداء خمسة: المطعون، والمبطون، والمغرق، وصاحب الہدم، والشہید فی سبیل اللہ“ (۲) (شہداء پانچ تیرہ: حاکمون میں مرنے والا، پیٹ کی تکلیف میں مرنے والا، ڈوب کر مرے والا، اہدام میں ڈوب کر مرے والا، اللہ کے راستہ میں شہادت حاصل کرے والا)۔

اور اگر ڈوبے والے کی لاش مل جائے تو عام میت کی طرح اس کو غسل دیا جائے گا، کفن پٹایا جائے گا، اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ الدوسلی ص ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳،



جواز ان پر مبنی ہے۔

الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدث:

۳۔ فقہاء کی رائے ہے کہ شبنم کے ریوید پانی حاصل کرنا جائز ہے، شبنم وہ ہے جو درخت کے پتوں پر جمع ہو جائے جسے کٹ کر لیا جائے، اس لئے کہ وہ ”ماء مطلق“ (خالص پانی) ہے۔

”بعض فقہاء سے جو یہ راہ ہو ہے کہ ”شبنم“ دراصل ایک سمندری جانور کی سانس ہے، لہذا وہ پاک ہوگا یا ناپاک؟ تو اس کا کوئی اعتبار نہیں (۱)۔

ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدث:

۴۔ جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ اس جمع کی نفی بھاپ سے پاکی حاصل کرنا اور نجاست کو دور کرنا جائز ہے جو پاک ایندھن سے جوش دئے گئے پاک پانی سے نکلے، اس لئے کہ وہ ”ماء مطلق“ ہے، اس لئے کہ وہ ”ماء مطلق“ ہے اور منافعیہ کے نزدیک یہی معتقد ہے، لیکن ان میں سے راہی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ یہی بھاپ حدث کو نہیں رستکتی، اس لئے کہ اس کا نام پانی نہیں ہے، بلکہ وہ بھاپ ہے (۲)۔

نجاست کے جو میں سے متاثر بھاپ کی طہارت میں اختلاف ہے، اور اس کی بنیاد فقہاء کا یہ اختلاف ہے کہ نجاست کا دھواں پاک ہے یا ناپاک؟

پنابہ حنفیہ کا معنی ہے قول، مالکیہ کا مستند توں، بعض حناہد کی

(۱) ابن ماجہ ص ۱۲۰، طوطب مع الموائی پلہد ۱۵۰، الدرعی ۱۳۳،  
حلیہ الماجوری علی ابن قاسم ۲۷، مطالب فوقی ۱۳۳، شرف  
الافتاح ۲۶، ۲۷۔  
(۲) جوہر الکلیل ۱۶، لیل ۲۹، کشاف الفتاح ۲۶۔

## بخار

تعریف:

۱۔ ”بخار“ لغت و معانی میں وہ (بھپ) ہے جو پانی، شبنم یا سی تر مادہ سے حرارت کے نتیجے میں برپا ہوتے۔

”بخار“ کا طاق مری وغیرہ کے حو میں پر بھی ہوتا ہے، اور گند کی برسی اور چیز سے منتقل ہونی بدبو پر بھی اس کا طاق ہوتا ہے (۱)۔

متعددہ لحاظ:

بخار:

۲۔ ”بخار“ مسد کی بدلی ہوئی ہے، امام ابوحنیفہ نے فرمایا: بخار وہ بدبو ہے جو مسد وغیرہ میں ہوتی ہے، یہ شخص کو ”بخار“ اور ایسی عورت کو ”بخار“ کہتے ہیں (۲)۔

فقہاء کے نزدیک ”بخار“ کا استعمال صرف مسد کی بدبو کے لئے خاص ہے۔

بخار (بھپ) سے متعلق احکام:

”بخار“ کے کچھ خاص احکام ہیں، کبھی وہ پاک ہوتا ہے اور کبھی ناپاک، اور بخار کے تطہرات سے پاکی حاصل کرنے کا جواز اور عدم

(۱) المصباح المہیر، تاج المروسی، لسان العرب، متن اللہ، النجم الوسیط: ۱۵۰  
بخار، الاصاب ۳۱۹۔  
(۲) لسان العرب، المصباح المہیر۔



## بخس، بخیلہ ۱-۳

کتاب النکاح کے باب عیب میں ملاحظہ کی جائیں۔

”بخز“ (منہ کی بدبو) والے انسان کے لئے جمعہ و جماعت میں

حاضری اور عدم حاضری کی اجازت کے بارے میں باب ”مسألة

الجماعة“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

## بخیلہ

تعریف:

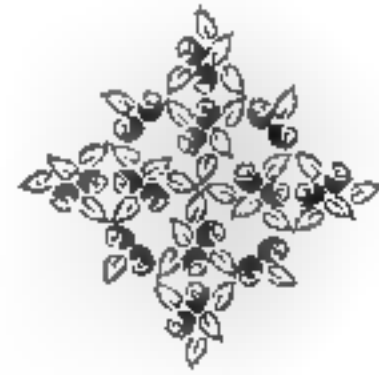
۱- ”بخیلہ“ میراث کے باب میں مسائل ”عول“ میں سے ہے۔ اس کو ”بخیلہ“ اس لئے کہا گیا کہ اس میں سب سے کم ”عول“ ہوتا ہے۔

اس کو ”میر“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے خبر کے ”پرہیز“ دریافت کیا گیا تھا، اور یہ فراموشی کے ان حصوں میں سے ہے جن میں ”عول“ ہوتا ہے، اور یہ ان دو مسئلوں میں آتا ہے جن میں ۲۴ اصل کا عول ۲۷ تک ہوتا ہے۔

۲- پہلا مسئلہ: وہ ہے جس میں ایک نصف (آرہا)، ایک ثمن (آنکھوں حصہ)، دو ثمن مدس (چھٹا حصہ) کے حصہ ہوں، مثلاً: ایک بیوی، ایک بیٹی، والدین اور ایک پوتی ہو تو بیوی کو ثمن ملے گا، بیٹی کے لئے نصف ہوگا، پوتی کے لئے مدس، والدین کے سے دو مدس۔

۳- دوسرا مسئلہ: وہ ہے جس میں ثمن کے ساتھ، شمش، والدین ہوں، مثلاً: ایک بیوی، دو بیٹیاں، والدین ہوں، تو بیوی کے سے ثمن ہوگا، دو بیٹیوں کے لئے دو شمش، والدین کے سے دو مدس، اور اس کا مسئلہ ۲۴ کے بجائے ۲۷ سے ہوگا۔

اس میں سب سے کم ہوتا ہے، چونکہ اس میں عول صرف ایک بار ہوتا ہے، اور دوسرے مسئلہ کو ”میر“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ حضرت



دیکھئے ”میر“۔

## بدعت ۱

مٹی سے یہ مسئلہ اس وقت دریافت کیا گیا جب آپ منبر پر تھے، پھر  
”پائے جو بدعت تھی“<sup>(۱)</sup>۔

تفصیل کے لئے ”ورث“ کے باب میں ”عول“ کی بحث  
دیکھی جائے۔

## بدعت

تعریف:

۱۔ لغوی طور پر لفظ ”بدعة“ ”بدع الشيء بدعته بدعا“ اور  
”بدعة“ سے بنا ہے، جب اس کو یہ آئے اور شروع کرے۔

”البدع“ موثق جو بدل (نئی) ہو، اسی سے ارشاد ہوئی ہے: ”قل  
ما كنت بدعاً من الرسل“<sup>(۱)</sup> ”پس نہ بدعتی ہوں میں رسولوں میں  
کوئی (اذا کیا تو ہوں نہیں) یعنی میں لوگوں کی طرف بھیجی ہو پہلے رسول  
نہیں ہوں، بلکہ پہلے بھی بہت سے رسول چکے ہیں، لہذا میں کوئی  
ایسی چیز نہیں ہوں جس کی کوئی نظیر نہ ہو، تم مجھے جھٹی سمجھو۔

البدعة نئی چیز، اور دین مکمل ہونے کے بعد جو چیز اس میں  
ایجاد کی جائے۔

”لسان العرب“ میں ہے: ”مبتدع“ وہ شخص ہے جو کسی کام کو  
اس انداز سے کرے کہ اس طرح پہلے وہ کام نہیں کیا گیا، بلکہ اس نے  
اس کا آغاز کیا ہے۔

”بدع“، ”بدع“ اور ”تبدع“ کا معنی ہے: نئی چیز لانا<sup>(۲)</sup>،  
اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: ”ورهبانية البدعها ما كتبها  
عليهم الا اتباع رسل الله“<sup>(۳)</sup> (اور رہبانیت کو انہوں نے  
خود ایجاد کر یا ہم نے ان پر واجب نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے اللہ کی



(۱) سورۃ احقاف ۹۔

(۲) لسان العرب، الصحاح، مادة ”بدع“۔

(۳) سورۃ صافات ۲۷۔

(۱) ابن ماجہ ج ۵/ ۵۰۲، حلیۃ الدوسقی ۶۵/ ۳، طبع دہلی و بیروت ۱۵۲۳ھ،  
یعنی ۱۱۲۱ھ طبع سعودیہ، الطبائع، ص ۷۰، طبع مصر، ۱۲۶۱ھ۔

## بدعت ۲

مصنف کی خاطر سے اختیار کیا تھا، اور بدعتہ اس کو بدعت کی طرف منسوب کیا، اور البدیع کو بھی نئی چیز، اور البدعت الشیء میں نے اس کو بغیر کسی (سابقہ) مثال کے ایجاد کیا، اور "البدیع" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، اور اس کا معنی ہے: "البدیع" (نئی چیز یا پیدا کرنے والا) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرتے ہیں اور ان کو جوہر میں لاتے ہیں۔

صحابہ میں بدعت کی تعریفیں الگ الگ اور سی ایک ہیں۔ اس سے کہ اس کے مفہوم ہر ایک کے سلسلہ میں علماء کی را میں مختلف ہیں۔ بعض علماء نے اس کے مفہوم کو بدعت دی ہے، یہاں تک کہ ہر نئی چیز پر اس کا طعن کیا ہے، و بعض نے اس کی مراد کو متحدہ رکھا ہے، چنانچہ اس کے ذیل میں درج احکام مختصر ہو گئے۔ ہم اختصاراً اس کو دو نقطہ نظر میں بیان کرتے ہیں:

پہلا نقطہ نظر:

۲- پہلے نقطہ نظر والے علماء "بدعت" کا اطلاق ہر ایسی نئی چیز پر کرتے ہیں جو کتاب و سنت میں نہیں ملتی ہو، خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا عادات سے، اور خواہ وہ مذموم ہو یا غیر مذموم۔

اس کے تائید میں امام شافعی اور ان کے تابعین میں احمد بن عبد السلام، نووی و ابن تیمیہ ہیں، مالکیہ میں سے قرانی اور رباعی ہیں، حنفیہ میں سے ابن عابدین، و مالکیہ میں سے ابن الجوزی، اور ظاہر یہ ہیں سے اس ترم ہیں۔

یہ نقطہ نظر ابن عبد السلام کی "بدعت" کی تعریف میں ظاہر ہوتا ہے، و وہ یوں ہے: "بدعت" نام ہے ایسے کام کے کرنے کا جس کا وجود رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو، اور اس کی ہی قسمیں ہیں: بدعت واجبہ، حرام بدعت، مستحب بدعت، مکروہ بدعت، جائز

بدعت (۱)۔ ان لوگوں نے ان تمام قسموں کی مثالیں دی ہیں:

چنانچہ واجب بدعت: جیسے علم نحو میں مشغول ہونا، جس کے ذریعہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام سمجھا جاتا ہے، اور یہ واجب ہے، کیونکہ شریعت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے، اور جس کے بغیر واجب پورا نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے قدریہ، جبرییہ، مباحہ و فواحش کا مذہب ہے۔

مستحب بدعت: مثلاً مدرس کھولنا، پل بنانا، اور اسی میں سے مسجد میں ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھنا بھی ہے۔

مکروہ بدعت: مثلاً مساجد میں نقش و نگار اور مصاحف (قرآن) کو آراستہ کرنا۔

جائز بدعت: مثلاً نمازوں کے بعد مصافحہ اور لذت کھانے، پینے اور پہننے میں توسیع کرنا (۲)۔

ان حضرات نے بدعت کو پانچ قسموں میں تقسیم کرنے کے سلسلہ میں چند دلائل پیش کئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(الف) رمضان کے مہینہ میں مسجد کے اندر جماعت کے ساتھ نماز تراویح کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے: "نعمت البدعة هذه" (۳) (کتنی اچھی یہ بدعت ہے)، چنانچہ عبد الرحمن بن

(۱) قواعد الاحکام للرحمن عبد السلام ۲/۲۲ طبع دارالافتاء، القاوی سنیہ طبع ۱۳۹۹ھ طبع مکی الدین تہذیب الاسلام للطباعت السودی ۱۲/۲۲ طبع الشافعی طبع المیر یونس طبع ابن الجوزی ۱۶ طبع المیر یونس طبع ابن عابدین ۳۷۶ طبع علاء الدین علی بن ابی طالب طبع ۱۳۱۳ھ طبع المصنف العربی

(۲) قواعد الاحکام ۲/۲۲، الفروق ۲/۱۹۔

(۳) تراویح کے سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما "نعمت البدعة هذه" روایت بخاری (صحیح ۲۵۰۴ طبع المنقیر) نے کی ہے۔



### بدعت ۳

ہو۔ اس تعریف نے ”بدعت“ میں عبادت کو داخل نہیں کیا ہے، بلکہ اس کو نیا ہی امور میں نئی چیز کے برخلاف عبادت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔

وہم کی تعریف: یہ بین میں عبادت اور وہیسا طریقہ ہے جو شریعت کے مشابہ ہو جس پر چلنے کا مقصد وہی ہو جو شریعتی طریقہ کا ہے<sup>(۱)</sup>۔ اس تعریف سے عبادت بھی ”بدعت“ میں داخل ہو جاتی ہیں جب کہ وہ شریعت کے مشابہ ہوں جیسا کہ کوئی نہ رہا نے کہ وہ کھڑے ہو کر روزه رکھے گا بیٹھے گا نہیں، صوب میں رہے گا سایہ میں نہیں جائے گا کھانے اور پینے کے سامان میں بدوچہ کی حاس و ناپ اختیار کرے گا<sup>(۲)</sup>۔

مطلق بدعت کو مذموم کہنے والوں نے چند دلیل پیش کی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے نبی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل شریعت مکمل ہوئی، چنانچہ ارشاد ہے: ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً“<sup>(۳)</sup> (آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پہلے دین کے پسند کر لیا)، تو اس کا تصور میں پایا جاسکتا ہے کہ (اس کے بعد) کوئی انسان نے اس میں فیض نہیں دیا۔ اس لئے کہ اس پر اضافہ کرنا اللہ تعالیٰ (کی طرف سے روگنی کمی) کا تہ ارک کرنا ہے، اور اس سے ایک قسم کا یہ اشارہ ملتا ہے کہ شریعت ناقص ہے، اور یہ بات

(۱) الاخصاص مطبوعہ ۱۹۱۱ طبع ہجری

(۲) شاہی کی پہلی تعریف بدعت کو اختراع فی الدین کے ساتھ خاص کر دیتی ہے برخلاف اختراع فی الدنیا کے، اسی وجہ سے اس کا اہم بدعت نہیں رکھا جاتا، اس قدر کی وجہ سے وہ علوم جو حدیث دین کے لئے ہو بدعت کی تعریف سے نکل جاتے ہیں مثلاً علم نجوم و صرف

۳ سورہ مائدہ ۳

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منافی ہے۔

(ب) ایسی قرآنی آیات موجود ہیں جو مجموعی حیثیت سے امت میں کی مذمت کرتی ہیں، اس میں سے یہ ارشاد ہے: ”وَأَن هُدَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ“<sup>(۱)</sup> (اور (یہ بھی کہہ دیجئے) کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے سوائے پر چلو، اور (دوسری کہہ دیجئے) پر نہ چلو کہ وہ تم کو (اللہ کی) راہ سے جدا کر دیں گی)۔

(ج) رسول اللہ ﷺ سے جتنی بھی حدیثیں بدعت کے درجے میں وارد ہوئیں سب بدعت کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں، ان احادیث میں سے حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے: ”وَعظما رسول الله ﷺ موعظة بليغة، ذرفت منها العيون، ووجلت منها القلوب. فقال قائل: يا رسول الله كأنها موعظة مودع فما تعهد إلينا، فقال: أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة لولاة الأمر وإن كان عبداً حبشياً، فإنه من بعث منكم بعدي فسيرى اختلافاً كثيراً، فعصوا بسمتي وسنة الحلفاء الراشدين المهديين، تصسكوا بها، وعصوا عليها بالنواحيذ، ولياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة“<sup>(۲)</sup> (رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک بلیغ نصیحت کی، جس سے آنکھیں ٹپک رہیں، دل لرز اٹھے، تو ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کو یہ یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور

(۱) سورہ انفصام ۱۵۳

(۲) حضرت عرباض کی حدیث کی روایت اس ماجہ (۶/۶ طبع تونس ۸۱۰ھ)

(۱۷/۵ طبع عزت علیہ دھاس ۱۸۰۰ھ حاکم (۲/۱۰۶ طبع دارۃ المعارف بیروت ۱۳۰۰ھ)

کی ہے حاکم نے اس کو مستحکم قرار دیا ہے اور بھی اس سے روایت کی ہے۔

اور احسان میں نہ ملتی ہوں<sup>(۱)</sup> اس معنی میں ”محدثات“ ”بدعت“ سے مراد ہر نئے معنی کے اعتبار سے باہم مل جاتے ہیں۔

بے طہارت:

۵- فطرة: آغاز کربا، ایجاد کربا، ”فطر اللہ الحق“ (اللہ نے مخلوق کو از سر نو پیدا کیا)، اور کہا جاتا ہے: ”أنا فطرت الشيء“ (میں نے فلاں چیز پیدا کی) یعنی میں پہلا انسان ہوں جس نے اس چیز کا آغاز کیا<sup>(۲)</sup>۔

اس مفہوم کے اعتبار سے ”بدعت“ کے ساتھ اس کے بعض لغوی معانی کے اندر دونوں لفظ باہم مل جاتے ہیں۔

ن - سنت:

۱- سنة: لغت میں ”طریقہ“ کو کہتے ہیں، خواہ اچھا ہو یا ر<sup>(۳)</sup>، بنی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها إلى يوم القيامة، ومن سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها إلى يوم القيامة“<sup>(۴)</sup> (جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اس کے لئے اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا جو اس طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا گناہ ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے)۔

اسطلاح میں: ”سنت“: ان میں وہ قائل اتباع جاری طریقہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ یا ان کے صحابہ سے منقول ہو، ارشاد نبوی ہے:

(۱) لسان العرب، الصحاح للخميري، ۱۰: ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴



میں سے کی چیز کا قیاس نہ ہونا ہو جب تک اس پر اصرار کرنے سے امتراز کیا جائے، ارشاد خداوندی ہے: ”إِنْ نَحْنُ كُفَرُوا فَسَاءَ مَا سَكَبُوا عَلَىٰ سَيْبِهِمْ عَنِ الْكُفْرِ عَصَاهُمْ لَعْنَتُهُمْ“ (۱) ”تم ان بڑے کاموں سے جو تمہیں نفع کے گمے میں پھنساتے رہے تو تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں اور برائیوں گے،“ اس مفہوم میں ”بدعت“ معصیت سے ریا و عام ہوئی، یہ تک وہ معصیت کو بھی شامل ہوئی جیسے حرام بدعت اور غیر مذکور بھی بدعت، اور یہ معصیت کو بھی شامل ہوئی جیسے جب بدعت، ”تجب بدعت“ ”رجاز بدعت“ (۲)۔

ح- مصلحت مرسلہ:

۸- ”المصلحة“ لغت میں معنی ”در دوز، دنوں اعتبار سے منفعت کی طرح ہے، جس پر مصدر ہے ”صالح“ (تعلی) کے معنی میں، یہ ”صالح“ کا واحد ہے۔

اصطلاح میں ”مصلحت مرسلہ“ پانچ ضروریات میں مختصر شریعت کے مقاصد کی مخالفت کرنا ہے، جیسا کہ امام غزالی نے لکھا، وہ امام شافعی کے نزدیک وہ ایسے مناسب امور کا اعتبار کرنا ہے جن کی تائید کسی مین اصل سے نہ ہوتی ہو، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ مجتہد کسی کام میں رائج منفعت محسوس کرے، اور شریعت میں اس کی کمی نہ ہو، یہ تعریف ابن تیمیہ کے نزدیک ہے، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ کسی امر کو ایسے مناسب کے اعتبار سے معتق کیا جائے کہ شریعت میں اس کے اعتبار یا عدم اعتبار کی سرحاست نہ ہو، البتہ وہ تصرفات شریعہ سے ہم آہنگ ہو (۳)، اس کے علاوہ بھی دیگر تعریضیں ہیں جن کی

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۳

(۲) لغت ابن قدامہ، ص ۱۷۷، حاشیہ ابن قدامہ، ص ۱۷۷، حاشیہ ابن قدامہ، ص ۱۷۷

(۳) المصنف، ص ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸

تفصیلات کے لئے اصطلاح ”مصلحت مرسلہ“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

### بدعت کا شرعی حکم:

۹- شافعیہ میں سے امام شافعی، عز بن عبد السلام، ابو شامہ اور وہابی، مالکیہ میں سے امام قرطبی اور زرکانی، حنابلہ میں سے ابن الجوزی، اور حنفیہ میں سے ابن عابدین کی رائے ہے کہ احکام خمسہ کے تابع ہو کر بدعت کی تقسیم، سب یا حرام یا مستحب یا مکروہ یا جائز میں ہوگی (۱)۔

حضرت نے تمام قسموں کی مثالیں بھی دی ہیں۔

و سب بدعت کی مثالوں میں سے علم عمر میں مشغول ہونا، جس کے ورید اللہ و اس کے رسول ﷺ کا حکام سمجھا جاتا ہے، اس لئے کہ شریعت کی حفاظت واجب ہے، اور اس کی حفاظت اس علم کے جانے بغیر نہیں ہوسکتی، و سب جس کے بغیر پورا نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے، و مخرج و تعدیل کے مسائل کی تدوین کا کتب و غیرہ بھی صحیح کا پتہ چل سکتے، اس لئے کہ قولہ شریعہ بتاتے ہیں کہ قدر متعین سے زیادہ شریعت کی حفاظت فرض کفایہ ہے، اور یہ حفاظت مذکورہ چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے: قدریہ، فوارج اور بختہ کا مذہب ہے۔

مستحب بدعت کی مثالوں میں سے: ہمارے محمدنا، علی بنانا، مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز، نماز ہے۔

(۱) قواعد الاحکام مسطور بن عبد السلام ۲/۲ طبع دار الکتب المطبعہ بیروت، دیکل لافائین ۱۶/۱، الحاوی للسنن طبع ۱۳۹۱ھ طبع فی الدین تہذیب الاسلام والصفات القدوسی ۲۲/۱ قسم الثانی، طبع المیزان طبع فی الدین تہذیب الاسلام ص ۱۶ طبع المیزان طبع فی الدین تہذیب الاسلام ۱۶/۱ طبع یو لاق و المباحث علی آثار طبع و المباحث والابی بن ماری ۱۳/۱ طبع المطبعہ العربیہ المکرمی القریہ ۲۸/۲

مکروہ بدعت کی مثالوں میں سے: مسجد میں نقش و نگار، و مصالح کھڑیں و آرائش کرنا ہے۔

جائز بدعت کی مثالوں میں سے: فجر و عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا، کھانے، پینے، روپخت کی پسندیدہ چیزوں میں توسع کرنا ہے، و اس کے ساتھ علماء نے حرام بدعت کی تقسیم کی ہے، کافر بنانا، دینے والی بدعت، کافر نہ بنانے والی بدعت، صحیحہ بدعت، نبیرہ بدعت، جس کا بیان ابھی آنے والا ہے۔

### عقیدہ میں بدعت:

۱۰- علماء کا اتفاق ہے کہ عقیدہ میں بدعت حرام ہے، اور کبھی یہ بدعت کفر تک پہنچ جاتی ہے، کفر تک پہنچانے والی بدعت یہ ہے کہ دین کی نہ مری معلوم شی کی مخالفت کی جائے جیسا کہ اہل جاہلیت کی بدعت تھی جس پر قرآن نے اس کو مسترد کیا تھا، و شامہ و بائی ہے: ”ما جعل اللہ من بحیرة ولا سابیة ولا وصیلة ولا حام“ (۲) (اللہ نے نہ بحیرہ کو شروع کیا ہے اور نہ سابیہ کو اور نہ وصیلہ کو ورنہ حامی کو)، اور ارشاد باری ہے: ”وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُنُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مِنْتَهُ لَنُفِمْ فِيهِ شُرُكًا“ (۳) اور کہتے ہیں کہ ان چوپایوں کے شکم میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے، اور ہماری بیویوں کے لئے حرام ہے، اور اگر مرد و بیویوں میں و سب شریک ہیں، اسی طرح علماء نے عمر تکہ سے لے کر ابھی بدعت کا ضابطہ یہ مقرر کیا ہے کہ سب کا اتفاق ہو کہ یہ بدعت بلاشبہ بدعت عمر ہے (۴)۔

(۱) قواعد الاحکام ۲/۲ طبع الفروق ۱۹/۲، المکرمی القریہ ۲۹/۲  
(۲) سورة مائدہ ۱۰۳  
(۳) سورة انفصام ۳۹  
(۴) قواعد الاحکام ۲/۲ طبع انفصام ۲۲/۲، ۲۳/۲

عبادات میں بدعت:

حجاء کا تعلق ہے کہ عبادات میں بدعت کی قسموں میں سے بعض وہ ہیں جو حرام اور منافی ہیں، بعض مکروہ ہیں۔

نہ- حرام بدعت:

۱۱- اس کی مثالوں میں سے: شادی نہ کرنا، دھوپ میں کھڑے ہو کر روزہ رکھنا، شہوتِ جماع کو ختم کرنے اور عبادت کے لئے قارن ہونے کی خاطر نفی کرنا ہے، (حرمت کی دلیل) رسول اللہ ﷺ (یہ) حدیث ہے: "جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج رسول الله ﷺ، يسألون عن عبادته، فلما أخبروا كانوا ثلاثاً فقالوا: وإين نحن من النبي ﷺ، قد عمر الله له ما تقدم من ذنبه وما ناحر، قال أحدهم: أما أنا فإني أصلي الليل أبداً، وقال الآخر: أنا أصوم الدهر ولا أفطر، وقال الآخر: أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبداً، فجاء رسول الله ﷺ فقال: أنتم الذين قلتم كذا وكذا، أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لكني أصوم وأفطر، وأصلي وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني" (۱) (تین دی نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے گھر آئے اور اللہ کے رسول ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھا، جب ان کو بتایا گیا تو کو یہ انہوں نے اس کو کم سمجھا اور کہہ دی نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں ہم کہاں؟ اللہ نے آپ کے اگلے پیچھے گناہ معاف کر دیے ہیں، پھر ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات کو نمازیں پڑھوں گا، دوسرے نے کہا: میں پورے زمانہ روزہ رکھوں گا اور انکار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی لوگوں نے ایسا کیا کہا ہے، اللہ کی قسم میں تم سب میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، تو جس نے میری سنت سے اعراض یا دمجہ سے نہیں۔

ب- مکروہ بدعت:

۱۲- عبادات میں بدعت بھی مکروہ ہوتی ہے، مثلاً یومِ عرفہ کی شام کو غیر تہجد کے لئے دعا کی غرض سے جمع ہونا (۱)، جمعہ کے خطبہ میں تعظیماً سلاطین کا ذکر کرنا، دعا کے لئے ذکر ہوتا جا رہا ہے، اور مساجد میں نقش بنکارنا (۲)۔

محمد بن ابی القاسم سے مروی ہے، وہ ابو بکرؓ کی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں، ان میں ایک شخص کہتا ہے: اتنی بار "اللہ اکبر" کہو، اتنی بار "سبحان اللہ" کہو، اتنی بار "الحمد للہ" کہو، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: جب تم ان کو ایسا کرتے ہو تو میرے پاس آؤ، ان کی نشست گاہ مجھے بتاؤ، پھر وہ شخص آیا اور بیٹھ گیا، جب ان سب کو کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے حضرت ابن مسعود کے پاس آیا، حضرت ابن مسعود تشریف لائے، (۱) وہ بدعت آدمی تھے) فرمایا: میں عبد اللہ بن مسعود ہوں، قسم ہے

(۱) البدع وأعيانها للوضاح القرطبي، ص ۳۷۶ طبع الامتد ل دمشق ۱۳۳۹ھ

(۲) قواعد الاحکام ۲/۲۷۲، الإقسام ۲/۲۷۲، البدع والاعراض ص ۲۵، ۳۳۔

(۱) حدیث: "جاء ثلاثة رهط" کی روایت بخاری (صحیح ۱۰۳/۹ طبع الترغیب لموسلم (۲/۱۰۳ طبع المجلد) کے ہے۔

اے اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تم لوگوں نے ظلماتِ بدعت پیدا کی، تم اسی ب محمد ﷺ سے علم میں نہ آ گئے، تو عمر و بن قتادہ نے کہا: ”ستغفر اللہ“ تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم لوگ اس رسم کو لازم پکڑو، ورنہ اس کے مطابق چلو، اُرتم، میں یا میں ہوے تو بہت دوری گری میں پڑ جائے گا (۱)۔

#### عادت میں بدعت:

۱۳- عادت کی بدعتوں میں بعض مکروہ ہیں، مثلاً کھانے پینے جیسی چیزوں میں فضول نہ چھی کرنا، اور بعض مباح (حلال) ہیں، مثلاً کھانے، پینے، پہننے اور سنے کی چیزوں میں لذت یہ چیزوں کا اضافہ کرنا، جیسے پڑنا، چستین چوزی رکھنا، شطرنج، کھانا، اور تباہی۔

ایک جماعت کی رسم ہے کہ دن عادت کا تعلق عبادات سے نہیں ہے ان میں نئی عادت کا اختیار کرنا جائز ہے، اس لئے کہ اگر نئی عادت کے اختیار کرنے پر مؤاخذہ کیا جائے تو ضرر مری ہوگا کہ وہ اس کے بعد جتنی بھی نئی عادتیں کھائے، پیے، پہنے، اور چھیں آمد و مسائل میں ظاہر ہو میں سب مکروہ بدعتیں قرار دی جائیں اور یہ باطل ہے، اس سے کسی سے یہ نہیں کہا کہ جو عادتیں مباحہ کے بعد وجود میں آئی ہیں وہ مباح کے مخالف ہیں، اور اس لئے بھی کہ عادت ان چیزوں میں سے ہیں جو زمان و مکان کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں (۲)۔

#### بدعت کے محرکات و اسباب:

۱۴- بدعت کے اسباب محرکات بہت زیادہ اور متعدد ہیں، ان

(۱) سنن ابی یوسف (۱۶) ج ۱ طبع ۱۳۸۵ھ، الادب الشریعہ ۱۱۰/۲ طبع المریض، رکنار مدنی و انوار الدین، بیروت ۱۳۳۲ھ۔  
(۲) قواعد الاحکام ۱۲۲/۲-۱۲۳، الاخصار المصطفیٰ ۱۲۲/۲

سب کا شمار مباحات میں ہے، اس لئے کہ وہ حالات، زمانہ، مقام اور اشخاص کے اعتبار سے بدلتے بھی رہتے ہیں، دین کے حکام اور اس کے فروغ (ترویج) میں بہت ہیں، ورنہ اس سے انحراف کرنے اور حکم میں شیطانی راتوں پر پڑ جانے کے سبب بھی متعدد ہوتے ہیں۔ باطل کے کسی بھی راستہ پر نکل جانے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔ اس کے باوجود اگرچہ دلیل چیزیں بدعت کے سبب محرکات ہوتی ہیں:

#### الف- مقاصد کے ذرائع سے ماہ تفہیم:

۱۵- اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی زبان میں ماریا ہے اور اس میں غیر عربیت بالکل نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ قرآن اپنے الفاظ و معانی اور اسلوب میں عرب کی زبان کے بالکل مطابق ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تشریح دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”انا انزلناه قرآنا عربیاً“ (۱) (بے شک ہم نے انزل فرمایا ہے قرآن فصیح)، اور ارشاد ہے: ”قرآنا عربیاً غیر دی عوج“ (۲) (قرآن فصیح جس میں کوئی کمی نہیں)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اس وقت تک نہیں کبھی بدلتی جب تک عربی زبان نہ سمجھ لی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وکللک انزلناک حکماً عربیاً“ (۳) (اسی طرح ہم نے اس کو عربی حکم مازل کیا)، اور اس (عربی زبان) کے اندر کوئی کمی کبھی بدعت کی طرف لے جاتی ہے۔

#### ب- مقاصد سے ماہ تفہیم:

۱۶- مقاصد میں سے وہ چیزیں ایسی ہیں جن کا جاننا اور ان سے

(۱) سورہ یوسف ۲۸  
(۲) سورہ زمر ۲۸  
(۳) سورہ بقرہ ۱۳۷

واقف رہنا انسان کے لئے ضروری ہے:

(۱) شریعت کامل و مکمل ہو کر آئی اس میں نہ تو کوئی کمی ہے اور نہ زیادتی، وراثت کو مال کی نگاہ سے دیکھنا ضروری ہے نہ کہ نفس کی نظر سے، وراثت کی عادت، عادات اور معاملات کے بارے میں اس کے ساتھ عقائد اور یقین کا تعلق رکھنا ضروری ہے، اور اس سے ذرا بھی شریعت صحیح نہیں ہے، اسی چیز سے امتدین مائل رہے وراثت میں کچھ اضافہ کر دیا، اور اللہ کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا، اور ان سے جب اس سلسلہ میں کہا گیا تو انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رسول کے خلاف جھوٹ نہیں بولتے بلکہ اس کی حمایت میں جھوٹ بولتے ہیں۔ محمد بن حیدر مرقی سے نقل کیا گیا ہے کہ اس نے کہا کہ جب کوئی بات اچھی ہو تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ اس کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کر دوں۔

(۲) اس کا پتہ یقین رکھنا چاہئے کہ قرآن کی آیات اور احادیث کے رموز و قرآنی آیات میں باہم یا احادیث میں باہم کوئی تعارض اور تضاد نہیں ہے، اس لئے کہ ہر چشمہ ایک ہی ہے، اور رسول اللہ ﷺ خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے تھے، وہ بتی بدیتی تھے جو آپ پر اترتی تھی، اور کچھ لوگوں پر اس کی ماہی کی وجہ سے بلاش تیزیں مختلف ہو گئیں، یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَحْجُورُ حَاجِرُهُمْ" (وہ قرآن پڑھیں گے میں قرآن ان کے گھٹے سے آگے نہیں بڑھے گا)۔ گدشیہ معروضات سے واضح ہے کہ شریعت کامل و مکمل ہے اور اس کے نصوص کے مابین کوئی تضاد و تعارض نہیں ہے۔

شریعت کے بدل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمِي"

و وصیت لکم الاسلام دینا" (آج میں نے تمہارے سے دین کو کامل کر دیا، و تم پر اپنی نعمت پوری کر دی) اور تمہارے لئے اسلام کو پورا دین کے پسند کر دیا۔

واللہ یا معنی میں تشابہ نہ ہونا تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ غور کرنے والا قرآن میں اختلاف نہیں پائے گا، اس لئے کہ اختلاف علم، قدرت اور حکمت کے منافی ہے (۲)۔ "أَلَمْ يَخْلُقْ يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا" (۳) (کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی (اور) کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر بے "اختلاف پاتے)۔

ج- سنت سے ماہ اقییت:

۱- بدعت کے اسباب میں سے سنت سے ماہ اقییت بھی ہے۔

سنت سے ماہ اقییت سے مراد وہ چیزیں ہیں:

(۱) اصل سنت سے لوگوں کی ماہ اقییت۔

(۲) صحیح اور غیر صحیح احادیث سے ان کا ماہ واقف ہونا جس کی وجہ سے ان پر مسئلہ گنہ ہو جاتا ہے۔

سنت صحیح سے ماہ اقییت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط

مسبب بنی فی احادیث کو اختیار کرنے لگتے ہیں۔

قرآن و سنت کے بہت سے نصوص اس سے منع کرتے ہیں،

ارشاد ربانی ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّ السَّمْعَ

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا" (۴) (اور

(۱) سورہ مائدہ ۳

(۲) الاقسام ۲/۳۶۸، الفخر الرازی ۱۰/۱۹۶، ۹۷۔

(۳) سورہ نساء ۸۲

(۴) سورہ اعراف ۳۶

اعتبار سے ہی "شرعیات کے اعتبار سے بھی، اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے، اور جو متناہی ہو وہ غیر متناہی کے برابر نہیں ہو سکتا، اس کا خلاصہ یہ نکالو:

(۱) عقل جب تک اس صورت پر باقی ہے، اس کو طی الاطراق "حاکم" (فیصل) نہیں مانا جائے گا، اور عقل پر یکے مطلقاً "حاکم" ثابت ہو چکا ہے، اور وہ "شریعت" ہے، لہذا ضروری نہیں کہ جس کا حق مقدم ہوا ہے اس کو مقدم رکھا جائے، اور جس کا حق موثر رہا ہے اس کو موثر رکھا جائے۔

(۲) جب انسان شریعت میں ایسی باتیں پائے جو ظاہر معارف عادات کے خلاف ہوں یعنی ویسا اس سے پہلے انسان نے نہ دیکھا تھا اور نہ ہی صحیح علم کے ذریعہ اس کو معلوم ہوا تھا تو ایسے مواقع پر اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ فورا اس کا انکار کرے، بلکہ اس کے سامنے باتیں ہیں:

(۱) اصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ، كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا" (۱) (اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لے آئے) (وہ) سب سے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے) پر عمل کرتے ہوئے ان کی تصدیق کرے، اور غیبی علم کو انہیں فی العلم اور ماہرین علماء کے حوالے کرے۔

(۲) دہم یہ کہ اس میں تاویل کرے اور ممکن حد تک ظاہر کے مطابق آراء پر محمول کرے (۲)، اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا یہ توں کرتا ہے: "ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأُمُورِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ النَّفْسِ لَا يَعْلمُونَ" (۳) (پھر ہم نے آپ کو دین کے یک

اس چیز کے پیچھے مت ہو کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو بے شک اس کا ہر کلمہ رسول کی پوچھ بپوچھ سے ہوا)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار" (۱) (جو میرے اوپر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے)۔

سنت سے ماہ قنیت ہی میں سے قانون سازی میں سنت کے رہیں سے ماہ انفارمنا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ شریعت میں سنت کا یہ مقام درجہ ہے۔ ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْهَوْا" (۲) (اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جا کر کرو)۔

د- عقل سے خوش گمان ہونا:

۱۸- بدعت کے اسباب میں سے علماء نے عقل سے خوش گمانی کو بھی شمار کیا ہے، وہ یوں ہوتا ہے کہ مبتدع اپنی عقل پر امتنا کرتا ہے اور حجت اور مضمون ہی ﷺ کے بتائے پر امتنا نہیں کرتا، تو اس کی ناقص عقل صراط مستقیم (سیدھے راستہ) سے اس کو بہت دور ہٹا دیتی ہے، اور وہ عقلی اور بدعت میں پڑ جاتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی عقل اس کو منزل تک پہنچانے والی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ عقل اس کی دانت کا سبب بن جاتی ہے۔

۱۹- یہ اس سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے سوچنے کی ایک نہ مقرر فرمادی ہے جس سے آگے وہ بڑھ ہی نہیں سکتی، کیت کے

(۱) حدیث: "من كذب علي متعمداً..." کی روایت بخاری (۲۰۲/۱) طبع (ترغیب) نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت (۲۲۹۸، ۲۲۹۹) طبع (تہذیب) نے حضرت ابی سعید خدری سے کی ہے۔

(۲) سورہ حشر ۱۰۰

(۱) سورہ آل عمران ۷۰

(۲) الاقسام ۱۱/۲، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷،

خاص طریقہ پر رویہ سو آپ اسی پر چلے جائے اور بے علموں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے، رشاء باری تعالیٰ ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا" (۱) اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اس کو رسول کی طرف لوٹا یا کرو "وَرَمَى اللَّهُ الْأَشْوَثَ" پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے۔

فَيَجْعَلُونَ مَا نَسَابَهُمْ (۱) (وہ بھی (حد) ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں اور یہی کتاب حاصل ہو رہی ہے، اور وہی آیتیں کتاب میں سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ اس کے (ان حد کے) پیچھے ہویتے ہیں جو کتاب ہے) تو دلیل کے اندر ان کی نکاح تحقیق کرنے والے کی نگاہ کی طرح نہیں ہوتی کہ ان کی خواہش دلیل کے حکم کے تابع ہو جائے، بلکہ اس کی نظر اس شخص کی نظر کی طرح ہوتی ہے جو خواہش کے مطابق حکم لگاتا ہے، پھر اس کی تائید میں لاکھ فراموش کرنا ہے (۲)۔

۱۔ خواہش (ہوئی) کی اتباع:

۲۰۔ "ہوئی" کا اطلاق نفس کے میلان و کسی چیز کی طرف اس کے جہان پہ ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال اکثر بڑے میلان اور گندے رتبان پہ ہونے لگا (۳)۔

"بدعت" کی نسبت "اہواء" (خواہشات) کی طرف کی گئی، اور بدعتیوں کو "اہل الہواء" (خواہشات والے) کہا گیا، اس لئے کہ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور دلیلوں کو ضرورت اور بنیاد کی حیثیت سے نہیں دیکھا، بلکہ اپنی خواہشات کو مقدم کیا اور اپنی رائے پر استقامت یا پھر شرعی دلائل کو ناکامیہ بنایا۔

۲۱۔ خواہشات کے در آنے کے مواقع (۴):

۱۔ عادت "آباء و اجداد" کی پیروی کرنا اور ان سب کو دین بتانا، ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے رشاء فرمائی: "تَا"

۲۔ تشابہ کی اتباع:

۱۹۔ بعض علماء نے فرمایا: قرآن کے جن احکام میں اختلاف ہو وہ تشابہ ہے، دوسرے حضرات نے کہا: تشابہ وہ ہے جس میں دلائل متقابل ہوں (۲)، رسول اللہ ﷺ نے تشابہ کی اتباع سے منع فرمایا ہے: "إِذَا رَأَيْتُمُ الْمِثْلَ يَتَّبِعُونَ مَا نَشَابَهُمْ فَلَوْلَكُمْ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ" (۳) (جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے تشابہ کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے فرمایا ہے تم ان سے بچتے رہنا) اللہ نے ان کا ذکر اس آیت میں کیا ہے: "لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِآيَاتِنَا أَنْذَرْنَا نَحْنُ الْكَافِرِينَ" (۴) (پس ہم نے نوحؑ کو اپنی آیتوں کے ساتھ بھیجا کہ ان لوگوں کو ڈرانا کہ ان کے کفر کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں)۔

(۱) سورہ صافات ۵۹۔

(۲) احکام القرآن للجصاص ۲/۳۷۳ طبع دارالکتب تعمیر البیروتی ۱۴۳۳ھ طبع الجبلی، الاعتصام ۱/۱۴۲۔

(۳) حدیث: "إِذَا رَأَيْتُمُ الْمِثْلَ يَتَّبِعُونَ مَا نَشَابَهُمْ" کی روایت بخاری، راجع ۲۰۹/۸ طبع التقریر اور مسلم (۲۰۵۳/۳ طبع الجبلی) کے کی ہے اور لفظ مسلم کے ہیں۔

(۱) سورہ آل عمران ۷۵۔

(۲) الاعتصام ۲/۵۵۱۔

(۳) المصباح فی المفردات۔

(۴) الاعتصام ۲/۴۹۳، ۳/۳۳۳، اعتصام ۲/۵۵۱، ۳/۵۵۱۔

وَجَلَمَا آيَدَا عِيسَى اِمْرًا عَلٰى اَنَّهُمْ يُفْلِحُوْنَ (۱) (نہ) نے اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش پر قدم رکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے مولاۃ: "قُلْ اَوْ لَوْ حُكِّمْتُ بِمَا هَدٰى مَعَا وَجِئْتُ عَلَيْهِ اَبَاءُكُمْ" (۲) (اس پر ان کے پیہر نے) تاکہ اگرچہ میں اس سے متہ طریقہ منزل پر پہنچا، اپنے کے اعتبار سے لایا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔

ب۔ بعض مقلدین کا اپنے ائمہ کے بارے میں خاص رائے رکھنا اور اس کے لئے تعصب برتنا۔ کیونکہ تقلید کے اندر یہ مبالغہ پسندی بعض عسوس و دلال کے نکارہ اس کی تاویل اور اپنے مخالفین کو جماعت سے الگ قرار کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔

ج۔ غلط تصوف اور متصوفین پر جاری ہوئے ۱۰ لے حالات یا ان سے منقول قول کو، یں شریعت کا درجہ دینا، اگرچہ وہ کتاب و سنت کے نصوص شریعہ کے خلاف ہوں۔

د۔ کسی امر کے چھہ زارے ہوئے کا فیصلہ عقل کے ذریعہ کرنا، اس مذہب کا حاصل یہ ہے کہ شریعت کے بجائے انسانی عقول کو حاکم بنا دیا جائے، اور یہ ن بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے جس پر دین میں بدعت پیدا کرے، والوں کی ہمارے کھڑی ہوتی ہے، اس طرح کہ شریعت اگر اس کی رائے کے موافق ہوتی تو اسے قبول یا مرنہ چھوڑ دی جاتی۔

ھ۔ خواب پر عمل کرنا، اس لئے کہ خواب کبھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور کبھی نفسانی ہوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی پر اگندہ خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے، تو صاف سمجھنا چاہیے کہ خواب کب متعین

ہو سکتا ہے کہ اس کے مطابق عمل لگایا جائے؟

بدعت کی قسمیں:

۱۔ لال سے قربت اور دوری کے اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں: حقیقی و انسانی۔

بدعت حقیقی:

۲۲۔ یہ وہ بدعت ہے جس کی کوئی دلیل شرعی نہ ہو، نہ کتاب و سنت میں، نہ اجماع میں، نہ اہل علم کے نزدیک معتبر استدلال ہو، نہ فی الجملہ "رہ تھیلا" اس لئے سے حقیقی بدعت کہہ سکتے ہیں۔ یہ کسی نوید امتی ہے جس کی مثال پہلے نہ تھی، اگرچہ بدعتی پسند نہیں کرتا ہے کہ اس کی جانب شریعت سے شرم کی نسبت کی جائے، کیونکہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا استناد مقتضائے لال کے تحت ہے، مین حقیقت یہ ہے کہ یہ دعویٰ درست میں ہے، نہ حقیقت و نہ ظاہر، حقیقت و دلائل کی رو سے غلط ہے، اور ظاہر آیوں کہ اس کے دلائل شکوک و شبہات میں لال میں ہیں (۱)۔ مثال کے طور پر فقہ ابی اللہ کے لئے رہبانیت اختیار کرنا، شادی کا سبب پائے جانے اور کسی شرعی رباط کے نہ ہونے کے باوجود ثناء کی نہ کرنا، جیسے اس سمیت کریمہ میں مذکور مسایوں کی رہبانیت اور ہمایہ ابتداء عوہا ما کتبناھا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ" (۲) (اور رہبانیت کو انہوں نے خواہش کیا، یا ہم نے اس پر جب میں یہ تھا، بلکہ نبیوں نے اللہ کی رضامندی کی خاطر (اسے اختیار کر لیا تھا)۔ یہ چیز ماقبل سے ہم تھی، اسلام آنے کے بعد ہماری شریعت میں اس فرمان کے ذریعہ سے

(۱) الاقصاء ۲/۳۳۲۔

(۲) سورہ صافات ۲۷۔

(۱) سورہ فرقہ ص ۳۳۔

(۲) سورہ فرقہ ص ۳۳۔









سے حسن نظر کی بنا پر یہاں نہ ہوگا، حسن نظر کے ساتھ اس بابت کوئی تفسیلی دلیل اس کے پاس نہیں ہوں جو ام میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے، پس جب وضوح ہو کہ بدعتی گمراہ ہے تو اس پر مرتبہ ثناء ایک درجہ کا نہیں ہوگا، بلکہ اس کے بھی مختلف درجات اس اعتبار سے ہوں گے کہ صاحب بدعت اس کا بدعتی بھی ہے یا نہیں، اس لئے کہ بدعتی کے دوس میں کئی معتقد کی بہ نسبت زیادہ پائیدار ہوتی، اور اس لئے کہ اس نے "لا اس طریقہ کو رائج کیا" اور اس لئے بھی کہ فرمان نبوی "من سن سنة حسنة فله اجر ودرہا ووزر من عمل بها الى يوم القيامة" کے مطابق وہ اپنے قبچیس کے ثناء کا بھی مستحق ہوگا۔

اسی طرح نفیہ بدعت کا ثناء ملا یہ بدعت سے مختلف ہوگا، اس سے کہ نفیہ عمل کرنے والے حاضر رہیں کی بات تک محدود رہتا ہے، اس سے تو وہ نہیں کرتا، ملا یہ کرنے والا اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی طرح بدعت پر اصرار اور عدم اصرار، بدعت کے حقیقی اور اضافی ہونے اور بدعت کے جائز نہ ہونے کا فرقانہ ہونے کے اعتبار سے بھی گناہ کے درجات مختلف ہوں گے (۱)۔

#### بدعتی کی روایت حدیث:

۲۸- بدعت کی وجہ سے ارتکاب گنہگارے والے کی روایت صحاح و سنن میں ہے، اور روایت کی صحت میں اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔

میں بدعت کی وجہ سے تکلیف کے لئے انہوں نے یہ شواہد لگائے ہیں کہ صاحب بدعت شریعت کے کسی متواتر مآخذین کے معارف معلوم امر کا انکار کرے۔

جس شخص کی بدعت کی وجہ سے تکلیف نہیں کی گئی ہو اس کی روایت

کے سلسلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

اول: مطلقاً اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا، یہ امام مالک کی رائے ہے، اس لئے کہ بدعتی سے روایت اس کے کام کی ترتیب اور اس کی عزت افزائی ہے، اور اس لئے کہ وہ اپنی بدعت کی وجہ سے فاسق ہو چکا ہے۔

دوم: اگر وہ اپنے مسلک کی تائید کے لئے جھوٹ کور، نہ سمجھتا ہو تو اس سے روایت کی جائے گی خود وہ بدعت کا بدعتی ہو یا نہیں، یہ امام شافعی، ابو یوسف اور ثوری کا قول ہے۔

سوم: کہا گیا ہے کہ اگر اپنی بدعت کا داعی نہ ہو تو استدلال کیا جائے گا، اگر بدعتی ہو تو نہیں کیا جائے گا۔

نودی اور سیوطی فرماتے ہیں کہ یہی قول سب سے زیادہ ترین انصاف اور ظہر ہے، اور یہ بہت سے بلکہ اکثر لوگوں کا قول ہے، اور اسی رائے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں بہت سارے غیر بدعتی محدثین سے استدلال کیا ہے۔

#### مبتدع کی شہادت:

۲۹- مالکیہ اور حنابلہ نے مبتدع کی شہادت رد کردی ہے خواہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکلیف کی گئی ہو یا نہیں، اور خواہ وہ بدعت کا بدعتی ہو یا نہیں، یہی رائے شریک، اسحاق، ابو حنیفہ اور ابو ثور کی ہے، ان حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ مبتدع فاسق ہے جس کی شہادت اس آیت پر رد کی گئی ہے کہ "و انشہدوا دوی عدلہ فیکم" (۱) "اور اپنے میں سے دو معتبر شخص کو کو اذکر لو"، اور اس آیت کی وجہ سے "ان شاءکم فاسق بنیاً فبیسوا" (۲)۔

(۱) سورہ مائدہ ۱۰۷۔

(۲) سورہ حجرات ۱۲۔

(گر کوئی فاسق وہی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تحقیق کر یا کرؤ)، حنفیہ نے اور شافعیہ نے اپنے رائج قول میں کہا ہے کہ مبتدع کی شہادت قبول نہ جائے و جب تک کہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کی ہو، مثلاً وہ اللہ کی صفات اور بندوں کے افعال کی تخلیق کا منکر ہو، اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دلائل کی رو سے وہ حق پر ہیں۔

شافعیہ کا مرجوح قول یہ ہے کہ داعی بدعت مبتدع کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی<sup>(۱)</sup>۔

مبتدع کے پیچھے نماز:

۳۰۔ مبتدع کے پیچھے نماز کے حکم میں علماء کا اتفاق ہے، حنفیہ، شافعیہ کی رائے ہے، اور یہی مالکیہ کی ایک رائے ہے کہ جب تک مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہ کی ہو اس کے پیچھے نماز کرنا درست کے ساتھ جائز ہے، اگر اس کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہ کی ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، اس مقابلاً اس رائے پر مختلف دلائل سے استدلال کیا ہے، جن میں سے ایک نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "صلوا خلف من قال لا إله إلا الله"<sup>(۲)</sup> (جو لا الہ الا اللہ کہے اس کے پیچھے نماز پڑھو)، "فرمان نبوی ہے: "صلوا"

حلف کل ہو و فاحر"<sup>(۱)</sup> (ہر نیک و فاجر کے پیچھے نماز پڑھو)۔ اور مرہوی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں نماز پڑھتے تھے جب کہ وہ سر بیٹھا تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ ایسے ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جو ایک امر سے قتال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: جو کہتا ہے "حی علی الصلاة" (نماز کی طرف) میں سے قبول کرتا ہوں، اور جو کہتا ہے "حی علی الفلاح" (آؤ کامیابی کی طرف) میں سے قبول کرتا ہوں، اور جو کہتا ہے آؤ اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے اور اس کا مال لوٹنے کے لئے تو میں اس سے انکار کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ مبتدع مذکور کی نماز درست ہے تو اس کی قید بھی اس کی اقتداء کی طرح درست ہوگی۔

مالکیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ جو شخص ایسے مبتدع کے پیچھے نماز پڑھے جو اپنی بدعت کا اعلان کرنا اور اس کی دعوت دینا ہو تو وہ مستحباً اپنی مار کا اماں دے، لیکن اگر ایسے مبتدع کے پیچھے نماز پڑھی جو اپنی بدعت کو پوشیدہ رکھتا ہو تو اس پر مار کا ماموس ہے<sup>(۲)</sup>۔ اس رائے پر استدلال نبی کریم ﷺ کے فرمان سے کیا ہے: لا تؤمن امرأۃ رجلاً ولا فاحراً مؤمناً إلا ان یقہرہ بسطان أو یخالف سوطہ نو سیمہ"<sup>(۳)</sup> (کوئی عورت کسی مرد کی مامت نہ

(۱) حدیث: "صلوا خلف کل ہو و فاحر" کی روایت ابوداؤد (۱/۳۹۸ طبع عزت عید عباس) اور دارقطنی (۵۶/۲ طبع دارالحسن) نے کی ہے لفظ مؤخر فقہ کے ہیں ابن جریر نے فرمایا: منقطع ہے (انگلش ۳۵/۲ طبع شرکت المطابع فقیر)۔

(۲) انہی ابن قتیبہ ۵/۲، مفتی لکھنؤ ۲۳۲، فتح القدیر ۱/۳۰۳، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۱۶۱، حدیث الدسوقی علی الشرح الکبیر ۱/۳۲۹۔

(۳) حدیث: "لا تؤمن امرأۃ رجلاً ولا فاحراً مؤمناً إلا ان یقہرہ بسطان أو یخالف سوطہ نو سیمہ" کی روایت ابن ماجہ (۱/۳۳۳ طبع انگلش) نے کی ہے ابوداؤد میں ہے اس کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ اس کی حدیث ابن ماجہ اور عبداللہ بن محمد کی سند ضعیف ہیں۔

(۱) تدریب الروی شرح الترمذی للروی ص ۱۶، طبع مکتبۃ المطبعہ، المکتبۃ فی علم الرویہ للطیب، بیروت ص ۱۲۵-۱۲۶، توفیق احمد ص ۱۹۳-۱۹۵، طبع عینی لکھنؤ، کتب شریعت ص ۸۵/۵-۸۶، مفتی ۱۶۶، طبع سورج مطبعہ الدسوقی ص ۱۶۵، طبع دار الفکر، الشرح لکھنؤ ص ۲۳۰، طبع ساریہ، المجموع للروی ص ۲۵۳، طبع مکتبۃ المدینہ۔

(۲) حدیث: "صلوا خلف من قال لا إله إلا الله" کی روایت دارقطنی (۵۶/۲ طبع دارالحسن) نے حضرت ابن عمر کے ساتھ ابن جریر نے فرمایا: عثمان بن عبد الرحمن - جو اس سند میں ہیں - کی بیٹی بن مہسن نے کتبہ کی ہے (انگلش ۳۵/۲ طبع شرکت المطابع فقیر)۔

ﷺ کا فرمان ہے: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ (لا إله إلا الله سنے والوں پر نماز پڑھو)۔

لیکن مالکیہ کی رائے ہے کہ اصحاب فضل کے لئے مبتدع پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، تاکہ اس کا عمل دوسروں کے سے اس جیسی حالت سے روکنے کا سبب بنے۔ اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے خواہش کی تھی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز نہیں پڑھیں (۲)۔

متابہ کی رائے ہے کہ مبتدع پر ہمارے جتنا رد نہیں پڑھیں جائے گی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مقربین اور خواہش کرنے والے پر نماز نہیں پڑھیں، حالانکہ ان دونوں کا جرم مبتدع سے کم ہے (۳)۔

#### مبتدع کی توہ: ۳۳

۳۳- ایسے مبتدع کی توہ کی قبولیت میں حس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف کی گئی ہو، علماء کا اختلاف ہے، جمہور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے رائے ہیں اس کی توہ قبول کی جائے گی، لہذا ان کا رٹنا ہے: ”قل للذین کفروا ان ینصروا بعمر لہم ما قد سلف“ (۴) (پس کہہ دیجئے ان (کافروں) سے کہ اگر یہ لوگ ہار جائیں گے تو جو کچھ پہلے پہنچا ہے وہ (سب) ان کے ساتھ کر دیا جائے گا)۔

اور نبی کریم ﷺ کا رٹنا ہے: ”اموت من قاتل الناس حتی یقولوا: لا إله إلا الله، فإذا قالوها فقد عصموا منی“

(۱) حدیث: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ کی تخریج تکراراً ۳۰ میں گذر چکی ہے۔

(۲) حدیث: ”قلی یوجل قل لفسد فلم یصل علیہ“ کی روایت مسلم (۱۷۲۲ طبع المجلد) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”مروک الصلاة علی صاحب العین“ کی روایت بخاری (۲۷۳۷ طبع المستقر) نے کی ہے۔

(۴) سورہ انفال ۳۸

کرے، اور نہ کوئی ناجز کسی مومن کی امامت کرے، الا یہ کہ قوت سے مجبور کیا جائے، یا اس کو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کا اندیشہ ہو)۔

#### مبتدع کی ولایت:

۳۱- علماء کا اتفاق ہے کہ اصحاب ولایات عامہ جیسے امام اعظم، فقیہ، صوبوں کے سربراہ اور قضاۃ وغیرہ کے لئے ضروری شرائط میں سے عادل ہونا بھی ہے، اور یہ کہ وہ خواہش پرست اور بدعتی نہ ہوں، تاکہ عدالت مصالح کے حصول اور مفاسد کے ازالہ میں کوتاہی پر اسے متنبہ کرے اور ہوا و ہوس اسے حق سے ہٹا کر باطل کی طرف نہ لے جائے، کہہ جاتا ہے کہ محبت انسان کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے (۱)، لیکن امامت یہ نہ، ولایات پر اگر کوئی زیر دہی غائب آجائے تو اس کی ولایت منعقد ہو جاتی ہے، اور حاکم اور میں اس کے سرور نہیں اور فیصلہ کی حالت بائقی فقہاء واجب ہے، خواہ وہ اہل بدعت و بدعتی میں سے ہی ہو، بشرطیکہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکلیف نہ کی گئی ہو، ایسا اس سے ہے تاکہ فتنہ کارانہ ہو، مسلمانوں میں وحدت باقی رہے، اور امت کا اتحاد برقرار رہے (۲)۔

#### مبتدع کی نماز جنازہ:

۳۲- مبتدع میت پر نماز جنازہ پڑھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ جس مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف نہ کی گئی ہو اس پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے، نبی کریم

(۱) قواعد الاحکام فی مصالح الامام ۵۴۲، نوحہ افکار ۱۵۹، مفتی المساجد ۳۰، ۳۱، ۳۲، حاشیہ من ملوین ۲۹۸، مفتی الامین قدس سرہ ۲۹۸، الاحکام المستطابہ من وری ۹۔

(۲) مفتی المساجد ۳۲، الاحکام المستطابہ من وری ۳۳۔

مبتدئ کی توبہ کی قبولیت کی بابت علماء کثرت اس کے حق میں  
یاد ہی احکام سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کے اس کی توبہ قبول کرنے اور  
اس کے نادمہ معاف کرنے کا جہاں تک تعلق ہے رُودِ مخلص ہو اور  
اپنی توبہ میں صادق ہو تو اس کے قبول ہونے میں کوئی کثرت نہیں  
ہے<sup>(۱)</sup>۔

بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۴- بدعت کے تین مسلمانوں پر چند ذمہ داریاں اس سے احتراز  
کی غرض سے عائد ہوتی ہیں:

الف۔ قرآن کریم سے لگاؤ، اس کا حفظ، اس کی تعلیم اور اس کے  
احکام کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأَنبِئُوا بِاللَّهِكَ الدِّكْرُ  
لَعَلَّ النَّاسَ يَحْذَرُونَ" (۱) اور تم نے آپ پر بھی یہ صحت  
نامہ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر ظاہر کرویں جو کچھ ان کے پاس بھیجا  
گیا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: حیر کم من تعلم  
القرآن وعلمہ (۲) (تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور  
کھائے) اور ایک روایت میں ہے: "الفضلکم من تعلم  
القرآن وعلمہ" (۳) (تم میں افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور  
کھائے) اور ارشاد نبوی ہے: "تعاهدوا القرآن فواللہ  
نفسی بیکم لہو أشد تفصلاً من الإبل فی عقیبہا" (۴)

(۱) الاقسام ۲/۲۳۰، لا یزال فی ۱/۶۵، انبی لابن تدریس ۲/۶۸، مفتی  
الکتاب ۳/۳۰، تحفہ شرح المنہج ۱۲/۵، حاشیہ ابن طاہرین ۳/۹۷۔

(۲) سورہ نمل ۳۳۔

(۳) حدیث: "حیر کم من تعلم القرآن وعلمہ" کی روایت بخاری (صحیح  
۵۳/۸ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۴) حدیث: "الفضلکم من تعلم القرآن وعلمہ" کی روایت بخاری (صحیح  
۵۳/۸ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۵) حدیث: "تعاهدوا القرآن فواللہ نفسی بیکم لہو أشد تفصلاً من الإبل فی عقیبہا" کی روایت بخاری

دعاء ہم و أموالهم إلا بحقها وحسابهم علی اللہ" (۱)  
(مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قائل کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ کا  
اتر کر لیں، اگر وہ کلمہ کا اتر کر لیں تو اپنے خون اور اپنے مال کو  
سوے اس کے حق کے مجھ سے محفوظ رہیں گے اور اس کا حساب اللہ  
کے ذمہ ہے)۔

حضور ﷺ، شامیہ و حنابلہ میں سے بعض لوگوں کی رائے ہے  
کہ مبتدئ کی توبہ قبول نہیں کی جائے لیکن وہ خلاف میں امام اور  
باہن میں کفر پر عمل پیر ہو جیسے منافق، زندقہ، باطنی، اس لئے کہ  
اس کی توبہ نہ کرنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کی جانب  
سے کسی کوئی مذمت ظاہر نہیں ہوتی جس سے اس کی توبہ کی صداقت  
وضوح ہو، کیونکہ وہ ظہار تو اسلام کا کرتا تھا اور کفر بھی پوشیدہ رکھتا تھا،  
پس جب وہ توبہ کا ظہار کرتا ہے تو اپنی سابق حالت میں کوئی اضافہ  
نہیں کرتا ہے، ان لوگوں نے اس رائے پر بعض احادیث سے  
استدلال کیا ہے، مثلاً، بنا کریم ﷺ کا قول ہے: "سبحر ح فی  
امتی اقوام نجاری بہم فلک الہواء کما یتحداری  
الکلب بصاحبہ، لا یبقی مہ عرق ولا معصل الا دخولہ" (۲)  
(عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر  
خوشبختی اس طرح دوڑیں گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ  
دوڑتا پھرتا ہے، اس کی کوئی رگ، کوئی جڑ نہیں ہے گا جہاں خوشبختی  
داخل نہ ہو جائے)۔

(۱) حدیث: "انما ان الذل الناس" کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۴/۸  
طبع استغیہ) اور مسلم (۱/۵۳ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "سبحر ح فی امتی اقوام" کی روایت احمد (۱۰۲/۳ طبع  
المکبہ) اور یورود (۵/۵ طبع عزت عید عباس) نے کی ہے ابن جریر نے  
تخریج احادیث الکتاب (۲/۸۳ طبع دار الکتاب العربی) میں اس کو حسن قرار  
دیا ہے۔

(قرآن سے تعلق رکھو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں یہی جان ہے وہ پٹی نکیل میں بندھے اونت سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے)، اس لئے کہ قرآن کی تعلیم اور اس کے احکام کے بیان کی صورت میں احکام شریعت کا ظہور مبتدعین کا راستہ بند رہتا ہے۔

ب۔ سنت کا اعلان، اخبار اور اس کا تعارف، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" (۱) (تو رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کر، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جائیا کر) "اور ارشاد ہے: "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَنْكَرُوا لَهُمُ الْخَبْرَةَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ صَدَقَ صِدْقًا مُّبِينًا" (۲) (اور کسی مومن یا مومنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی پابندی کرے گا وہ صریح گمراہی میں جا پڑا)۔

در رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "نصرو الله امرأ سمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره" (۳) (اللہ اس شخص کو ترغیب دے گا جو اس سے کئے جس سے ہم سے کوئی نہ بیٹ سنی تو، سے یا رکھا یہاں تک کہ وہ اس تک سے پہنچا)۔

اور ابن ابی شیبہ نے کہا: "ما أحدث قوم بدعة إلا رجع مثلها

من السنة" (۱) (جب بھی کوئی قوم کوئی بدعت پیدا کرتی ہے تو اس کے برعکس سنت اسی جاتی ہے)۔

ج۔ سنا اہل شمس کے انتہا کو قبول نہ کیا جائے، وغیرہ مقبول مصادر سے۔ گئے، میں انتہا کو رد کیا جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ كَسَمَ لَا نَعْمُونَ" (۲) (سو رستم لوگوں کو علم میں تو اہل علم سے پوچھ لیتے)، اور ارشاد ہے: "لَا تَنَادِعُهُمْ شَيْءٌ فَرَدُّهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ" (۳) (پھر رستم میں مانع اختلاف ہو جائے کی چیز میں تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا یا کر)، اور ارشاد ہے: "وَمَا يَعْصِيهِمْ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسُخُونَ فِي الْعِلْمِ" (۴) (اور انحالیکہ کوئی اس کا (صحیح) مطلب نہیں جانتا بجز اللہ کے، اور پختہ علم والے)۔

د۔ جب تک کوئی رائے یا اجتہاد دلائل شرعیہ میں سے کسی دلیل سے مؤید نہ ہو اس کی محض نہ حمایت نہ کی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيَ هَٰذَا مَنْ لَّهُ" (۵) (اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو محض اپنی نفسانی خواہش پر چلے بغیر اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے)۔

ه۔ عوام کو دین میں رائے زنی سے روکا جائے اور ان کی رائے کو اہمیت نہ دی جائے خواہ جو بھی ان کے عہدے اور مناصب ہوں، اور جتنے بھی وہ خدا ترس ہوں، والا یہ کہ ان کی رائے کے ساتھ دلیل ہو،

(۱) حدیث: "ما أحدث قوم بدعة إلا رجع مثلها من السنة" کی روایت احمد (۵۴۳) طبع المندرجہ کے کی ہے مگر اس میں ابو بکر بن مریم ہیں جو منکر حدیث ہیں (مجمع الزوائد ۸۸۸ طبع المندرجہ)۔

(۲) سورہ نمل ۳۳۔

(۳) سورہ نساء ۵۹۔

(۴) سورہ آل عمران ۷۷۔

(۵) سورہ بقرہ ۵۰۔

(۱) صحیح ۱۷۲ طبع المندرجہ کے کی ہے۔

(۲) سورہ حشر ۷۔

(۳) سورہ الزمر ۳۶۔

(۴) حدیث: "نصرو الله امرأ سمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره" کی روایت ابو داؤد (۱۹۸۳) طبع عزت عید دہاس نے کی ہے مگر اس میں اس کی تصحیح کی ہے جس کا فیض القدر میں ہے (۲۸۵/۱ طبع المکتبۃ النجادیہ)۔



ہو یزید بسطامی کہتے ہیں: ”تم دیکھو کہ ایک شخص اس قدر صاحب کرمات ہے کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہے تو بھی اس سے جدا نہ کیا، سب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اللہ کے حکام، حدود الہی کے تحت اور بیعت پر عمل میں وہ کس مرتبہ پر ہے۔“

ابو عثمان حیری فرماتے ہیں: جس نے سنت کو قویٰ اور عطا اپنا رہا، و حاکم بنایا اس کی زبان سے حکمت، ”ابوہی، اور جس نے ٹوہنٹش نفس کو نہ حاکم بنایا وہ بدعت کی بدتمس زے گا۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَا تَطْعَمُوهُ فَهَبُوا“ (۱) اور اگر تم نے ان کی حاجت کر لی تو راہ سے چالگو گے۔

و۔ مگر ہر کن فکری رجحانات کا رد کرنا جو لوگوں میں دین کی بابت شکوک پیدا کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کو بغیر دلیل کے تاویل کرے پر آمادہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا لِرِيقَا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَالْكَافِرِينَ“ (۲) (اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہنا مان لو گے جنہیں کتاب دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کانفرنس چھوڑیں گے۔)

ہاں بدعت کے تیس مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۵- حکام و سرے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اہل بدعت کو معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں، سنت کی اتباع اور بدعات سے تکریر اور ان سے دور رہنے پر نہیں آمادہ کریں کہ فرمان الہی ہے: ”وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أُمَّةَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيُأْمَرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَيُذْهِبُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ“ (۱) (اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف جہد کرے، اور سمانی کا حکم یا کرے، و بدی سے روکا کرے، و پرورے کامیاب بنیں۔) اور فرماتا ہے: ”وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ“ (۲) (اور ایمان والے اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے (یعنی) رفیق ہیں، نیک باتوں کا (یعنی میں) حکم دیتے ہیں و بدی باتوں سے روکتے رہتے ہیں۔)

۳۶- ازالہ بدعت کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل:

الف۔ دلائل کے ساتھ صحیح اور غلط کی وضاحت کی جائے۔

ب۔ حسن حکام سے وعظ کیا جائے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے: ”أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ“ (۳) (آپ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلائے حکمت سے و رحیمی نصیحت سے۔)

ج۔ بدعت سے متعلق شرعی احکام بیان کر کے دنیاوی و اثر دی سزا و عقاب کا خوف دلایا جائے۔

۱۔ جہاد کا جائے، مثلاً (غلط) لہو و لعب کے جلالت توڑ دئے جائیں، کاغذات پھاڑنے جائیں (یعنی) مشیتوں کو زہم پر نہم نہ لایا جائے۔

۲۔ خوف، جہنمی کے طور پر مار جائے جو تعزیر کی حد تک ہو سکتا

(۱) سورہ قشیرہ ۸۳۔

(۲) حوالہ سابق ۱۱۔

(۳) سورہ نور ۵۴۔

(۴) سورہ آل عمران ۱۰۰۔

(۱) سورہ آل عمران ۱۰۳۔

(۲) سورہ توبہ ۱۷۔

(۳) سورہ نمل ۱۲۵۔

ہے، لیکن یہ کام صرف امام یا اس کی اجازت سے ہی کیا جاسکتا ہے (۱) تاکہ اس کے نتیجے میں اس سے بڑا ضرر نہ پیدا ہو جائے۔ اس کی تفصیل کے لئے دیکھی جائے اصطلاح ”امر بالمعروف والنہی عن المنکر“۔

دلی ہوتی ہیں (۱)۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ”لا تعالوا اهل القدر ولا تباکحوہم“ (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو اور نہ ان کے ساتھ نکاح کرو)۔

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ ”اصحاب ہوی کے ساتھ میل جول نہ رکھو، مجھے اس بات سے اطمینان نہیں کہ وہ تمہیں اپنی گمراہیوں میں ڈالیں، یہ بات تم پر تباہی بھری بعض بیچہ بیچہ لوگوں کو بھی گمراہ کر دیتی ہے (۲)، امام احمد نے ان لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی جو خلق قرآن کے قائل تھے (۳)۔ دین تہذیب فرماتے ہیں: اہل خیر دین کو چاہئے کہ وہ مبتدع سے کنارہ کش رہیں خواہ وہ زندہ ہو یا مراد، انہیں سے جموں کے لئے رک ہو تو اس کے کنارہ میں بھی شریک نہ ہوں (۴)۔

مبتدع کی ابانت:

۳۸- علماء نے صراحت کی ہے کہ مبتدع کی مات چڑ ہے، اس طرح کہ اس کے پیچھے مار نہ پڑھی جائے، اس کی بنا رو نہ پڑھی جائے، اسی طرح وہ بیمار ہو تو میاوت نہ کی جائے، اس میں اختلاف بھی ہے۔

مبتدع کے ساتھ معاملہ اور میل جول:

۳۷- اگر مبتدع اپنی بدعت کا علی الاطلاق اظہار نہ کرتا ہو تو اسے صحت کی جائے کی اس سے ریر نہیں کیا جائے گا۔ نہ اس کی تشبیہ کی جائے کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ“ (۲) (جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا)۔

مگر اعتقادی، پاؤنی یا عملی بدعات میں سے کسی ممنوع شئی کا وہ اظہار کرنا ہو اور اس بات کو وہ جانتا بھی ہو تو ایسے شخص سے کنارہ کشی مسنون ہے، علماء کے نزدیک یہ مشہور ہے، ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تعالوا اهل القدر ولا تباکحوہم“ (۳) (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو اور نہ ان کے ساتھ نکاح کرو)۔ حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے دین کا آرام کرے سے چاہئے کہ شیطان سے میل جول نہ کرے، اصحاب ہوی کی نام نشینی سے جتناب کرے، اس کی مجالس جنک سے ریا دینک جانے

(۱) جامعہ علوم اسلامیہ، ۱۴۰۶ھ تاویہن تبیہ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵

## بدل

دیکھئے ”لو بدل“۔

## بُندہ

تعریف:

۱- ”بندہ“ لغت میں خاص اونٹ میں سے ہوتا ہے، اس لفظ کا اطلاق ز اور مادہ دونوں کے لئے ہوتا ہے، اس کی جمع ”بندہ“ ہے، اس کو بدلہ اس کی ضمانت (بدن والے) کی وجہ سے کہا گیا۔

المصباح المیر میں ہے: بدل لغت کہتے ہیں: بدلہ یعنی یہ گائے کو کہتے ہیں، ارم ہی نے اضافہ یا: یا زب کو کہتے ہیں، انہوں نے کہا: بدلہ کا اطلاق بڑی پرکھیں ہوتا ہے۔

اصطلاح میں بدلہ اس کے ساتھ صومس ہے، ادا ہو گئے چونکہ ثریعت میں بدلہ کے حکم میں ہے، اس سے وہ اس کے قائم مقام ہوئی، اس کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے: ”سحرونا مع رسول اللہ ﷺ عام الحادیبۃ البدنۃ عن سبعۃ، والبقرة عن سبعۃ“<sup>(۱)</sup> (م نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیسہ کے سال سات فر «نی جانب سے بدلہ کی قربانی کی، «ر سات فر «نی جانب سے گائے کی قربانی کی) جس گائے بدلہ کے حکم میں ہوئی، باجور یہ ان میں معاشرت ہے، اس لئے کہ لقرہ کا عطف بدلہ پر کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں معاشرت ہے<sup>(۲)</sup>۔

(۱) حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ: ”سحرونا مع رسول اللہ ﷺ عام الحادیبۃ البدنۃ عن سبعۃ، والبقرة عن سبعۃ“ روایت مسلم (۵۵۴/۳ طبع النسخۃ ۱) کی ہے۔

(۲) الفروق فی الفہم ص ۳۰۰ طبع بیروتہ المصباح المیر، مصر: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

افقوں میں رہیں اور ان کے پیٹاب مردود ہیں)۔ انہیں کا پینا مباح نہیں ہے۔ اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کو مکیوں کے رہنے کی جیسوں میں نماز پڑھتے تھے اور وہاں نماز کا حکم یہ ہے۔

### ب۔ وضو ٹوٹنا:

۳۔ جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الوضوء مما جرح لا مما دخل" (۱) (وضو اس چیز میں سے لازم آتا ہے جو باہر نہیں نہ کہ ان سے جو اندر داخل ہوں)۔ اور حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو اس میں سے آتش کی طریقہ پیتھا۔ "گ" سے پکی چیزوں (کی) سے وضو نہیں فرماتے تھے (۲)۔ اور اس سے بھی کہ وہ کھانی جائے۔ بل پیز ہے جو دیگر ماکولات کے مشابہ ہے۔

یہی قول حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ظہر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عباس، حضرت عامر بن رباح، حضرت ابو لامہ سے مروی ہے، جمہور تابعین بھی اسی کے قائل ہیں، اور یہی

(۱) ابن ماجہ ص ۲۳۳، جامعہ الدیلمی ص ۵۱، مفتی الکتاب ص ۷۷، کتب فتاویٰ ص ۱۹۳۔ حدیث: "ان النبی ﷺ کان یصلي فی مواضع العصب" کی روایت بخاری (صحیح ۲۱ طبع استغیہ) کے ہے۔

(۲) حدیث: "الوضوء مما جرح لا مما دخل..." کی روایت در فضی (۱/۱۵۱ طبع شرکت المطابع) نے کی ہے ابن جریر نے فرمایا اس کی سند میں فضل بن یحییٰ بہت ضعیف ہیں، ابن عمری سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اسل یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

(۳) حدیث: "کان امور العربی لربک الوضوء مما جرح لا مما دخل" کی روایت ابو داؤد (۱/۱۳۳ طبع ۶۷۷ حدیث) کے ہے، ابن جریر سے اس کو صحیح بتایا ہے (۲۸/۱ طبع المطبعات) کے ہے۔

اس کے باوجود بعض فقہاء نے "بدنہ" کا طاق اہمیت اور بقہ و وہاں پر یہ ہے (۱)۔  
جمہور حکم:

"بدنہ" سے مخصوص حکام متعلق ہیں، جو رت و ایل تینہ

### غ۔ "بدنہ" کا پیٹاب و رگویر:

۲۔ حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک ہا و ر کے گوشت اور پیٹاب نفس میں خود ہا و ر حال ہوں یہ حرام، "بدنہ" بھی حلال ہیں۔ لیل بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب وہ پتھر اور ایک گوبر ہتھی کی غرض سے لائے گئے تو آپ ﷺ نے وہ پتھر لے لے، "رگویر" نہیں کر دیا، اور فرمایا: "ہذا رکس" (۲) (یہ بھس ہے)، "رکس" بھس کو کہتے ہیں۔

جب تک پیٹاب کی نجاست کا تعلق ہے تو اس کی لیل رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا عموم ہے کہ: "من ہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر مند" (۳) (پیٹاب سے بچو، بے شک عذاب قبر عام طور پر اسی سے ہوتا ہے)۔ اس میں تمام انواع کے پیٹاب داخل ہیں۔ مالک، اور حنابلہ کی رائے ہے کہ حال جانوروں کے پیٹاب اور

گوشت پاک ہیں، اس لئے کہ حدیث ہے: "ان النبی ﷺ امر انہم ینہیں ان یلحقوا یابل الصلۃ فیشرکوا من ابوالہا و ابیابہا" (۴) (یا علیؑ سے اہل عربیہ کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے

(۱) ابن ماجہ ص ۲۰۰/۵۔

(۲) حدیث: "ہذا رکس" کی روایت بخاری (صحیح ۲۵۶۱ طبع استغیہ) کے ہے۔

(۳) حدیث: "من ہوا من البول..." کی روایت در فضی (۱/۲۷۷ طبع شرکت المطابع) نے دھرق سے کی ہے اور فرمایا اس حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴) حدیث: "ان النبی ﷺ امر العربی..." کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۵۱ طبع استغیہ) اور مسلم (۱/۲۹۶ طبع اعلیٰ) کے ہے۔

روایت کا اس کے پینے سے وضو نونے کی بابت دناہ کی  
اور روایتیں ہیں:

ایک روایت ہے کہ وضو نونے جانے گا اس کی دلیل حضرت سید  
بن خیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "توضوا من  
لحوم الإبل والہاہا" (۱) (ابنت کے گوشت اور اس کے دودھ  
کھانے پینے کی وجہ سے وضو کرو)۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہے اس سے  
کہ صحیح حدیث صرف گوشت کے سلسلہ میں وارد ہے، صاحب کشف  
القناع نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے (۲)۔

ج- حد نہ کا جوٹھا:

۴- تمام علماء کے یہاں اونٹ، گائے اور بکری سب کا جوٹھا پاک  
ہے، اور ان کے جوٹھے میں کسی طرح کی آبریت نہیں ہے، گائے یا بکری  
دکنہ کی نور ہوں۔

ابن المذہب فرماتے ہیں: اہل علم کا دھما ہے کہ حامل جانور کا  
جوٹھا چھ اور اس سے وضو کرنا جائز ہے (۳)۔

د- اونٹ اور بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز:

۵- جمہور علماء کی رائے ہے کہ اونٹ کے بازو میں نماز پڑھنا  
مکروہ ہے۔

(۱) حدیث: "توضوا من لحوم الإبل والہاہا" کی روایت احمد (۳/۳۵۳) طبع  
طبع المصنف (۱/۱۶۶) طبع المصنف (۱/۱۶۶) نے کی ہے پھر ی کے کہ  
جاء بن مطلق کے ضعف حدیث کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے

(۲) خطاوی علی مرآۃ الاصلاح ج ۱ ص ۹۹ حاشیہ الدعوی ۳۳، شرح  
المروسی ۵۵۱، المجموع ۳/۵۷۵ اور اس کے بعد کے منقحات، بعض ۱/۸۷،  
۱۹۰، انکشاف القناع ۱/۳۰۔

(۳) بعضی ۱/۵۰، حاشیہ الخطاوی علی مرآۃ الاصلاح ص ۷۱۔

حشیہ و مالکیہ کا مسلک و ثنائیہ کا صحیح مذہب ہے۔

حناہ کا مذہب نیز امام شافعی کا قدیم مسلک یہ ہے کہ ابنت کا  
گوشت کچا پکا ہو، جاب و جہر یا بغیر جانے ہم حال میں کھانے سے  
وضو واجب ہوتا ہے، اس رائے کے قائل، حاکم بن راہو یہ اور شی بن  
یحییٰ ہیں، دوسری رائے صحابہ کی ایک جماعت سے یہی رائے نقل کی ہے  
ان میں زید بن ثابت، ابن عمر ابوسبی، اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔  
ثنائیہ میں سے ابو بکر بن شریہ، ابن عمر، ابن مسعود نے ان کو اختیار کیا ہے،  
شافعی نے ان رائے کی ترجیح اور اختیار کی جانب اشارہ کیا ہے، اور  
نوی نے "مجموع" میں اس رائے کو قوی قرار دیا ہے۔

ان حضرات نے حضرت براء بن عازبؓ کی حدیث سے  
استدلال کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے ابنت کے  
گوشت کی بابت روایت آیا یا تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
"توضوا منہا، (اس کو کھانے سے وضو کرو)، اور بکری کے گوشت  
کی بابت روایت آیا یا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لا بتوضا  
منہا" (۱) (اس کے کھانے سے وضو نہیں یا جائے گا)، ان کا  
استدلال اس رائے نبوی سے بھی ہے: "توضوا من لحوم  
الإبل، ولا تتوضوا من لحوم الغنم" (۲) (ابنت کے گوشت  
کھانے کی وجہ سے وضو کرو، بکری کے گوشت کھانے کی وجہ سے وضو  
نہ کرو)۔

(۱) حدیث: "مثل من لحوم الإبل ولحوم الغنم..." کی روایت ابو داؤد  
(۲۸/۱) طبع عزت مجددی (۱/۲۲) طبع المکتب الاسلامی  
نے کی ہے اور ابن خزیمہ نے کہا: علماء محدثین کے درمیان اس بابت  
تفاوت کا ہمیں علم نہیں کہ یہ حدیث اپنے روایات کی عدالت کی وجہ سے  
اور روئے نقل صحیح ہے۔

(۲) حدیث: "توضوا من لحوم الإبل..." کی روایت ابن ماجہ (۱۶۶) تحقیق محمد  
نور محمد (۱) نے کی ہے اس کی سند میں یحییٰ بن ولید کس ہیں انہیں نے صحیح  
سے روایت کیا ہے اس کے رجال ثقات ہیں خالد بن عمر مجہول الحال ہیں۔

حنفیہ نے اونٹ کے ساتھ گائے کو بھی کراہت کے حکم میں شامل کیا ہے۔

مالکیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ بکری کی طرح گائے کے بازو میں بھی نماز پر حنا جا رہی ہے۔

حنا بے کفر و یک اونٹ کے بازو میں نماز درست نہیں ہے۔ یعنی جب وہ منہ پھرتے و رہنا دیتے ہیں بہت اونٹ اپنے منہ میں حنا منہ پھرتے ہیں وہ نماز پر حنا سے میں کوئی حرج نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

۵۔ (حج میں) جب ہونے والے دم:

۶۔ (حج) ترائن اور تمتع میں قربانی میں، اور حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں کسی وجہ کے ترک یا کسی ممنوع کے ارتکاب میں سات لمحوں کی طرف سے ایک بدنہ کافی ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک اگر حاضہ یا نفاس والی عورت طواف کر لے تو مکمل بدنہ و جب ہوگا۔

جبکہ اگر عزم کسی بڑے شہر جیسے مدینہ یا شہر مرث کو قتل کرے تو اس اختیار کے مطابق جس کی تفصیل اپنے مقام پر لکھی ہے، مکمل بدنہ و جب ہوگا۔

اسی طرح اس شخص پر (مکمل بدنہ) وجہ ہوگا جو حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں غسل منہ سے پہلے جراثیم کر لے، اس مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”احرام“، ”حج“، ”ہدی“ اور ”صید“ کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

و۔ ہدی:

۷۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ ہدی (حج میں قربانی کا جانور) سنت ہے،  
(۱) ابن ماجہ ۴۵۳-۴۵۵، حلیۃ الدوسلی ۱/۱۸۸-۱۸۹، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۳۔

صرف مذکر کی صورت میں واجب ہے، یہ اونٹ، گائے اور بکری سے ہوتا ہے، اونٹ میں ضروری ہے کہ وہ پانچ سال پورے کر کے چھٹے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

صحیحین میں ہے: ”انہ مستحب الہدی فی حجة الوداع حذیة بلسة“<sup>(۱)</sup> (ابن ارم علیہ السلام نے حجۃ الوداع میں ایک سو ہدی میں بچھا)۔ ”مستحب ہے کہ ہدی کا جانور فرہ و اچھا ہو یہ تکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب“<sup>(۲)</sup> (وہ کوئی (دین) حمد کی بدگاریوں کا دپ رکھے گا یہ) (ب) لوگوں کی پرہیزگاری میں سے ہے) حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر فرمادی اور اچھا ہونے سے کیا ہے۔

ہدی میں بدنہ کے گلے میں قادیانا مستحب ہے<sup>(۳)</sup>، اس سلسلہ میں کچھ تفصیلات بھی ہیں جنہیں ”حج“، ”ہدی“، ”احرام“، ”قربان“ اور ”تمتع“ کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

ز۔ بدنہ کا ذبح:

۸۔ اونٹ اور جس میں بدنہ بھی شامل ہے، کے ذبح کے لئے ”نحر“ کا طریقہ مخصوص ہے، جمہور فقہاء کے نزدیک اونٹ کا نحر کرنا مسنون ہے، اور مالکیہ کے نزدیک اس کا نحر واجب ہے، اور اسی حکم میں انہوں نے زرافہ کو بھی شامل کیا ہے۔

(۱) حذیة بلسة ”انہ مستحب الہدی“۔ ”کی روایت بخاری (صحیح ۵۵۷۳ طبع الشیخ) سے کی ہے۔

(۲) سورۃ الحج ۳۳۔

(۳) ابن ماجہ ۴۵۳، الدوسلی ۱/۸۲-۸۴ اور اس کے بعد کے صفحات، شرح المروسی ۱/۵۳۲ اور اس کے بعد کے صفحات، کشاف القناع ۲/۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱ اور اس کے بعد کے صفحات۔ تفسیر بدنہ یہ ہے کہ اس کی گردن میں سات لگانے والے جس سے معلوم ہو کہ وہ ہدی ہے۔

ج- دیت، جان کا بدلہ دیت:

۹- اہن، سونا اور چاندی کی شکل میں دیت کی "سنگی" کے جوڑ پر  
فتیاء کا اتفاق ہے۔ گھوڑہ گانے اور بکری میں متاف ہے، اس کی  
"تفصیل کے لئے" دیت کی اصطلاح دیکھی جائے۔



دیت کے دینے کو ثانیہ و رجا بلہ نے جاری فرمایا ہے، خلیفہ  
کے نزدیک اس کو ذبح کرنا مکروہ و تنزیہی ہے، جیسا کہ ابن عابدین  
نے ابو سعید کے واسطے سے دیری سے نقل کیا ہے۔  
مالکیہ کہتے ہیں کہ: دیت میں دینے والا دینے والے جانوروں میں نحر  
اختیاراً رجا ضرورہ جائز ہے۔

پھر نحر جیسا کہ ابن عابدین نے کہا ہے سید کے پاس شہن کے  
بچے حصہ میں رکب کے ہائے قائم ہے اور دینے والوں، انھوں کے  
نیچے رکب کے ہری حصہ میں رکب کا کانا ہے۔

ورجاء نور کو کھڑا کر کے اس کے پاؤں پاؤں کو ہاندہ رجا کرنا  
مسنوں ہے۔ یونکہ حضرت عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے: "ان  
النبي ﷺ واصحابه كانوا ينحرون البقرة معقولة  
المسرى، فاسمة على ما بقي من قوائمه" (۱) (نبی کریم  
ﷺ اور ان کے اصحاب ہندہ کو بائیں پاؤں ہاندہ کر، بقیہ میں نہ  
کھڑا کر کے نحر کرتے تھے، "واللہ تعالیٰ اعلم" ہے: "فدا وحیث  
جوبہا" (۲) (پھر جب وہ رات کے تلے رہیں) جو اس بات کی  
دلیل ہے کہ جانور کو کھڑا کر کے نحر کیا جائے۔

نحر کا طریقہ یہ ہے کہ نیزہ سے اس وہرہ (گڈھا) میں مارا جائے  
جو یہہہ رگہ رگہ کی جڑ میں ہے (۳)۔

(۱) حدیث عبدالرحمن بن سابط: "ان النبي ﷺ واصحابه..." کی  
روایت ابو داؤد (۳۷۱/۲ طبع عزت حیدر دہاس) نے حضرت عبدالرحمن  
بن سابط سے مروی اور حضرت جابر بن عبد اللہ کی تفصیل حدیث سے مل کر کی  
ہے اس کی اصل صحیح بخاری (التح ۵۵۳ طبع المستقیم) اور مسلم  
(۵۵۸/۲ طبع المکتب) میں ہے۔

(۲) سورۃ غافر ۶۳

(۳) ابن ماجہ میں ۵/۱۹۲، السنن میں ۲/۱۰۰، مفتی لکھنؤ ۱۳۷۱ھ، کتاب التہاج  
۳۷۷، المعنی بہامش الخطاب ۲۲۰/۳۔

کی وجہ سے بعض احکام میں فرق ہوتا ہے، ایسے اہم احکام آگے دیے گئے ہوں گے۔

الف-بادیہ میں اذان:

۳- ایمانی کے لئے اپنے ایمان میں ہر نماز کے وقت وہ کہتا مسنون ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو سعیدؓ سے فرمایا: ”ایک رجل يحب الغنم والبادية، فإذا دخل وقت الصلاة فاذن، وارفع صوتك بالنداء، فإنه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا شيء إلا شهد له يوم القيامة“<sup>(۱)</sup> (تم بکری اور دیہات کو پسند کرنے والے شخص ہو تو جب مار کا وقت آئے تو اذان دے، اور بلند آواز سے دو، اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی جس کسی جن یا انسان یا کسی شیئی تک پہنچتی ہے وہ قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی)، دیکھئے: ”دھن“۔

ب- جمعہ اور عیدین کا سقوط:

۴- یہ باتیں پر مار جمعہ ”جب کہیں ہے، اگر وہ چنے بدو یہ میں نماز جمعہ قائم کریں تو عدم مستیطان (یعنی نہ بنائے) کی وجہ سے جمعہ درست نہیں ہوگا، یہ نکتہ مدیہ کے تراویح میں دیکھا گیا، ورنہ یہ اسامی قبل کرنے والے قبائل کو جمعہ کا حکم میں دیا گیا تھا، ورنہ یہ اسوں نے جمعہ قائم کیا، اگر اسوں نے نماز جمعہ قائم کی ہوتی تو اسے ضرور نقل یا جاتا، بدوئی جمعہ میں ماہرین طرف سے کافی نہیں ہوتی،

(۱) دلیل علی شرح لمباح ۲۹۸، (اصناف ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴



میں گروہ کی جگہ مقیم ہوں جہاں شہ کی وہاں وہ سنتے ہوں تو ان پر نماز جمعہ جب ہوں (۱)۔

### حج قریبی کا وقت:

۵- جمہور کے نزدیک قربانی کا وقت: یہاں کے لئے یہی ہے جو شہ یوں کے ہے، حنیف نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: چونکہ یہاں والوں پر نماز عید واجب نہیں۔ اس لئے جاہ ہے کہ عید کے دن صبح صادق کے بعد ہی وہ اپنی قربانی کریں، مین شہ والے نماز عید کے بعد ہی قربانی کا جانور ذبح کر سکتے ہیں، اس لئے کہ عید کی نماز اس پر واجب ہے (۲)۔

### ۲- وظیفہ کا عدم تحقیق:

۶- وظیفہ شہ کے رہنے والوں کے ساتھ مخصوص ہے، یہاں والوں کے سے بیت المال سے کوئی وظیفہ جاری نہیں ہوتا، نہ ہی فوجی وظیفہ اور نہ پچوں کے اخراجات، حتیٰ کہ یومیہ فرمایا: ہم کو نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ آپ کے بعد اثر میں سے کسی کے متعلق یہ معلوم ہے کہ انہوں نے ایسا کیا ہو یعنی وہاں والوں کو فوجی وظیفہ یا پچوں کے وظیفہ دئے ہوں، سوائے اس شہ والوں کے جو اسلام کی طرف سے دفاع کے مل ہیں، اس کی دلیل حضرت پرید کی مرفوعہ حدیث ہے، فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب کسی فوج یا کھڑی پر کوئی سپہ سالار مقرر فرماتے تو اسے اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور

مسلمانوں کے حق میں خیر کی نصیحت فرماتے پھر فرماتے: اللہ کی راہ میں اللہ کے نام پر جنگ کرو، اس سے قبل کہ وہ جنہوں نے اللہ کا نکار کیا، جنگ کرو، زیادتی نہ کرو، جھوک نہ دو، مشد نہ کرو، کی بچہ کو قتل مت کرو، سب شرکین میں سے اپنے دشمن کا سامنہ ہو تو نہیں تیں ہتوں کی طرف مارو، اس میں سے جو بھی ہتوں کر لیں تو اسے تمہاں لو اور ان سے نہ کرلو، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو، اگر قبول کر لیں تو ماں لو اور ان سے جنگ کرنے سے رک جاؤ، پھر انہیں اپنے ملک سے منتقل ہو کر مہاجرین کے ملک آنے کی دعوت دو، ورنہ انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں وہ حقوق ملیں گے جو مہاجرین کے ہیں، ورنہ پر مودہ واریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں، اگر وہاں سے منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ وہ عراب مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں اور انہیں قیمت اور فنی میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا، بلا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں، اگر وہ انکار کریں تو ان سے یہ طلب کرو، اگر مان لیں تو قبل کرلو اور اگر نہ کرے، اگر انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرو، ورنہ اس سے قبل کرو، اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو، اور وہ تم سے مطالبہ کریں کہ تم ان کے سے اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ، تو تم انہیں اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ مت دو، بلکہ تم اپنا اور اپنے اصحاب کا وعدہ دو، اس سے کہ تم اپنے اپنے اپنے اصحاب کے وعدہ کی خلاف ورزی نہ کرو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے وعدہ کی خلاف ورزی کرنے سے آسان ہے، اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو، اور وہ مطالبہ کریں کہ تم انہیں اللہ کے فیصلہ پر اترنے، تو تم انہیں اللہ کے فیصلہ پر مت اتارو بلکہ اپنے فیصلہ پر اترنے دو، یہ نکتہ تم نہیں جانتے کہ تم اس کے حق میں اللہ کے فیصلہ کو

(۱) ابن ماجہ بن ۱/۵۳۶، جوہر لاکیل ۱/۹۲، مجمعۃ طائیین ۲/۳۸۸  
بھی ۲/۳۲۳

(۲) فتح القدیر ۲/۸۷ طبع برواق، علیہ الصلوٰۃ والسلام ۳۲۰ طبع بول  
۱۳۴۰ھ، انصاف ۱/۲۰۲ طبع المطبعۃ المکیہ، ۱۴۲۰ھ محمد بن حسن رحمہ ۱۳۵،  
۱۴۲۰ھ راجعہ یوسف رحمہ ۱۳۔

پالو گئے یا نہیں" (۱)۔

میلن امام اور عام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اگر وہ بیات والوں پر زیادتی کی جائے تو جاب و مال سے ان کی مدد کریں اور ان کا دفاع کریں، اور اگر کوئی مصیبت یا قحط نازل ہو تو اذیات اور مٹھواری سے مدد کریں (۲)۔

بیات منتقل نہیں ہوتا یہ تک (دیہات میں) دیں، علم و رہنمائی سے تحریمی کا ضرر اس سے پہچنے گا، اگر وہ دیہات میں پائے تو شہر منتقل ہوتا ہے، یہ تک یہ منتقلی اس کے مفاد میں ہے، اور دیہات میں رہتا ہے، جیسا کہ مٹھواری نے اس کی صورت کی ہے تفصیلات اصطلاح "تیا" میں لکھی جائے (۳)۔

۷۔ دیہات و شہر والوں کے عائدہ میں داخل نہیں اور کسی طرح برعکس:

۷۔ دیہاتی شہری قافل کے عائدہ میں داخل نہیں، اور نہ شہری دیہاتی قافل کے عائدہ میں داخل ہے، اس لئے کہ انہوں میں باہمی صورت نہیں ہوتی جیسا کہ مٹھواری کہتے ہیں (۴) تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "عائدہ"۔

ح۔ شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت:

۱۰۔ شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت کے مسئلہ میں اختلاف ہے، جمہور نے اس کو درست قرار دیا ہے، اور مالکیہ نے منع کیا ہے (۲)۔ یہ تک رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا تجوز شہادۃ بلوی علی صاحب قریۃ" (۳) (بلوی کی شہادت صاحب قریۃ کے خلاف درست نہیں ہے)، اور اس سے بھی کہ وہ عموماً شہادت کو صحیح طریقہ پر دیتا نہیں رہا کرتے۔

۸۔ دیہاتی کی امامت:

۸۔ نماز میں اعرابی کی امامت مکروہ ہے جیسا کہ حنبلیہ کہتے ہیں، اس سے کہ عموماً ان میں حکام سے جہالت ہوتی ہے (۴)۔

فقہاء کے کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ جماعۃ میں اس کا ذکر فرمایا ہے، (دیکھئے "ہمتہ الصلاۃ"، "صلاۃ جماعۃ")۔

ط۔ حلال کھانے کی تعیین میں دیہات و شہر کی حدت فیصل نہیں:

۱۱۔ جن کھانوں کے احکام شریعت میں منصوص نہیں ان کی ہمت خبیث اور طیب کی پہچان میں کن لوگوں کی طرف رجوع کیا جائے گا؟ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس سلسلہ میں صرف شہر کے عربوں پر اکتفا کیا جائے گا، امام نووی فرماتے ہیں: اس سلسلہ میں زمین،

۹۔ رٹ بچہ کو دیہات منتقل کرنا اور اس کا حکم:

۹۔ اگر کوئی شہری دیہاتی شہر میں لاوارٹ کوئی بچہ پائے تو اسے

(۱) حاشیہ قیومی ۱۲۵/۵، اسنی الطالب ۲/۲۷۷۔

(۲) انہی ۱/۱۷۷۔

(۳) حدیث "لا تجوز شہادۃ بلوی"۔ اس کی روایت ابو داؤد (۲۴/۳) ص ۳۴۲ عزت عید دماسی اور حاکم (۲/۳۷۳) طبع دائرة المعارف البیروتیہ کے ہے ابن دقنق البیروتی کہتا ہے اس کے چار انتہائی صحیح کے چار ہیں (الامام ص ۵۲۰ طبع دار الفکر اسلامیہ البیروتیہ)۔

(۴) حدیث بروایت "إذا قوت عسوک"۔ اس کی روایت مسلم (۳۵۷/۳) طبع بیروت کے ہے۔

(۲) الاموال دار عید ص ۲۲۷ اور اس کے بعد کے صفحات طبع مصطفیٰ محمد۔

(۳) لشرح منیر ص ۲۰۲ طبع دار المعارف۔

(۴) الاقباد ص ۵۸ طبع دار الفکر بیروت۔

جاء وہ لے مال و رہو خصال عربوں کی جانب رجوع کیا جائے گا  
نہ کہ دیہات کے رہنے و لے گنو، فقر، اور محتاجوں کی طرف،  
بن قدامتہ مانتے ہیں: اس لئے کہ یہ لوگ نہ ہر ت اور حکمرانی کی وجہ  
سے جو پاتے ہیں لکھتے ہیں (۱)۔

## بذر

ک- دیہات و روں میں سے مدت وائی عورت کے کوچ  
کرنے کا حکم:

۱۲- اہل دیہات کی زندگی میں اصل یہی ہے کہ شاداب علاقوں کی  
تلاش میں یک دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، اس لئے دیہاتی  
مدت وائی عورت کے اہل خانہ اگر منتقل ہوں تو وہ بھی ان کے  
ساتھ منتقل ہوگی اور گنہ گار نہیں ہوگی کیونکہ اہل خانہ کو چھوڑ کر تنہا  
اس کا قیام باعث حرج ہے، اور اس لئے بھی کہ سفر ان کی رہ کی کا  
لازمہ ہے، کتب فقہ میں کتاب ہجرت کے تحت فقہاء نے اس پر تنگی  
فرمائی ہے (۲)۔

ک- دیہاتی کا شہر کی ہو جائے:

۱۳- اگر دیہاتی شہر میں آکر آباد ہو جائے تو شہر والوں میں شمار ہوتا  
اور شہر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

تعریف:

۱- بد رفت میں بھتی کے لئے زمین میں دانہ ڈالنے کا نام ہے، یہی  
مصدر ہے، اور کبھی اس کا اطلاق بیج پر بھی ہوتا ہے، تو اس صورت میں  
مصدر کا اطلاق اسم مفعول پر ہوتا ہے۔  
فقہی استعمال اس مفہوم سے الگ نہیں ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

۲- کاشت کے لئے زمین میں بیج: لئے کی بہت صل یہ ہے کہ یہ  
مباح ہے اور اس کی کاشت مباح ہو، لیکن نیت قرآنی ہے:  
”فقرآنہم ما تحرون انہم تدرعونہ ام یحس الزارعون“ (۲)  
(اچھا بیج یہ سنا کہ جو کچھ تم بوتا ہو سے تم گاتے ہو یہ (اس کے)  
انے والے ہیں)۔

یہ آیت احسان و امتان کی جست سے کاشت کی بدعت پر دلالت  
رہی ہے، بھتی کبھی صدقہ کی نیت کی وجہ سے مندوب ہوتی ہے،  
اس لئے زبیری اکرم علیہ السلام کا ارشاد ہے: ”ما من مسلم یغرس  
غرساً، أو یروع درعاً، فیاکل منہ طیر أو انسان أو بهیمۃ

(۱) لسان العربیہ الکلیات: مادہ بذر، طبہ المکتبہ دہلی، ۲۰، تہذیب و رہبر

بر حاشیہ الفتاویٰ الہندیہ ۶، ۸۸۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۳، ۵۴۔

(۱) مجموعہ ۲۵/۲، طبع المکتبہ دہلی، ۵۸/۲، طبع المکتبہ

(۲) مکتبہ ۵۴/۲، طبع سوم۔

میں، اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے ”زکاۃ الترویج“ کی اصطلاح دیکھی جائے<sup>(۱)</sup>، اور ایسے دانہ پر پی اجماع زکوٰۃ، جب ہے جو وقف کردیا گیا ہو کہ ہر سال کی ملوک یا رائیہ کی زمین میں سے ہونا جائے بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے، بخلاف اس، نہ کہ جسے قرض دینے کے لئے وقف کیا گیا ہو، اس میں نہ حضرات کے نزدیک زکاۃ نہیں ہے جو فقرا وغیرہ کی ضرورت کے لئے کاشت کی غرض سے وہ وقف کے عوض کے جواز کے قائل ہیں<sup>(۲)</sup>، اور غصب کے باب میں مقام بحث ہے غصب کی ہونی یا زیادتی سے حاصل شدہ زمین میں حجۃ، ورجۃ، لٹے کے بعد مالک زمین کا پتی زمین لوٹا لینا، یا غصب کرنے والے کو حج کا عوض دلا یا جائے گا یا نہیں، اس کی تفصیل کا مقام اصطلاح ”غصب“ ہے<sup>(۳)</sup>۔



إلا سکاں نہ بہ صدقہ“<sup>(۱)</sup> (اگر کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کاشت کرتا ہے، پھر اس میں سے پرندہ دیا انسان یا جانور کھاتے ہیں تو اس کے لئے یہ صدقہ ہوتا ہے)، اور کبھی یہ وہب ہوتی ہے جب کہ لوگ اس کے محتاج ہوں، اور کبھی بعض اقسام کے جڑاؤا حرام ہوتا ہے مثلاً کوئی ایسا دانہ کاشت کے لئے بویا جو لوگوں کے لئے ضرر رساں ہو جیسے شیش و رقیوں کی کاشت، چونکہ یہ اور اس جیسی شیش ضرر و مفعل حرام ہا، وریختی ہیں، وریختی کی حرام ہا وریختی ہو، بھی حرام ہوتی ہے<sup>(۲)</sup>۔

بحث کے مقامات:

۳- فقہاء نے مزارعت، زکاۃ اور غصب کے ابواب میں مخصوص مقامات پر ”بذر“ سے تعلق گفتگو فرمائی ہے:

چنانچہ مزارعت (کے باب میں گفتگو کا مقام یہ ہے کہ) عقد مزارعت میں اس کی صحت یا فساد کے تعلق سے حج کس کے ذمہ ہوگی، (یہ بحث) ان فقہاء کے نزدیک ہے جو مزارعت کا اعتبار کرتے ہیں جیسے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ<sup>(۳)</sup>، اور زمین میں حجۃ، لٹے سے عقد مزارعت کے لزوم کی بحث میں، اس بابت تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”مزارعت“ کی اصطلاح دیکھی جائے<sup>(۴)</sup>۔

زکاۃ کے باب میں کاشت کی پیداوار اور اس کے شروط کے مسئلہ

(۱) حوالہ: ”مما می مسلم“ کی روایت بخاری (بخاری ۳/۵ طبع انتقادی) کے کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۴/۲۳۳، ۳/۱۶۵، ۱۶۶۔

(۳) ابن ماجہ ۵/۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱،

۱۔ ہری رائے یہ ہے کہ وضامن نہیں ہوگا حقیقہ کے رد ایک ہی  
زیادہ صحیح و زمینی پر رائے ہے، ۱۱۔ ہری رائے مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ  
کی ہے۔

اس اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ حریس (محفوظ) لہجہ خاص ہے یا  
لہجہ عام، جن فقہاء نے اسے لہجہ خاص مانا اسے وضامن نہیں قرار  
دیا<sup>(۱)</sup>، اور جنہوں نے اسے لہجہ عام مانا جیسے ابو یوسف اور محمد،  
انہوں نے اسے وضامن قرار دیا۔

ان مقامات کی تفصیل کے لئے دیکھی جائیں اصطلاحات:  
"اجارد"، "ضامن"، (۲) "خفارد"، (۳)۔



## بذرقہ

تعریف:

۱۔ ہذا رقعۃ کا لفظ من خلو یہ کہتے ہیں کہ فارسی ہے جسے عربی کا حامد  
پہنا دیا گیا ہے، ورنہ یہ ہے کہ یہ یہ خالص عربی لفظ ہے، اس کا  
معنی: خفارد (محفوظ) ہے۔ یہی جماعت جو قافلہ کے آگے آگے  
حفاظت کے سے چلتی ہے۔

اس لفظ کا تعلق بعض حضرات "دل" سے کرتے ہیں، اور بعض  
حضرات "ول" سے، اور کچھ لوگ دونوں حرف سے تلفظ کرتے ہیں۔  
یہ لفظ اصطلاحاً بھی اسی معنی میں مستعمل ہے، بلکہ اس سے منہ  
وغیرہ میں نگرانی و حفاظت مراد لی جاتی ہے<sup>(۱)</sup>۔

جہان حکم:

۲۔ علماء نے بالاتفاق بذرقہ "خفارد" (نگرانی) یا "حریس" (حفاظت) کو  
درست قرار دیا ہے، ۱۱۔ اس پر اتہات میں جارجز قرار دیا ہے۔

۱۱۔ اس وضامن قرار دینے میں فقہاء کی ۱۰۰ را میں ہیں، اس اختلاف  
کی بنیاد بذرقہ کی تصویر کشی پر ہے کہ آیا یہ اجارد عام ہے یا اجارد خاص۔  
کچھ رائے یہ ہے کہ وہ اس چیز کی قیمت کا ضامن ہوگا جو اس سے  
کھو جائے، یہ رائے حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد کی ہے۔

(۱) سنن العرب، المصباح الممیر: لادہ "بذرقہ"، ابن ماجہ ج ۵/۲۳ طبع  
بولاق، تحفۃ الکام بہامش فتح البعلی طہاک ۲۸۷/۲ طبع انجاریہ الکبریٰ  
قلیوبہ عمیرہ ۸۱ طبع المکتب، کتابہ ۲۲/۲۲

(۱) الہدایہ ۳۶۳/۲ البدائع ۲۱۱/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲

کشاف ۲۲۲/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲

(۲) البدائع ۲۱۱/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲

ابن ماجہ ج ۵/۲۳، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲، الہدایہ ۱۰۸/۲

۸۱

(۳) کتب کی رائے ہے کہ اگر حفاظ کسی شخص کا ظہار ہو تو اس پر اجز خاص کے

احکام جاری ہونے چاہئیں، ورنہ اگر ظہار ظہار کا ظہار ہو تو اس پر اس راستہ سے

گذرے ہوئے تمام کاٹوں کے لئے مشترک و غیرہ علم جاری ہونا چاہئے۔

قارٹ ہو اور بری ہو۔

اصطلاح میں اگر کسی شخص کا دوسرے کے ذمہ یا اس کے تیس ہذا حق ساتھ نہ رہے، یہ کہتے ہیں، "معاذات" اور یوں میں اس کی تعریف آتی مالکی نے یوں کی ہے: اپنے مد یوں کے ذمہ سے دین کو ساتھ کر، دینا، "راہ" سے "مد کو قارٹ کر دینا۔"

یہ اثر قرض خود (ان) نے بری کر دیا ہیں طور کہ اپنے مد یوں کے ذمہ سے، یہ کو ساتھ "مد کو قارٹ کر دینا" تو برکت حاصل ہوئی۔ اس طرح بری کر دینا برکت کے سبب میں سے ایک سبب ہے، برکت بھی بری کر دینے سے حاصل ہوتی ہے "برکتی" دوسرے سبب سے، جیسے کہ قرض خود مد یوں سے اپنا حق وصول کر لے، وضمان کا سبب، ان کے فعل کے علاوہ کسی دوسرے عامل کی وجہ سے رال ہو جائے۔ "برکتی" ان دونوں ("بر" "برکت") میں سے ایک لفظ دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا ہے، اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان اثر اور موثر کا تعلق ہے<sup>(۱)</sup>، (دیکھئے: ہمدان)۔

ب- مبارات:

۳- مبارات لغت کی رو سے مبارات سے مبارات کا صیغہ ہے، یہ وہ جانب سے مبارات میں اشتراک کو کہتے ہیں<sup>(۲)</sup>، اور یہ لفظ طبع میں شمار ہوتا ہے، اگرچہ جس کے درمیان مبارات، نفع ہو تو نکاح سے تعلق رکھنے والے ہر ایک کے دوسرے کے تیس حقوق کو ساتھ کر دیتی ہے، اس میں تفصیل بھی ہے، اس لفظ کا اکثر استعمال بیوی کا شوہر پر لازم اپنے حقوق کو طلاق کے عوض ساتھ کر دینے کے لئے ہوتا

## براءة

تعریف:

۱- براءۃ لغت میں کسی شے سے نکل جانے، اس سے جدا ہوجانے کو کہتے ہیں، اس کی اصل "البراء" ہے جو "القطع" کے معنی میں ہے، پس براءۃ کے معنی تعلق قطع کرنے کے ہوئے، کہا جاتا ہے: "براءت من الشمس، والبراء براءۃ" جب کسی شے کو اپنی ذات سے دور کر دے، اور اس کے اسباب کاٹ دے، اور "براءت من اللہ" دین مجھ سے منقطع ہو گیا، اور "براءۃ" درمیان تعلق نہیں رہا<sup>(۱)</sup>۔

براءۃ کا اصطلاحی معنی اس کے لغوی معنی سے الگ نہیں ہے، چنانچہ فقہاء الفاظ طلاق میں "براءۃ" سے جدا ہلی مراد لیتے ہیں، دیون، معاوضات، جنایات کے جواب میں چھٹکارا اور بے قصور ہونے کا معنی مراد لیتے ہیں، اور فقہاء کے یہاں بکثرت یہ حملہ ملتا ہے، "الأصل براءۃ النعمة" یعنی اصل ذمہ کا قارٹ ہونا اور دوسرے کے حق کے ساتھ مشغول نہ ہونا ہے<sup>(۲)</sup>۔

متعلقہ غلط:

نفس - بربرۃ:

۲- براءۃ لغت میں "برائی" سے افعال کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے

(۱) لسان العرب: بارہ "براء"، فتح القدیر ۳۱۰/۱، المعجم فی التواضع والبرکات ۸۱/۱، جوہر لا کلیل ۵۲/۲، انصاری ۶۵۹/۱۔  
(۲) لسان العرب، المعجم بارہ "براءۃ"۔

(۱) لسان العرب، المعجم بارہ "براءۃ"، الکلیات والبیضاء ۳۲/۱، الفروق فی اللغة ۳۱/۱، تفسیر قرطبی ۳۸/۱، تفسیر الخازن ۲۱۲/۱۔  
(۲) دررکام مشرح مکملہ الاحکام ۴۲/۲، اختصار ۳۲/۳، مکیو بی ۲۹۳/۱۔

طرح اور نصب برائے مالک مردوشی کی مقدار کے بارے میں فریقین میں اختلاف ہو تو مقررہ کا قول معتبر ہوگا اس سے کہ اصل زمرہ مقدار سے بری ہوتا ہے (۱)۔

برائت کے لفظ سے ذمہ کا اوصاف بیان کیا جاتا ہے، ان کے ختم ہونے سے برائت فرمائی ہے کہ ان کا اوصاف برائت کے لفظ سے بیان نہیں ہوتا۔ ولایہ برائت سے مراد وہ برائی یا عیوب سے بری ہوتا ہو (۲)۔

اس کے علاوہ معاملات و ثابت میں اس قاعدہ کی مختلف فروعات ہیں، ان کی تفصیل ”عربی“ اور ”بیانات“ کے مباحث میں کی گئی ہے۔

۶- چہ برائت ذمہ کے لئے اصل کی طرح دلیل کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی عمل کے درمیان یا کسی معاملہ کی نہج کی وجہ سے ذمہ مشغول ہو جائے تو اس کی مشغولیت اور ضمان کے فرق کے تحت سے مختلف اسباب سے اس کی برائت حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ حقوق اللہ کے اندر ذمہ سرچنے پر لازم سوال جیسے زکاۃ اور صدقات واجبہ کے ساتھ مشغول ہو تو ان کی ادائیگی سے ہی برائت حاصل ہوگی جب تک کہ وہ میسر ہوں، اگر ذمہ دہنی عبادات جیسے نماز اور روزہ کے ساتھ مشغول ہو تو ان کی ادائیگی سے اس کی برائت ہوگی، اور اگر وقت نکل جائے تو قضا سے ہوں بشرطیکہ وہ اتنی قلیل ہوں کہ ان کی قضا ممکن ہو، ورنہ تو یہ برائت مستغفار سے برائت ہوں اور اس کا معاملہ اللہ کے ذمہ ہوگا۔

حقوق العباد میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مال غصب

ہے (۱) جیسا کہ طلاق اور طلع کے مباحث میں اس کی وضاحت ہے۔  
نہیں مہارت برائت کے مقابلہ زیادہ خاص ہے۔

ج- استنباط:

۴- اعتبار کا لغوی معنی برائت طلب کرنا ہے، شرعاً اس کا استعمال وہ محسوس میں ہوتا ہے:

اول: طہارت میں گندگی سے دونوں مخرجوں (نجاست نکلنے کی جگہ) کی نظافت کے معنی میں۔

دوم: نسب میں، عورت کا حمل اور دوسرے کے بارہ منویہ سے طلب برائت کے معنی میں، جیسا کہ فقہاء اس معنی کے لئے اعتبار رحم کا لفظ استعمال کرتے ہیں (۲)۔

جمہل حکم:

۵- برائت آدمی کی اصل حالت ہے، ہر شخص اس حال میں پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ذمہ بری ہوتا ہے، اور بعد میں انجام دئے گئے معاملات اور افعال سے ذمہ مشغول ہوتا ہے تو اس اصل کے خلاف جو شخص عیوبی سرے گا اس سے اس عیوبی پر دلیل طلب کی جائے گی، لہذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر کسی حق کا دعویٰ کرے تو مدعا علیہ کا قول معتبر ہوگا، کیونکہ اس کا قول اصل کے موافق ہے، اور مدعی سے ذمہ طلب کیا جائے گا، کیونکہ وہ اصل کے خلاف عیوبی کر رہا ہے، اگر وہ دینہ کے ذریعہ بنا دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو فقہی قاعدہ: ”اصل برائت ہے“ کا اعتبار کرتے ہوئے مدعا علیہ کے بری ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اسی

(۱) ابن ماجہ ص ۵۶۰، الاضیاء ص ۱۰، قلیوبی ص ۱۰، اسی ص ۵۸، بدیعہ مجملہ ص ۶۶۔

(۲) لسان العرب ص ۱۶۱، ابن ماجہ ص ۳۰، ص ۲۳۹، جوہر ص ۱۶۱، حاشیہ قلیوبی ص ۵۸، اسی ص ۱۶۱، ص ۵۱۲۔

(۱) لا شاہ نظام و برائت ص ۵۹، لسان ص ۵۲، القاموس ص ۱۰۳، ص ۱۰۳ (۲) ابن ماجہ ص ۳۰، ص ۴۲، ص ۱۱، حاشیہ قلیوبی ص ۱۰، شرح منی وادلت ص ۵۲۱۔

بری ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی دوسری وجہ سے سبب ضام زائل ہو جائے، مثلاً کوئی شخص معی کے شمس (سماں کی قیمت) کا ٹیکس ہو اور جی سی ہو جائے (تو ٹیکس بری ہو جائے گا)، اس سے کہ اصل شخص کی برائت نفیل کی برائت کا موجب ہوتی ہے (۱)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”کفالت“ میں دیکھی جائے۔

فقہاء برائت کا ایک اور استعمال بمعنی باطل عقائد و مذاہب سے دوری، ملاقاتی کے لئے ہوتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے اسلام کا علم نہ کرے تو اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ دین اسلام کے مخالف مذاہب اور عقیدہ سے بری ہونے کا قرار کرے (۲)، اس کی تفصیل اصطلاح ”اسلام“ میں دیکھی جائے۔

### بحث کے مقامات:

۹- فقہاء نے برائت پر بحث دعویٰ اور بیانات کے ابواب میں کی ہے، کفالت کی بحث میں نفیل کے ذمہ کی برائت کا تذکرہ کیا جاتا ہے، حوالہ میں بیان ہوتا ہے کہ حوالہ مقروض کے ذمہ کی برائت کا موجب ہوتا ہے، بیوٹ میں فقہاء فرماتے ہیں: بائ کی طرف سے عیوب سے معنی کے بری ہونے کی شرط خیار کے سقوط اور عقد کے لزوم کا سبب ہے، جیسا کہ اس کا تذکرہ امرام اور اس کے آثار یعنی برائت استیفاء اور برائت استقاط کے باب میں فقہاء کرتے ہیں۔

کر لے یا، سے ضائع کر دے تو برائت کا حصول ضمان سے ہوگا، ضمان یہ ہے کہ اگر عین ثمن موجود نہ ہو، سے وہیں لیا جائے، یا اگر مثلی ہو تو اس کا مثل، اور ذات التیم ہو تو اس کی قیمت دی جائے (۱)، ان مسائل کی تفصیل کے لئے اختلاف، غصب، ضمان کی اصطلاحات دیکھی جائیں۔

اسی طرح برائت یوں بھی حاصل ہو سکتی ہے کہ صلاب حق حق کی اور مثلی یا موصولیابی کے بغیر اس کو بری کر دے، اس کی تجزیہ فقہاء، امرام برائت استقاط یا امرام استقاط سے کرتے ہیں (۲)، اس کی تفصیل اصطلاح ”امراء“ میں دیکھی جائے۔

۷- اس کے علاوہ برائت کا حصول بسا اوقات ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ کی طرف ضام کے منتقل ہو جائے سے ہوتا ہے جیسا کہ حوالہ میں ہے کہ ”مقرض“ قرض خود کا حق ہی تیسرے شخص (محال علیہ) کی طرف محول کر دیا، ”مقرض مکمل ہو یا تو محیل (مقرض) کا ذمہ دین سے بری ہو جائے گا، اور اگر اس کا کوئی نہیں ہو تو نہیں کا ذمہ بھی بری ہو جائے گا، اس لئے کہ، ”محال علیہ“ جس کی طرف منتقل کیا گیا ہے (یہ ہے) کے ذمہ کی طرف منتقل ہو یا، اب ”محال علیہ“ سے ہمدلی دیا رہو جائے (۳) کو، ”محال“ کے ذمہ کی طرف لوٹ آئے گا، اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے، (دیکھیے: اصطلاح حوالہ)۔

۸- دیکھی برائت ضمان حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ کفالت میں ہے، اس طرح کہ ”مقرض“ کی برائت اور ایسی قرض کی وجہ سے یا قرض خود کے بری کر دے کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے تو نفیل کا ذمہ بھی

(۱) مجلۃ الأحکام الشرعیۃ، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷،



فتا، براء، ام، بر، اجم، وغیرہ خصال، نط، ت، پ، ننگو، وضو، غسل اور خصال  
نط، ت کے تحت کرتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

## براجم

تعریف:

۱- بر جملعت میں بر تمت کی جمع ہے یہ انگلیوں کی پشت پر جوڑوں اور  
کنھوں کو کہتے ہیں، جن میں میل پچیل جمع ہو جاتی ہے۔  
اس لفظ کا صحاح، معنی لغوی معنی سے علاحدہ نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

جمل حکم:

۲- طہارت یعنی وضو، غسل وغیرہ میں بر جمل کا جملہ مندوب  
ہے<sup>(۲)</sup>، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: "عشر من العطرة  
وعند مسها: غسل البراجم"<sup>(۳)</sup> (دس اور طہارت میں سے  
میں، اگر آپ نے ان میں غسل بر جمل کو بھی شمار فرمایا)۔  
بر جمل کے حکم میں، دو ترم مقامات آتے ہیں جن میں عاۓ میل  
پچیل جمع ہو جاتی ہے، جیسے کاب، ذاک، حن، بر بدن کے ایسے وغیرہ  
مقامات۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جب میل پانی کو کمال تک پہنچنے سے  
مانع نہ ہے، اگر کمال تک پانی کے پہنچنے میں، درکامات بنے تو فی الجملہ  
اس کا زائلہ حسب ہننا، طہارت میں وضو تک پانی پہنچ سکتا ہے۔

(۱) اشعار، لسان العرب، مادة "برجم"۔

(۲) شرح مسلم بیرونی ۱۵۰ طبع لاہور، عن المعجم ۸۰ طبع انتقید۔

(۳) حدیث: "عشر من العطرة" کی روایت مسلم (۱/۲۳۳ طبع مجلس)  
نے کی ہے۔

(۱) حاشیہ الخطاوی علی مرآۃ المفلاح ص ۲۰، معنی ۸۰ طبع حواہی  
الدوسری ۸۹ طبع دار الفکر، شرح مسلم ص ۵۰-۸۹ طبع لاہور، معنی  
المعجم ۸۰ طبع انتقید۔

کے لئے کرتے تھے۔ پھر دونوں میں قربت کی وجہ سے انس سے  
خارج ہونے والی نجاست کو غلط کہا جانے لگا۔  
یہ لفظ اس معنی میں براز (باز کے زیر کے ساتھ) سے کنایہ  
الاست میں مشتق ہو جاتا ہے، اس طور پر کہ ہر دو الفاظ سے غلط  
خارج ہونے والے فضائست مراد ہوتے ہیں۔

## براز

تعریف:

۱- براز (زیر کے ساتھ) لغت کی رو سے "سجی نضام نام ہے، اور  
کنایہ اسے نضام حاجت کے معنی میں بولتے ہیں، جیسا کہ اس سے  
خدا (ہیت الخد) بھی مراد لیتے ہیں، اس لئے کہ لوگ نضام حاجت  
کے لئے لوگوں سے خالی مقامات میں نکل جاتے تھے، کہا جاتا ہے:  
"ہوز" جب براز یعنی پاخانہ کے لئے نکلے، اور "تھوز الرجل"  
جب حاجت کے لئے براز کی طرف نکلے۔

یہ لفظ حرف باء کے زیر کے ساتھ "جنگ میں مہارزت" کا مصدر  
ہے، اور اس سے بھی پاخانہ کے لئے کنایہ کیا جاتا ہے (۱)۔

صدا، حی معنی میں یہ لفظ کنائی معنی سے خارج نہیں ہے، کیونکہ یہ  
غذائی فضائست یعنی حسب عادت خارج ہونے والی نجاست (پاخانہ)  
کو کہتے ہیں۔

متحدہ غلط:

نہ - ناکھ:

۲- غلط اصل میں زمین کے شئی حصہ کو کہتے ہیں، اس کی جمع میطان  
اور غوطہ ہے، اسی مفہم میں "غوطہ دمشق" کہا جاتا ہے، عرب اس قسم  
کے مقامات کا قصد لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا، حاجت

(۱) لسان العرب: مادة "ہوز"۔

ب- بول:

۳- بول: "ابول" کا واحد ہے، کہا جاتا ہے: "ہال الإنسان  
والدابة، یبول بولاً ومبالاً" جب انسان یا جانور پیٹا بھر کرے،  
ایسا کرنے والا "باکل" کہلاتا ہے، پھر بول کا استعمال عین کے لئے  
یعنی اگلی شرم گاہ سے نکلنے والے پانی کے لئے ہونے لگا، اس کی جمع  
"بول" ہے (۲)۔

اس معنی میں یہ لفظ بھی "براز" (زیر کے ساتھ) کے حکم میں ہے،  
اس طور پر کہ دونوں نجاست ہیں اگرچہ دونوں کے خارج (نکلنے کی  
راہ) مختلف ہیں۔

ج- نجاست:

۴- نجاست لغت میں ہر گندگی کو کہا جاتا ہے (۳)، اصطلاح میں یہ  
ایسا کھنکھ ہے جو نجاست والے شخص کی نماز وغیرہ کے جواز سے  
رباط بنتا ہے (۴)۔

اس معنی میں یہ لفظ براز (زیر کے ساتھ) کے کنائی معنی سے  
رباط عام ہے کہ یہ براز اور دوسری نجاستوں جیسے خون، پیٹا،

(۱) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۵/۲۲۰ طبع دارالکتب ۱۹۳۷ء۔

(۲) لسان العرب، الصحاح للمصباح لہیر: مادة "بول"۔

(۳) لسان العرب، الصحاح للمصباح لہیر: مادة "نجس"۔

(۴) المشرح للمصباح للدرر ۱/۳۲۔

ہڈی، وودی، شراب اور دیگر نجاستوں کو بھی شامل ہے۔

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

۵- فقہاء کا اجماع ہے کہ براز نجاست ہے اور یہ کہ اس سے پسہ احتام تعلق ہیں، جیسے براز بدن، کپڑا اور جگہ کو ناپاک نہ دیتا ہے، اور اس کو پاک کرنا جب ہے ثواب امتحان کے درمیان ہوا، حواہر ہو، جس کی تفصیل پے مقام پر دیکھی جاسکتی ہے۔

براز کی قائل معاف مقدار اور اس کی بیخ کے جواز میں اختلاف ہے (۱)۔

اس کی تفصیل طہارات کے ابواب "در اصطلاح" "قتلہ، حابست" میں دیکھی جائے۔

## برز

تعریف:

۱- "برز" لغت میں "حر" (گرمی) کی ضد ہے، اور "بر" استعارت کا عکس ہے (۱)۔

فقہاء بھی اس لفظ کا استعمال فی الجملہ لغوی معنی میں ہی کرتے ہیں۔

متعلقہ الفاظ:

براز:

۲- لغت میں براز کا ایک معنی برز میں داخل ہونا اور دن کے آخری حصہ میں داخل ہونا ہے (۲)۔

فقہاء کے نزدیک اس کا معنی: ظہر کو برز کے وقت تک موثر کرنا ہے (۳)۔



اجماعتی حکم اور بحث کے مقامات:

۳- فقہاء نے برز پر تشکیو تیمم، جمعہ، جمعہ، نمازوں کا جمع کرنا، نہ نہ، تعزیر، نماز کے تحت فرمائی ہے۔

الحکم۔ تیمم کے سلسلہ میں: سخت ٹھنڈک میں پانی موجود ہونے

(۱) الاضیاء شرح المختار ۱/ ۱۲، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳

کے باوجود اگر سے گرم کرنے کا سامان نہ ہو اور نہ رکاوٹ پیشہ ہو تو  
حدیث اصغر اور حدیث اکبر سے تیمم کو مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے جاری  
قرار دیا ہے، اور یہی حنفیہ کی بھی ایک رائے ہے، اور حنفیہ نے اپنے  
مشہور قول میں حدیث اکبر سے تیمم کو جائز قرار دیا ہے نہ کہ حدیث اصغر  
سے، چونکہ حدیث اصغر میں عموماً نہ رکاوٹیں نہیں ہوتا ہیں اور نہ رکاوٹ  
کا تحقیق ہو جائے تو اس میں بھی بالاتفاق تیمم جاری ہے، جیسا کہ  
بن عابدین نے تحقیق کی ہے، وہ فرماتے ہیں: اس لئے کہ فحش میں حرج  
کے دہرائے کی بدیہت ہے اور یہی مقابلاً خلاف اتفاق بھی ہے۔  
مالکیہ نے سخت سردی کی وجہ سے جو پانی کو سہارا دے، اگر  
صحت مند تیمم یا مسافر کو پانی کی تلاش اور اس کے گرم کرنے میں نماز کا  
وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کو درست قرار دیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

ب۔ جمعہ اور جماعت کی نماز کے سلسلہ میں: فقہاء نے سخت  
سردی میں جمعہ کی نماز سے اور دن یا رات میں نماز جماعت سے پیچھے  
رہ جانے کو درست قرار دیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

ج۔ نمازوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں: مالکیہ نے اجازت دی  
ہے، اور یہی حنابلہ کی ایک رائے ہے کہ سخت سردی میں دو سو روئی  
پڑی ہو یا پڑنے کا اندیشہ ہو صرف مغرب، عشاء کی نمازوں میں جمع  
تقدیم کی جاسکتی ہے۔

شافعیہ سے ظہر بخیر میں اور مغرب، عشاء میں چہرہ شیطا کے ساتھ  
جو اپنے مقام پر یا بے ہوش ہیں، نماز جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدین علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع  
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۱۶۷/۲ طبع مصر، طبع مصر۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدین علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع  
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۱۶۷/۲ طبع مصر، طبع مصر۔

حنفیہ نے سردی میں نمازوں میں جمع کرنے کو خواہ جمع تقدیم ہو یا  
جمع تاخیر منع کیا ہے، اس کے برعکس صرف دو مقامات مزدلفہ و عرفہ  
میں جمع بین اصلا تین کی اجازت منحصر ہے<sup>(۱)</sup>۔

۱۔ جمعہ اور عزیمت کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ نے  
فی الجملہ سخت سردی میں قیل کے علاوہ دوسرے حدود و عزیمت کو نافذ  
کرنے سے روکا ہے، اس لئے کہ یہ باعث عبرت نہیں، بلکہ باعث  
ملاوت ہے<sup>(۲)</sup>۔

۲۔ نماز کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ نے مکمل ہوئی  
سردی زمین پر نماز پڑھتے ہوئے غلامہ کے پیچ پر مجدہ کو ضرور تاجا کر  
قرار دیا ہے<sup>(۳)</sup>۔

## بُرد

”تجسس“ مباح۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدین علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع  
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۱۶۷/۲ طبع مصر، طبع مصر۔

(۲) حاشیہ الخطاوی علی الدر المنثور ص ۲۸۸/۲ طبع بیروت، جامعۃ الدین علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع  
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۱۶۷/۲ طبع مصر، طبع مصر۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدین علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع  
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۱۶۷/۲ طبع مصر، طبع مصر۔



۴۔ روح، فسا، کی طرف میان اور معاصی میں طوط ہوئے کو کہتے ہیں،  
یہ مرد بزرگی کے لئے جامع لفظ ہے (۱)۔

اجمانی حکم:

۲۔ کثرت سے نصوص شریعت میں نیکی کا حکم اور اس کی ترغیب دی گئی  
ہے "بر" ایسی خصلت ہے جو خیر کا جامع اور اطاعت گذری اور  
معصیت سے دوری پر آمادہ کرنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَئِنْ الْبَرُّ اَنْ تَوَلَّوْا وَخَوَّفْتُمْ قُلُوبَ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَئِنْ الْبَرُّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالرَّسُوْلِ، وَاَتَى الْمَالَ عَمِي خُبَةً  
دَوِي الْقَرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْهِنَ السَّيْلِ  
وَالسَّائِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَاَتَى الزَّكَاةَ  
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا وَالصَّابِرِيْنَ فِي الْبِاسِ  
وَالصَّرَّاءِ وَحِينَ الْبِاسِ اُولٰٓئِكَ اَلْمُبْرِرُوْنَ وَاُولٰٓئِكَ  
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ" (۲) (طاعت یہ میں ہے کہ تم پہ ماہ مشرق یا مغرب  
کی طرف پیچہ یا سر، بلکہ طاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ، مرقیہ مت  
کے من و فرشتوں، کتاب اور پیغمبروں پر بیعت لائے، اور اس کی  
حمت میں مل صرف رہے، قربت اور مرقیہ مت اور مسکینوں اور  
راویہ میں اور سالکوں پر "زکوٰۃ" کے "کردیے" میں، اور ناری  
پابندی کرتے اور زکوٰۃ "اُترتے" اور اپنے مدد میں کو پورا کرنے، لے  
جب کہ مدد رکھے ہوں اور نیکی میں مریہاری میں، اور ظالی کے  
وقت صبر کرنے، لے یہی لوگ ہیں، جو سچے اترے "یہی لوگ تو  
متقی ہیں)۔

(۱) فتح مبارک ۱۰/۵۰۸، الصحیح لمبارکی ۱/۳۵۴

(۲) سورہ بقرہ ۱۷۷

بر

تعریف:

۱۔ لغت میں لفظ "بر" سچائی، طاعت، صلہ رحمی، اصلاح، اور لوگوں  
کے ساتھ احسان میں توسع کے معانی میں آتا ہے، کہا جاتا ہے: "بر"  
یہ "جب صالح ہو جائے، اور "بر فی یمنہ" جب وہ قسم پر قائم  
رہے صاف نہ ہو، "بر" صادق شخص کو کہتے ہیں، "وآخر اللہ الصبح  
وبہ" اللہ نے حج قبول کر لیا، "بر" مہربانی کی ضد ہے، "مہرۃ" بھی  
اسی معنی میں ہے، "وہودت والدی" میں نے والدین کے ساتھ صلہ  
رحمی کی۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں ایک نام "البر" ہے، یعنی دہانے  
اولیاء کے ساتھ حد و میں صادق ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا استعمال اس کے لغوی معنی سے خارج  
نہیں ہے، فقہاء کے نزدیک یہ ایسا جامع لفظ ہے جس کا اطلاق نہ  
کے کام پر ہوتا ہے، اس سے مراد لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی  
اور صداقت، اور خالق کے احکام کی بجا آوری اور ممنوعات سے  
اجتناب کے ذریعہ اخلاقی حسن سے آراستہ ہونا ہے۔

اسی طرح مطلقاً اس لفظ کو بول کر گناہوں سے پاک دائمی عمل مراد  
لیا جاتا ہے۔

اس کے بالمتعلق فقر اور گناہ ہے، اس لئے کہ فقر وین سے

(۱) سنن العربیۃ ۱۰/۲۲۲، تہذیب الاماء ۳/۲۳۲



اللہ ﷻ نے فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْحَقَّ، حَتَّى إِذَا قَرِغَ مِنْهُمْ، قَامَتِ الرَّحْمَةُ فَفَالَتْ هَذَا مَقَامَ الْعَابِدِ بِكَ مِنَ الْفَطِيئَةِ، قَالَ: مَعَهُ، أَمَا تُرْصِي أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْدِكَ، وَأَقْطَعَ مِنْ فُطْعِكَ؟“ فَالَتْ بِلَاي، قَالَ: فَبَدَا لَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْقُرْءُ وَإِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَهُمْ عَسِيْمٌ إِنْ قَوْلْتُمْ أَنْ تُفْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطَعُوا أَرْحَامُكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾<sup>(۱)</sup> (اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب اس سے قارٹ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ قطع رحمی سے آپ کی یاد طلب کرنے والے کا مقام ہے، اللہ نے فرمایا: ہاں، کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ میں اس کو جوڑوں جو تم کو جوڑے، اور اس کو قطع رحمی میں جو تم کو قطع کرے، اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا: تو تمہارے لئے یہی فیصلہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رُحَیْہُ تَوَافُوتُ بِرَحْمَةٍ: ”فَلَهُمْ عَسِيْمٌ إِنْ قَوْلْتُمْ أَنْ تُفْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطَعُوا أَرْحَامُكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ“ (اگر تم کنارہ کش رہو تو یہ تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں سہا مچو گے، مرنے میں قطع قربت کر لو گے، یہی لوگ تو میں نے پر اللہ نے عنت کی ہے سو انہیں بہر اُردا یا اُردان کی آنکھوں کو مہ حار دیا۔)

یہ نصوص ولادت رتی میں کہ صد رحمی و حسن سلوک، جب ہیں، اور قطع رحمی دنیا اہل حرام ہے، عین اس کے مختلف درجات ہیں ان میں بعض درجات بعض سے بلند ہیں، سب سے اونچی درجہ قطع تحقیق کو چھوڑا ہے، یہ تمام حکام کے رمیہ صد رحمی ہے۔

(۱) سورۃ محمد ۲۲، ۲۳۔ (۲) طبع النسخہ (۳) اور مسلم (۴) طبع النسخہ، ۷۸، ۷۹۔

(۱) سورۃ محمد ۲۲، ۲۳۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَجْهِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: بِرُ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“<sup>(۱)</sup> (بوقت پر نماز، میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔)

یہ نصوص بتاتی ہیں کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی تعظیم واجب ہے، والدین کے حقوق اور ان کی فرمانبرداری سے متعلق تفصیل کے لئے محتاج ”بر الوالدین“ دیکھیں گے۔

بر الوالدین (صد رحمی):

۴۔ بر الوالدین کا معنی ان کے ساتھ صد رحمی، حسن سلوک، احوال کی تحقیق، ضروریات کی تکمیل اور غمخواری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِأَنۢوَاعٍ مِّنۢ مَّحْسَنَاتٍ ذِی الْقُرْبَىٰ وَلِإِيتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْأَخَارِ ذِی الْقُرْبَىٰ وَالْأَخَارِ الْخُسْبِ وَالصَّاحِبِ بِالْخُسْبِ وَأَبۡنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتۡ أَيْمَانُكُمْ“<sup>(۲)</sup> (اللہ کی عبادت کرنا اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرنا اور حسن سلوک رکھنا والدین کے ساتھ اور قربت رکنوں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پڑوسی اور روٹے پڑوسی اور غم مجلس اور رونا گیر کے ساتھ اور جو تمہاری ملک میں ہے ان کے ساتھ)۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں (۳): رسول

(۱) حدیث عبداللہ بن مسعودؓ: ”مَلَكَتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ...“ کی روایت بخاری (طبع النسخہ) اور مسلم (۷۸، ۷۹) طبع النسخہ کے ہے۔

(۲) سورۃ مائدہ ۳۶۔

(۳) حدیث ۳ ابن اللہ تَعَالَى خَلَقَ الْحَقَّ کی روایت بخاری (طبع النسخہ)



ضرورت اور استطاعت کے فرق سے یہ درجات بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں، بعض درجات واجب ہوتے ہیں اور بعض تنہا نہیں اگر کسی نے کچھ صلہ رحمی کی، پوری صلہ رحمی نہیں کی تو اسے قاطع رحم نہیں کہا جائے گا، اور اگر اس حد میں کوتاہی کی جس کی وہ استطاعت رکھتا ہے، اور جو اسے کرنا چاہئے تو اسے صلہ رحمی کرنے والا نہیں کہا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

وہ لوگ جن سے صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے، دور رشتے ہیں جو انسان کے اصول کی جانب سے ہوں جیسے والد، والدہ، اور ان سے بہن، ورنہ کے فروغ کی جہت سے ہوں جیسے بیٹے، بیٹیاں اور ان سے چچ، ورنہ، دوہوں جہتوں سے متصل رشتے جیسے بھائی، سہیلی، چچا، چچا بھئی، ماموں، خالہ، ورنہ کی "علاقہ" میں سے گہرا رشتہ رکھنے والے لوگ<sup>(۲)</sup>۔

تفسیر کے سے اصطلاح "رحام" یکجہی جائے۔

قییموں، ضعیفوں، و غریبوں کے ساتھ بر:

۵۔ قییموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ بر یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، ان کے مفادات اور ان کے حقوق پرے نہ جائیں، ضائع نہ کئے جائیں، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اما وكافل اليتيم في الجنة هكدا، وانشار بالسبابة والوسطى وفرح بهما"<sup>(۳)</sup> (میں اور یتیم کی کنالت کرنے والا جنت میں

(۱) دیکھ لفظیں ۱۳۶۲۔

(۲) انہوی علی مسلم ۱۱۲/۱۶۔

(۳) حدیث سہل بن سعد "ان" و کافل الیتیم۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۱۰/۲۳۶ طبع انتقیر) نے کی ہے۔

اس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا، دونوں کے درمیان کشا کی فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله، وأحسبه قال وكالقائم الذي لا يقتر، وكالصائم الذي لا يفطر"<sup>(۱)</sup> (یواؤں اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، (رومی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ورنہ نمازی کی طرح ہے یو (ماز سے) تنکھا نہیں، ورنہ روزہ کی طرح ہے جو (روزہ سے) انکھا نہیں کرتا)۔

حج مبرور:

۶۔ حج مبرور دو حج مقبول ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ ریا<sup>(۲)</sup>۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة"<sup>(۳)</sup> (ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے لئے کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے)۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح "حج" یکجہی جائے۔

نق مبرور:

۷۔ نق مبرور وہ ذریعہ فریخت ہے جس میں نہ اھوک ہو نہ خیمت۔

(۱) حدیث ۳۴۳۱ طبعی الأرملة... "کی روایت بخاری (صحیح ۱۰/۲۳۶ طبع انتقیر) اور مسلم (۳۳۸۶/۳ طبع لکھنؤ) نے کی ہے۔

(۲) فتح مبارکی ۸/۸۷۔

(۳) حدیث ۳۴۳۱ طبعی العمرة إلى العمرة كفارة... "کی روایت بخاری (صحیح ۱۰/۲۳۶ طبع انتقیر) اور مسلم (۳۳۸۶/۳ طبع لکھنؤ) نے کی ہے۔



یہی رشتہ، اگر کو یہ حق حاصل ہوتا ہو<sup>(۱)</sup>۔

شرعی حکم:

۲- اسلام نے والدین کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، س کی فرمانہ داری اور اس کے ساتھ حسن سلوک کو فضل نیوں میں شمار کیا ہے، ان کی نافرمانی سے روکا ہے اور اس کی سخت ترین مذمت دی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ میں علم فرماتا ہے: "وَلَوْ قَسَمَ لَنُكِّنَّاكَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الْاِلٰهَ اِلَّا بِنَاہِ وَبِاٰلِ الْبَنٰتِ اِحْسَانًا، اِنَّمَا يَسْتَعِزُّ عِنْدَكَ الْكٰثِرُ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اَفْ وَلَا تَهْزُهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاَخْفِضْ لَّهُمَا جَنَاحَ الدَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّحْتُمَا صَغِيرًا"<sup>(۲)</sup> اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (یک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا، اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یہ وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور ان کے سامنے محبت سے کھڑے کے ساتھ جیسے رہنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے تجھے بچپن میں پالا، پرورش کی، اس میں اللہ بھی نہ متناہی نے اپنی بات اور توحید کا حکم دیا، اور اس کے ساتھ والدین کی فرمانہ داری کا فرمایا، آیت میں لفظ "تقسی" کا معنی یہاں پر حکم دینا ہے۔ اور یہی قرآن کریم کا یہاں جو حکم دیتا ہے۔

اسی طرح والدین کے شکر کو اپنے شکر کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرمایا: "اِنَّ الشُّكْرَ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ"<sup>(۳)</sup> کہ تو

(۱) الجامع لاحکام القرآن ج ۱ ص ۲۳۱

(۲) سورہ بقرہ ۲۳، ۲۴

(۳) سورہ بقرہ ۱۴۳

## بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

تعریف:

۱- محبت میں ز کے معنی غیر فضل صداقت، حاضرت اور صلاح وغیرہ ہیں<sup>(۱)</sup>۔

صداق میں اس کا غالب استعمال بری و محبت آمیز لطیف مہم گفتگو کے ذریعہ حسن سلوک، نفرت پیدا کرنے، مل جل جل کھائی سے گریز، اور ساتھ ساتھ شفقت و عنایت محبت، مال کے، ریحہ حسن سلوک اور دیگر نیک اعمال کے لئے ہوتا ہے<sup>(۲)</sup>۔  
"ہوین" اور اصل باپ اور ماں ہیں<sup>(۳)</sup>۔

لیکن یہ لفظ (ہوین) دادا اور دایوں کو بھی شامل ہے<sup>(۴)</sup>، بن المرزبانہ تے ہیں؛ مہرہ و آباء ہیں اور جدات ماں ہیں، تو انسان کی اجازت سے غی غزوہ کرے گا، اور مجھے اس لفظ کا کوئی یہ مفہوم معلوم نہیں ہے جس سے ان کے علاوہ بھائیوں یا دوسرے

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، المصباح المہر، المصباح المہر، الکلیات لابی البقاء ۳۹۸ طبع دار الفکر بیروت ۱۹۷۳ء

(۲) انوار اللہ علی رسلہ المہر والی ۳۸۲-۳۸۳، انوار عن اقران الکلمۃ ج ۱ ص ۶۶ طبع دار المعرفۃ بیروت۔

(۳) لسان العرب، المصباح المہر۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۰ (الطحاوی علی قول المصباح المہر)، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۲۲۲، المصباح المہر فی فقہ الامام الشافعی ۴۳۰/۲، تحفہ المصباح شرح المصباح ص ۲۳۲-۲۳۳، مطالب اولیٰ ص ۵۱۳/۲

میری "اپ ماں باپ کی شہر گزاری یا نہ میری ہی طرف رہی ہے،" یہاں ہی نعمت پر اللہ کا "ترہیت کی نعمت پر والدین کا شکر" کیا جائے گا، غیب میں جیہٹے مارتے جیہٹے "جس نے پانچ پتوں کی نماز پر بھی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا،" یہاں جس نے نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعا کی اس نے والدین کا شکر کیا۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، "وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: "الصلاة على وقتها" (وقت پر نماز)، روئی نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "هو الوالدین" (والدین کے ساتھ حسن سلوک)، راوی نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "الجهاد في سبيل الله" (اللہ کی راہ میں جہاد)، نبی اکرم ﷺ نے خبر دی کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک نماز کے بعد جو اسلام کا سب سے اہم تقویٰ ہے سب سے افضل عمل ہے (۱)۔

حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کو جہاد پر مقدم رکھا گیا، اس لئے کہ وہ فرض عین ہے جس کی انجام دہی ہی پر متعین ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کی نیابت نہیں رہتا، چنانچہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے تمہاری بیوی کو غزوہ روم میں شرکت کروا دیا اور میرے والدین مجھے منع کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والدین کی بات مانو، روم کے غزوہ میں تمہارا رشتہ دار وہاں میرے بھی شریک ہو سکتے ہیں (۲)۔

(۱) حدیث ابن مسعود "أحب الأعمال أحب إلى الله" کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۱/۱ طبع انتقیر) ورمسلم (۹۰/۱ طبع مجلس) نے کی ہے۔  
(۲) جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۱۳۷، ۱۳۸۔  
(۳) الحرب في الإسلام للقرطبی ۱/۳۰۔

اور اللہ کی راہ میں جہاد فرض کیا ہے، کچھ لوگ انجام دے لیں تو بقیہ لوگوں سے فریضہ ساتھ ہو جانے کا عین والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض عین ہے، "فرض عین فرض کما یہ سے زیادہ قوی ہے۔"

اس مہیوم میں بہت ساری حادثات مروی ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور غزوہ میں شرکت کے لئے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نعمي والداك؟" (کیا تمہارے والدین رضامند ہیں؟) اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فصحبهما فجاهدا" (۱) (تو ان ہی کی خدمت میں جہاد کرو)۔

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں آپ سے ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں، اور میں اپنے والدین کو روکا ہوں چھوڑ کر آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ارجع إليهما فاصححهما كما امكنكما" (۲) (ن کے پاس جا اور انہیں منسا جس طرح ان کو دلایا ہے)۔

ابو داؤد میں بھی حضرت ابوسعد صدیقی سے روایت ہے کہ ایک شخص ہمیں سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے پوچھا: "هل لك أحد باليمن؟" (یہاں میں تمہارا کوئی ہے؟) اس نے کہا: والدین ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: "ادما لك؟" (یہاں میں تمہیں جازت دی؟) کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فارجع فاصححهما فإن أداما

(۱) حدیث مصفیہما لجاهدا۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۳/۱ طبع انتقیر) نے کی ہے۔  
(۲) حدیث "ارجع إليهما فاصححهما" کی روایت ابوداؤد (۳۸/۳ طبع عزت عید عباس) ابومحکم (۱۵۲/۳ طبع دار الفکر بیروت) نے کی ہے، صحیح بخاری (۱۵۲/۳ طبع دار الفکر بیروت) نے کی ہے، صحیح بخاری (۱۵۲/۳ طبع دار الفکر بیروت) نے کی ہے۔

### بزرگوالدین ۳

مک فیجہد ولا فیزہما" (۱) (تو جائے ان دونوں سے اجازت مانگو، اگر وہ اجازت دیں تو جہاد نہ ہو ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک نہ ہو)۔

یعنی یہ حکم اس وقت ہے جب نصیر عام (عام منائی) نہ ہو ورنہ اس صورت میں گھر سے نکلتا فرض میں ہوگا، یہ کہ اس وقت تمام لوگوں پر وفات اور شہادت کا مقدمہ جاری ہوتا ہے (۲)۔

اور جب والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے تو اس کے برعکس (یعنی ہنرمانی) حرام ہوگا بشرطیکہ کسی شرک یا معصیت کے کرنے کا حکم نہ ہو، کیونکہ خالق کی ہنرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی (۳)۔

غیر مذہب و عہد دین کی فرمانبرداری:

۳- والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے جیسا کہ گذرا، یہ حکم والدین کے مسلمان ہونے کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اگر وہ کافر ہوں تو بھی ان کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے بشرطیکہ وہ اپنے بچے کو شرک یا معصیت کے ارتکاب کا حکم نہ دیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَهُمْ يَخْرُجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ" (۴) (اللہ تمہیں ان لوگوں کے

ساتھ حسن سلوک اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، بے شک اللہ انصاف کا پتہ کرنے والوں کی کو دست رکھتا ہے)۔

یہ شرط دہری ہے کہ والدین کے ساتھ محبت میں نرم و لطیف مدد میں خشک و کڑے نفرت پیدا کرنے والی ترش بھائی سے پرہیز کرے، اپنے الفاظ سے انہیں پارے جو سنا کو پسند ہوں انہیں ہی بات کہے جو انہیں پسند نہیں آئے، خشک دلی، تباہی یا فاف کا اظہار نہ کرے، انہیں جبر کے بلکہ ب کے ساتھ پیش نہ کرے۔

صحیح بخاری میں حضرت اسماء سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میری والدہ آئیں، وہ مشرک تھیں قریش کے عہد اور ان کی مدت میں جب کہ انہوں نے حضرت ابو بکر کے ساتھ حضور ﷺ سے معاملہ کیا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے ہزار تھیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم، صلی افک" (۱) (ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو)۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں میری ماں راغب ہو کر میرے پاس آئیں میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں یہی فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مازل فرمائی: "لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ" (۲) (اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) حدیث "محل ایک احمد مالک"۔۔۔ کی روایت ابو داؤد (۳۹۳) طبع عزت عید دہلی (۱۰۳/۲) اور حاکم (۱۰۳/۱) طبع دارۃ المعارف (۱۰۳/۱) سے کی ہے وہی نے کتبہ و درویش کزور ہے یعنی اس حدیث کا روئے اس حدیث کا ثابہ کدو چکا ہے۔

(۲) فتح القدیر ۵/۱۹۳، جامع الاحکام القرآن لقرطبی ۱۰/۲۳۰۔

(۳) ابن ماجہ ۳/۲۲۰، شرح البیہقی ۳/۳۹۲، ۳۱۷، الفروق لقرطبی ۱۳۵/۔

(۴) سورہ محمد ۸/۔

(۱) حدیث اسماء حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بخاری (صحیح ۱۰/۳۳۳) طبع التلخیص نے کی ہے۔

(۲) سورہ محمد ۸/ دیکھئے جامع الاحکام القرآن لقرطبی ۱۰/۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰

انصاف کرنے سے نہیں رہتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں  
ڑے، تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ (ہر ان بابت اللہ کا حکم  
ہے: ”وَضَيْحًا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسًّا وَإِنْ جَاهِدَاكَ  
لشُرْكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَهِيَ  
مَرْجِعُكُمْ فَأَنبِئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ“ (۱) (ہر ہم نے حکم  
دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا بین اُردو ترجمہ  
پروردگار ایسے کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جس کی کوئی دلیل تیرے  
پاس نہیں تو تو بے گناہ نہ مانا تم سب کو میرے ہی پاس آنا ہے میں  
تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہتے تھے)۔ کہا گیا ہے کہ  
حضرت سعد بن وقاص کے سلسلہ میں یہ آیت مارل ہوئی، چنانچہ  
مرہ کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنی والدہ کا رمانہ ارتقاء میں نے  
سمام قبول کر لیا تو انہوں نے کہا: تم یا تو اس دین کو چھوڑ دو، ورنہ میں نہ  
کھاؤں گی نہ کچھ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں، تو مجھے عار دلایا  
جائے اور کہا جائے: اے اپنی ماں کے قاتل۔ میری ماں ایک دین  
اور پھر، ہر دن ہی حال میں رہی تو میں نے کہا: اب ماں اُتر آپ  
کی ساج میں ہوں اور ایک ایک کر کے ساری جا میں نکل جائیں تو بھی  
میں اپنے اس دین کو میں چھوڑوں گا، آپ چاہیں کہائیں یا نہ کہائیں،  
جب انہوں نے ایسا (میرا) دیکھا تو کہا: یا“ (۲)۔

غیر مسلم والدین کے لئے اس کی رد کی میں دیا، یہی رحمت کے لئے  
دعا کرے کے مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا ترجمہ ہے دیا ہے۔  
میں ان کے سے استغفار مٹوٹ ہے، دلیل یہ قرآنی آیت ہے:

”۳۸۴/۳، اشرح مبصر ۳۸۴/۳، احوال و احکام اہل الذمہ فی ۵۲۳

طبع دار الفکر

(۱) سورہ نساء ۱۱۳

(۲) الامام ابو حاتم الرازی ۳۸۴/۳، اشرح مبصر ۳۸۴/۳، احوال و احکام اہل الذمہ فی ۵۲۳

طبع دار الفکر (۳) ابن ماجہ ۲۳۰/۳

”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّاتِ امْوَالٌ يَسْتَغْفِرُوا لَهَا لَئِنْ لَمْ يَسْأَلِ لَهَا الْوَالِدُ وَالْأُولَىٰ لَأُولَىٰ قُرْبَىٰ“ (۱) (نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے  
لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں مگر چہ وہ  
(مشرکین) رہیں، اسی ہو) یہ آیت نبی ﷺ کے اپنے چچا حضرت  
ابو طالب کے لئے استغفار کرنے اور بعض صحابہ کے اپنے مشرک  
والدین کے لئے استغفار کرنے کے سلسلہ میں نازل ہوئی، ان کی  
وفات کے بعد ان کے لئے استغفار کی ممانعت اور اس کی حرمت اور  
ان کی روح پر صدقہ کرنے پر ایمان منعقد ہو چکا (۲)۔

کاہرہ والدین کے لئے اس کی زندگی میں استغفار کے مسئلہ  
میں اختلاف ہے، چونکہ وہ اسلام لائے ہیں۔

اُردو ترجمہ والدین فرض کفایہ جہاد میں نکلنے سے اس کو اس نے  
روکیں کہ اس پر اندیشہ ہو اور ان کو چھوڑ کر اس کے جانے سے اپنے  
لئے مشقت محسوس کرتے ہوں تو حسب کے ریک اس کا حق  
ہے، والدین کی اطاعت فرمانہ دہی کرتے ہوئے اس کی جہاد  
سے ہی وہ نکلے گا، میں اُردو سے اس سے ریک رہے  
ہوں کہ اپنے ہم نہ سب لوگوں کے ساتھ حق کو دنا پسند کر رہے ہوں  
تو پھر وہ ان کی اطاعت نہیں کرے گا بلکہ حد میں نکل جائے گا (۳)۔

مالیہ، ثانویہ، مثالہ کے نزدیک ان کی اجازت کے بغیر جہاد  
کے لئے جانا جائز ہے، چونکہ وہ جنوں دین میں معجم ہیں، البتہ مالکیہ  
کے نزدیک اگر کسی قریہ سے شفقت وغیرہ کا پتہ چل رہا ہو (تو ان کی  
اجازت لی جائے گی)، ثوری فرماتے ہیں اگر جہاد فرض کفایہ ہو تو  
والدین کی اجازت سے ہی غزوہ میں شریک ہوگا۔

(۱) سورہ نساء ۱۱۳

(۲) الامام ابو حاتم الرازی ۳۸۴/۳، اشرح مبصر ۳۸۴/۳، احوال و احکام اہل الذمہ فی ۵۲۳

طبع دار الفکر (۳) ابن ماجہ ۲۳۰/۳

ابن ماجہ ۲۳۰/۳

یہاں رَجَبِ مَکَرَّم میں جو بڑے میدان جنگ میں صنفِ بندگی یا شہنشاہی کے محض صرہ یا امامِ مسلمین کی جانب سے احاطہ عام کی وجہ سے، تو اس وقت والدین کی جارتِ سابقہ ہو جائے گی، اور ان کی اجازت کے بغیر اس پر جہاد و جب ہوگا، یہ تکہ اب تمام لوگوں پر جہاد کے فرض میں ہونے کی وجہ سے اس پر بھی نکلنا واجب ہوگا (۱)۔

بحس صحابتي؟ قال: "أمك" قال ثم من؟ قال  
 "أمك" قال: ثم من؟ قال "أمك" قال ثم من؟ قال  
 "أبوک" (۱) (اے اللہ کے رسول امیرے حسن سلوک کا سب سے  
 زیا دستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے  
 پوچھا: بچہ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں اس نے پوچھا:  
 بچہ کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: پھر کون؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ۔

ماں کی طاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض :-  
۴- اولاد پر والدین کا عظیم حق ہے، اسی لئے متعدد مقامات پر قرآن کریم میں اس کا حکم مازل ہو، اور احادیث مطہرہ میں بھی اس کی بہ اہمیت دی گئی، اس کا تقاضا ہے کہ ان کی فرمانبرداری، اطاعت، ان کی کچھ رکھیں، ورنہ اس کے حکم کی تعمیل غیر معصیت کے کاموں میں کی جائے جیسا کہ گذرا۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”اِنَّ اِلٰهَ یُوصِیْکُمْ بِأَمْرَاتِهِمْ، ثُمَّ یُوصِیْکُمْ بِمَنْفَعَاتِهِمْ، ثُمَّ یُوصِیْکُمْ بِاللَّاقِرْبِ“ (۴)

(اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے حق میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے سلسلہ میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے آباء (والد) کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں بالترتیب اقرباء کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔)

بچہ کی تربیت میں ماں کے بڑے رول کے پیش نظر شریعت نے والدین کی فرامانبرداری کے حکم کے بعد والدہ کے لئے خصوصی طور پر مزید فرامانبرداری کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَوَضِعْنَا الْإِنْسَانَ بَوَالِدَيْهِ حَمَلَتُهُ امْرَأَةٌ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفَضَّلْنَا الْغَنَاءَ عَلَى الْغَنَاءِ" (۴) (اور ہم نے انسان کو تاکید کی اس کے ماں باپ سے "مخلوق، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو دہریں میں اس کا دو دھچھوٹنا ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: "ای الناس أعظم حقا عسی المرأة؟" قال: "روحها، قلت: فعلى الرجل؟ قال أمه" (عورت پر سب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں احق

(۱) حضرت امام احمدی بحسن صحابی ... کی روایت بخاری (صحیح) ۲۰۱/۱۰ طبع استغفر) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”اِنَّ اللّٰهَ يُوَسِّعُ لِمَنْ يَّهْتَدِ“۔۔۔ کی روایت بخاری نے (ادب المرء) (ص ۲۶ طبع انتقید) میں اور حاکم (۲/۵۱۲ طبع دار الفکر طحطاوی) نے (الاحیاء) کے کی ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور وہی ہے اسے اتفاق کیا ہے۔

(۳) حضرت امی الناس اعظم حقا علی العباد... کی روایت حاکم (۵۰۴) طبع روضة طعافہ عثمانیہ نے کی ہے اس کی سند میں جہت ہے میزان الاعتدال میں بھی ۴۰۴ ۵۰۴ طبع خمس۔

( ) الحبيب ٢٠٨، تحت المباح شرح المباح ٢٣٢، مطالب أولى البنى  
١٤٣٨، البنى ٢٥٩، طبع رياض المدونة، اشرح الكبير مع حاشية الدرر  
١٤٥٢، الفبايح والحكام القرآن القرطبي ١٠٧٠، ٢٣٠.

(۳) سورہ لقمان ۱۴۔

## جزالوالدین ۵

سے زیادہ اس شخص کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شہر کا،  
میں نے پوچھا، مرہ پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی ماں کا۔  
مذکورہ آیات، حدیث، اور اس کے ماہود وغیرہ شمار ہدایت  
والدین کے مقام و مرتبہ پر ولایت رتی ہیں، اور فرمانہ، اری کے  
استحقاق میں باپ پر ماں کی فوقیت ثابت رتی ہیں۔ یونکہ حمل کی  
صعوبت، پھر وضع حمل، اور اس کی تکلیف پھر رضاعت، اور اس کی  
مشکلات، یہ وہ امور ہیں جن سے صرف ماں کو گذرنا اور انہیں  
برداشت کرنا پڑتا ہے، اس کے بعد تربیت میں باپ کی شرکت ہوتی  
ہے، اس لئے باپ کے مقابلہ میں ماں رعایت کی زیادہ مستحق ہے  
مخصوصاً بڑھاپے میں<sup>(۱)</sup>۔

اس حق کی فوقیت کا مظہر یہ بھی ہے کہ اگر ماں کے پاس کے والدین  
کا نفقہ، جب ہو، اور دوسرے کسی ایک کا نفقہ، پنے کی استطاعت  
رکتا ہو تو حسب، مالکیہ، وراثت کی صحت روایات کے مطابق باپ پر  
ماں کو فوقیت حاصل ہوگی، یہی یک راے تاجلہ کی بھی ہے<sup>(۲)</sup>۔ یہ اس  
سے کہ حمل، رضاعت، تربیت کی مشقت، و دہشت کرتی ہے،  
اس میں شفقت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ دور یا دور کر رہے ہوتی  
ہے، یہ حکم اس وقت ہے جب اس دونوں کی فرمانہ، اری میں باہم  
تعارض نہ ہو۔

۵۔ اگر اس میں تعارض ہو، اس طور پر کہ ایک کی اطاعت سے  
دوسرے کی مانر مانی لازم آتی ہو تو یہ صورت میں، یکما جائے گا، اگر  
ایک کی اطاعت کا حکم، سے مانہ اور دوسرے معصیت کا حکم دے رہا ہو تو

و اطاعت کا حکم، ہے، اور لے کی فرمانہ، اری کے معصیت کا حکم  
، ہے، اور لے کی اطاعت میں معصیت کا کتاب نہیں رکے گا اس سے  
کہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ  
المخلوق"<sup>(۱)</sup> (خالق کی معصیت کے کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی  
جائے گی)، البتہ اس پر ضروری ہے کہ حکم قرآنی "وَصَاحِبُهُمَا لِي  
الْمَالِ مَعْرُوفًا"<sup>(۲)</sup> (اور دونوں اس کے ساتھ خوش سے ہر کے  
جائے) کے مطابق اس کے ساتھ جس سلوک کرے، یہ تک یہ بیت کرچہ  
کافر والدین کے سلسلہ میں مازل ہوتی ہے، بین خمس سبب اس  
کے ہارے فیقر آتی کے عموم کا قہار یا جائے گا۔

لیکن اگر والدین کی فرمانہ، اری میں تعارض کسی غیر معصیت میں  
ہو، اس طور پر کہ ایک ساتھ دونوں کی فرمانہ، اری ممکن نہ ہو تو مسور  
فرماتے ہیں کہ ماں کی اطاعت مقدم ہوگی، اس لئے کہ فرمانہ واری  
میں ماں کو باپ پر فوقیت حاصل ہے<sup>(۳)</sup>، اور کہا گیا ہے کہ  
فرمانہ واری میں دونوں برابر ہیں، چنانچہ مروی ہے کہ ایک شخص نے  
امام مالک سے عرض کیا کہ میرے والد سوڈان میں ہیں، انہوں نے  
مجھے لکھا ہے کہ میں ان کے پاس آجاؤں، میری ماں مجھے جانے سے  
روکتی ہیں، امام مالک نے اس سے فرمایا: اپنے باپ کی بات مانو اور  
ماں کی مانر مانی نہ کرو، یعنی اپنے والد کے سے سر کر کے پی ماں کی  
خوشی میں اضافہ کرے چاہے ماں کو پنے ساتھ لے جا کر ہوتا کہ پنے  
والد کی اطاعت کر سکے اور ماں کی مانر مانی بھی نہ ہو۔

اور مروی ہے کہ حضرت ایش سے ٹھیک یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو

(۱) حدیث "لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ المخلوق"..... مشکوٰۃ روایت ابن القادسی فی شرح  
میں کیا ہے موفر ملا کہ احمد و طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے احمد کے رجال  
صحیح کے رجال ہیں (صحیح الخوارزمی ۲۲۶/۵ طبع احمدی)۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۵۱۔

(۳) الخوارزمی ۲۲۶/۵۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۱۰۳، شرح احیاء علوم الدین ۱۵/۱۶، الخوارزمی  
مترجم الکبائر ۲۲۶/۵ طبع دار المعرفۃ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۱۲/۱۵۰۳۔

(۲) در المنار علی الدر المنار ۲/۳۷۳، الخوارزمی ۲۲۶/۵، سورۃ بقرہ ۱۵۱  
۱۵۰۳ طبع المکتب الاسلامی، انجلی ۲/۵۳ طبع دار الفکر۔



ساتھ سعد رحمی، حسن سلوک اور مشرک اقا رب کے ساتھ صلہ رحمی کا کر ہے (۱)۔

کافر والدین کے ساتھ حسن سلوک میں ان کے لئے وصیت بھی داخل ہے، اس لئے کہ وہ اپنے مسلم لڑکے کو وارث نہیں ہوں گے۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح ”وصیت“ دیکھی جائے۔

حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟

۷- والدین کے ساتھ حسن سلوک کے سے اس کے ساتھ رفق و محبت آمیز سرمہ سنگور و نریت پیدا کرنے، اپنی زرش کھامی نہ کرے، انہیں یہ الفاظ سے پکارے جو انہیں پسند ہوں جیسے اے امی، اے چاچا، اے چچا، انہیں ایسی بات کہے جو، ان، دنیا میں اس کے سے مائع ہو، ان کے ذہن اور کے، محبت ہوں اس کے بارے میں اس کو بتائے، اس کے ساتھ معروف کے مطابق زندگی گزارے یعنی جن امور کا جواز شریعت میں معروف ہے، چنانچہ وہب یا مندوب پر عمل کرنے میں اور جس چیز کے چھوڑنے میں اس کو ضرر نہ ہو اس کے چھوڑنے میں ان کے حکم کی اطاعت کرے، ان کے برہ نہ چلے، ان سے آگے بڑھ کر چٹنا تو کیا، بات نہ کر نہ کر، مثلاً اندھیرا تو (روشنی کے لئے) آگے چل سکتا ہے، ان کے پاس جائے تو ان کی اجازت سے بیٹھے، اٹھے تو ان کی اجازت لے کر اٹھے، نہ سنا پے یا مرض میں ان کے پیٹاب، غیرہ، یہ کوراندہ سمجھے کہ اس سے ان کو فیت ہوگی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا“ (۲) (اللہ کی عبادت کرو، اس کی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور حسن سلوک رکھو، والدین کے ساتھ)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: ملاطفت اور نرم روی کے ساتھ

انہوں نے فرمایا: اپنی ماں کی حاجت نہ، چونکہ انہیں فرمانہ، اری کا وہ پہلی حق حاصل ہے، اسی طرح باجی نے غل یا ہے کہ ایک خاتون کا حق اس کے شوہر پر تھا، تو بعض فقہاء نے اس کے لڑکے کو توئی، یا کہ پ، والد کے خد فاس کی طرف سے نکاست کرے، وہ مقدمہ کی محاکم میں اس کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے باپ سے محاکمہ اور بحث کرتا تھا، بعض فقہاء نے اسے اس سے منع کیا، اور کہا کہ یہ باپ کی مائرمائی ہے، اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث صرف یہ بتاتی ہے کہ باپ کا حق ماں سے کم ہے، نہ یہ کہ باپ کی مائرمائی کی جائے محاکمہ نے جس کا نقل یہ ہے کہ ماں پر باپ پر اس مقدمہ ہے (۱)۔

در حرب میں مقیم و مدین و قارب کے ساتھ حسن سلوک:

۶- بن تمہ پر کہتے ہیں: اہل حرب میں سے ماں یا نیتہمیں کے ساتھ حسن سلوک تو اس سے سنی قرابت ہو یا نہ ہو، نہ حرام ہے اور نہ ممنوع، بشرطیکہ اس سے مسد، نوں کے خلاف کفار کی تقویت یا اہل اسلام کے پوشیدہ امور سے گائی، سامان جنگ، اسلحوں سے ان کی تقویت نہ ہوتی ہو (۲)۔

یہی رائے ”لادب اشعر عید“ میں ابن ابی جری حنبلی سے منقول رائے کے موافق ہے، اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے اس سے مختلف نہیں ہے، اور اس پر استدلال اس واقعہ سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو ریشمی جوڑا ہدیہ کیا تھا، اور حضرت اسماءؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے (۳)، ان دونوں میں اہل حرب کے

(۱) الفروق ۱۳۳، تہذیب الفروق مع حاشیہ ص ۱۶۱، فتح الباری شرح صحیح البخاری ۱۰/۲۰۴، ۲۰۳۔

(۲) جامع میان سلفی ۱۱/۲۸، طبع معطفی لکھنؤ۔

(۳) حدیث اسماءؓ کی تخریج فقہ نمبر ۳ میں گذر چکی ہے۔

(۱) الادب الشریعہ ۱/۹۲، ۹۳، ۹۴۔

(۲) سونے کا ۶۶۔

اں سے حسن سلوک رہے، نہیں سخت جواب نہ دے، نہ انہیں گھور کر دیکھے، ورنہ سارے پٹے پر پٹی ہو رہی رہے (۱)۔

ب کے ساتھ حسن سلوک بہ رز یہ بھی ہے کہ گالی گلوٹی یا بی بھی قسم کی بیڑ رسائی کے ذریعہ اں سے ہر ملوکی نہ رہے کہ یہ ما، اختلاف گناہ ویر و ہے صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ مِنَ الْكِبَانِ شَتْمَ الرَّجُلِ وَالِدِيهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يَسْبُ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْبُ أَبَاهُ، وَيَسْبُ أُمَّهُ فَيَسْبُ أُمَّهُ" (کبیر و گناہوں میں سے ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا انسان اپنے والدین کو گالی بھی دے سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ایک انسان دوسرے انسان کے والد کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے والد کو گالی دیتا ہے، اور وہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے)، ایک دوسری روایت میں ہے: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَانِ أَنْ يَبْعَثَ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَبْعَثُ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ؟ قَالَ: يَسْبُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْبُ الرَّجُلُ أَبَاهُ" (۲) (بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت بھیجے، کہا: یا رسول اللہ! انسان اپنے والدین پر کس طرح جنت بھیجے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کے والد کو، بھائی کے کاؤ، اور اس کے والد کو برا بھلا کہے گا)۔

۸ - والدین کے ساتھ حسن سلوک میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کے

دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے، صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "إِنَّ مِنْ أَمْرِ الرَّحْمَةِ الرَّحْلُ أَهْلُ وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُولِيَ" (۱) (بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے جانے کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے)، اگر والد غائب ہو یا فوت ہو جائے تو ان کے دوستوں کو یاد رکھے، اور اں کے ساتھ حسن سلوک کرے کہ یہ بھی والد ہی کے ساتھ حسن سلوک کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابو اسید جو بدری صحابی ہیں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا، آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری آئے اور رپوت یا: یا رسول اللہ! یہ والدین کی وفات کے بعد اں کے لئے کچھ بڑا باقی ہے، میں سے انجام دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَبِعَادَ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَإِكْرَامَ صَدِيقِهِمَا، وَصَلَةَ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قَبْلِهِمَا، فَهَذَا الَّذِي بَقِيَ عَلَيْكَ" (۲) (ہاں، ان کے لئے دعا، استغفار، ان کے بعد ان کے جہدوں کی تحمیل، ان کے دوستوں کا اکرام، اور ان کے واسطے سے رشید میں آنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی، یہ سب بڑا باقی ہے)۔

خود رسول اللہ ﷺ حضرت حدیث رضی اللہ عنہما کی وفات حسن سلوک کے لئے ان کی تعلیموں کو یاد دہانی دیتے تھے جو آپ کی زہدیتیں،

(۱) حدیث: "إِنَّ مِنْ أَمْرِ الرَّحْمَةِ الرَّحْلُ أَهْلُ وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُولِيَ" کی روایت مسلم (۳۹۷۹) میں صحیح ہے۔

(۲) حدیث: "هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرٍّ وَالْوَالِدِي"۔ مشکوٰۃ، حدیث: "وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُولِيَ" (۳۵۳) میں صحیح ہے۔ عزت حمید دہلوی (پورچاکم) (۱۵۵۳) طبع، دہلی: دار الفکر (۱۹۵۳) سے ہے۔ اور وہی نے اس کی تصحیح کی ہے اور اس کی موفقت کی ہے۔

(۱) ابو داؤد، بی: ۳۸۴۲، ۳۸۴۳، ابو داؤد، کن: ۱۶۱۲، ۱۶۱۳۔

(۲) ابو داؤد، کن: ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ابو داؤد، بی: ۳۸۴۲، ۳۸۴۳، الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، ۱۰/۲۳۸۔ حدیث: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَانِ" کی روایت بخاری (۱۰/۲۰۳) میں صحیح ہے، اور مسلم (۱۰/۲۰۳) میں بھی ہے۔



فرضِ خانیہ کے ترک میں ن کی طاعت کا حکم:

۱۱- صحیح مسلم میں حدیث کہ ایک شخص نے بیعت زنی چاہی اور اس کے والدین میں سے ایک باحیات تھے، گزر چکی ہے، اس سے واضح ہے کہ اس کی صحبت بن کریم علیہ السلام کی صحبت پر اور ان کی خدمت جو واجب ہیں ہے فرض کفایہ پر مقدم ہے اس لئے کہ ان کی طاعت اور اس کے ساتھ حسن سلوک فرض ہیں ہے۔ اور جہاں فرض کفایہ ہے، وہ فرض میں قوی ہوتا ہے (۱)۔

بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں ان کی طاعت کا حکم:

۱۲- ترمذی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا، میرے والد اس کو پسند نہیں کرتے تھے، انہوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیا، میں نے انکار کر دیا، پھر میں نے بنا علیہ السلام سے اس کا راز یا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: "یا عابد اللہ بن عمر طلق امرئک" (۲) (۱)۔

عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

ایک شخص نے امام احمد سے پوچھا کہ میرے والد مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اسے مت طلاق، اس سے بہتر یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جب تمہارے باپ بھی حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں، یعنی اپنے باپ کے

= متن الاقوال ۵۳۵، الفروق لفظی ۱۲۳-۱۲۲، المشرح الخیر ۵۳۹، الفرائد والذوالی ۲/۳۸۳، الفرائد ۲/۶۷، ۷۳۔

(۱) الفروق ۱/۱۲۳، ۱۲۵، ۱۵۰، الفرائد ۲/۶۷، ۷۳۔

(۲) حدیث حضرت ابن عمرؓ "کان لصی لعمراؤ" کی روایت ترمذی (۳)۔

۲۸۶ طبع لکھنؤ) نے کی ہے، خود کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے دیکھئے جامع

ماہنامہ القرآن لفظی ۱۰/۲۳۹، الفرائد ۲/۵۵۳۔

حکم سے اسے طلاق مت دینا، یہاں تک کہ وہ بھی حق و عدل تک رسائی اور اس جیسے معاملہ میں خواہش نفس کی عدم اتنا میں حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں۔

مطالبہ میں سے وہ عمر نے یہ اختیار کیا ہے۔ (باپ کے تیسے پر بیٹے کا اپنی بیوی کو طلاق دینا) واجب ہے اس سے کہ (جب حضرت بن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا تو) بن کریم علیہ السلام نے ان کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ "شرح تفتی لدین بن تیمیہ" سے شخص کے بارے میں جس کی ماں اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے، فرماتے ہیں: اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے، بلکہ اس پر ماں کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے، اور اپنی بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں داخل نہیں (۱)۔

ارحباب معصیت یا ترک و جب کے مر میں ن کی طاعت کا حکم:

۱۳- قتیبہ بن شیبہؒ فرماتا ہے: "ووضیما الإسمان بوالدیه حسنا، وین حاکمک لشرکک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعنہما" (۲) "میں نے حکم دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ سلوک نیک کا میں انہوں نے تجھ پر رونا لیس کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جسکی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو ان کا بہتان ماننا، اور رشتہ ہے: "وین حاکمک علی ان تشرکک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعنہما وصاحبہما فی الدنیا معروفان" (۳) "میں نے انہوں نے تجھ پر اس کا رونا لیس کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک

(۱) الآداب الشریعہ والکلیہ لمرحبہ لابن مفلح المتقی المجلد ۱/۵۰۳، الفرائد ۲/۷۳۔

(۲) سورہ یحییٰ ۲۸۔

(۳) سورہ یحییٰ ۲۸۔

(۴) سورہ یحییٰ ۲۸۔

نہرے جسکی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں، تو تو ان کا کہنا نہ مانا اور دیا  
میں اس کے ساتھ خوب سے برے کے جانا، ان دونوں آیات میں ان  
کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی اطاعت اور نافرمانی کی وجہ سے  
کی نافرمانی اور مخالفت کی حرمت موجود ہے۔ والا یہ کہ وہ کسی شک یا  
رتباب معصیت کا حکم دیتے تو اس وقت اس کی اطاعت اور ان کے حکم  
کی تعمیل نہیں کرے گا کہ اس میں ان کی اطاعت حرام اور مخالفت  
واجب ہے، جس کی تاکید رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ہوتی  
ہے کہ "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" (خالق کی  
معصیت کر کے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی)، اور حضرت سعد  
بن ابی وقاص کی سابق میں گزری اس حدیث سے (۲) بھی ہوتی ہے  
کہ ان کی والدہ سے نہ سے، نہ کو ترک کرنے کا مطالبہ یا تو ان  
نے والدہ کی بات نہیں مانی، لیکن ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے  
رہے اور خوبی سے بسر کرتے رہے ایسے امور میں والدہ کی نافرمانی  
واجب ہے، لہذا نہ بات کو ترک کر کے والدہ کی اطاعت نہیں کی  
جائے گی (۳)۔

و مدین کی نافرمانی و ردنیہ آخرت میں اس کی نہ:

۱۳ - ن کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ سے جو نافرمانی ہوتی  
ہے، اس کے علاوہ نافرمانی کی اور بھی صورتیں ہیں، جن میں سے بعض  
کا تعمیل قول سے ہے، اور بعض کا عمل سے۔

نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ لڑکا اپنے والدین کے سامنے  
کتابت، ننگ دلی، غصہ کا اظہار کرے، اس کی رگیں پھول جائیں،

(۱) حدیث: "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" کی تخریج فقہ نمبر ۵ میں گذری ہے۔

(۲) دیکھئے فقہ نمبر ۳۔

(۳) شرح مبسوط ص ۳۹، جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۳۸۸ (مختصر)۔

اور ۸/۱۳ سورۃ النکوت سے، اور ۱۲/۶۵، التورق للقرطبی ۱/۳۵۔

فرزند کی کے ماز بخت سے اور دیانت و ریکی کی کی وجہ سے اس پر  
زبان راری کرے۔ خصوصاً اس کے بڑھاپے میں، حالانکہ والا کو حکم  
دیا گیا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور محبت کا برتاؤ  
کریں، اچھی اور پائیدار باتیں کریں، اللہ تعالیٰ کا رشتہ ہے: "بِأَنَّا  
يُثَلِّمَنَّ عَنْدَكَ الْكَبِيرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا  
أُفٍّ" (۱) (اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اس دونوں میں  
سے ایک یا وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہتا)، اس کو "افی" تکلیف  
کی بات سے سے بھی منع کیا گیا ہے، ان دونوں میں سے کسی  
ایک کی نافرمانی کا ضابطہ یہ ہے کہ "الا" نہیں کہی بیڑا نہ پہنچائے کہ  
اگر وہ کام میں دیر سے کے ساتھ دیرتا تو حرام و شرنا و صیہ دہوتا،  
لیکن والدین کی وجہ سے اپ و دیر دہوتا ہے (۲)۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ "بِأَنَّا يُثَلِّمَنَّ عَنْدَكَ الْكَبِيرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا  
أُفٍّ" (۱) (اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اس دونوں میں  
سے ایک یا وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہتا)، اس کو "افی" تکلیف  
کی بات سے سے بھی منع کیا گیا ہے، ان دونوں میں سے کسی  
ایک کی نافرمانی کا ضابطہ یہ ہے کہ "الا" نہیں کہی بیڑا نہ پہنچائے کہ  
اگر وہ کام میں دیر سے کے ساتھ دیرتا تو حرام و شرنا و صیہ دہوتا،  
لیکن والدین کی وجہ سے اپ و دیر دہوتا ہے (۲)۔

(۱) سورۃ اسراء ۲۳۔

(۲) الجامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۳۸۸، ۳۳۱، ۲۳۵۔

(۳) حدیث: "بِأَنَّا يُثَلِّمَنَّ عَنْدَكَ الْكَبِيرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا  
أُفٍّ" (۱) (اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اس دونوں میں  
سے ایک یا وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہتا)، اس کو "افی" تکلیف  
کی بات سے سے بھی منع کیا گیا ہے، ان دونوں میں سے کسی  
ایک کی نافرمانی کا ضابطہ یہ ہے کہ "الا" نہیں کہی بیڑا نہ پہنچائے کہ  
اگر وہ کام میں دیر سے کے ساتھ دیرتا تو حرام و شرنا و صیہ دہوتا،  
لیکن والدین کی وجہ سے اپ و دیر دہوتا ہے (۲)۔

(۱) الجامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۳۸۸، ۳۳۱، ۲۳۵۔

(۲) حدیث: "بِأَنَّا يُثَلِّمَنَّ عَنْدَكَ الْكَبِيرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا  
أُفٍّ" (۱) (اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اس دونوں میں  
سے ایک یا وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہتا)، اس کو "افی" تکلیف  
کی بات سے سے بھی منع کیا گیا ہے، ان دونوں میں سے کسی  
ایک کی نافرمانی کا ضابطہ یہ ہے کہ "الا" نہیں کہی بیڑا نہ پہنچائے کہ  
اگر وہ کام میں دیر سے کے ساتھ دیرتا تو حرام و شرنا و صیہ دہوتا،  
لیکن والدین کی وجہ سے اپ و دیر دہوتا ہے (۲)۔



کے لئے باہر نکلے (۱)۔

اس معبود کی رو سے محدۃ (پردہ نشین) برزۃ (بے پردہ) کی ضد ہے۔

اجمانی حکم:

۳- خبیثہ، ثانیہ «رحمۃ بل کی رائے ہے کہ وہی اپنے کے سے بے پردہ خاتون کی حاضری نہ دہری ہے، بشرطیکہ یہی شہادت اس نے حاصل کی ہو جس کی شہادت دینا اس کے سے جائز ہے، ورنہ اس کی حاضری پر دعویٰ مقوف ہو، اور ایسی حالت میں اس کی شہادت پر شہادت قبول نہیں کی جائے گی، والا یہ کہ اس کی حاضری سے کوئی رکعت بیعتہ مرض اور سفر پایا جائے، تو اس صورت میں قاضی اس کے پاس سے کوئی چیز کا جو اس کی شہادت سے گا، اس کی تسلیس شہادت کی بحث میں ہے، لیکن محدۃ (پردہ نشین) خاتون کو مجلس تہنہ میں حاضر کرنا نہ دہری میں ہے۔

مالکیہ عورت کی شہادت کی «نکی میں بے پردہ» پر پردہ نشین میں فرق نہیں کرتے، ان کے نزدیک حکم ہے کہ عورت کی شہادت نقل کی جائے لی، کیونکہ اس کے لئے مشقت مرے پردہ کی ہے (۲)۔

یہ تفصیل شہادت سے متعلق ہے، اگر اس پر مقدمہ ہو تو تہجد نے صراحت لی ہے کہ اگر بے پردہ عورت کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا ہے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۶۳، ۲۶۴ طبع بیروت، کتاب القناع عن متن الإقناع ص ۲۳۹، ۲۴۰ طبع المیزان، حاشیہ الدرر النوری علی المشرح الکبیر ص ۲۲۹، ۲۳۰ طبع المجلد۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۶۳، ۲۶۴ طبع المجلد، کتاب القناع عن متن الإقناع ص ۲۳۹، ۲۴۰ طبع المیزان، حاشیہ الدرر النوری علی المشرح الکبیر ص ۲۲۹، ۲۳۰ طبع المجلد، شرح لمصباح ص ۱۶۸، ۱۶۹ طبع بیروت، حاشیہ الدرر النوری علی المشرح الکبیر ص ۲۲۹، ۲۳۰ طبع المجلد، تہجد لکام ص ۲۵۲ طبع المجلد۔

## برزۃ

تعریف:

۱- برزۃ خاتون جس کے میس نمایاں ہو یا جو ۴۰ سال سے زیادہ عمر ہو، یا تیار ہو بے پردہ ہو لوگوں کے سامنے آتی ہو لوگ اس کے پاس بیٹھتے ہوں اس سے گفتگو کرتے ہوں، لیکن وہ فہم نہ ہو۔

کہا جاتا ہے: «امورۃ ہردۃ» جب عورت ۴۰ سال کی ہو جائے، جو جن خواتین کی طرح پردہ نہ کرے، اسے ساتھ وہ فہم نہ ہو، یہ کہ ہو، لوگوں کے ساتھ بیٹھتی، ورنہ ان سے گفتگو کرتی ہو، یہ فہم نہ ہو، ورنہ شرف سے ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک یہ لفظ ہی لغوی معنی میں مستعمل ہے۔

متحدہ الفاظ:

محدۃ (پردہ نشین):

۲- لغت میں محدۃ عورت ہے جو ۴۰ (پردہ) کو لازم پکڑے (۲)، حد زبانی متر (پردہ) ہے۔

ملاحظہ میں یہ پردہ کی پابند خاتون ہے، خواہ بآورد ہو یا شبہ (کنہ ری یا شہدہ پردہ) جسے غیر محرم مرد نہ بیچ سکیں چاہے وہ نہ دہری

(۱) المصباح المیزان، القاموس المحیط، لسان العرب، ترتیب القاموس المحیط: دار البرز، کتاب القناع عن متن الإقناع ص ۲۳۹، ۲۴۰ طبع المیزان، حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۶۳، ۲۶۴ طبع بیروت۔

(۲) لسان العرب: مادة «حد»۔

## برسام

تعریف:

۱- برسام لغت و اصطلاح میں ایسی عقلی بیماری ہے جس سے ہڈی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، یہ جنوں کے مشابہ ہوتی ہے<sup>(۱)</sup>۔

متعلقہ الفاظ:

الف- عتہ:

۲- عتہ لغت میں ایسا عقلی نقص ہے جس میں جنوں یا کمزوری نہ ہو۔ اصطلاح میں یہ ایسی بیماری ہے جو عقل میں خلل پیدا کرتی ہے، اور دماغ انتظام عقل کا شمار ہوتا ہے، اس کی کچھ باتیں تو اسباب عقل کی طرح ہوتی ہیں، اور کچھ باتیں پاگلوں کی مانند، معنوی شخص پر با شعور بچہ کے اہتمام جاری ہوتے ہیں۔

برسم (مذیاتی شخص) پر اس کی مذیاتی حالت کے دوران جنوں کے اہتمام جاری ہوتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

ب- جنون:

۳- جنون جیسا کہ شرعی نے تعریف کی ہے: ایسا مرض ہے جو عقل کو زائل کر دیتا ہے، اور قوت میں اضافہ دیتا ہے<sup>(۳)</sup>۔

تو قاضی اس کو طیب کرے گا کہ اس میں عذر نہیں ہے، اس کی طبی کے سے اس سر میں خرم کا عثر بھی نہیں لیا جائے گا، اس لئے کہ اس پر عذر دہری ہے، ورنہ اس لئے بھی کہ یہ انسان کا حق ہے جو عقل و فطرت پر مبنی ہے، لیکن اگر مدعی علیہ مجددہ (پردہ فحش) سے اپنا وکیل بنانے کا حکم دیا جائے گا اس کی حاضری ضروری نہیں ہوگی اس میں اس کے عذر و حثقت ہے، اگر اس سے قسم لی جاتی ہو تو قاضی ایک مین کو جس کے ساتھ وہ کو وہاں ہو گئے جیجے گا جو وہاں وہاں کی موجودگی میں اس سے حلف لے گا<sup>(۴)</sup>۔

بحث کے مقامات:

۴- فقہاء نے بے پردہ خاتون کی ہوائی شہادت، جن امور میں اس کے سے شہادت دینا جائز ہے، پر گفتگو فرمائی ہے، جس کا طریقہ اپنے مقام پر مفصل بیان ہوا ہے۔



(۱) تاج العروس، لمصباح المصیر فی المادۃ، ص ۳۲۶، ج ۲، ص ۳۲۶۔

(۲) فتح القدیر، ص ۳۳۳، ج ۳، ص ۳۲۶، ج ۳، ص ۳۲۶، تعریفات اخرجی۔

(۳) مرقی المفلاح، ص ۵۰، دیکھئے: المصلح لسان العرب: ماہ جنس۔



یہ لی جملہ برص میں سے ہے جن سے تکلیف (شرعی)  
ذمہ داری (ساتھ ہو جاتی ہے، اور طبیعت باطل ہو جاتی ہے۔

## برص

تعریف:

۱- برص لغت میں ایک معروف مرض کا نام ہے، وہ ایسی سفیدی ہے  
جو جلد کے اوپر ظاہر ہوتی ہے، جلد کا رنگ بدل جاتا ہے اور اس کی  
ہویت (جوئی رشت) رائل ہو جاتی ہے، نہ جاتا ہے، برص برصا  
فہو برص موٹ کے لئے برصا لفظ ہے (۱)۔  
فقدان استعمال بھی اس معنی میں ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- جذام:

۲- یہ لفظ جذم سے ماخوذ ہے جس کا معنی قطع (کاٹنا) ہے، اس مرض  
کا پیام اس لئے ہے کہ اس کی وجہ سے اعضاء کٹنے لگتے ہیں۔  
جذم ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے جسم سرخ ہو جاتا ہے، پھر  
سیاہ ہو جاتا ہے، پھر بدبو دار ہو جاتا ہے اور کٹنے اور گرنے لگتا ہے، یہ  
بیماری جھضم میں ہوتی ہے، لیکن چہرہ میں عموماً ہوتی ہے (۲)۔

ب- بہق:

بہق لغت میں برص سے کم درجہ کی سفیدی ہے جو جسم میں اس

(۱) لسان العرب، المعرب للطرک، مادة "برص"، حاشیہ ۲، ج ۲، ص ۵۹۷  
طبع المکتب الاسلامیہ، قلیہ، دہلی، ۱۳۰۳ھ طبع المکتب الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۰۳ھ  
طبع المکتب الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۰۳ھ

(۲) لسان العرب، مادة "جذم"، حاشیہ ۲، ج ۲، ص ۵۹۷ طبع المکتب الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۰۳ھ

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

۳- ہر صم کے مخصوص احکام ہیں، ہر صم کے شکار ہونے کی حالت  
میں اس کے غنود غیر معتبر ہوں گے، اس کا قراہ درست نہیں ہوگا، اس  
کے قولی تصرفات شرعاً غیر معتبر ہوں گے، ان امور میں وہ مجنون کی  
طرح ہوگا۔

اس حالت میں اس کے فعلی تصرفات کے سلسلہ میں اس پر کراہ  
نہیں ہوگا، اگر اس کے فعل کے نتیجے میں کسی کا مال یا جان ضائع  
ہو جائے تو اس کے مال میں ضمان اور اس پر وہیت یا اس کے مال سے  
عوض کی قیمت واجب ہوگی۔

فقہاء نے ۴ باب وغیرہ پر بحث کرتے ہوئے اور اصل میں  
بہق اور اس کے عوارض کے ذیل میں اس پر تفصیلی گفتگو فرمائی  
ہے (۱)۔

(۱) ابن عابدین ۳۶۶ھ-۳۷۷ھ فتح القدیر ۳۲۳ھ-۳۳۳ھ، الفتاویٰ  
الہندیہ ۳۷۰ھ، الفتاویٰ المیزان ۲، سابق صفحہ کے حاشیہ پر، جوہر لا کلیل  
۳۲۳ھ-۳۳۳ھ، المشرع الکبیر للرد المحتار مع حاشیہ الدرر النوری ۳۲۳ھ-۳۳۳ھ، الخرش  
علی مختصر سیدی خلیل ۳۳۳ھ، المراجع والاکلیل للفتاویٰ ۳۲۳ھ طبع المکتب  
الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۰۳ھ شرح روض الطالب من اسکی الطالب ۳۹۹ھ،  
۳۸۰ھ، المقتح ۳۲۳ھ، المغنی لابن قدامہ ۵۲۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۷۳ھ،  
۱۳ طبع المکتب الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۰۳ھ

کے رنگ کے حذف ہوتی ہے، یہ برص نہیں ہے (۱)۔

صطیح کے غبار سے حلد کے رنگ میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اور اس پر نکلنے والا بل سیوہ ہو جاتا ہے، جب کہ برص پر نکلنے والا مال سفید ہوتا ہے (۲)۔

برص کے مخصوص احکام

برص کی وجہ سے فسخ نکاح میں خیار کا ثبوت:

۳- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے مستحکم برص (جو پکڑے ہوئے برص) کی وجہ سے فی الجملہ فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق دیا ہے:

مالکیہ نے صرف بیوی کو عقد نکاح کے بعد ہونے والے ضرر برص کی وجہ سے فسخ نکاح کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، خواہ مرض دخول سے پہلے ہو یا اس کے بعد، اور اگر شفا کی امید ہو تو یک سال کی تاخیر کے بعد یہ حق ہوگا۔

شافعیہ و حنابلہ نے بیوی اور شوہر دونوں کو دخول سے پہلے یا بعد برص کی وجہ سے فسخ کے مستحق کی اجازت دی ہے، اور ان تمام امور میں اسی طرح خیار کی شرط کی رعایت کی جائے گی جس طرح نکاح میں بیان ہوا ہے (۳)۔

حنفی نے سوائے امام محمد کے، زمین میں سے کسی ایک کو دوسرے کے عیب کی وجہ سے خواہ بہت بر، ہو جیسے برص، اختیار نہیں دیا ہے،

(۱) لسان العرب: مادة "البرص"۔

(۲) حاشیہ مدرستی علی المشرع الکبیر ۲۷۷/۳ طبع لکھنؤ۔

(۳) المشرع الصغیر ۴۷۷-۴۶۸-۴۶۹ جوہر طاکل ۲۹۹/۱ طبع بیروت، اسفل لمدرک ۴۷۳-۴۷۴ طبع لکھنؤ، حاشیہ مدرستی علی المشرع الکبیر ۴۷۸-۴۷۹ طبع لکھنؤ، المیزان ۳۰۶-۳۰۳/۱ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المیزان ۲۹۹/۲ طبع بیروت، تلمیذی وغیرہ ۲۶۱/۳ طبع لکھنؤ، انسی ۶۵۱/۱-۶۵۲ طبع المیزان، کتاب النکاح ۱۰۹/۲-۱۱۲ طبع المیزان۔

امام محمد فرماتے ہیں: برص کی وجہ سے صرف بیوی کو اہتیار حاصل ہوگا، شوہر کو نہیں، اس لئے کہ وہ طلاق کے وسیعہ سے دور رہتا ہے، اس کی تحصیل اس کے مقام پر کی گئی جائے۔

برص کی وجہ سے خیار کے ثبوت پر تدریساں حضرت سعید بن المسوب سے مروی اس روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس سے دخول یا تو اس میں برص یا سے مجنونہ یا جذبی پیدا تو دخول کی وجہ سے عورت کو بھر لے گا، اور شوہر اس شخص سے بھروسہ کرے گا جس نے اسے عورت کے تئیں دھوکا دیا (۴)۔

اور حضرت زید بن کعب بن جرحہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کی ایک خاتون سے نکاح فرمایا تو اس کے پہلو میں سعیدی نکھی، تو ان سے فرمایا: "سعیدی عیبک ثابک" (طلاق سے کٹنا یہ ہے) اور جو انہیں دیا تھا ان میں سے کچھ نہیں یا (۵)۔

مسجد میں برص کے آنے کا حکم:

۴- مالکیہ کی رائے ہے کہ برص کے لئے جمعہ اور جماعت کا ترک مباح ہے جب کہ اس کا برص شدید ہو، اور برص والوں کے لئے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۵۹۷/۲ طبع بیروت، الاختیار ۵۸۳/۱۱، شرح فتح القدیر ۳۲۲/۳ طبع بیروت۔

(۲) حدیث: "علیہما رجل فزوج امرأه فدخل بها فوجد برصاً" کی روایت سعید بن منصور (۲۰۳/۱ طبع مطبعہ مجلس المدینۃ العلمیۃ) کے ہے اس کی سند میں سعید بن المسوب اور عمر بن خطابؓ سے درمیان قطعاً ہے جامع التحصیل ص ۲۲۲ طبع دار الفکر، لاواق عرفی۔

(۳) حدیث: "ذی بن کعب بن جرحہ کی روایت احمد (۳۹۳/۳ طبع بیروت) کے ہے، چنگیزی کے مجمع (۳۰۰/۳ طبع القدی) میں اس کا ذکر ہے، اور یہ ہے اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، حوزہ تہذیب ہے۔

برص ۵-۶، بَرَکۃ، بَرَکۃ

مذہب کوئی جگہ مخصوص نہ روی گئی ہو کہ دوسروں کو ان سے ضرر نہ پہنچے، اس کی تفصیل بھی پہ مقام پر ہوگی (۱)۔

حناہد کے نزدیک جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد میں آنا ایسے شخص کے لئے مکروہ ہے جس کا برص تکلیف دہ ہو۔

اور شافعیہ نے مشقت کی وجہ سے برص کے لئے ترک جماعت کی رخصت دی ہے (۲)۔

بَرَکۃ

دیکھئے "تہذیب" اور "تہذیب"۔

برص سے مصافحہ اور معافیت:

۵- شافعیہ کے نزدیک برص جیسے مرض والے سے مصافحہ اور معافیت مکروہ ہے، اس لئے کہ اس میں اپنے ارسائی ہے، اور اللہ بیشہ ہے کہ دوسرے، چھ شخص کو یہ منتقل ہو جائے (۳)۔

بَرَکۃ

برص کی مامت کا حکم:

۶- مالکیہ نے ایسے امام کی اقتداء جائز بتائی ہے جس کو برص ہو، والا یہ کہ وہ شہید ہو، تو اس وقت اسے بالکل دوسرے سے بائیکاٹ کر دیا جائے گا، مگر نہ اسے تو اس پر اس کو مجبور یا جائے گا۔

حنفی کے نزدیک یہ برص کی مامت مکروہ ہے جس کا برص چھیل یا ہو، یہی حکم اس کے پیچھے نماز کا ہے نفرت کی وجہ سے، اور اس کے علاوہ کی اقتداء، اولیٰ ہے (۴)۔

دیکھئے "میدان"۔



(۱) جامعہ المدنی علی المشرع الکبیر ۳۸۹/۱ طبع المجلی، مع الجلیل علی مختصر فضیل ۲۷۲/۱ طبع مکتبۃ اہل بیت۔

(۲) نہیہ المکناج ۱۵۵/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ بیروت، المجل علی شرح المنہج ۵۹/۱ طبع دار احیاء التراث الاسلامیہ بیروت، کشاف الفتاویٰ ۳۹۸/۱ طبع مکتبۃ العصر للحدیث۔

(۳) قلیوبی وغیرہ ۳۳۳، فتح الباری ۱۰/۱۳۰، ۱۳۱۔

(۴) حاشیہ من صاحبہ ۳۷۸/۱ طبع بیروت، جوہر لا کلیل ۸۰/۱ طبع بیروت۔

اصطلاح میں رقم ایسی حداثت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ہونے والی  
جنگ کی مقدار جانی جاتی ہے جیسا کہ حنفی نے اس کی تعریف کی ہے (۱)۔  
حنا بلہ نے تعریف کی ہے کہ پڑے پڑھی ہوئی قیمت کو کہتے ہیں (۲)۔

ب۔ نمونہ ج:

۳- اس کو نمونہ ج بھی کہا جاتا ہے، یہ معرب ہے، صنعتی نمراتے  
ہیں: نمونہ ج کسی کی مثال جس پر عمل کیا جائے (۳)۔

لغت میں اس کے معانی میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کی محنت پر  
دلاست کرے، مثلاً گیہوں کے اذیر سے ایک صاع دکھائے، اور اس  
سے پورا اذیر فروخت کر دے کہ یہ اذیر اس صاع میں موجود گیہوں  
کے جس سے ہے۔

اس کے احکام کی تفصیل اصطلاح "نمونہ ج" میں دیکھی جائے۔

اجمالی حکم:

۴- مالک نے برنامج (بلبی)، کچھ برنامج کرنے کی جارت دی ہے،  
چنانچہ کسی ٹنجر میں بندھے کپڑوں کی خریداری کاغذ میں لکھے ہوئے  
اس کے اوصاف پر اکتفا کرتے ہوئے جائز ہے، اگر کپڑا ان اوصاف  
کے مطابق نکالا تو بیع لازم ہوگی، ورنہ اگر اس کے اوصاف گنہی ہوں تو  
مشتی کو اختیار ہوگا، اور اگر تعدد کم نکلے تو اسی کے مطابق قیمت میں  
سے بیع کر یا جائے گا، اگر کپڑے نصف سے بھی کم نکلے تو بیع لازم  
نہیں ہوگی اور اسے حق ہوگا کہ بیع رد کر دے، اگر کپڑے کی تعداد  
راند ہو تو راند مقدار کی حد تک باقی اس کے ساتھ شریک تصور کی

## برنامج

تعریف:

۱- برنامج: حساب کا جامع ورق ہے، یہ لفظ "برنامہ" کا معرب ہے۔  
المعرب میں ہے: پڑچہ (پڑہ) جس میں ایک شخص سے دوسرے  
شخص کے پاس بھیجے گئے کپڑوں اور سامانوں کی اقسام، اوزان اور  
ان کی تعداد لکھی ہو، ایسا کاغذ برنامج ہے جس میں بھیجے گئے سامان کی  
مقدار ہوتی ہے، اسی مفہوم میں دلال کا یہ جملہ ہوتا ہے: "برنامج میں  
سامان کا وزن اتنا ہے" (۱)۔

فقہاء مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ برنامج وہ رجسٹر ہے جس میں  
پیکٹ میں رکھے فروخت شدہ کپڑوں کے اوصاف درج ہوتے  
ہیں (۲)۔

متعدد غلط:

نہ۔ رقم:

۲- رقم لغت میں "رقعت الشی" سے ہے، یعنی رقم میں ایسی  
حداست سے نشان دینا جو سے دوسرے سے ممتاز نہ ہو، جیسے تحریر  
بغیرہ (۳)۔

(۱) تاج العروس ۳/۳۲۴، اس میں لکھا ہے کہ براء بن معمر پر دیر ہے اور کہا گیا ہے  
کہ معمر پر دیر ہے اور کہا گیا ہے کہ وہوں پر دیر ہے لہذا یہ مادہ "برنامج"۔

ابن ماجہ ۳/۳۲۴

(۲) شرح المعیر ۳/۳

۳- اصطلاح المعیر: مادہ رقم۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۹۴

(۲) المغنی لابن قدامہ ۳/۲۰۷ طبع مکتبۃ المدینہ، مطاب اولیٰ طبع ۳۰۳ھ

(۳) اصطلاح المعیر ۲/۲۹۷، حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۹۴، قلیوبی و میرہ ۱۶۵ھ

کشاف اصطلاحات الفنون ۳/۱۳۳

جائے گا، اور کہا گیا ہے کہ زائد کو لوٹا دے گا، اس کا اسم فرماتے ہیں:

پہلی رائے مجھے زیادہ پسند ہے۔

ترشید رائے اس پر قبضہ فرمایا اور لے کر چلا آیا اور وہ بخونئی رہتا ہے کہ مباح میں خرید سے یہ کم یا ناقص ہے تو بائ کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا کہ نخر میں جو کچھ ہے وہ خرید کے مطابق ہے، چونکہ دہشتہ ی کے دعویٰ کا انکار کر رہا ہے، تر و دہشم سے انکار کرے اور حلف نہ اٹھے تو دہشتہ ی حلف لے گا، ہر سامان میں تر، گاہشتہ ی حلف یہ لے گا کہ اس نے سامان میں تبدیلی نہیں کی ہے، اور یہ کہ یہی بعید خرید ہو سامان ہے تر و دہشم بھی بائ کی طرح قسم سے انکار کرے تو اس پر نفع لازم ہوگی (۱)۔

## برید

تعریف:

۱- لغت کی رو سے برید کا ایک معنی ”رسول“ (قاصد) ہے، اسی معنی میں عرب کہتے ہیں: ”الحمی برید الموت“ (بخار موت کا قاصد ہے) ”ابود بریداً“ یعنی اس نے قاصد بھیجا۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”إذا أهدتكم إلی بریداً فاجعلوه حسن الوجه، حسن الاسم“ (۱) (جب تم میرے پاس کوئی قاصد بھیجو تو خود اور اچھے نام والے کو منتخب کرو)۔ اور دہم معنی ارسال ہے۔

زنجیری فرماتے ہیں: ”برید“ فارسی لفظ اور معرب ہے، برید (ڈاک) کے ٹھروں کے لئے بولتے تھے، پھر اس قاصد کو برید کہا گیا جو ٹھپر پر سوار ہوتا ہے، اور سلتیں (منازل) کے درمیان کی مسافت کو برید کہا گیا، اور مسکة (منزل)، وہ مقام، گھر یا قبیلہ میں ہے جہاں اس کام کے لئے مقرر شدہ فرارہتے ہیں، ہر منزل میں ٹھپر تیار رہتے تھے، اور منزل کے درمیان کی مسافت دو یا چار فرسخ ہوتی ہے، ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے، اور ایک میل چار فرسخ کا، کتب فقہ



(۱) حرمۃ إمام الحرم - کی روایت بخاری نے فرمادہ (۲/۲۱۲ طبع ۱۳۸۰ھ - ۱۳۸۱ھ) میں حضرت بریدؓ سے کیا ہے بخاری نے شرح ابن (۲/۱۲۷ طبع دارالکتب الاسلامی) میں ان سے فرمایا ہے روایت کیا ہے بخاری نے القاصد لشمس (ص ۸۲ طبع دارالکتب العلمیہ) میں کہا ہے یک سے دہم کی تصویر ہو جاتی ہے یعنی حضرت بریدؓ کی روایت اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت۔

(۲) شرح المغیر مع حلیۃ اسلامیہ ص ۱۳۸ طبع ۱۳۸۱ھ شرح الکبیر مع حلیۃ الدینی ص ۲۲-۲۵، جوہر لا لیل ۹۲۔

## برید ۲، بریتہ، بزاق، بساط الیمین ۱-۲

میں ہے کہ جس سر میں تھ جڑ ہوتا ہے وہ چارڑ کا ہوتا ہے جو ۲۸  
ہاشمی میں کی مسافت کے برابر ہے (۱)۔

## بساط الیمین

بحث کے مقدمات:

۲- برید اصطلاح ہے جس کا فقہاء مسافت قصر کی مقدار کے سلسلہ  
میں ذکر کرتے ہیں جس میں قصر اور رمضان میں انفرادی اجازت  
ہے۔ اس کے علاوہ سفر کے دوسرے احکام ذکر کرتے ہیں (دیکھئے:  
قصر اور صلاۃ مسافر) دیکھئے: ”مقابر“۔

تعریف:

۱- یہ اصطلاح دو لفظوں سے مرکب ہے، پہلا لفظ ”بساط“ ہے اور  
”الیمین“ ”ایمیں“ ہے، پہلا لفظ دوسرے لفظ کی طرف مضاف ہے،  
یہ دونوں الفاظ طائف میں استعمال ہوتے ہیں، اس صورت میں اس  
”نوں کا استعمال صرف فقہاء مالکیہ نے کیا ہے، اسوں الفاظ کی  
تعریف ضروری ہے تاکہ مرکب اضافی کی تعریف معلوم ہو سکے۔

لفظ میں یمین کے معانی میں قسم اور طائف بھی ہے، یہی یہاں  
مراد ہے (۱)۔

فقہاء مالکیہ کی اصطلاح میں: اللہ کا نام یا اس کی صفات میں سے  
کسی صفت کا ذکر کر کے جو واجب نہیں ہے اسے ثابت کرنا ہے (۲)۔  
یہ انتہائی دقیق اور مختلف ترین تعریف ہے، یمین کی دہے تعریفات بھی  
میں جو اس معنی سے خارج نہیں ہیں۔

۲- لفظ ”بساط“ یمین پر آنا اور نہ دہنے والا جب ہے، کیونکہ جہاں سبب  
ہوگا۔ میں یمین ہوگی، تو اس میں نیت معدوم نہیں ہے بلکہ یہ نیت کو بھی  
مقصود ہے۔

اس کا شاہد یہ ہے کہ یمین کو اس لفظ کو اس رmqیہ برما درست ہے  
کہ جب تک یمین پر آنا اور نہ دہنے والا سبب موجود ہو (۳)۔

## بریتہ

دیکھئے: ”ط، ق“۔

## بزاق

دیکھئے: ”بصاق“۔

(۱) اصطلاح لسان العرب۔

(۲) جوہر لا لیل، ۲۲۳۔

(۳) لشرح الکبیر ۳۹۲، ۳۰۰۔

(۲) تاج العروس، لسان العرب، المصباح المہر: مادہ ”برڈ“۔ شکل لسانی کا بیان  
ہے جسے ہم برمانہ میں چارڈر مذراغ بتایا گیا ہے اور اس کی تحدید ۶۰ علیرڈ  
سے کی گئی ہے (مجموع الوسیط ۲/۹۰۱)۔

### بساط البیمن ۳

جہاں حکم:

۳- ”بساط البیمن“ مالکیہ کے نزدیک جو اس تجزیہ میں منفہ، میں: قسم کا باعث ہے اور اس پر تادم و زرع والا امر ہے۔

یہ مطلق بیمن کے لئے مقید یا اس کے عموم کے لئے جھص بن سکتا ہے، مثلاً بازار میں کوئی ظالم بھی ہو تو یوں کہے: حد کی قسم میں اس کو زرع سے گوشت نہیں خریدوں گا، تو وہ اپنی بیمن میں ”اس ظالم کے وجود“ کی قید کا سنتا ہے اور سب یہ ظالم نہ رہے تو اس بازار سے اس کے سے گوشت خریدنا جائز ہوگا۔ اور وہ قسم میں حائث نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر مسجد کا خادم بد اخلاق ہو اور کوئی یوں قسم کھائے بخدا میں اس مسجد میں داخل نہیں ہوں گا، پھر وہ خادم نہ رہے تو اگر وہ مسجد میں داخل ہوگا تو حائث نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ بیمن کو یہ نہ کہہ کر مقید کر سکتا ہے کہ: ”جب تک یہ خادم موجود ہے۔“

اس ”بساط“ میں شرط ہے کہ قسم کھانے والے کی کوئی نیت نہ ہو اور اس سبب میں اس کا کوئی دخل نہ ہو، قسم کی تکلیف یا تخصیص اس سبب کے زوال کے بعد ہی ہوتی ہے۔

حنفیہ کے نزدیک ”بساط البیمن“ کے باقائل ”بیمن مذکر“ ہے، مثلاً کسی شخص سے پی پی کو جو ہار نکھنے کے لئے تیار ہے، کہتا ہے: ”حد کی قسم تم نہیں نکلو“ اب اگر وہ کچھ دیر بیٹھ جاتی ہے پھر نکلتی ہے تو ہر حنفیہ کے نزدیک اتھنا تادم حائث نہیں ہوگا، امام زفر کا اس سے اختلاف ہے، وہ قیاس کے مطابق اس کو حائث قرار دیتے ہیں۔

مالکیہ کے نزدیک بیمن کے سبب کا کوئی دخل نہیں ہے، والا یہ کہ اس کی نیت ہو، ان کے نزدیک ظاہر اللہ کا اعتبار ہے، اگر عام ہے تو عام ہوگا، مطلق ہے تو مطلق اور خاص ہے تو خاص۔

حنا بلہ سے ”بساط البیمن“ کو ”سب البیمن“ اور دو امور جو بیمن پر ابھریں، کا نام دیا ہے اور انہوں نے اسے مطلق بیمن ملا ہے اگر

قسم کھانے والے نے کسی چیز کی نیت نہ کی ہو۔  
اس کی تفصیل کے حاسب کو صراح ”کیاں“ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔



(۱) فتح القدیر ۳/ ۵۹۲، بدائع الصنائع ۳/ ۳۳، لشرح الکبیر ۱۲/ ۲۶۲ - ۲۶۳، لشرح البیمر ۲/ ۵۸۹، ۳۲۸، اسی لفظ ۳/ ۲۵۰، ۲۵۲، مطالب ۱/ ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱

الرحمن الرحیم“ (۱) وہ سلیمان کی طرف سے ہے، اور وہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم (کافہ) ہے۔

اس کے سورۃ فاتحہ اور سورۃ کی ایک آیت ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مشہور کتاب کے رد ایک صحیح، ورنہ فقہاء کا قول یہ ہے کہ سملہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ کی آیت نہیں ہے، بلکہ دو پورے قرآن کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل کے لئے مازل ہوئی ہے، اور سورۃ فاتحہ کی ابتدا میں ذکر کی گئی ہے۔

ان حضرات کی ایک دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”يقول الله تعالى: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين، فإذا قال العبد: الحمد لله رب العالمين، قال الله تعالى: حمدني عبدي، فإذا قال: الرحمن الرحيم، قال الله تعالى: مجدني عبدي، وإذا قال: مالك يوم الدين، قال الله تعالى: أثني عني عبدي، وإذا قال: إياك نعبد وإياك نستعين، قال الله تعالى: هذا بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سأل“ (۲) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے ور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے، پس جب بندہ کہتا ہے: ”الحمد لله رب العالمين“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی، پھر جب کہتا ہے: ”الرحمن الرحيم“ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میرے بندہ نے میری مدح بیان کی، اور جب کہتا ہے: ”إياك نعبد وإياك نستعين“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان نصف نصف

(۱) سورہ نحل ۷۰

(۲) حدیث ”يقول الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي“ کی روایت سے مسلم (۲۹۶۸) طبع عیسیٰ الدہلی پبلشرز نے دی ہے۔

## بسملة

تعریف:

۱- بسملة لغت و اصطلاح میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہتا ہے۔

کہا جاتا ہے: ”بسملة بسملة“ جب ”بسم اللہ“ لے لیا جائے، اور کہا جاتا ہے: ”اکثر من البسملة“ جب کثرت سے ”بسم اللہ“ کہے (۱)۔

ظہری فرماتے ہیں: بیشب اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا کرملہ اور جس کے ”پا“ پائے ہیں۔ اپنے بانی محمد ﷺ کو نام سے پلے اپنے اچھے ناموں کو اپنے کی تمجید کے کر چھا کر پلے سلما یا، تمام مخلوق کے لئے سے ایک سنت بنا دی جس کی وہ تباہ کرے، اور ایسا راستہ بنا دیا جس پر وہ چلے، چنانچہ ہی سورت کی ”ت“ کا آغاز کرتے ہوئے ہی تمجید کا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہنا اس کی اس مراد کی تفسیر کرتا ہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں، یہی بات تمام افعال میں ہے (۲)۔

بسملة قرآن کریم کا جز ہے:

۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ بسملة (بسم اللہ الرحمن الرحیم) قرآن کریم کی اس آیت: ”انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن

(۱) لسان العرب، المصباح المیزان: مادة ”بسم“، تفسیر القرطبی ۱/۲۷۰۔

(۲) القرطبی ۱/۲۷۰، ۲۷۰۔



ہے، اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

پس اس میں ”الحمد لله رب العالمین“ سے آغاز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تسمیہ سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیت نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ سورۃ فاتحہ کی آیت ہوتی تو اسی سے آغاز ہوتا، اور اس لئے بھی کہ بسملہ اگر آیت ہوتی تو نصف نصف (کی تقسیم) نہیں ہوتی۔ نصف دل میں ساڑھے تین آیات ہوتیں، حالانکہ (مناصفہ) نصف نصف کی صراحت ہے، اور اس لئے بھی کہ سلف کا اتفاق ہے کہ سورۃ کوثر میں تین آیات ہیں، اور یہ تین آیات بغیر بسملہ ہوتی ہیں اور مذہب مجدد (حنفی، مالکی، جمہلی) میں سے ہر مذہب میں اس کے یہ سب بھی وارد ہوئے۔

چنانچہ مذہب حنفی میں ہے کہ حلی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد سے عرض کیا، تسمیہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ وہ بقیوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب قرآن ہے۔ پس یہ امام محمد کی جانب سے بیان ہے کہ یہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے آیت ہے، اسی لئے علاحدہ رسم الخط میں اسے لکھا گیا، امام محمد فرماتے ہیں: حانکہ اور جنس کے لئے قرآن کے بطور تسمیہ پڑھا مکر وہ ہے، اس سے قرآن ہوئے دلا رنی قناضا حانکہ، اور جنس پر اس کی قرآن کی حرمت ہے، پس قرآن ہوئے دلا رنی قناضا یہ نہیں کہ سورۃ فاتحہ کی طرح سے جہاں پر حانکہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان سے دریافت کیا کہ سورۃ کوثر اور سورۃ بقرہ کے درمیان تسمیہ کیوں نہیں لکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس سے کہ سورۃ کوثر سب سے آخر میں مارل ہوئی، رسول اللہ ﷺ وفات پانچ گھنٹے پہلے کے بارے میں ہمیں وضاحت نہیں فرمائی، تو میں نے محسوس کیا کہ اس سورت کا ابتدائی حصہ سورۃ انفال کے اثر کے مشابہ ہے، لہذا میں نے اس کو اس سے ملا دیا، پس ان دونوں صحابیوں

کی جانب سے یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ تسمیہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے لکھا گیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

مالکیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ بسملہ صرف سورۃ بقرہ کی ایک قرآنی آیت ہے جو ایک آیت کا جزء ہے اور فرض نماز میں امام اور غیر امام کے لئے سورۃ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل پڑھنا مکروہ ہے، اور مالکیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ میں اس کی بوحث، انتخاب اور بوجوب کا قول بھی ہے<sup>(۲)</sup>۔

امام احمد سے مروی ہے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سورۃ فاتحہ پڑھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بھی پڑھو، کیونکہ یہ ”ام القرآن“ اور ”السمیع المبین“ ہے، اور ”بسم الرحمن الرحیم“ اس کی ایک آیت ہے<sup>(۳)</sup>، اور اس لئے کہ صحابہ کرام نے مصاحف میں اسے اسی رسم الخط میں درج کیا ہے، حالانکہ انہوں نے دو جلدوں کے درمیان سوائے قرآن کے دوسری چیز درج نہیں کی، اور نعیم البحر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھا پھر ”ام القرآن“ پڑھا، اور ابن المذہب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ”بسم

(۱) حاشیہ ابن ماجہ، ۱/۳۲۹-۳۳۰ طبع بیروت، ادب المعاصر ۲۰۰۳ طبع  
مکتبہ المصنوعات المطبوع، جامعہ الدوق علی المشرع الکبیر، ۲۵۴ طبع  
دار الفکر، شرح القرآن فی ۲۱۶-۲۱۷ طبع دار الفکر بیروت، کتب القضاۃ  
۳۳۵-۳۳۶ مکتبہ العصر العربی، المباحث، المجلد ۱، ۲۶۷ طبع، تفسیر بصیر  
۸ طبع المکتبۃ العربیہ، مکتبہ ابن کثیر، ۳۰۰ طبع، ۱۰۰ طبع، مکتبہ مصر  
۱۶ طبع دار المعرفۃ بیروت۔

(۲) جامعہ الدوق علی المشرع الکبیر، ۲۵۱ طبع، شرح القرآن فی ۲۱۶-۲۱۷ طبع۔

(۳) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“۔ مکتبہ الدوق علی (۳۱۲ طبع، مکتبہ الدوق علی) کے  
روایت کیا ہے، ابن کثیر نے تحقیق الخیر (۲۳۲ طبع، مکتبہ المصنوعات المطبوع)  
میں اس کی تصحیح کی ہے۔

بسم الرحمن الرحیم "پڑھا، پھر" ام القرآن "پڑھا، اور سے (بسم اللہ الخ) کو ایک آیت شمار کیا اور "الحمد لله رب العالمین" کو دو آیت (۱) ابن المبارک فرماتے ہیں جس نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پچھڑویا اس نے ایک سو تیرہ آیتیں چھوڑ دیں۔

امام احمد سے مروی ہے کہ بسملہ ایک مستقل آیت ہے جو وہ سورتوں کے درمیان مارل ہوئی تھی سورتوں میں فصل کے لئے اور اس سے پہلے مروی ہے کہ یہ سورتوں کی ایک آیت کا حصہ ہے اور صرف اسی سورت میں وہ نازل ہوا ہے (۲) اس سے یہ بھی مروی ہے کہ بسملہ صرف سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔

۳- ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ بسملہ سورہ فاتحہ اور ہر سورت کی ایک مکمل آیت ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھا تو سے ایک آیت شمار فرمایا (۳) اور اس لئے کہ حضرت ابو بکر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الحمد لله سبع آیات، إحداهن بسم الله الرحمن الرحيم" (۴) (الحمد لله سات آیات ہیں، ان میں سے ایک "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے)۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب وہ نماز میں کسی سورت کا آغاز

(۱) حدیث "ان رسول الله ﷺ" کو حاکم (۳۲۸) صحیح کردہ (در کتاب لہری) نے روایت کیا ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون ہیں حاکم نے کہا ہے ملت کے ماسٹرن میں سے ہیں وہی نے کہا اس کے ضعف پر مایا کا اجماع ہے نہائی نے کہا متروک ہے زبلی نے نصب الراية (۱۰۵۰) صحیح کردہ المکتب الاسلامی (میں سے ضعیف ظاہر ہے۔

(۲) الخ و من قد مر ۳۲۶۱ طبع مکتبہ مہر۔

(۳) حدیث کی تخریج فقرہ نمبر ۲ میں گذر چکی۔

(۴) حدیث "سبع آیات" کو بیہقی نے اسنن الکبریٰ (۲۵۲) طبع (در مسرود) میں روایت کیا ہے بیہقی نے صحیح الخ و من قد مر (۱۰۹۳) صحیح کردہ مکتبہ القدی (میں کہا اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے اس کے رجاس ثقات ہیں۔

کرتے تھے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے حضرت ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "إدا قرأتم الحمد لله رب العالمین، فاقرأوا بسم الله الرحمن الرحيم، بها ام القرآن والسبع المثاني، وبسم الله الرحمن الرحيم إحدى آياتها" (۱) (جب تم سورہ فاتحہ پڑھو تو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھو یہ "ام القرآن" اور "السبع المثانی" ہے اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اس کی ایک آیت ہے) اور اس سے کہ صحابہ کرام نے اپنے جمع کردہ قرآن میں سورتوں کے وال میں سے لکھا ہے اور وہ قرآن کے رسم الخط میں مکتوب ہے، اور جو کچھ بھی غیر قرآن تھا سے قرآن کے رسم الخط میں نہیں لکھا گیا، در مسئلہ نوں کا جہاں ہے کہ وہ جہیوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ کلام ہی ہے، در بسملہ ان دونوں جہیوں کے درمیان موجود ہے تو ضروری ہو کہ سے بھی قرآن میں سمجھا جائے (۲) اور چاروں فقہی مسابک کے اند کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس بات کا انکار کرے کہ بسملہ سورتوں کے وال میں ایک آیت ہے اسے دائر میں سمجھا جائے گا (۳) اس لئے کہ فقہی مسابک میں اس بابت اختلاف ہے جو مذکور ہو۔

بغیر پاکی کے بسم اللہ پڑھنے کا حکم:

۴- علماء کے مابین اختلاف نہیں ہے کہ بسملہ قرآن میں سے ہے، جمہور کی رائے ہے کہ جہی "در حیض و عاں" کی عورت کے سے "بسم اللہ" بغرض ۱۳ اوت پڑھنا مکروہ ہے، چونکہ ترمذی شریف وغیرہ کی حدیث ہے: "لا یقرء الحب ولا الحائض شیئا من

(۱) حدیث "إدا قرأتم" کی تخریج فقرہ نمبر ۲ میں گذر چکی۔

(۲) المہذب ۱۷۹ طبع دار المعرفۃ نہایت الحاج ۳۶۰، ۳۵۷ طبع المکتبہ الاسلامیہ الریاض تعمیر القرطبی ۱۳۹ طبع المکتبہ فیہ مصر یہ۔

(۳) ماہرہ راجح۔

کر۔ تو اس کے لئے قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے جس طرح جنبی کے لئے جائز نہیں ہے۔

حرمت کے حکم سے تمیہ کو مستثنیٰ کرنے کی دلیل یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے لئے ہے، اور غسل کرتے وقت تمیہ پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے لئے اس سے پرہیز ممکن نہیں ہے، اور اس سے کہ مسہم شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے تمام احکامات میں اللہ کا ذکر کرتے تھے (۱)۔

اگر اس سے قرأت مقصود ہو تو اس سلسلہ میں اور باتیں ہیں: ایک یہ کہ جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ان سے جنبی کے قرآن پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نہیں، ایک حرف بھی نہیں، اس لئے کہ حدیث میں ممانعت کا حکم عام ہے، دوسری روایت یہ ہے کہ ممنوع نہیں ہے، اس لئے کہ اس سے اعجاز حاصل نہیں ہوتا، اور جائز ہے جب کہ اس سے قرآن مقصود نہ ہو (۲)۔

۱۔ کتبہ "جناہت"، "حیض"، "غسل" اور "نفاس" کی اصطلاحات۔

نماز میں "بسم اللہ" پڑھنا:

۵۔ امام مقتدی رحمہ اللہ کے لئے ہمارے رجحان میں "بسم اللہ" پڑھنے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے، کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ کیا وہ سورہ فاتحہ اور سورہ کی آیت ہے؟

(۱) حدیث: "کان النبی ﷺ یسأل اللہ" "نور المسلم" ۴۸۲ (طبع عیسیٰ الملبانی لکھنؤ) نے کی ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲،

## بسم ۵

اللہ رب العالمین“ سے کرتے تھے، اول قرأت یا ”قرأت میں“ بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نہیں پڑھتے تھے<sup>(۱)</sup>۔  
فرض نماز میں سورۃ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل اس کا پڑھنا مکروہ ہے، مالکیہ کا ایک قول یہ ہے کہ (اس کا پڑھنا) واجب ہے، اور ایک قول جواز کا ہے۔

امام مالک کے مسلک میں ایک روایت کی رو سے نفل نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورہ سے پہلے سرایا جبراً بسملہ پڑھنا جائز ہے۔

نماز میں بسملہ پڑھنے کے حکم میں اختلاف سے نکلتے ہوئے امام قرطبی نے فرمایا: احتیاط یہ ہے کہ اول فاتحہ میں بسملہ پڑھا جائے، مزید فرمایا: بسملہ پڑھنے میں کراہت کا محل وہ ہے جب کہ مسلک میں اختلاف سے بیکار متنبہ نہ ہو، اگر یہ مقصود ہو تو کراہت نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

ثانیہ کے نزدیک ظہر یہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے قبل بسملہ پڑھنا امام، مقتدی اور منفرد پر واجب ہے، خواہ نفل فرض ہو یا نفل، سری ہو یا جبری، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الفتحۃ الكتاب سبع آیات، احدها بسم الله الرحمن الرحيم“ (سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں، ایک آیت ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے)<sup>(۳)</sup>، اور اس روایت کی وجہ سے کہ ”لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة“

اس سلسلہ میں حنفیہ کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے آغاز میں امام ہمزہ دونوں کے لئے سزا ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے، سورۃ فاتحہ اور سورہ کے درمیان اس کا پڑھنا امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک مطلقاً مستحب نہیں ہے۔ اس لئے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے نہیں ہے تمہارا اس کے آغاز میں نہ آیا گیا ہے معلیٰ فرماتے ہیں: یہ سب احتیاط سے زیادہ قریب ہے۔ اس سے کہ اس کے سورۃ فاتحہ کی آیت ہونے میں ملأ، اختلاف ہے اور آثار بھی مختلف ہیں، ابن ابی رجا امام محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: غیر جبری نماز میں فاتحہ اور سورہ کے درمیان سزا بسملہ پڑھنا مستحب ہے، اس لئے کہ یہ مصحف کی جہات سے زیادہ قریب ہے، اور اگر قراوت جبری ہو تو فاتحہ اور سورہ کے درمیان بسملہ نہیں پڑھا جائے گا۔ اس لئے کہ اگر اس سے پڑھے گا تو آیت پڑھے گا جس سے قرأت کے درمیان سکتہ (شوخی) لازم آئے گا جو بقول نہیں ہے۔

مسلک حنفی کا دوسرا قول ہے کہ نماز میں بسملہ سے قرأت کا آغاز واجب ہے، اس لئے کہ وہ سورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے، حنفیہ کے نزدیک مقتدی کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نہیں پڑھے گا، اس لئے کہ اس کا امام اس کی جانب سے ذمہ دار ہوتا ہے، سزا یا جبراً سورۃ فاتحہ اور سورہ کی قرأت کے درمیان بالاتفاق بسملہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔  
مالکیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے نہیں ہے، لہذا امام یا مقتدی یا منفرد فرض نماز میں سرایا جبراً بسملہ نہیں پڑھے گا، اس لئے کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ: میں سے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، وقرأت کا آغاز الحمد

(۱) حدیث: مصیبت علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۲۶/۲-۲۲۷/۲ طبع استغیہ) اور مسلم (۲۹۹/۱ طبع الحنفی) کے ہے اور الفقہ مسلم کے ہیں۔

(۲) مہدی الدسوقی علی الشرح الکبیر ۲۵۱/۱، شرح الرقابی علی مختصر غیل ۶/۲، ۲۱۷ طبع دار الفکر، جوہر لا کلیل ۵۳/۱ طبع دار المعرفہ۔

(۳) حدیث: ۴۱۷۷۷، کی تخریج فقہہ نمبر ۳ میں گذر چکی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱/۳۲۹، ۳۳۰، حاشیہ الخطاوی علی مرآۃ الاصلاح ۳۳۱-۳۳۵، المکتبۃ اشعائہ۔

## بسم ۵

نے نماز کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس لئے کہ صحابہ کرام نے اپنی تحریر سے اسے مصحف میں رت فرمایا ہے، حالانکہ انہوں نے دو جلدوں کے درمیان صرف قرآن کو رت فرمایا ہے۔

» راجح قول کے مطابق نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم پڑھنا مستحب ہے، اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہر سورت کا آغاز ان سے یا جائے گا۔ اور ہر پڑھا جائے گا اس سے کہ حدیث ہے: "کان یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ" (۱) (آپ ﷺ نماز میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" آیت پڑھتے تھے)۔

بسم کے قرآن ہونے کی بابت حضرت امام احمد کی دوسری روایت کے مطابق امام، منفرد اور مقتدی پر نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم پڑھنا واجب ہے (۲)۔

نیز پہلی رکعت میں تکبیر، ثانی، تہنود کے بعد بسم پڑھا جائے گا، بعد کی رکعات میں اس رکعت کی تکبیر قیام کے بعد اسے پڑھا جائے گا، اور بسم حالت قیام میں پڑھا جائے گا، ولایہ کہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو بسم بھی بیٹھ کر پڑھا جائے گا (۳)، تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "صلاۃ"۔

» کتاب " (اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی)، اس حکم کے عموم میں مقتدیوں کے داخل ہونے کی دلیل حضرت مباد کی صحیح روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ پڑھتے پڑھتے، اوست بارہوی نماز سے فارغ ہو کر دیر وقت فرمایا: "لعلکم تقرءون خلف امامکم، قنوا، نعم، قال: لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب، فإنه لا صلاة لمن لم یقرأ بها" (۴) (شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، ہم نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا مت پڑھو سورۃ فاتحہ کے، کہ جو شخص اسے نہیں پڑھے اس کی نماز نہیں)، نماز کی رکعات میں ہر سورت کی ابتدا، کے وقت بسم پڑھا جائے گا، جبر کی حالت میں سورۃ فاتحہ اور سورت کے ساتھ اسے بھی جبر پڑھا جائے گا، اور اسی طرح ان دونوں کے ساتھ اسے پڑھا جائے گا، اس قول کے مطابق کہ بسم تمام سورتوں کی ایک آیت ہے (۵)۔

مناجید کے روایک صحیح یہ ہے کہ نماز کی رکعات میں سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کے ساتھ بسم پڑھنا واجب نہیں ہے، اس لئے کہ سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کی آیت نہیں ہے، یہ تک حدیث میں ہے کہ "قسمت الصلاۃ بسمی و بین عبدی یصفی" (۶) (میں

(۱) حدیث: "الاصلاۃ"۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶۸-۲۳۷۷ طبع مشکوٰۃ) اور مسلم (۲۹۵/۱ طبع عیسیٰ المابلی کلنی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "لعلکم تقرءون"۔۔۔ کی روایت ابو داؤد (۵۱۵/۱ طبع عزت عبید دماس) اور ترمذی (۲۷۲/۲ طبع مصطفیٰ المابلی) نے کی ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے۔

(۳) لمحمد ابی ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸



گر ہمنور نہ ہو لے کو درمیان ہمنو تسمیہ یا آجائے بسم اللہ پڑھ کر ہمنو رہے گا۔ اور اگر عمر چھوڑ دے تو طہارت درست نہیں ہوگی، اس کے لئے اس نے اپنی طہارت پر اللہ کا نام نہیں لیا ہے، کوٹکا اور ملت والا اشارہ سے پڑھے گا<sup>(۱)</sup>۔

### ج- ذبح کے وقت تسمیہ:

۸- حنفیہ مالکیہ و حنابلہ اپنے مشہور قول میں اس طرف کے ہیں کہ ذبح کے وقت تسمیہ واجب ہے<sup>(۲)</sup> اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا نَمُوتُ بِذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ"<sup>(۳)</sup> (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو)، جوں جوں والے، کوٹکے اور مجبور رہے گئے شخص پر تسمیہ واجب نہیں ہے، کوٹکا کے لئے کافی ہے کہ آسمان کی طرف اشارہ کر دے، اس لئے کہ اس کا اشارہ دل والے کے بول کے قائم مقام ہے۔

شافعیہ اس طرف گئے ہیں اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ ذبح کے وقت تسمیہ مسنون ہے، تسمیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل (ن) کے وقت "بسم اللہ" کہے، اس لئے کہ یہی ہے نبی کریم ﷺ کے قربانی کا چاروں ذبح کرنے کا وصف یوں بیان کیا ہے کہ: "صحی انبی ﷺ اتی بکبشیں املحیں افریس عظیمیں موجواہیں، فاصبح أحدهما فقال: بسم الله والله أكبر، اللهم هذا عن محمد، ثم اصبح الآخر فقال: بسم الله والله أكبر، اللهم هذا عن محمد وأنته ممن شهد لك

بالتوحيد، وشهد لي بالبلاغ"<sup>(۱)</sup> (نبی کریم ﷺ نے قربانی فرمائی، آپ ﷺ کے پاس دو چترے، سینگ والے، نر پہنچی کر دو مینڈھے لائے گئے، آپ ﷺ نے ایک کوٹکا پر پڑھا: "بسم الله والله أكبر، اللهم هذا عن محمد" (بسم اللہ، اللہ اکبر، اے اللہ یہ محمد کی طرف سے ہے)، پھر دوسرے کوٹکا پر فرمایا: "بسم الله والله أكبر، اللهم هذا عن محمد وأنته ممن شهد لك بالتوحيد وشهد لي بالبلاغ" (بسم اللہ، اللہ اکبر، اے اللہ یہ محمد اور اس کی امت کی طرف سے ہے جنہوں نے آپ کی وحدانیت اور میری رسالت رسائی کی گواہی دی)۔

شافعیہ کے نزدیک عمر ترک تسمیہ مکروہ ہے، لیکن اگر عمر اسے ترک کر لیا تو اس کا مذبحہ حلال ہے اور اسے کھایا جائے گا، اس نے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے ذبح کو مباح قرار دیا ہے، ارشاد ہے: "وَضَعَاہُ الْمَلِیْکُ اَوْتُوا الْکِتَابَ حُلًّا لَّکُمْ"<sup>(۲)</sup> (اور جو لوگ اہل کتاب میں ان کا کھانا تیار کرے گا تو اسے حلال ہے) حالانکہ وہ تسمیہ نہیں پڑھتے، اور اللہ تعالیٰ کے اس قول: "وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا نَمُوتُ بِذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَتِلْكَ لَمِیْسَی" (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو، یہ بے شک ہے) سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو، یعنی بتوں کے نام پر دیا گیا ہو، اس لئے کہ قرآن میں ہے: "وَمَا اَهْلُ لَعِبِ الْمَلِیْکَ بِهِ"<sup>(۳)</sup> (وہ آیت کا سیاق جس میں اس پر ولایت کرتا ہے، یہ تو کہہ کر گیا:)

(۱) حدیث: انبی بکبشیں "لی روایت بخاری (۹) ۲۶۸ تاخ کرہ دارالعرف (۲) وروایت (۳) ۳۲۷ طبع دارالاسلام لغزٹ (۱) کے ہے، بخاری نے مجمع الزوائد (۳) ۲۲ تاخ کرہ مکتبۃ القدسی (۱) میں کہا ہے: ابوہی لے اس کو روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے۔

(۲) سورۃ مائدہ ۵۸

(۳) سورۃ مائدہ ۱۲۱

(۴) سورۃ مائدہ ۵۸

(۱) کتاب القناع ۹۱

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۹۰/۵، ۱۹۲، جوہر لاکیل ۱/۱۲، شرح الترمذی ۲/۳۳، مجمع ۳/۵۳۰، الفی ۸/۵۶۵، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳

(۳) سورۃ مائدہ ۱۲۱

”وَبِمَه لَفْصَق“ (۱) و رو و حات جس میں فوق ہوگا یہ ہے کہ  
غیر للہ کا نام ہے یا ہو (۲)۔

اس لئے کہ وہ فسق ہے (۱)۔

ثانیہ اس طرف گئے ہیں کہ شمار کے وقت تسمیہ مسنون ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کے وقت "بسم اللہ" کہے، اور زیادہ مکمل "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے، بخاری و مسلم نے قربانی کے وقت میں اسی کو روایت کیا ہے۔ "اور ان پر ہرے کو بھی قیاس کیا گیا ہے، جب بوجھ نہ تسمیہ چھوڑا مگر وہ ہے "اور تسمیہ ترک کر دیں - خود عمد ہو - تو یہ حلال ہوگا" رکھایا جائے گا اس کی دلیل وقت و تسمیہ کے دلیل میں گزر چکی ہے (۲)۔

۱۔ یہ تفصیل کے لئے دیکھئے: "ذبح" کی اصطلاح۔

حنا کی رائے ہے کہ تربیت یافتہ جانور چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھنا شکار کی حلت کے لئے شرط ہے، تسمیہ "بسم اللہ" ہے، اس سے کہ تسمیہ مطلق دلتا اسی معنی کے لئے ہوتا ہے، اور اگر "بسم اللہ واللہ اکبر" کہا تو کوئی حرج نہیں کہ یوں بھی وارو ہے، اور اگر عہدِ نبویؐ تسمیہ چھوڑ دے تو تحقیقی قول کے مطابق شکار مباح نہیں ہوگا، اس نے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ"۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان حضرت عدی بن حاتم کی روایت میں ہے کہ: "اذا أرسلت كلبك وسميت فكل، قلت: فإن أخذ معه آخر؟ قال: لا تأكل، فإنك سميت على كلبك، ولم نسم على الآخر" (۳) (اگر تم نے پنا کتا چھوڑا اور تسمیہ پڑھا تو (شکار کو) کھاؤ، میں نے پوچھا: اگر اس کے

(۱) حاشیه من طایفه بن ۵۸۰۳۰۰ سده چهارم، الد جانی علی التشریح الکبیر ۴۰۳ ،  
۱۰۶، ۱۰۷، جوامع الاکلیل ۲۱۲۔

(۲) نمایندگان کنگره ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲

(۳) جوہرۃ ادا اُسلطت..... کی روایت بخاری (صحیح ۶۰۹، ۹ طبع  
انتقید) ورمسلم (۱۵۴۹، ۳ طبع) عیسیٰ ہارباہی (تعلیق) نے کی ہے لفظ  
مسلم کے ہیں۔

۱- کتب و اسناد خطی

۹۔ حنیف اور مالکیہ کی رائے میں ماکول انعم جانور کے شکار کے وقت تسمیہ پر حنا واجب ہے، اور اس سے "اللہ تعالیٰ کا نور ہے نہ کہ مخصوص" یا "بسم اللہ" یا "بور" یا "بسم اللہ و اللہ أكبر" یا "بسم اللہ" یا "بسم الرحمن الرحیم" اور درود شریف کا اضافہ نہیں کرے گا، تیر پھینکتے وقت "در مذہبت یافتہ (جانور) یا پردہ (چھوڑتے وقت گریبا ہو، رقد رت ہو تو تسمیہ شرط ہے، اس لئے کہ تیر پھینکنے والے اور جانور چھوڑنے والے کے فعل کا وہی وقت ہے، لہذا کسی وقت کا قہر ہوگا، میں گرجوں لے سے یا عدم قدرت کی وجہ سے ترک کروں تو (شکار) حامل ہوگا اور کھایا جائے گا، اور اگر اس پر رقد رت کے باوجود عمدہ تسمیہ ترک کرے تو نہیں کھایا جائے گا، اس لئے کہ حکم الہی ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُمَا لَمَّا يَبْدُوَنَّ لَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ" (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ آیا ہو بے شک یہ بے حکمی ہے) یعنی ان میں سے نہ کھاؤ، جن پر عمدہ قدرت کے باوجود تسمیہ ترک کر دیا گیا، اور مالکیہ میں سے ابن رشد نے اس سے اختلاف کیا ہے، "فرمایا ہے کہ: ذبح کی صحت کے لئے تسمیہ شرط نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے قول: "وَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُمَا لَمَّا يَبْدُوَنَّ لَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ" کا مصدب ہے جس مرد کو نہ کھاؤ جس کے ذبح کا قصد نہیں پایا ہو،

٤٠ سورة النحل - ١٢١ -

(۴) نهایه المحتاج مع المشرع ۸/۱۱۲.

(۳) سورة الف مائة



### ۱۰۔ تیمم کے وقت تسمیہ:

۱۱۔ تیمم کے وقت تسمیہ شروع ہوتی ہے، حنفیہ کے نزدیک مسنون ہے، مالکیہ کے نزدیک مندوب ہے، شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے، اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور شافعیہ کے نزدیک زیادہ مکمل: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں۔ اگر تیمم کے آغاز میں تسمیہ بھول جائے اور درمیان میں یا آئے تو پڑھ لے اور جابو جہر چھوڑ دے تو تیمم باطل نہیں ہوگا، اگر پڑھ لے گا تو واجب پائے گا<sup>(۱)</sup>۔

حنابلہ کے نزدیک تیمم کے وقت تسمیہ واجب ہے، اور وہ "بسم اللہ" ہے، اگر وہ الفاظ اس کے قائم مقام نہیں ہوں گے، اس کا وقت ابتدائے تیمم ہے، بھول جانے سے ساتھ ہو جانا ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "تجاوز اللہ عن المعصیۃ والحفظ والسمیۃ" (۲) (اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔۔۔) اور اگر درمیان میں یاد آ جائے تو تسمیہ کہے گا اور تیمم پورا کرے گا، اگر اُردھ اچھوڑ دے یہاں تک کہ بعض اعضا کا مسح کر لے اور کئے ہوئے فعل کو نہ دہرائے تو اس کی طہارت درست نہیں ہوگی، اس لئے کہ اس نے اپنی طہارت پر اللہ کا نام نہیں لیا ہے (۳)۔

### زحیراہم کام کے وقت تسمیہ:

۱۲۔ شافعیہ کا اتفاق ہے کہ ہر کام عبادت وغیرہ کے وقت تسمیہ شروع ہوتی ہے، جس قرآن کریم کی تلاوت اور اذان کے وقت، کشتی اور جانور پر سواری کے وقت، گھر اور مسجد میں داخل ہونے یا نکلنے کے وقت، چھانٹ رشتہ کرنے یا اس کے بچانے کے وقت، مباح جنسی

ساتھ دھرم (شکاری جانور) بھی شامل ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: مت کھا، اس سے کتم نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا ہے اور دھرم سے پر تسمیہ نہیں پڑھا ہے، حنابلہ کے نزدیک تسمیہ کے سلسلہ میں دھن اور شکار کے درمیان فرق یہ ہے کہ ذبح اپنے محل میں واقع ہوتا ہے تو تسمیہ بھولنے کی صورت میں اس میں تو ساق ہو سکتا ہے بین شکار میں تسمیہ بھولنے میں ساق نہیں ہوگا، اور امام احمد سے منقول ہے کہ اگر شکار کے وقت تسمیہ بھول جائے تو شکار مباح ہوگا، اگر کھایا جائے گا، ان سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر تیر پر تسمیہ بھول جائے تو مباح ہوگا، اگر شکاری جانور پر بھول جائے تو مباح نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup> مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "صيد" کی صلاحت۔

### ۱۰۔ کھاتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا:

۱۰۔ فقہاء کی رائے ہے کہ کھانا شروع کرتے وقت تسمیہ کہنا سنت ہے، اور اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں، اگر شروع میں تسمیہ بھول جائے تو باقی میں پڑھ لے، اگر یوں کہے "باسم اللہ اولہ و آخرہ" اس لئے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بنا کریم ﷺ نے فرمایا: "اذا اکل احدکم فليذكر اسم الله تعالى، فان نسي ان يذكر اسم الله فليقل: باسم الله اوله و آخره" (۲) (جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہے: باسم اللہ اولہ و آخرہ)۔

(۱) امی ۵۳۹/۸، ۵۳۰، ۵۳۱، مجمع سر ۵۳۲، ۵۵۶، ۵۵۷۔

(۲) حدیث "اد اکمل احکم" کی روایت ابو داؤد (۱۱۰/۳) طبع عزت عید دہلی اور ترمذی ۲۸۸/۳ طبع مصطفیٰ (لہذا) نے کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ ۱۱/۲۲، شرح الترمذی ۱۲۳/۲، ۱۲۴/۲، ۱۲۵/۲، ۱۲۶/۲، ۱۲۷/۲، ۱۲۸/۲، ۱۲۹/۲، ۱۳۰/۲، ۱۳۱/۲، ۱۳۲/۲، ۱۳۳/۲، ۱۳۴/۲، ۱۳۵/۲، ۱۳۶/۲، ۱۳۷/۲، ۱۳۸/۲، ۱۳۹/۲، ۱۴۰/۲، ۱۴۱/۲، ۱۴۲/۲، ۱۴۳/۲، ۱۴۴/۲، ۱۴۵/۲، ۱۴۶/۲، ۱۴۷/۲، ۱۴۸/۲، ۱۴۹/۲، ۱۵۰/۲، ۱۵۱/۲، ۱۵۲/۲، ۱۵۳/۲، ۱۵۴/۲، ۱۵۵/۲، ۱۵۶/۲، ۱۵۷/۲، ۱۵۸/۲، ۱۵۹/۲، ۱۶۰/۲، ۱۶۱/۲، ۱۶۲/۲، ۱۶۳/۲، ۱۶۴/۲، ۱۶۵/۲، ۱۶۶/۲، ۱۶۷/۲، ۱۶۸/۲، ۱۶۹/۲، ۱۷۰/۲، ۱۷۱/۲، ۱۷۲/۲، ۱۷۳/۲، ۱۷۴/۲، ۱۷۵/۲، ۱۷۶/۲، ۱۷۷/۲، ۱۷۸/۲، ۱۷۹/۲، ۱۸۰/۲، ۱۸۱/۲، ۱۸۲/۲، ۱۸۳/۲، ۱۸۴/۲، ۱۸۵/۲، ۱۸۶/۲، ۱۸۷/۲، ۱۸۸/۲، ۱۸۹/۲، ۱۹۰/۲، ۱۹۱/۲، ۱۹۲/۲، ۱۹۳/۲، ۱۹۴/۲، ۱۹۵/۲، ۱۹۶/۲، ۱۹۷/۲، ۱۹۸/۲، ۱۹۹/۲، ۲۰۰/۲، ۲۰۱/۲، ۲۰۲/۲، ۲۰۳/۲، ۲۰۴/۲، ۲۰۵/۲، ۲۰۶/۲، ۲۰۷/۲، ۲۰۸/۲، ۲۰۹/۲، ۲۱۰/۲، ۲۱۱/۲، ۲۱۲/۲، ۲۱۳/۲، ۲۱۴/۲، ۲۱۵/۲، ۲۱۶/۲، ۲۱۷/۲، ۲۱۸/۲، ۲۱۹/۲، ۲۲۰/۲، ۲۲۱/۲، ۲۲۲/۲، ۲۲۳/۲، ۲۲۴/۲، ۲۲۵/۲، ۲۲۶/۲، ۲۲۷/۲، ۲۲۸/۲، ۲۲۹/۲، ۲۳۰/۲، ۲۳۱/۲، ۲۳۲/۲، ۲۳۳/۲، ۲۳۴/۲، ۲۳۵/۲، ۲۳۶/۲، ۲۳۷/۲، ۲۳۸/۲، ۲۳۹/۲، ۲۴۰/۲، ۲۴۱/۲، ۲۴۲/۲، ۲۴۳/۲، ۲۴۴/۲، ۲۴۵/۲، ۲۴۶/۲، ۲۴۷/۲، ۲۴۸/۲، ۲۴۹/۲، ۲۵۰/۲، ۲۵۱/۲، ۲۵۲/۲، ۲۵۳/۲، ۲۵۴/۲، ۲۵۵/۲، ۲۵۶/۲، ۲۵۷/۲، ۲۵۸/۲، ۲۵۹/۲، ۲۶۰/۲، ۲۶۱/۲، ۲۶۲/۲، ۲۶۳/۲، ۲۶۴/۲، ۲۶۵/۲، ۲۶۶/۲، ۲۶۷/۲، ۲۶۸/۲، ۲۶۹/۲، ۲۷۰/۲، ۲۷۱/۲، ۲۷۲/۲، ۲۷۳/۲، ۲۷۴/۲، ۲۷۵/۲، ۲۷۶/۲، ۲۷۷/۲، ۲۷۸/۲، ۲۷۹/۲، ۲۸۰/۲، ۲۸۱/۲، ۲۸۲/۲، ۲۸۳/۲، ۲۸۴/۲، ۲۸۵/۲، ۲۸۶/۲، ۲۸۷/۲، ۲۸۸/۲، ۲۸۹/۲، ۲۹۰/۲، ۲۹۱/۲، ۲۹۲/۲، ۲۹۳/۲، ۲۹۴/۲، ۲۹۵/۲، ۲۹۶/۲، ۲۹۷/۲، ۲۹۸/۲، ۲۹۹/۲، ۳۰۰/۲، ۳۰۱/۲، ۳۰۲/۲، ۳۰۳/۲، ۳۰۴/۲، ۳۰۵/۲، ۳۰۶/۲، ۳۰۷/۲، ۳۰۸/۲، ۳۰۹/۲، ۳۱۰/۲، ۳۱۱/۲، ۳۱۲/۲، ۳۱۳/۲، ۳۱۴/۲، ۳۱۵/۲، ۳۱۶/۲، ۳۱۷/۲، ۳۱۸/۲، ۳۱۹/۲، ۳۲۰/۲، ۳۲۱/۲، ۳۲۲/۲، ۳۲۳/۲، ۳۲۴/۲، ۳۲۵/۲، ۳۲۶/۲، ۳۲۷/۲، ۳۲۸/۲، ۳۲۹/۲، ۳۳۰/۲، ۳۳۱/۲، ۳۳۲/۲، ۳۳۳/۲، ۳۳۴/۲، ۳۳۵/۲، ۳۳۶/۲، ۳۳۷/۲، ۳۳۸/۲، ۳۳۹/۲، ۳۴۰/۲، ۳۴۱/۲، ۳۴۲/۲، ۳۴۳/۲، ۳۴۴/۲، ۳۴۵/۲، ۳۴۶/۲، ۳۴۷/۲، ۳۴۸/۲، ۳۴۹/۲، ۳۵۰/۲، ۳۵۱/۲، ۳۵۲/۲، ۳۵۳/۲، ۳۵۴/۲، ۳۵۵/۲، ۳۵۶/۲، ۳۵۷/۲، ۳۵۸/۲، ۳۵۹/۲، ۳۶۰/۲، ۳۶۱/۲، ۳۶۲/۲، ۳۶۳/۲، ۳۶۴/۲، ۳۶۵/۲، ۳۶۶/۲، ۳۶۷/۲، ۳۶۸/۲، ۳۶۹/۲، ۳۷۰/۲، ۳۷۱/۲، ۳۷۲/۲، ۳۷۳/۲، ۳۷۴/۲، ۳۷۵/۲، ۳۷۶/۲، ۳۷۷/۲، ۳۷۸/۲، ۳۷۹/۲، ۳۸۰/۲، ۳۸۱/۲، ۳۸۲/۲، ۳۸۳/۲، ۳۸۴/۲، ۳۸۵/۲، ۳۸۶/۲، ۳۸۷/۲، ۳۸۸/۲، ۳۸۹/۲، ۳۹۰/۲، ۳۹۱/۲، ۳۹۲/۲، ۳۹۳/۲، ۳۹۴/۲، ۳۹۵/۲، ۳۹۶/۲، ۳۹۷/۲، ۳۹۸/۲، ۳۹۹/۲، ۴۰۰/۲، ۴۰۱/۲، ۴۰۲/۲، ۴۰۳/۲، ۴۰۴/۲، ۴۰۵/۲، ۴۰۶/۲، ۴۰۷/۲، ۴۰۸/۲، ۴۰۹/۲، ۴۱۰/۲، ۴۱۱/۲، ۴۱۲/۲، ۴۱۳/۲، ۴۱۴/۲، ۴۱۵/۲، ۴۱۶/۲، ۴۱۷/۲، ۴۱۸/۲، ۴۱۹/۲، ۴۲۰/۲، ۴۲۱/۲، ۴۲۲/۲، ۴۲۳/۲، ۴۲۴/۲، ۴۲۵/۲، ۴۲۶/۲، ۴۲۷/۲، ۴۲۸/۲، ۴۲۹/۲، ۴۳۰/۲، ۴۳۱/۲، ۴۳۲/۲، ۴۳۳/۲، ۴۳۴/۲، ۴۳۵/۲، ۴۳۶/۲، ۴۳۷/۲، ۴۳۸/۲، ۴۳۹/۲، ۴۴۰/۲، ۴۴۱/۲، ۴۴۲/۲، ۴۴۳/۲، ۴۴۴/۲، ۴۴۵/۲، ۴۴۶/۲، ۴۴۷/۲، ۴۴۸/۲، ۴۴۹/۲، ۴۵۰/۲، ۴۵۱/۲، ۴۵۲/۲، ۴۵۳/۲، ۴۵۴/۲، ۴۵۵/۲، ۴۵۶/۲، ۴۵۷/۲، ۴۵۸/۲، ۴۵۹/۲، ۴۶۰/۲، ۴۶۱/۲، ۴۶۲/۲، ۴۶۳/۲، ۴۶۴/۲، ۴۶۵/۲، ۴۶۶/۲، ۴۶۷/۲، ۴۶۸/۲، ۴۶۹/۲، ۴۷۰/۲، ۴۷۱/۲، ۴۷۲/۲، ۴۷۳/۲، ۴۷۴/۲، ۴۷۵/۲، ۴۷۶/۲، ۴۷۷/۲، ۴۷۸/۲، ۴۷۹/۲، ۴۸۰/۲، ۴۸۱/۲، ۴۸۲/۲، ۴۸۳/۲، ۴۸۴/۲، ۴۸۵/۲، ۴۸۶/۲، ۴۸۷/۲، ۴۸۸/۲، ۴۸۹/۲، ۴۹۰/۲، ۴۹۱/۲، ۴۹۲/۲، ۴۹۳/۲، ۴۹۴/۲، ۴۹۵/۲، ۴۹۶/۲، ۴۹۷/۲، ۴۹۸/۲، ۴۹۹/۲، ۵۰۰/۲، ۵۰۱/۲، ۵۰۲/۲، ۵۰۳/۲، ۵۰۴/۲، ۵۰۵/۲، ۵۰۶/۲، ۵۰۷/۲، ۵۰۸/۲، ۵۰۹/۲، ۵۱۰/۲، ۵۱۱/۲، ۵۱۲/۲، ۵۱۳/۲، ۵۱۴/۲، ۵۱۵/۲، ۵۱۶/۲، ۵۱۷/۲، ۵۱۸/۲، ۵۱۹/۲، ۵۲۰/۲، ۵۲۱/۲، ۵۲۲/۲، ۵۲۳/۲، ۵۲۴/۲، ۵۲۵/۲، ۵۲۶/۲، ۵۲۷/۲، ۵۲۸/۲، ۵۲۹/۲، ۵۳۰/۲، ۵۳۱/۲، ۵۳۲/۲، ۵۳۳/۲، ۵۳۴/۲، ۵۳۵/۲، ۵۳۶/۲، ۵۳۷/۲، ۵۳۸/۲، ۵۳۹/۲، ۵۴۰/۲، ۵۴۱/۲، ۵۴۲/۲، ۵۴۳/۲، ۵۴۴/۲، ۵۴۵/۲، ۵۴۶/۲، ۵۴۷/۲، ۵۴۸/۲، ۵۴۹/۲، ۵۵۰/۲، ۵۵۱/۲، ۵۵۲/۲، ۵۵۳/۲، ۵۵۴/۲، ۵۵۵/۲، ۵۵۶/۲، ۵۵۷/۲، ۵۵۸/۲، ۵۵۹/۲، ۵۶۰/۲، ۵۶۱/۲، ۵۶۲/۲، ۵۶۳/۲، ۵۶۴/۲، ۵۶۵/۲، ۵۶۶/۲، ۵۶۷/۲، ۵۶۸/۲، ۵۶۹/۲، ۵۷۰/۲، ۵۷۱/۲، ۵۷۲/۲، ۵۷۳/۲، ۵۷۴/۲، ۵۷۵/۲، ۵۷۶/۲، ۵۷۷/۲، ۵۷۸/۲، ۵۷۹/۲، ۵۸۰/۲، ۵۸۱/۲، ۵۸۲/۲، ۵۸۳/۲، ۵۸۴/۲، ۵۸۵/۲، ۵۸۶/۲، ۵۸۷/۲، ۵۸۸/۲، ۵۸۹/۲، ۵۹۰/۲، ۵۹۱/۲، ۵۹۲/۲، ۵۹۳/۲، ۵۹۴/۲، ۵۹۵/۲، ۵۹۶/۲، ۵۹۷/۲، ۵۹۸/۲، ۵۹۹/۲، ۶۰۰/۲، ۶۰۱/۲، ۶۰۲/۲، ۶۰۳/۲، ۶۰۴/۲، ۶۰۵/۲، ۶۰۶/۲، ۶۰۷/۲، ۶۰۸/۲، ۶۰۹/۲، ۶۱۰/۲، ۶۱۱/۲، ۶۱۲/۲، ۶۱۳/۲، ۶۱۴/۲، ۶۱۵/۲، ۶۱۶/۲، ۶۱۷/۲، ۶۱۸/۲، ۶۱۹/۲، ۶۲۰/۲، ۶۲۱/۲، ۶۲۲/۲، ۶۲۳/۲، ۶۲۴/۲، ۶۲۵/۲، ۶۲۶/۲، ۶۲۷/۲، ۶۲۸/۲، ۶۲۹/۲، ۶۳۰/۲، ۶۳۱/۲، ۶۳۲/۲، ۶۳۳/۲، ۶۳۴/۲، ۶۳۵/۲، ۶۳۶/۲، ۶۳۷/۲، ۶۳۸/۲، ۶۳۹/۲، ۶۴۰/۲، ۶۴۱/۲، ۶۴۲/۲، ۶۴۳/۲، ۶۴۴/۲، ۶۴۵/۲، ۶۴۶/۲، ۶۴۷/۲، ۶۴۸/۲، ۶۴۹/۲، ۶۵۰/۲، ۶۵۱/۲، ۶۵۲/۲، ۶۵۳/۲، ۶۵۴/۲، ۶۵۵/۲، ۶۵۶/۲، ۶۵۷/۲، ۶۵۸/۲، ۶۵۹/۲، ۶۶۰/۲، ۶۶۱/۲، ۶۶۲/۲، ۶۶۳/۲، ۶۶۴/۲، ۶۶۵/۲، ۶۶۶/۲، ۶۶۷/۲، ۶۶۸/۲، ۶۶۹/۲، ۶۷۰/۲، ۶۷۱/۲، ۶۷۲/۲، ۶۷۳/۲، ۶۷۴/۲، ۶۷۵/۲، ۶۷۶/۲، ۶۷۷/۲، ۶۷۸/۲، ۶۷۹/۲، ۶۸۰/۲، ۶۸۱/۲، ۶۸۲/۲، ۶۸۳/۲، ۶۸۴/۲، ۶۸۵/۲، ۶۸۶/۲، ۶۸۷/۲، ۶۸۸/۲، ۶۸۹/۲، ۶۹۰/۲، ۶۹۱/۲، ۶۹۲/۲، ۶۹۳/۲، ۶۹۴/۲، ۶۹۵/۲، ۶۹۶/۲، ۶۹۷/۲، ۶۹۸/۲، ۶۹۹/۲، ۷۰۰/۲، ۷۰۱/۲، ۷۰۲/۲، ۷۰۳/۲، ۷۰۴/۲، ۷۰۵/۲، ۷۰۶/۲، ۷۰۷/۲، ۷۰۸/۲، ۷۰۹/۲، ۷۱۰/۲، ۷۱۱/۲، ۷۱۲/۲، ۷۱۳/۲، ۷۱۴/۲، ۷۱۵/۲، ۷۱۶/۲، ۷۱۷/۲، ۷۱۸/۲، ۷۱۹/۲، ۷۲۰/۲، ۷۲۱/۲، ۷۲۲/۲، ۷۲۳/۲، ۷۲۴/۲، ۷۲۵/۲، ۷۲۶/۲، ۷۲۷/۲، ۷۲۸/۲، ۷۲۹/۲، ۷۳۰/۲، ۷۳۱/۲، ۷۳۲/۲، ۷۳۳/۲، ۷۳۴/۲، ۷۳۵/۲، ۷۳۶/۲، ۷۳۷/۲، ۷۳۸/۲، ۷۳۹/۲، ۷۴۰/۲، ۷۴۱/۲، ۷۴۲/۲، ۷۴۳/۲، ۷۴۴/۲، ۷۴۵/۲، ۷۴۶/۲، ۷۴۷/۲، ۷۴۸/۲، ۷۴۹/۲، ۷۵۰/۲، ۷۵۱/۲، ۷۵۲/۲، ۷۵۳/۲، ۷۵۴/۲، ۷۵۵/۲، ۷۵۶/۲، ۷۵۷/۲، ۷۵۸/۲، ۷۵۹/۲، ۷۶۰/۲، ۷۶۱/۲، ۷۶۲/۲، ۷۶۳/۲، ۷۶۴/۲، ۷۶۵/۲، ۷۶۶/۲، ۷۶۷/۲، ۷۶۸/۲، ۷۶۹/۲، ۷۷۰/۲، ۷۷۱/۲، ۷۷۲/۲، ۷۷۳/۲، ۷۷۴/۲، ۷۷۵/۲، ۷۷۶/۲، ۷۷۷/۲، ۷۷۸/۲، ۷۷۹/۲، ۷۸۰/۲، ۷۸۱/۲، ۷۸۲/۲، ۷۸۳/۲، ۷۸۴/۲، ۷۸۵/۲، ۷۸۶/۲، ۷۸۷/۲، ۷۸۸/۲، ۷۸۹/۲، ۷۹۰/۲، ۷۹۱/۲، ۷۹۲/۲، ۷۹۳/۲، ۷۹۴/۲، ۷۹۵/۲، ۷۹۶/۲، ۷۹۷/۲، ۷۹۸/۲، ۷۹۹/۲، ۸۰۰/۲، ۸۰۱/۲، ۸۰۲/۲، ۸۰۳/۲، ۸۰۴/۲، ۸۰۵/۲، ۸۰۶/۲، ۸۰۷/۲، ۸۰۸/۲، ۸۰۹/۲، ۸۱۰/۲، ۸۱۱/۲، ۸۱۲/۲، ۸۱۳/۲، ۸۱۴/۲، ۸۱۵/۲، ۸۱۶/۲، ۸۱۷/۲، ۸۱۸/۲، ۸۱۹/۲، ۸۲۰/۲، ۸۲۱/۲، ۸۲۲/۲، ۸۲۳/۲، ۸۲۴/۲، ۸۲۵/۲، ۸۲۶/۲، ۸۲۷/۲، ۸۲۸/۲، ۸۲۹/۲، ۸۳۰/۲، ۸۳۱/۲، ۸۳۲/۲، ۸۳۳/۲، ۸۳۴/۲، ۸۳۵/۲، ۸۳۶/۲، ۸۳۷/۲، ۸۳۸/۲، ۸۳۹/۲، ۸۴۰/۲، ۸۴۱/۲، ۸۴۲/۲، ۸۴۳/۲، ۸۴۴/۲، ۸۴۵/۲، ۸۴۶/۲، ۸۴۷/۲، ۸۴۸/۲، ۸۴۹/۲، ۸۵۰/۲، ۸۵۱/۲، ۸۵۲/۲، ۸۵۳/۲، ۸۵۴/۲، ۸۵۵/۲، ۸۵۶/۲، ۸۵۷/۲، ۸۵۸/۲، ۸۵۹/۲، ۸۶۰/۲، ۸۶۱/۲، ۸۶۲/۲، ۸۶۳/۲، ۸۶۴/۲، ۸۶۵/۲، ۸۶۶/۲، ۸۶۷/۲، ۸۶۸/۲، ۸۶۹/۲، ۸۷۰/۲، ۸۷۱/۲، ۸۷۲/۲، ۸۷۳/۲، ۸۷۴/۲، ۸۷۵/۲، ۸۷۶/۲، ۸۷۷/۲، ۸۷۸/۲، ۸۷۹/۲، ۸۸۰/۲، ۸۸۱/۲، ۸۸۲/۲، ۸۸۳/۲، ۸۸۴/۲، ۸۸۵/۲، ۸۸۶/۲، ۸۸۷/۲، ۸۸۸/۲، ۸۸۹/۲، ۸۹۰/۲، ۸۹۱/۲، ۸۹۲/۲، ۸۹۳/۲، ۸۹۴/۲، ۸۹۵/۲، ۸۹۶/۲، ۸۹۷/۲، ۸۹۸/۲، ۸۹۹/۲، ۹۰۰/۲، ۹۰۱/۲، ۹۰۲/۲، ۹۰۳/۲، ۹۰۴/۲، ۹۰۵/۲، ۹۰۶/۲، ۹۰۷/۲، ۹۰۸/۲، ۹۰۹/۲، ۹۱۰/۲، ۹۱۱/۲، ۹۱۲/۲، ۹۱۳/۲، ۹۱۴/۲، ۹۱۵/۲، ۹۱۶/۲، ۹۱۷/۲، ۹۱۸/۲، ۹۱۹/۲، ۹۲۰/۲، ۹۲۱/۲، ۹۲۲/۲، ۹۲۳/۲، ۹۲۴/۲، ۹۲۵/۲، ۹۲۶/۲، ۹۲۷/۲، ۹۲۸/۲، ۹۲۹/۲، ۹۳۰/۲، ۹۳۱/۲، ۹۳۲/۲، ۹۳۳/۲، ۹۳۴/۲، ۹۳۵/۲، ۹۳۶/۲، ۹۳۷/۲، ۹۳۸/۲، ۹۳۹/۲، ۹۴۰/۲، ۹۴۱/۲، ۹۴۲/۲، ۹۴۳/۲، ۹۴۴/۲، ۹۴۵/۲، ۹۴۶/۲، ۹۴۷/۲، ۹۴۸/۲، ۹۴۹/۲، ۹۵۰/۲، ۹۵۱/۲، ۹۵۲/۲، ۹۵۳/۲، ۹۵۴/۲، ۹۵۵/۲، ۹۵۶/۲، ۹۵۷/۲، ۹۵۸/۲، ۹۵۹/۲، ۹۶۰/۲، ۹۶۱/۲، ۹۶۲/۲، ۹۶۳/۲، ۹۶۴/۲، ۹۶۵/۲، ۹۶۶/۲، ۹۶۷/۲، ۹۶۸/۲، ۹۶۹/۲، ۹۷۰/۲، ۹۷۱/۲، ۹۷۲/۲، ۹۷۳/۲، ۹۷۴/۲، ۹۷۵/۲، ۹۷۶/۲، ۹۷۷/۲، ۹۷۸/۲، ۹۷۹/۲، ۹۸۰/۲، ۹۸۱/۲، ۹۸۲/۲، ۹۸۳/۲، ۹۸۴/۲، ۹۸۵/۲، ۹۸۶/۲، ۹۸۷/۲، ۹۸۸/۲، ۹۸۹/۲، ۹۹۰/۲، ۹۹۱/۲، ۹۹۲/۲، ۹۹۳/۲، ۹۹۴/۲، ۹۹۵/۲، ۹۹۶/۲، ۹۹۷/۲، ۹۹۸/۲، ۹۹۹/۲، ۱۰۰۰/۲، ۱۰۰۱/۲، ۱۰۰۲/۲، ۱۰۰۳/۲، ۱۰۰۴/۲، ۱۰۰۵/۲، ۱۰۰۶/۲، ۱۰۰۷/۲، ۱۰۰۸/۲، ۱۰۰۹/۲، ۱۰۱۰/۲، ۱۰۱۱/۲، ۱۰۱۲/۲، ۱۰۱۳/۲، ۱۰۱۴/۲، ۱۰۱۵/۲، ۱۰۱۶/۲، ۱۰۱۷/۲، ۱۰۱۸/۲، ۱۰۱۹/۲، ۱۰۲۰/۲، ۱۰۲۱/۲، ۱۰۲۲/۲، ۱۰۲۳/۲، ۱۰۲۴/۲، ۱۰۲۵/۲، ۱۰۲۶/۲، ۱۰۲۷/۲، ۱۰۲۸/۲، ۱۰۲۹/۲، ۱۰۳۰/۲، ۱۰۳۱/۲، ۱۰۳۲/۲، ۱۰۳۳/۲، ۱۰۳۴/۲، ۱۰۳۵/۲، ۱۰۳۶/۲، ۱۰۳۷/۲، ۱۰۳۸/۲، ۱۰۳۹/۲، ۱۰۴۰/۲، ۱۰۴۱/۲، ۱۰۴۲/۲، ۱۰۴۳/۲، ۱۰۴۴/۲، ۱۰۴۵/۲، ۱۰۴۶/۲، ۱۰۴۷/۲، ۱۰۴۸/۲، ۱۰۴۹/۲، ۱۰۵۰/۲، ۱۰۵۱/۲، ۱۰۵۲/۲، ۱۰۵۳/۲، ۱۰۵۴/۲، ۱۰۵۵/۲، ۱۰۵۶/۲، ۱۰۵۷/۲، ۱۰۵۸/۲، ۱۰۵۹/۲، ۱۰۶۰/۲، ۱۰۶۱/۲، ۱۰۶۲/۲، ۱۰۶۳/۲، ۱۰۶۴/۲، ۱۰۶۵/۲، ۱۰۶۶/۲، ۱۰۶۷/۲، ۱۰۶۸/۲، ۱۰۶۹/۲، ۱۰۷۰/۲، ۱۰۷۱/۲، ۱۰۷۲/۲، ۱۰۷۳/۲، ۱۰۷۴/۲، ۱۰۷۵/۲، ۱۰۷۶/۲، ۱۰۷۷/۲، ۱۰۷۸/۲، ۱۰۷۹/۲، ۱۰۸۰/۲، ۱۰۸۱/۲، ۱۰۸۲/۲، ۱۰۸۳/۲، ۱۰۸۴/۲، ۱۰۸۵/۲، ۱۰۸۶/۲، ۱۰۸۷/۲، ۱۰۸۸/۲، ۱۰۸۹/۲، ۱۰



۱- تعلقہ الفاظ:

الف- خبر:

۲- خبر مجزئہ "ہل" اور اس کے بعد "لے" کی طرف سے ہوتی ہے، بشارت سرف مجزئہ "ہل" کی طرف سے ہوتی ہے، "خبر چچی" ورجھوئی ہوتی ہے۔ خوش کن ہو یا ناخوش کن، جب بشارت عموم، چچی خوش کن خبر کے ساتھ خاص ہوتی ہے (۲)۔

## بشارت

تعریف:

۱- بشارت (ب کے زیر کے ساتھ) انسان و ہرے کو جس چیز کے ذریعہ بشارت دے، "ب کے پیش کے ساتھ" کسی امر کی بشارت دینے والے شخص کو جو چیز دی جائے، جیسے کام کرنے والے کی اہمیت کو دلالت دیتے ہیں، بن الاثر فرماتے ہیں: بشارت (پیش کے ساتھ) جو شیر (بشارت دینے والے) کو دیا جائے، "ب کے زیر کے ساتھ" سم ہے، بشر یعنی سر سے یہ لفظ اس لئے بنایا گیا ہے کہ یہ انسان کی آمد و پیٹائی کو نمایاں کرتا ہے، "لوگ اس کے" "میرا نام خوشخبری حاصل کرتے ہیں، یعنی غرض غرض کو بشارت دیتے ہیں، بشارت جب مطلق بولا جائے تو اس سے خبر کی بشارت مراد ہوتی ہے، قید انکار سے کی بشارت کے لئے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "الْبَشِيرُ لَهُمْ بِغُلَابٍ أَلْبِيمٍ" (۱) (پس آپ ان میں مذاب و رفاک کی خوش خبری سن دیجئے)۔

فقہاء کی اصطلاح میں اس لفظ کا استعمال اس معنی سے الگ نہیں ہے (۲)۔

(۱) سورۃ آل عمران ۴۱۔

(۲) لسان العرب، تاج المعرب، المصباح المہر: ۵۲، "بشر"، المذبح ۵۲، طبع اوس ۱۳۴۷ھ، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۲، طبع بیروت، کتاب الفتاح ۵/۱۳، مکتبۃ العصر اللہیہ، المیزان، المذبح ۵۸، طبع دار المعرفہ بیروت، تفسیر القرطبی ۲۳۸، طبع دار المکتب المہر یہ ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء، طبع المکتبۃ المدینہ ۵۹۔

ب- جمل (معادہ):

۳- جمل لغت میں اس چیز کا نام ہے جو فائدہ دے اور اس کے سے اس کے عمل پر متعین کرتا ہے۔

جمل اصطلاح میں اس متعین، معصوم مشقت میں عمل پر طے شدہ متعین غرض کا نام ہے (۳)۔

اجناسی حکم:

۴- لوگوں کو ایسی بات کی خبر دینا جو ان میں خوشی برے مرستجب ہے، اس لئے کہ اس بابت قرآن کریم کی آیت: "وَأَنذَرْتُكُمْ يَوْمَ الْبُرْجِ" اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَمَنُشِرُ الْبُيُوتِ" وَاَعْمُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّ لَهُمْ

(۱) تفسیر فخر الرازی ۲/۱۲۶، طبع المکتبۃ المدینہ، مصر۔

(۲) المذبح ۵۸، طبع دار المعرفہ بیروت، المصباح المہر فی المذبح۔

(۳) شرح المصباح ۲/۱۲۶، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، اردبیل۔

(۴) نہایۃ المحتاج ۲/۱۲۶، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، اردبیل۔

## بشارت ۴

قبول کرو۔

حضرت کعب کے قصہ میں ہے کہ جب قبولیت تو پہ کی خوشخبری  
 دینے والا آیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور بشارت دینے  
 والے کو اس کی بشارت کے بدلہ میں پہنا دیا۔ نبی نے قاضی عیاض  
 سے نقل کیا ہے: "وہ فرماتے ہیں کہ: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا اور  
 آخرت کے کسی خوش کن امر کی بشارت ہمہ رک ہوگی دینا، اور  
 بشارت دینے والے کو عمل (نعام) دینا چاہیے۔"

حضرت کعب کی حدیث میں خبر کی بشارت دینے میں سبقت  
 لینے کے جو ذکر کیا ہے (۲)۔

جس شخص کو کسی خوش کن امر کی بشارت دی جائے، اس کے سے  
 مستحب ہے کہ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، اس لئے کہ حضرت عمرو بن  
 مسمون سے روایت ہے جو حضرت عمر بن خطاب کے قتل کے واقعہ  
 کے ذکر میں مقام دُفن کے بارے میں مشورہ سے متعلق طویل حدیث  
 میں امام بخاری نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے صاحب  
 زادہ عبداللہ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ کہیں بھی ان کے  
 ہاتھوں پر تھا، (حضور انور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) کے ساتھ  
 دُفن ہونے کی اجازت دے دیں، جب حضرت عبداللہؓ گئے تو  
 حضرت عمرؓ نے پوچھا: یا جو اب لائے؟ عرض کیا جو آپؐ پسند کر رہے  
 تھے اے میرے مومنین، اس نے اجازت مرحمت فرمادی ہے، تو  
 حضرت عمرؓ نے فرمایا: الحمد للہ میرے سے کوئی چیز اس سے زیادہ نام نہ  
 تھی (۳)۔

جَنَابِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَشْيَاءُ كَلَّمَا رَدَقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرِهِ  
 رَدَقًا لَقُوا هَمًّا أَلَمِي رَدَقًا مِنْ قَبْلِ وَأَنُوا بِهِ مُشَابِهًا وَلَهُمْ  
 فِيهَا أَرْوَاحٌ مُصَفَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا جَالِسُونَ (۱) "اور ان لوگوں کو  
 خوشخبری سے پہنچے جو یہاں لائے، "رنیل عمل" کے ان کے لئے  
 (بہشت کے) بارش ہیں کہ ان کے نیچے، ریابہر رہے ہوں گے انہیں  
 جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ بول نہیں گے کہ یہ میری ہے  
 جو میں (اس سے) قبل مل چکا ہے اور نہیں وہ (باقی)، یا ہی جائے گا  
 ملتا جلتا ہو اور ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان (بہشتوں)  
 میں ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔ اور اسی طرح احادیث بھی وارد ہیں،  
 مثلاً بخاری و مسند میں مروی حضرت کعب بن مالک کی تو پہ کے قصہ واپس  
 حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: "میں نے پکارنے والے کو سنا جو بلند آواز  
 سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک خوشخبری لو، پھر لوگ ہمیں خوشخبری  
 دینے آئے لگے، میں رسول اللہ ﷺ کا قصد کر کے نکلا، لوگ مجھ سے  
 جوق در جوق ملتے، تو پہ پر مبارکباد پیش کرتے، کہتے: مبارک ہو  
 کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کی تو پہ قبول فرمائی ہے، یہاں تک کہ میں مسجد  
 نبوی میں داخل ہوا، دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ یوسف فرماتے، ارادہ  
 صحیح پر کام ہیں، حضرت طلحہؓ میں جید اللہؓ ٹھہر رہے تھے، ہوئے آئے، مجھ  
 سے مصافحہ کیا، مبارک ہو، کی، حضرت کعبؓ حضرت طلحہؓ کی اس نرم  
 ہوشی کو میں بہتے تھے، حضرت کعبؓ فرماتے تھے: پھر جب میں نے  
 رسول اللہ ﷺ کو سہم کیا تو آپؐ علیہ السلام کا رخسارے نور و شہی سے  
 منور ہو رہا تھا، فرمایا: "ابشر بخیر یومہ مر علیک مدد وللتک  
 امک" (۲) "تم اپنی زندگی کے سب سے بہتر دن کی خوشخبری

(۱) سورہ بقرہ ۲۵۵

(۲) الفتوحات المربیہ ۱/۱۶۱ ص ۳۱۷ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حدیث حضرت  
 کعب بن مالک کی روایت بخاری (صحیح ۸/۱۱۳ طبع المستقیم) اور مسلم  
 (صحیح ۲/۱۲۸، ۲/۱۳۰ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

(۱) صحیح مسلم مع شرح لابی ۱/۷۳ طبع مطبعہ المسعودیہ۔

(۲) فتح الباری ۸/۱۲۳ طبع المستقیم۔

(۳) الفتوحات المربیہ ۱/۱۶۱ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حدیث حضرت  
 عمر بن مسمون کی روایت بخاری (صحیح ۸/۱۱۳ طبع  
 المستقیم) نے کی ہے۔

## بشارت ۵

### بحث کے مقامات:

۵۔ قرآن کریم میں بشارت کا ارتقا ہے، حدیث نبوی میں بھی بشارت کے کچھ احکام «بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل کا بیان آیا ہے، فقہاء نے انہیں کے باب میں اس کا ارتقا ہے۔ کتب آداب شریعہ میں بھی بشارت کا حکم اور کسی ہر کی بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل بیان ہوا ہے۔



معاذ کا جہاٹ ہے کہ بشارت مجھ اول سے ہوتی ہے خود وہ تھا بویا دھرم کے ساتھ جس نے کسی شخص نے پہلے میرے غلاموں میں سے جو مجھے یہی خوش خبری دے گا وہ آزاد ہے۔ پھر اس کے غلاموں میں سے ایک یا چند نے سے خوش خبری دی تو سب سے پہلے (خوش خبری دینے والے) آزاد ہوگا (۱) فقہاء نے متعدد مقامات پر یہ روایات دُرِ زمانہ میں (۲)۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابن مسعود کے پاس سے گذرے، وہ اس پر چڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”من أحب ان يقرأ القرآن عصا طربها كما نزل فليقرأ بقراءه ابن أم عبد، فابتدأ إليه أبو بكر وعمر رضي الله عنهما بالمشارة، فسبق أبو بكر عمر، فكان ابن مسعود يقول بشروني أبو بكر، وأخبرني عمر“ (۳) (جو چاہے قرآن اس طرح ترتیازہ پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو ابن ام عبد کی طرح پڑھے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما انہیں بشارت دینے والے تھے، حضرت ابو بکر حضرت عمر سے پہلے پہنچ گئے تو حضرت ابن مسعود مارتے تھے، ابو بکر نے مجھے بشارت دی، عمر نے مجھے خبر دی)۔ بشارت دینے کی طرح مستحب ہے اگر اس سے اللہ کی رضا مقسم ہو (۴)۔

(۱) تفسیر القرطبی: آیت ”وَنَسُورُ الْبَيْنِ أَفْئُونَ“ کے تحت ۱۳۸/۱ طبع دار لکھنؤ مصر یہ ۱۳۵۳ھ تفسیر قرطبی ۱۳۶/۲، مکتبہ المیزان مصر (۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲-۱۱۳ طبع بیروت، المیزان ۸۸ طبع دار المعرفہ بیروت، کشاف القناع ۳۱۳ طبع مکتبہ مصر المیزان مصر (۳) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲ طبع بیروت۔ حدیث ”من أحب ان یقرأ القرآن“ کی روایت احمد (۱/۱ طبع المیزان) و در حاکم (۳/۱۸ طبع دار المعرفہ) العارف المیزانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور اس سے حاشیہ کیا ہے۔ (۴) کتب القناع ۳۱۸-۳۱۹ مکتبہ مصر المیزان مصر

اجمالی حکم:

۴- انسان کے منہ کے پانی کے بارے میں اصل یہ ہے کہ وہ پاک ہے جب تک کہ کوئی نجاست اسے پاک نہ کر دے (۱)۔

بصاق (تھوک) کے بعض مخصوص احکام ہیں، تھوک پھینکنا مسجد میں حرام ہے۔ اور اس کی پیادوں پر مکرہ ہے (۲)۔

پس اگر مازی مسجد میں تھوک اے تو ضروری ہے کہ وہ سے اُن نرے، اس لئے کہ مسجد میں تھوکنا خطی ہے، جس کا کفارہ اس کو دُفن کر دینا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے: ”البصاق طمی المسجد خطیئة، و کھارتھا دفنھا“ (۳) (مسجد میں تھوک خن ہے اور اس کا کفارہ اس کا دُفن ہے)۔

اس سلسلہ میں مشہور یہ ہے کہ تھوک کو مسجد کی مٹی اور ریت میں دُفن کر دے اگر مسجد میں مٹی یا ریت دُفید ہو، اگر نہ ہو تو مٹی یا کپڑے کے کھرے دُفید سے یا ماتھ سے اور اس کو دُفینا اس لئے (۴)۔

اسی طرح مسجد کی پیادوں پر، اپنے سامنے کھڑے ہو کر، پٹائیوں کے پر پان کے نیچے پھینک دے، بلکہ اپنے کپڑے کے یک کفارہ میں تھوک رکھنے کو مل لے، اس سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے بلکہ ایک بار بار ادرعت سے دُفینا کرے۔ اور اگر مسجد کی مٹی میں تھوکا ہو تو ضروری ہے کہ اسے دُفن کر دے اور اگر مجبوری کی حالت میں ہو تو پٹائی کے اوپر تھوکانا اس کے نیچے پھینک دے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ”و اگر مسجد میں پٹائیاں نہ ہوں تو اسے مٹی میں دُفن کر دے، زمین کے اوپر نہ

## بصاق

تعریف:

۱- بصاق: منہ کا پانی جب دہر نکل آئے (تھوک)۔ کہا جاتا ہے: ”بصق یصق بصاقاً“، ”بصاق“ کو ”بزا“ اور ”بزا“ بھی کہتے ہیں جو اہل کی قبیل سے ہے (۱)۔

متعدد الفاظ:

ن- تفل:

۲- تفل لنت میں صق (تھوکنے) کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: تفل یتفل و یتفل تفلًا، جب تھوک دے۔

تفل ہائلم کا مطلب اس طرح پھونکنا کہ کچھ تھوک بھی نکل آئے، اگر صرف پھونک ہو تو تھوک نہ ہو تو اسے ”تفل“ کہیں گے، تفل بھی بزا (تھوک) کے مشابہ ہے، لیکن اس سے کم ہوتا ہے، سب سے پہلے بزا ہوتا ہے، پھر تفل پھر تفل (پتھوک) (۲)۔

ب- سب:

۳- تھوک جو منہ سے بہہ جائے (۳)۔

(۱) لسان العرب، ترتیب القاموس المحیط، لمصباح الحیر، مختار الصحاح مادہ ”صق“ و ”بزا“۔

(۲) لسان العرب مادہ ”تفل“ مجمع مسلم ص ۳۳۳ المجموع شرح طہر ب ص ۲۰۹۔

(۳) الصحاح، مختار الصحاح، ترتیب القاموس المحیط، لمصباح الحیر، لسان العرب مادہ ”سب“۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ص ۹۳۔

(۲) الاشیاء و الظاہر لابن کیم ص ۵۷ اعلام المساجد ص ۳۰۸۔

(۳) حدیث البصاق فی المسجد ص ۱۰۱ و ۱۰۲ (مجموع) ص ۵۔

طبع التقریر اور مسلم (۱/۳۹۰ طبع المجلد) سے کیا ہے۔

(۴) المجموع شرح لمصباح ص ۱۰۱ اعلام المساجد ص ۳۰۸۔

### بصاق ۳

چھوڑ دے<sup>(۱)</sup>۔

گر مسجد کے طہ و مقام پر ہو تو اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ پچھلے پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب تھو کے<sup>(۲)</sup>۔  
 اگر کوئی شخص کسی دھرم کے مسجد کے اندر تھوکتا، دیکھتا ہے کہ اس پر ضروری ہے کہ تھو کرے، اور اگر تھو کرے تو تھو کرے، اور اگر کوئی شخص مسجد میں تھوک وغیرہ دیکھتے تو مسنون ہے کہ اس کو بائیں رخ یا دایرہ چھینک دے، اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ خوشبو لگا دے۔

اور یہ جو بہت سارے لوگ کرتے ہیں کہ اگر تھوک، یا یا تھوک دیکھ تو اس کو اس جوتے کے چلے حصہ سے ریزہ پیتے ہیں جس سے گندگیوں اور نجاستوں کو روک دیا جائے، یہ حرام ہے، اس لئے کہ اس صورت میں مسجد کی مزیہ مایہ کی گندگی لازم آتی ہے۔

ایسا کام کسی کو کرتے ہوئے دیکھنے والے شخص پر اس کی گھیر اپنی شرط کے ساتھ ضروری ہے<sup>(۳)</sup>۔

ترتیب یہ ہے کہ کسی حد تک تھوک سے چھو جا رہا نہیں ہے اور بچوں کے مصعم کی ذمہ داری ہے کہ ان کو ایسا کرنے سے منع کرے<sup>(۴)</sup>۔

روزہ دار کے حق میں اس کے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی تھو یا تھوک جو منہ کے اندر رہی ہو باہر نکلنے سے پہلے نکل جائے تو اس کا روبرو نہیں ٹوٹنے کا حتیٰ کہ اگر وہ منہ میں جمع بھی کر لے اور نکل جائے<sup>(۵)</sup>۔ اور اگر تھوک منہ سے باہر نکل جائے اور منہ سے جدا

ہو جائے۔ پھر اس کو منہ میں دیکھ لائے اور نکل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ

جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی کسی دھرم کے تھوک نکل جائے کہ

اگر عسکوں نے یا پڑھنے وغیرہ کے وقت اپنے لب سے دھنوں

ہو کر ہو جائیں اور اسے نکل جائے تو ضرورت کی وجہ سے اس کا

روزہ فاسد نہیں ہوگا<sup>(۶)</sup>، اور اگر قلی کرنے کے بعد منہ میں تری باقی

رہے اور اس کو تھوک کے ساتھ نکل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا<sup>(۷)</sup>۔

اور روزی نے اپنے تھوک سے اچھا کھانا کھانا پھر سے حسب

عامت اسلامی کے اور اس منہ میں دوبارہ والا تھوک اچھا کھانا پر کسی تری

جو واحد ہو جائے یہ ہو تو اپنے تھوک کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا،

بلکہ خلاف اس کے کہ تری جدا ہو جائے والی ہو<sup>(۸)</sup>۔



(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۱۱۱، مجمع المصابیح ۱/۲۱۶۔

(۲) بعضی لائن قدیمہ ۱۳/۲۱۳ طبع ریاض المصنف، قلیوبی وغیرہ ۱/۹۳، المجموع شرح المصوب ۱/۱۰۰۔

(۳) المجموع شرح المصوب ۱/۱۰۱، اعلام المساجد احکام المساجد ص ۳۰۸۔

(۴) حاشیہ سنائی علی شرح الترمذی علی مختصر قلیل ۱/۳۰۔

(۵) شرح الترمذی علی مختصر قلیل ۲/۲۰۵، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر

۱/۵۳۵، المعواک الدردانی ۱/۵۹۵، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳، لکھنؤ علی الدردانی ۱/۱۰۱ طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۳) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی مدارق ۲/۹۸ طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۴) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدردانی ۱/۱۰۱ طبع دار احیاء التراث العربی۔

دار احیاء التراث العربی، المجموع شرح المصوب ۱/۱۰۱، قلیوبی وغیرہ ۱/۹۳۔

ہوتی۔

ان طرح خط آنکھ ضائع کرنے پر بھی دیت، جب ہوتی ہے،  
اور عاقلہ پر بوجب ہوتا ہے۔  
اس کی تحصیل بنائیات میں دیکھی جائے گی۔

## بصر

نماز میں دھر دھر دیکھنا:

۳- علماء کا اجماع ہے کہ خشوع و خضوع اختیار کرنا اور غافل کرنے  
وہل چیز سے نکادہ بچی رکھنا مستحب ہے، دھر دھر دیکھنا اور آسمان کی  
طرف نکادہ اٹھانا مکروہ ہے، نمازی کے لئے مستحب ہے کہ کھڑا ہو تو  
سجدہ کے مقام پر نظر رکھے، رکوع میں دونوں قدموں پر نگاہ رکھنا، سجدہ  
میں اپنی ناک کی بائیں پر نظر رکھنا اور تشہد کی حالت میں پٹی گود میں  
دیکھنا مستحب ہے۔

بین سادات الخوف (خوف کی مار) میں ترشمن سے ہوتا، ترشمن  
کی جانب نظر رکھی جائے گی، اسی کے قائل مضبوط ہیں، یہی مذہبہ کی  
ایک روایت ہے، "ترشمنیہ کا ایک قول یہ ہے کہ مسنون ہے۔

ان کے دوسرے قول کے مطابق اور حنابلہ کے نزدیک پوری نماز  
میں اپنے سجدہ کے مقام پر نظر رکھی جائے گی (۲)، اس سے کہ بخاری  
نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
"ما بال أقوام یوفعون أبصارهم إلی السماء فی صلاتهم،  
فاشتد قولہ فی دلک حتی قال: لیستھن عن دلک، أو

تعریف:

۱- بصر وہ قوت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنکھ میں دویت فرمایا ہے،  
جس کی وجہ سے روشنی، رنگ اور شکلوں کا ادراک ہوتا ہے، کہا جاتا  
ہے: "أبصرته برؤية العین أبصاراً" میں نے اپنی آنکھ سے اسے  
دیکھا، اور "بصرت بالشیء" اس کے پیش کے ساتھ (ایک لغت  
میں اس پر زیر ہے) بصراً (ابتدائی دونوں حروف پر زیر کے ساتھ)  
میں نے اسے دیکھا (۱)۔

بجز اس کا اطلاق معنویات کے ادراک پر ہوتا ہے، جیسا کہ خود  
"نکھ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے کہ وہی نظر کا کل ہے۔  
بصر کی ضد عمی (اندھا پن) ہے (۲)۔

جس کا حکم:

آنکھ پر جنائیت:

۲- عقبہ کا اتفاق ہے کہ "نکھ پر قصد جنائیت کرنے والے پر، اگر اس  
کی جنائیت کے نتیجہ میں "نکھ جاتی رہے، قساص واجب ہے، اور وہ  
اس طرح کہ بل تجرہ کے مشورہ سے ہی میلہ کے رعبہ امر منین ہو تو  
جنائیت کرنے والے کی "نکھ تم کر دی جائے، اور اگر قساص منین نہ ہو  
تو جاتی (جنائیت کرنے والے) کے مل میں بالاتفاق دیت واجب

(۱) لسان العرب، المصباح، المیر: ۱۰۰ "بصر"

(۲) تعریضات للفرجانی، مؤلف: تعریف کے ساتھ۔

(۱) حاشیہ من ملوین ۵/۲۵۳ ۶۹۳ ۷۱۳ ۷۳۳ ۷۵۳ ۷۷۳ ۷۹۳ ۸۱۳ ۸۳۳ ۸۵۳ ۸۷۳ ۸۹۳ ۹۱۳ ۹۳۳ ۹۵۳ ۹۷۳ ۹۹۳ ۱۰۱۳ ۱۰۳۳ ۱۰۵۳ ۱۰۷۳ ۱۰۹۳ ۱۱۱۳ ۱۱۳۳ ۱۱۵۳ ۱۱۷۳ ۱۱۹۳ ۱۲۱۳ ۱۲۳۳ ۱۲۵۳ ۱۲۷۳ ۱۲۹۳ ۱۳۱۳ ۱۳۳۳ ۱۳۵۳ ۱۳۷۳ ۱۳۹۳ ۱۴۱۳ ۱۴۳۳ ۱۴۵۳ ۱۴۷۳ ۱۴۹۳ ۱۵۱۳ ۱۵۳۳ ۱۵۵۳ ۱۵۷۳ ۱۵۹۳ ۱۶۱۳ ۱۶۳۳ ۱۶۵۳ ۱۶۷۳ ۱۶۹۳ ۱۷۱۳ ۱۷۳۳ ۱۷۵۳ ۱۷۷۳ ۱۷۹۳ ۱۸۱۳ ۱۸۳۳ ۱۸۵۳ ۱۸۷۳ ۱۸۹۳ ۱۹۱۳ ۱۹۳۳ ۱۹۵۳ ۱۹۷۳ ۱۹۹۳ ۲۰۱۳ ۲۰۳۳ ۲۰۵۳ ۲۰۷۳ ۲۰۹۳ ۲۱۱۳ ۲۱۳۳ ۲۱۵۳ ۲۱۷۳ ۲۱۹۳ ۲۲۱۳ ۲۲۳۳ ۲۲۵۳ ۲۲۷۳ ۲۲۹۳ ۲۳۱۳ ۲۳۳۳ ۲۳۵۳ ۲۳۷۳ ۲۳۹۳ ۲۴۱۳ ۲۴۳۳ ۲۴۵۳ ۲۴۷۳ ۲۴۹۳ ۲۵۱۳ ۲۵۳۳ ۲۵۵۳ ۲۵۷۳ ۲۵۹۳ ۲۶۱۳ ۲۶۳۳ ۲۶۵۳ ۲۶۷۳ ۲۶۹۳ ۲۷۱۳ ۲۷۳۳ ۲۷۵۳ ۲۷۷۳ ۲۷۹۳ ۲۸۱۳ ۲۸۳۳ ۲۸۵۳ ۲۸۷۳ ۲۸۹۳ ۲۹۱۳ ۲۹۳۳ ۲۹۵۳ ۲۹۷۳ ۲۹۹۳ ۳۰۱۳ ۳۰۳۳ ۳۰۵۳ ۳۰۷۳ ۳۰۹۳ ۳۱۱۳ ۳۱۳۳ ۳۱۵۳ ۳۱۷۳ ۳۱۹۳ ۳۲۱۳ ۳۲۳۳ ۳۲۵۳ ۳۲۷۳ ۳۲۹۳ ۳۳۱۳ ۳۳۳۳ ۳۳۵۳ ۳۳۷۳ ۳۳۹۳ ۳۴۱۳ ۳۴۳۳ ۳۴۵۳ ۳۴۷۳ ۳۴۹۳ ۳۵۱۳ ۳۵۳۳ ۳۵۵۳ ۳۵۷۳ ۳۵۹۳ ۳۶۱۳ ۳۶۳۳ ۳۶۵۳ ۳۶۷۳ ۳۶۹۳ ۳۷۱۳ ۳۷۳۳ ۳۷۵۳ ۳۷۷۳ ۳۷۹۳ ۳۸۱۳ ۳۸۳۳ ۳۸۵۳ ۳۸۷۳ ۳۸۹۳ ۳۹۱۳ ۳۹۳۳ ۳۹۵۳ ۳۹۷۳ ۳۹۹۳ ۴۰۱۳ ۴۰۳۳ ۴۰۵۳ ۴۰۷۳ ۴۰۹۳ ۴۱۱۳ ۴۱۳۳ ۴۱۵۳ ۴۱۷۳ ۴۱۹۳ ۴۲۱۳ ۴۲۳۳ ۴۲۵۳ ۴۲۷۳ ۴۲۹۳ ۴۳۱۳ ۴۳۳۳ ۴۳۵۳ ۴۳۷۳ ۴۳۹۳ ۴۴۱۳ ۴۴۳۳ ۴۴۵۳ ۴۴۷۳ ۴۴۹۳ ۴۵۱۳ ۴۵۳۳ ۴۵۵۳ ۴۵۷۳ ۴۵۹۳ ۴۶۱۳ ۴۶۳۳ ۴۶۵۳ ۴۶۷۳ ۴۶۹۳ ۴۷۱۳ ۴۷۳۳ ۴۷۵۳ ۴۷۷۳ ۴۷۹۳ ۴۸۱۳ ۴۸۳۳ ۴۸۵۳ ۴۸۷۳ ۴۸۹۳ ۴۹۱۳ ۴۹۳۳ ۴۹۵۳ ۴۹۷۳ ۴۹۹۳ ۵۰۱۳ ۵۰۳۳ ۵۰۵۳ ۵۰۷۳ ۵۰۹۳ ۵۱۱۳ ۵۱۳۳ ۵۱۵۳ ۵۱۷۳ ۵۱۹۳ ۵۲۱۳ ۵۲۳۳ ۵۲۵۳ ۵۲۷۳ ۵۲۹۳ ۵۳۱۳ ۵۳۳۳ ۵۳۵۳ ۵۳۷۳ ۵۳۹۳ ۵۴۱۳ ۵۴۳۳ ۵۴۵۳ ۵۴۷۳ ۵۴۹۳ ۵۵۱۳ ۵۵۳۳ ۵۵۵۳ ۵۵۷۳ ۵۵۹۳ ۵۶۱۳ ۵۶۳۳ ۵۶۵۳ ۵۶۷۳ ۵۶۹۳ ۵۷۱۳ ۵۷۳۳ ۵۷۵۳ ۵۷۷۳ ۵۷۹۳ ۵۸۱۳ ۵۸۳۳ ۵۸۵۳ ۵۸۷۳ ۵۸۹۳ ۵۹۱۳ ۵۹۳۳ ۵۹۵۳ ۵۹۷۳ ۵۹۹۳ ۶۰۱۳ ۶۰۳۳ ۶۰۵۳ ۶۰۷۳ ۶۰۹۳ ۶۱۱۳ ۶۱۳۳ ۶۱۵۳ ۶۱۷۳ ۶۱۹۳ ۶۲۱۳ ۶۲۳۳ ۶۲۵۳ ۶۲۷۳ ۶۲۹۳ ۶۳۱۳ ۶۳۳۳ ۶۳۵۳ ۶۳۷۳ ۶۳۹۳ ۶۴۱۳ ۶۴۳۳ ۶۴۵۳ ۶۴۷۳ ۶۴۹۳ ۶۵۱۳ ۶۵۳۳ ۶۵۵۳ ۶۵۷۳ ۶۵۹۳ ۶۶۱۳ ۶۶۳۳ ۶۶۵۳ ۶۶۷۳ ۶۶۹۳ ۶۷۱۳ ۶۷۳۳ ۶۷۵۳ ۶۷۷۳ ۶۷۹۳ ۶۸۱۳ ۶۸۳۳ ۶۸۵۳ ۶۸۷۳ ۶۸۹۳ ۶۹۱۳ ۶۹۳۳ ۶۹۵۳ ۶۹۷۳ ۶۹۹۳ ۷۰۱۳ ۷۰۳۳ ۷۰۵۳ ۷۰۷۳ ۷۰۹۳ ۷۱۱۳ ۷۱۳۳ ۷۱۵۳ ۷۱۷۳ ۷۱۹۳ ۷۲۱۳ ۷۲۳۳ ۷۲۵۳ ۷۲۷۳ ۷۲۹۳ ۷۳۱۳ ۷۳۳۳ ۷۳۵۳ ۷۳۷۳ ۷۳۹۳ ۷۴۱۳ ۷۴۳۳ ۷۴۵۳ ۷۴۷۳ ۷۴۹۳ ۷۵۱۳ ۷۵۳۳ ۷۵۵۳ ۷۵۷۳ ۷۵۹۳ ۷۶۱۳ ۷۶۳۳ ۷۶۵۳ ۷۶۷۳ ۷۶۹۳ ۷۷۱۳ ۷۷۳۳ ۷۷۵۳ ۷۷۷۳ ۷۷۹۳ ۷۸۱۳ ۷۸۳۳ ۷۸۵۳ ۷۸۷۳ ۷۸۹۳ ۷۹۱۳ ۷۹۳۳ ۷۹۵۳ ۷۹۷۳ ۷۹۹۳ ۸۰۱۳ ۸۰۳۳ ۸۰۵۳ ۸۰۷۳ ۸۰۹۳ ۸۱۱۳ ۸۱۳۳ ۸۱۵۳ ۸۱۷۳ ۸۱۹۳ ۸۲۱۳ ۸۲۳۳ ۸۲۵۳ ۸۲۷۳ ۸۲۹۳ ۸۳۱۳ ۸۳۳۳ ۸۳۵۳ ۸۳۷۳ ۸۳۹۳ ۸۴۱۳ ۸۴۳۳ ۸۴۵۳ ۸۴۷۳ ۸۴۹۳ ۸۵۱۳ ۸۵۳۳ ۸۵۵۳ ۸۵۷۳ ۸۵۹۳ ۸۶۱۳ ۸۶۳۳ ۸۶۵۳ ۸۶۷۳ ۸۶۹۳ ۸۷۱۳ ۸۷۳۳ ۸۷۵۳ ۸۷۷۳ ۸۷۹۳ ۸۸۱۳ ۸۸۳۳ ۸۸۵۳ ۸۸۷۳ ۸۸۹۳ ۸۹۱۳ ۸۹۳۳ ۸۹۵۳ ۸۹۷۳ ۸۹۹۳ ۹۰۱۳ ۹۰۳۳ ۹۰۵۳ ۹۰۷۳ ۹۰۹۳ ۹۱۱۳ ۹۱۳۳ ۹۱۵۳ ۹۱۷۳ ۹۱۹۳ ۹۲۱۳ ۹۲۳۳ ۹۲۵۳ ۹۲۷۳ ۹۲۹۳ ۹۳۱۳ ۹۳۳۳ ۹۳۵۳ ۹۳۷۳ ۹۳۹۳ ۹۴۱۳ ۹۴۳۳ ۹۴۵۳ ۹۴۷۳ ۹۴۹۳ ۹۵۱۳ ۹۵۳۳ ۹۵۵۳ ۹۵۷۳ ۹۵۹۳ ۹۶۱۳ ۹۶۳۳ ۹۶۵۳ ۹۶۷۳ ۹۶۹۳ ۹۷۱۳ ۹۷۳۳ ۹۷۵۳ ۹۷۷۳ ۹۷۹۳ ۹۸۱۳ ۹۸۳۳ ۹۸۵۳ ۹۸۷۳ ۹۸۹۳ ۹۹۱۳ ۹۹۳۳ ۹۹۵۳ ۹۹۷۳ ۹۹۹۳ ۱۰۰۱۳ ۱۰۰۳۳ ۱۰۰۵۳ ۱۰۰۷۳ ۱۰۰۹۳ ۱۰۱۱۳ ۱۰۱۳۳ ۱۰۱۵۳ ۱۰۱۷۳ ۱۰۱۹۳ ۱۰۲۱۳ ۱۰۲۳۳ ۱۰۲۵۳ ۱۰۲۷۳ ۱۰۲۹۳ ۱۰۳۱۳ ۱۰۳۳۳ ۱۰۳۵۳ ۱۰۳۷۳ ۱۰۳۹۳ ۱۰۴۱۳ ۱۰۴۳۳ ۱۰۴۵۳ ۱۰۴۷۳ ۱۰۴۹۳ ۱۰۵۱۳ ۱۰۵۳۳ ۱۰۵۵۳ ۱۰۵۷۳ ۱۰۵۹۳ ۱۰۶۱۳ ۱۰۶۳۳ ۱۰۶۵۳ ۱۰۶۷۳ ۱۰۶۹۳ ۱۰۷۱۳ ۱۰۷۳۳ ۱۰۷۵۳ ۱۰۷۷۳ ۱۰۷۹۳ ۱۰۸۱۳ ۱۰۸۳۳ ۱۰۸۵۳ ۱۰۸۷۳ ۱۰۸۹۳ ۱۰۹۱۳ ۱۰۹۳۳ ۱۰۹۵۳ ۱۰۹۷۳ ۱۰۹۹۳ ۱۱۰۱۳ ۱۱۰۳۳ ۱۱۰۵۳ ۱۱۰۷۳ ۱۱۰۹۳ ۱۱۱۱۳ ۱۱۱۳۳ ۱۱۱۵۳ ۱۱۱۷۳ ۱۱۱۹۳ ۱۱۲۱۳ ۱۱۲۳۳ ۱۱۲۵۳ ۱۱۲۷۳ ۱۱۲۹۳ ۱۱۳۱۳ ۱۱۳۳۳ ۱۱۳۵۳ ۱۱۳۷۳ ۱۱۳۹۳ ۱۱۴۱۳ ۱۱۴۳۳ ۱۱۴۵۳ ۱۱۴۷۳ ۱۱۴۹۳ ۱۱۵۱۳ ۱۱۵۳۳ ۱۱۵۵۳ ۱۱۵۷۳ ۱۱۵۹۳ ۱۱۶۱۳ ۱۱۶۳۳ ۱۱۶۵۳ ۱۱۶۷۳ ۱۱۶۹۳ ۱۱۷۱۳ ۱۱۷۳۳ ۱۱۷۵۳ ۱۱۷۷۳ ۱۱۷۹۳ ۱۱۸۱۳ ۱۱۸۳۳ ۱۱۸۵۳ ۱۱۸۷۳ ۱۱۸۹۳ ۱۱۹۱۳ ۱۱۹۳۳ ۱۱۹۵۳ ۱۱۹۷۳ ۱۱۹۹۳ ۱۲۰۱۳ ۱۲۰۳۳ ۱۲۰۵۳ ۱۲۰۷۳ ۱۲۰۹۳ ۱۲۱۱۳ ۱۲۱۳۳ ۱۲۱۵۳ ۱۲۱۷۳ ۱۲۱۹۳ ۱۲۲۱۳ ۱۲۲۳۳ ۱۲۲۵۳ ۱۲۲۷۳ ۱۲۲۹۳ ۱۲۳۱۳ ۱۲۳۳۳ ۱۲۳۵۳ ۱۲۳۷۳ ۱۲۳۹۳ ۱۲۴۱۳ ۱۲۴۳۳ ۱۲۴۵۳ ۱۲۴۷۳ ۱۲۴۹۳ ۱۲۵۱۳ ۱۲۵۳۳ ۱۲۵۵۳ ۱۲۵۷۳ ۱۲۵۹۳ ۱۲۶۱۳ ۱۲۶۳۳ ۱۲۶۵۳ ۱۲۶۷۳ ۱۲۶۹۳ ۱۲۷۱۳ ۱۲۷۳۳ ۱۲۷۵۳ ۱۲۷۷۳ ۱۲۷۹۳ ۱۲۸۱۳ ۱۲۸۳۳ ۱۲۸۵۳ ۱۲۸۷۳ ۱۲۸۹۳ ۱۲۹۱۳ ۱۲۹۳۳ ۱۲۹۵۳ ۱۲۹۷۳ ۱۲۹۹۳ ۱۳۰۱۳ ۱۳۰۳۳ ۱۳۰۵۳ ۱۳۰۷۳ ۱۳۰۹۳ ۱۳۱۱۳ ۱۳۱۳۳ ۱۳۱۵۳ ۱۳۱۷۳ ۱۳۱۹۳ ۱۳۲۱۳ ۱۳۲۳۳ ۱۳۲۵۳ ۱۳۲۷۳ ۱۳۲۹۳ ۱۳۳۱۳ ۱۳۳۳۳ ۱۳۳۵۳ ۱۳۳۷۳ ۱۳۳۹۳ ۱۳۴۱۳ ۱۳۴۳۳ ۱۳۴۵۳ ۱۳۴۷۳ ۱۳۴۹۳ ۱۳۵۱۳ ۱۳۵۳۳ ۱۳۵۵۳ ۱۳۵۷۳ ۱۳۵۹۳ ۱۳۶۱۳ ۱۳۶۳۳ ۱۳۶۵۳ ۱۳۶۷۳ ۱۳۶۹۳ ۱۳۷۱۳ ۱۳۷۳۳ ۱۳۷۵۳ ۱۳۷۷۳ ۱۳۷۹۳ ۱۳۸۱۳ ۱۳۸۳۳ ۱۳۸۵۳ ۱۳۸۷۳ ۱۳۸۹۳ ۱۳۹۱۳ ۱۳۹۳۳ ۱۳۹۵۳ ۱۳۹۷۳ ۱۳۹۹۳ ۱۴۰۱۳ ۱۴۰۳۳ ۱۴۰۵۳ ۱۴۰۷۳ ۱۴۰۹۳ ۱۴۱۱۳ ۱۴۱۳۳ ۱۴۱۵۳ ۱۴۱۷۳ ۱۴۱۹۳ ۱۴۲۱۳ ۱۴۲۳۳ ۱۴۲۵۳ ۱۴۲۷۳ ۱۴۲۹۳ ۱۴۳۱۳ ۱۴۳۳۳ ۱۴۳۵۳ ۱۴۳۷۳ ۱۴۳۹۳ ۱۴۴۱۳ ۱۴۴۳۳ ۱۴۴۵۳ ۱۴۴۷۳ ۱۴۴۹۳ ۱۴۵۱۳ ۱۴۵۳۳ ۱۴۵۵۳ ۱۴۵۷۳ ۱۴۵۹۳ ۱۴۶۱۳ ۱۴۶۳۳ ۱۴۶۵۳ ۱۴۶۷۳ ۱۴۶۹۳ ۱۴۷۱۳ ۱۴۷۳۳ ۱۴۷۵۳ ۱۴۷۷۳ ۱۴۷۹۳ ۱۴۸۱۳ ۱۴۸۳۳ ۱۴۸۵۳ ۱۴۸۷۳ ۱۴۸۹۳ ۱۴۹۱۳ ۱۴۹۳۳ ۱۴۹۵۳ ۱۴۹۷۳ ۱۴۹۹۳ ۱۵۰۱۳ ۱۵۰۳۳ ۱۵۰۵۳ ۱۵۰۷۳ ۱۵۰۹۳ ۱۵۱۱۳ ۱۵۱۳۳ ۱۵۱۵۳ ۱۵۱۷۳ ۱۵۱۹۳ ۱۵۲۱۳ ۱۵۲۳۳ ۱۵۲۵۳ ۱۵۲۷۳ ۱۵۲۹۳ ۱۵۳۱۳ ۱۵۳۳۳ ۱۵۳۵۳ ۱۵۳۷۳ ۱۵۳۹۳ ۱۵۴۱۳ ۱۵۴۳۳ ۱۵۴۵۳ ۱۵۴۷۳ ۱۵۴۹۳ ۱۵۵۱۳ ۱۵۵۳۳ ۱۵۵۵۳ ۱۵۵۷۳ ۱۵۵۹۳ ۱۵۶۱۳ ۱۵۶۳۳ ۱۵۶۵۳ ۱۵۶۷۳ ۱۵۶۹۳ ۱۵۷۱۳ ۱۵۷۳۳ ۱۵۷۵۳ ۱۵۷۷۳ ۱۵۷۹۳ ۱۵۸۱۳ ۱۵۸۳۳ ۱۵۸۵۳ ۱۵۸۷۳ ۱۵۸۹۳ ۱۵۹۱۳ ۱۵۹۳۳ ۱۵۹۵۳ ۱۵۹۷۳ ۱۵۹۹۳ ۱۶۰۱۳ ۱۶۰۳۳ ۱۶۰۵۳ ۱۶۰۷۳ ۱۶۰۹۳ ۱۶۱۱۳ ۱۶۱۳۳ ۱۶۱۵۳ ۱۶۱۷۳ ۱۶۱۹۳ ۱۶۲۱۳ ۱۶۲۳۳ ۱۶۲۵۳ ۱۶۲۷۳ ۱۶۲۹۳ ۱۶۳۱۳ ۱۶۳۳۳ ۱۶۳۵۳ ۱۶۳۷۳ ۱۶۳۹۳ ۱۶۴۱۳ ۱۶۴۳۳ ۱۶۴۵۳ ۱۶۴۷۳ ۱۶۴۹۳ ۱۶۵۱۳ ۱۶۵۳۳ ۱۶۵۵۳ ۱۶۵۷۳ ۱۶۵۹۳ ۱۶۶۱۳ ۱۶۶۳۳ ۱۶۶۵۳ ۱۶۶۷۳ ۱۶۶۹۳ ۱۶۷۱۳ ۱۶۷۳۳ ۱۶۷۵۳ ۱۶۷۷۳ ۱۶۷۹۳ ۱۶۸۱۳ ۱۶۸۳۳ ۱۶۸۵۳ ۱۶۸۷۳ ۱۶۸۹۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۳۳ ۱۶۹۵۳ ۱۶۹۷۳ ۱۶۹۹۳ ۱۷۰۱۳ ۱۷۰۳۳ ۱۷۰۵۳ ۱۷۰۷۳ ۱۷۰۹۳ ۱۷۱۱۳ ۱۷۱۳۳ ۱۷۱۵۳ ۱۷۱۷۳ ۱۷۱۹۳ ۱۷۲۱۳ ۱۷۲۳۳ ۱۷۲۵۳ ۱۷۲۷۳ ۱۷۲۹۳ ۱۷۳۱۳ ۱۷۳۳۳ ۱۷۳۵۳ ۱۷۳۷۳ ۱۷۳۹۳ ۱۷۴۱۳ ۱۷۴۳۳ ۱۷۴۵۳ ۱۷۴۷۳ ۱۷۴۹۳ ۱۷۵۱۳ ۱۷۵۳۳ ۱۷۵۵۳ ۱۷۵۷۳ ۱۷۵۹۳ ۱۷۶۱۳ ۱۷۶۳۳ ۱۷۶۵۳ ۱۷۶۷۳ ۱۷۶۹۳ ۱۷۷۱۳ ۱۷۷۳۳ ۱۷۷۵۳ ۱۷۷۷۳ ۱۷۷۹۳ ۱۷۸۱۳ ۱۷۸۳۳ ۱۷۸۵۳ ۱۷۸۷۳ ۱۷۸۹۳ ۱۷۹۱۳ ۱۷۹۳۳ ۱۷۹۵۳ ۱۷۹۷۳ ۱۷۹۹۳ ۱۸۰۱۳ ۱۸۰۳۳ ۱۸۰۵۳ ۱۸۰۷۳ ۱۸۰۹۳ ۱۸۱۱۳ ۱۸۱۳۳ ۱۸۱۵۳ ۱۸۱۷۳ ۱۸۱۹۳ ۱۸۲۱۳ ۱۸۲۳۳ ۱۸۲۵۳ ۱۸۲۷۳ ۱۸۲۹۳ ۱۸۳۱۳ ۱۸۳۳۳ ۱۸۳۵۳ ۱۸۳۷۳ ۱۸۳۹۳ ۱۸۴۱۳ ۱۸۴۳۳ ۱۸۴۵۳ ۱۸۴۷۳ ۱۸۴۹۳ ۱۸۵۱۳ ۱۸۵۳۳ ۱۸۵۵۳ ۱۸۵۷۳ ۱۸۵۹۳ ۱۸۶۱۳ ۱۸۶۳۳ ۱۸۶۵۳ ۱۸۶۷۳ ۱۸۶۹۳ ۱۸۷۱۳ ۱۸۷۳۳ ۱۸۷۵۳ ۱۸۷۷۳ ۱۸۷۹۳ ۱۸۸۱۳ ۱۸۸۳۳ ۱۸۸۵۳ ۱۸۸۷۳ ۱۸۸۹۳ ۱۸۹۱۳ ۱۸۹۳۳ ۱۸۹۵۳ ۱۸۹۷۳ ۱۸۹۹۳ ۱۹۰۱۳ ۱۹۰۳۳ ۱۹۰۵۳ ۱۹۰۷۳ ۱۹۰۹۳ ۱۹۱۱۳ ۱۹۱۳۳ ۱۹۱۵۳ ۱۹۱۷۳ ۱۹۱۹۳ ۱۹۲۱۳ ۱۹۲۳۳ ۱۹۲۵۳ ۱۹۲۷۳ ۱۹۲۹۳ ۱۹۳۱۳ ۱۹۳۳۳ ۱۹۳۵۳ ۱۹۳۷۳ ۱۹۳۹۳ ۱۹۴۱۳ ۱۹۴۳۳ ۱۹۴۵۳ ۱۹۴۷۳ ۱۹۴۹۳ ۱۹۵۱۳ ۱۹۵۳۳ ۱۹۵۵۳ ۱۹۵۷۳ ۱۹۵۹۳ ۱۹۶۱۳ ۱۹۶۳۳ ۱۹۶۵۳ ۱۹۶۷۳ ۱۹۶۹۳ ۱۹۷۱۳ ۱۹۷۳۳ ۱۹۷۵۳ ۱۹۷۷۳ ۱۹۷۹۳ ۱۹۸۱۳ ۱۹۸۳۳ ۱۹۸۵۳ ۱۹۸۷۳ ۱۹۸۹۳ ۱۹۹۱۳ ۱۹۹۳۳ ۱۹۹۵۳ ۱۹۹۷۳ ۱۹۹۹۳ ۲۰۰۱۳ ۲۰۰۳۳ ۲۰۰۵۳ ۲۰۰۷۳ ۲۰۰۹۳ ۲۰۱۱۳ ۲۰۱۳۳ ۲۰۱۵۳ ۲۰۱۷۳ ۲۰۱۹۳ ۲۰۲۱۳ ۲۰۲۳۳ ۲۰۲۵۳ ۲۰۲۷۳ ۲۰۲۹۳ ۲۰۳۱۳ ۲۰۳۳۳ ۲۰۳۵۳ ۲۰۳۷۳ ۲۰۳۹۳ ۲۰۴۱۳ ۲۰۴۳۳ ۲۰۴۵۳ ۲۰۴۷۳ ۲۰۴۹۳ ۲۰۵۱۳ ۲۰۵۳۳ ۲۰۵۵۳ ۲۰۵۷۳ ۲۰۵۹۳ ۲۰۶۱۳ ۲۰۶۳۳ ۲۰۶۵۳ ۲۰۶۷۳ ۲۰۶۹۳ ۲۰۷۱۳ ۲۰۷۳۳ ۲۰۷۵۳ ۲۰۷۷۳ ۲۰۷۹۳ ۲۰۸۱۳ ۲۰۸۳۳ ۲۰۸۵۳ ۲۰۸۷۳ ۲۰۸۹۳ ۲۰۹۱۳ ۲۰۹۳۳ ۲۰۹۵۳ ۲۰۹۷۳ ۲۰۹۹۳ ۲۱۰۱۳ ۲۱۰۳۳ ۲۱۰۵۳ ۲۱۰۷۳ ۲۱۰۹۳ ۲۱۱۱۳ ۲۱۱۳۳ ۲۱۱۵۳ ۲۱۱۷۳ ۲۱۱۹۳ ۲۱۲۱۳ ۲۱۲۳۳ ۲۱۲۵۳ ۲۱۲۷۳ ۲۱۲۹۳ ۲۱۳۱۳ ۲۱۳۳۳ ۲۱۳۵۳ ۲۱۳۷۳ ۲۱۳۹۳ ۲۱۴۱۳ ۲۱۴۳۳ ۲۱۴۵۳ ۲۱۴۷۳ ۲۱۴۹۳ ۲۱۵۱۳ ۲۱۵۳۳ ۲۱۵۵۳ ۲۱۵۷۳ ۲۱۵۹۳ ۲۱۶۱۳ ۲۱۶۳۳ ۲۱۶۵۳ ۲۱۶۷۳ ۲۱۶۹۳ ۲۱۷۱۳ ۲۱۷۳۳ ۲۱۷۵۳ ۲۱۷۷۳ ۲۱۷۹۳ ۲۱۸۱۳ ۲۱۸۳۳ ۲۱۸۵۳ ۲۱۸۷۳ ۲۱۸۹۳ ۲۱۹۱۳ ۲۱۹۳۳ ۲۱۹۵۳ ۲۱۹۷۳ ۲۱۹۹۳ ۲۲۰۱۳ ۲۲۰۳۳ ۲۲۰۵۳ ۲۲۰۷۳ ۲۲۰۹۳ ۲۲۱۱۳ ۲۲۱۳۳ ۲۲۱۵۳ ۲۲۱۷۳ ۲۲۱۹۳ ۲۲۲۱۳ ۲۲۲۳۳ ۲۲۲۵۳ ۲۲۲۷۳



تیز ہوں سے نگاہ چچی رکنا، سب ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَبِحَفْظُوا فِرْوَاحَهُمْ  
 دَلِكْ أَرْكِي لَهُمْ، إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ، وَقُلْ  
 لِلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ“<sup>(۱)</sup> (آپ یہاں و لوں  
 سے کہہ رہے ہیں کہ اپنی نظریں چچی رکھیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت  
 کریں یہاں کے حق میں زیادہ صفائی کی بات ہے بے شک اللہ کو سب  
 کچھ خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں، اور آپ کہہ رہے ہیں یہاں  
 وہاں سے کہ اپنی نظریں چچی رکھیں)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”نظر“ اور ”عورة“۔

### بحث کے مقامات:

۶- نگاہ کے احکام متعدد مقامات پر ہیں، چند یہ ہیں: نگاہ پر نہایت،  
 اس سلسلہ میں ایت، آہو کے چہا ہونے کی شرط، ماہیت کی شہادت،  
 اس کا جس اور اس کی، مصب تشا پر لازم ہونے والے کے سے چہا  
 ہونا اور ہمیشہ چہا رہنا، جو قاضی ماہیت ہو جائے اس کے حکم کا نفاذ،  
 مار میں اور اور متوجہ ہونا، نماز کے باہر دعا میں آسمان کی طرف  
 دیکھنا، پیغام نکاح جسے دینے کا ارادہ ہو اسے دیکھنے کا جواز اور حرام  
 تیز ہوں سے نگاہ چچی رکنا۔

مقامات نگاہ کے احکام کی تفصیل ”جنایات، ایت، شہادت، قضا،  
 نماز، نکاح“ کے مباحث میں اس طرز پر کرتے ہیں جو جمالی حکم اور  
 اس کے مقامات میں مذکور ہوں۔

لنحفظن أبصارهم“<sup>(۱)</sup> (ان لوگوں کو سبایا ہو گیا ہے جو اپنی نمازوں  
 میں آسمان کی جانب اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں، پھر آپ ﷺ کا یہ  
 جملہ اس قدر سخت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یا تو وہ اس سے  
 بالکل باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں چک لی جائیں گی)۔

مالکیہ فرماتے ہیں: آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا اور آسمان کی  
 ستاروں سے سماعت و معرفت حاصل کرنے کے لئے ہوتا مکرہ نہیں  
 ہے<sup>(۲)</sup>۔

نماز میں بلا ضرورت آنکھیں موندنا بھی مکروہ ہے، اس بابت کسی  
 اختلاف کا علم نہیں ہے۔

نماز کے باہر دعا میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانے کا حکم:  
 ۴- شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نماز کے باہر دعا میں آسمان کی جانب  
 نگاہ اٹھانا اولیٰ ہے، شافعیہ میں سے امام غزالی فرماتے ہیں: دعا کرنے  
 والا اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گا<sup>(۳)</sup>۔

اسی چیز سے نگاہ چچی کرنا جو حرام ہے:

۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ  
 اپنی نگاہیں ان سے چچی رکھیں جو ان پر حرام ہیں، سوائے ان حصوں  
 کے جن کا دیکھنا ان کے لئے مباح ہے، پس اگر اتفاقاً طور پر بغیر  
 ارادے کے کسی کی چیز پر نگاہ پڑ جائے جس کا دیکھنا حرام ہے تو اس  
 سے تیزی کے ساتھ اپنی نظر پیچھ لینی چاہیے، اس لئے کہ نگاہ ہی مل کا  
 پہلا درہ زہر و زہرنا ہے، تمام خرمات اور فتنہ کا مدیہ رکھنے والی

(حدیث: ”ما مای الاوام“ کی روایت بخاری (التح ۲۳۲ طبع  
 مشرق) کے ہے۔

(۲) اللہ سولی ۲۵۳۔

(۳) نہایت لکھ ج ۱، ۸۰، ۸۶، ۵۵۴۔

(۱) سورہ نور ۳۰، ۳۱ دیکھئے: القلمی ۲۲، ۲۳۔

## بضاعت

دیکھئے "ابضات"۔

## بُضْع

دیکھئے "فروق"۔

## بطالانہ

تعریف:

۱- بخالانہ لغت میں بے روزگاری کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "بطل  
العامل، او الاحير عن العمل" یعنی کارکن یا مزدور بے روزگار  
ہو گیا، ایسے شخص کو "بخال" یعنی بے روزگار کہا جاتا ہے جس کی  
"بطلانہ" بے روزگاری (با، پرزہ کے ساتھ) واضح ہو، درملاقات  
کے بعض شامین نے (با، پرزہ بھی) نقل کیا ہے اور سے ہی زیادہ  
فہم بتایا ہے، "بطل الاحير عن العمل، بطل  
بطلانہ وبطلانہ" یعنی مزدور بے روزگار رہا، اور ایسا شخص "بطل"  
کہلاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اسطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

اس کا شرعی حکم:

۲- بے روزگاری کا حکم مختلف احوال کے مطابق حد، حد، حد ہے،  
مثلاً:

نام کی قدرت نیچے اپنی "دہ پنے ریر کت مت فر او کی فز کے سے  
آمدنی کی ضرورت کے باوجود بے روزگاری، خواہ یہ عبادت کے سے  
فراغت کی خاطر ہو، حرام ہوگی، حدیث میں ہے: "إن الله يكره



(۱) المصباح الحیر، لسان العرب، مفردات المصباح، الامام فی ماہ بطل۔

توکل بے روزگاری کا داعی نہیں:

۳- توکل بے روزگاری کی دعوت نہیں دیتا، توکل تو ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ اسباب اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

مرہی ہے کہ ایک عمرانی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اب اللہ کے رسولؐ کیا میں اپنی ہمتی چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اعقلها وتوکل" (۱) (اس کو باندھ لو اور توکل کر)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ" (۲) (بے شک اللہ روزگار کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے)۔

حضرت عمرؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو پوچھا تم لوگ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ توکل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: تم بلکہ تم لوگ توکل سے عاری ہو، توکل کرنے والا تو وہ ہے جو زمین میں اپنا دانہ ڈال دے پھر اپنے رب پر بھروسہ کرے، لہذا طلب معاش اورتہ پر الہی کے مطابق اسباب اختیار کرنا ترک توکل نہیں ہے، توکل تو دل سے ہوتا ہے، اور ترک توکل یہ ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو کر اسباب عی پر پورا تکیہ کر لے اور مسبب الاسباب کو بھول بیٹے، حضرت عمرؓ جب کسی خاص خدمت کے لئے شخص کو دیکھتے تو پوچھتے: کیا اس کا کوئی پیشہ ہے؟ اگر کہا جاتا: نہیں، تو وہ دن کی ناکاد سے راجاتا (۳)۔

(۱) حدیث "اعقلها وتوکل" کی روایت ترمذی (۶۶۸/۳ طبع مجلس) سے حضرت انسؓ سے کی ہے اور ابن حبان (سوارہ بخاری ج ۱ ص ۶۳۳ طبع انتقیر) نے حضرت عمرو بن امیہ سے کی ہے عمرؓ نے کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے (فیض القدیر ۸/۲ طبع المکتبۃ النجاریہ)۔

(۲) اس حدیث کی تخریج گذر چکی ہے (دیکھئے فقرہ نمبر ۲)۔

(۳) فیض القدیر ۲/۲۹۰-۲۹۱، رقم: ۱۸۷۳، محترف وہ شخص ہے جو صنعت، تجارت اور روایت و میرہ کے ذریعہ طلب حاشیے کے لئے کوشش کرے یہ توکل کے معانی نہیں ہے۔

الرجل البطل" (۱) (بے شک اللہ بے روزگاری کو ناپسند کرتا ہے)، اور حضرت ابن عمرؓ سے مرہی ہے کہ: "إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ" (۲) (بے شک اللہ پیشہ ور مومن بندہ کو محبوب رکھتا ہے)، اور حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "إِنِّي لَأَمَقْتُ الرَّجُلَ لَا دَعَا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلٍ دَعَا وَلَا آخِرَةٍ" (۳) (میں ایسے بے کار شخص سے نفرت کرتا ہوں جو دنیا یا آخرت کے کسی کام میں نہ ہو) شعب بن جابرؓ میں ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ سے پوچھا: کیا دنیا میں سب سے بڑی چیز دنیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بطلانہ (بے روزگاری)۔

تمدنی کی عدم ضرورت کے باوجود سستی و لاپرواہی کی وجہ سے بے روزگاری اختیار کرنا بھی مکروہ ہے، اور بے روزگاری کے لئے باعث عیب ہے، کسی عذر مثلاً پیرانہ سالی اور کسی آفت کے سبب عدم استطاعت کی وجہ سے اگر بے روزگاری ہو تو اس میں نہ نادم ہے، نہ گریست، اللہ تعالیٰ کا رٹا د ہے: "لَا يَكْتَفِ اللَّهُ مَعَاذًا وَلَا وَسْعَةً" (۴) (اللہ کسی کو دھم دے گا نہیں بلکہ اس کی بساط کے مطابق)۔

(۱) حدیث "إِنَّ اللَّهَ يَكْرَهُ الرَّجُلَ الْبَطْلَانَ" کے بارے میں زرکشی نے کہا: مجھے نہیں ملی، اسی کے مثل الاالی میں ہے (كشف الخفاء للمحققین ج ۱ ص ۲۹۰ طبع مؤسسۃ الرمالہ)۔

(۲) حدیث "إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ" کوئی شی نے الجمع میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے الکبیر اور الوسيط میں اس کو روایت کیا ہے اس میں ماہم بن عبد اللہ روایت ضعیف ہے (جمع الخروک ۶۲/۲ طبع القدی)۔

(۳) حضرت ابن مسعودؓ کے اثر "إِنِّي لَأَمَقْتُ الرَّجُلَ لَا دَعَا" کو شی نے الجمع میں درج کیا ہے اور کہا کہ طبرانی نے الکبیر میں اس کو روایت کیا ہے اس میں ایک روایت کا انہیں لیا گیا ہے بغیر روایت "ہیں" (جمع الخروک ۶۲/۲ طبع القدی)۔

(۴) سورہ بقرہ ۲۸۶۔

عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں:

۴- فقہاء و رے ہے کہ عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں، اور مسام عبادت کے لئے فراغت کے مقصد سے بے روزگاری کو نہ نہیں کرتا، بلکہ اس میں دنیا کو بے کار چھوڑنا ہے۔ حالانکہ اس میں سعی و جہد کا اللہ نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لَا مَسْئَرٌ فِي مَا كَسَبُوا وَكَلُوا مِنْ ذَرْقَةٍ" (۱) (سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اللہ لی (دی ہوئی) روزی میں سے کماؤ (پو)) اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا بُدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ" (۲) (اے ایمان والو جب جمعہ کے دن اس کی بجائے دو چل پڑا رہے اللہ کی یاد کی طرف، اور ٹریڈ فر دست چھوڑ دیا کرو)، اور اس کے بعد فرمایا: "إِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ" (۳) (پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلا پھرو، اور اللہ کی روزی تلاش کرو)۔

ورمروہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گدرا یک شخص کے پاس سے ہوا، صحابہ کرام نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ رتوں کو نماز پڑھتا ہے، اور دن میں روزے رکھتا ہے، اور پوری طرح عبادت کے لئے یکسو ہے، رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ کون اس کی کفالت کرتا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ ہم سب، آپ ﷺ نے فرمایا: "كُنْكُمْ الْفَصْلُ مَهْ" (۴) (تم میں سے ہر ایک اس سے بہتر ہے)۔

(۱) سورہ لک ۱۵۸۔

(۲) سورہ جعدہ ۱۰۔

(۳) حدیث "كُنْكُمْ الْفَصْلُ مَهْ" کی روایت ابن خیر ے عنون الاخبار ۲۶۱۱ طبع مطبعہ دارالکتب المصریہ میں حضرت مسلم بن یار سے کی ہے اور ان کے اور ساتھی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

بے روزگاری کے عقد کے مطالبہ پر بے روزگاری کا اثر:

۵- متباہ کا اتفاق ہے کہ مانے کی صحت کے باوجود بے روزگاری رہنے والے بیٹے کا عقد اس کے باپ پر واجب نہیں ہے، اس سے کہ وجوب عقد کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ مانے سے عاجز ہو، اور مانے سے عاجز ہو شخص کما لے گا جس کے لئے جائز و حرام و حلال کے رمیہ اپنی معیشت کا حصول ناممکن ہو، ورنہ رت رکھنے والا شخص اپنی قدرت کی وجہ سے بے نیاز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کمانے اور اپنی ذات پر شریعت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور ایسی مجبوری کی حالت میں نہیں ہوتا جس میں ممانعت ارتکاب ہو (۱)۔

زکاۃ کا مستحق ہونے میں بے روزگاری کا اثر:

۶- کمانے کی قدرت رکھنے والا شخص کام کا مکلف ہوتا ہے تاکہ اپنی ضروریات کو پوری کرے اگر کوئی شخص اپنی ذاتی کمزوری کی وجہ سے مانے سے عاجز ہو جاتا ہے، عورت یا کم عقل یا بیمار یا مریض ہو، اور اس کے پاس موردی مال بھی نہ ہو جس سے اس کی ضرورت پوری ہو سکے تو ایسا شخص اپنے خوش حال اقارب کے زیر کفالت رہے گا، اور اگر اس کی ضرورت کے بقدر کفالت کرنے والا کوئی شخص نہ ہو تو اس کے لئے رقاۃ مجاز ہوگا، اللہ کے دین میں اس کے سے کوئی تنقی نہیں ہے (۲)۔

اس کی تفصیل کے لئے، کیجئے: اصحاح "زکاۃ"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۱۷۰ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع دارالحدیث والقرآن العربیہ بیروت، حاشیہ المدنی علی بشرح البکیر ۲/۵۱۸، ۵۲۳ طبع مکتبہ المدنی مصر، نہایت المحتاج ۵/۲۰۱، ۲۰۹ طبع مکتبہ اسلامیہ کتب الشیخ ۱/۵۶۱، ۲۸۱ طبع مکتبہ مصر المدنی۔

(۲) البدائع ۲/۵۸۲ الخرش ۲/۲۱۵، المجموع ۱/۱۹۲، المغنی ۲/۵۲۵، (۱) اس والی بیروت ۵۵۶۔

روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب سے بے روزگاروں کی کنالت:

۷۔ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ ان غریب مسلمانوں کی کنالت حکومت کی ذمہ داری ہے جو بے کس، بلا وارث، یا قیدی ہوں، اور نہ تو ال کے پاس پہنچ رہے ہوں اور نہ ہی ان کے لئے کچھ ہے۔ اور نہ ان کا رب میں جن پر ال کے نقد کا بار ہے تو ان کے شرع کچھ ہے۔ وہ اطاعت کی فیس و رمیت کی چیز بتلیں وغیرہ لی نہ ہی بیت المال سے کی جائے گی (۱) تفصیل کے لئے دیکھئے: ”بیت المال“ کی اصطلاح۔

## بطائے

تعریف:

۱۔ بطائے: ”بطائے الثوب“، وہ کچھ جسے در سے حفاظت کے لئے لٹایا جائے (ستر)، یہ لفظ ”ظہارۃ“ (اہتہ پڑے کے) پر کا حصہ (۲) کے برعکس ہے۔ ”بطائے الرجل“: کسی شخص کے حاشیہ نشیں یا قریبی لوگ، ”ابططت الرجل“ کا مطلب ہے تم نے سے اپنے خواہ میں بنالیا، حدیث شریف میں ہے: ”ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف من خلیفۃ الا کانت له بطائین“ بطائے نامہ بالمعروف وتخصه علیہ، و بطائے نامہ بالشیر وتخصه علیہ، فالمعصوم من عصمہ اللہ تعالیٰ (۱) (اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کو خلیفہ بنایا اس کے وہ ”بطائے“ (رازدار) رہے ہیں، ایک اسے معروف کا حکم دیتا اور اس پر ”ما دکرنا“ ہے، اور وہ ”سے بُرائی کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے تو جس کو اللہ تعالیٰ بچائے وہی محفوظ رہ سکتا ہے)۔

یہ مصدر ہے جو واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے۔

بطائے اصطلاح میں انسان کے ان خواہ مقررین کو کہا جاتا ہے

جنہیں ”واپنا راز داں“ بنانا ہے (۲)۔



(۱) حدیث ”ما بعث اللہ من نبی“۔ ”کی روایت بخاری (۱) ص ۸۹/۱۳

طبع المستقر) نے کی ہے۔

(۲) ترتیب القاموس: مادہ ”بطن“۔

(۱) قلیوبی ص ۹۲، ص ۴۵، ص ۴۱، ص ۴۱۳، المصحح ص ۳۰۳، کتاب الفتن



اللہ تعالیٰ،<sup>(۱)</sup> (اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مسرت فرماتا ہے یا کسی کو غم دینا ہے تو اس کے دو خواہش ہوتے ہیں، ایک اسے شے کا حکم دینا اور اس پر بھرتا ہے، دوسرے اسے شے کا حکم دینا ہے اور اس پر آمادہ کرتا ہے، محفوظ وہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے)۔

غیر مومنین میں سے خواہش کا انتخاب:

۵۔ ہم کا تعلق ہے کہ مسلمانوں کے سربراہوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کفر، منافقتیں کو خواہش بنا میں جنہیں وہ اپنے راز اور اپنے دشمنوں سے تعلق بخفی امور سے آگاہ کریں، معاملات میں اس سے مشورہ کریں، کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مغان کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور ان کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے قرآن کریم نے مومنوں کو منع کیا ہے کہ وہ غیروں کو جو دین عقیدہ میں اس کے مخالف ہیں، اپنا دوست بنا میں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَصَدَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُوكُمْ حِيلًا وَذُؤًا مَا عَصَيْتُمْ قَدْ بَلَغْتَ الْبَغْضَاءَ مِنْ أَقْوَاهُمْ وَمَا تَحْمِيْ حَسْبُؤُهُمْ أَكْثَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ" (۲)

(اے ایمان والو! اپنے سوا (کسی کو) گہرا دوست نہ بناؤ۔ لوگ تمہارے ساتھ نہ کرنے میں کوئی بات انہیں نہیں رکھتے، تمہارے دکھ پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں، بغض تو ان کے منہ سے ظاہر ہو پاتا ہے اور جو کچھ ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں وہ دیکھ کر بھی ہرگز نہیں سمجھتے تمہارے لئے نمایاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں، اگر تم عقل سے کام لینے والے ہو)۔

اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ لِمَنْ هُمْ بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ بِحُجُوجٍ الزُّسُولِ وَيَأْتَاكُمْ أَنْ تُؤْمَرُوا بِاللَّهِ وَرَبِّكُمْ أَنْ كَسَمْتُمْ حُرْحَصَ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَانِي نَسْرُونَ لِيَهُم بِالْمُؤَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَحْقَصْتُمْ وَمَا أَعْدَيْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ" (۱) (اے یہاں والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنانا محاکم سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے، اگرچہ تمہارا پس جو (دین) حق چکا ہے اس کے موافق میں، رسول کو اور خود تم کو اس بنا پر شہ پر راز چکے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے ہو، اگر تم میرے رستہ میں جہاد کرنے والے ہو میری رضا کی تلاش میں تلے ہو تم میں سے ہر ایک کے ہر ایک محبت کرتے ہو، اگر تم میرے خوب علم ہے جو کچھ تم چھپ کر کرتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کر کے کرتے ہو، اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے ہٹک گیا)۔

اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ مومنین کے علاوہ دوسروں کو خواہش بنا میں جنہیں اپنے رازوں سے واقف کریں، اور مسلمانوں کے بخفی امور ان پر شکار کریں، ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ" (۲)

(اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ)، اس معنی میں بہت ساری آیات ہیں، اور برے خواہش کے سلسلہ میں حدیث پیچھے نہ رہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا گیا کہ اہل حیرہ سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا حافظ و رکاتب یہاں ہے،

(۱) سورہ مجتہدہ

(۲) سورہ مائدہ ۴۴

حدیث کی تخریج (فقہ ہمسرا) میں گذر چکی ہے

(۳) سورہ آل عمران ۱۱۸

میں کوئی قید نہیں رکھتے، مطلب یہ ہے کہ اگرچہ وہ تم سے جنگ نہیں کرتے لیکن مگر غریب میں کوئی سر نہیں چھوڑتے ہیں۔<sup>(۱)</sup>  
مردی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے ایک مٹی کو تھب بنایا تو حضرت عمرؓ نے انہیں تنبیہ کی اور یہی آیت پڑھی، حضرت عمرؓ سے یہ بھی قول مردی ہے کہ اہل کتاب کو عامل (کورز) نہ بناؤ، اور شورت کو حامل رکھتے ہیں، اپنے معاملات اور اپنی رعایت پر اپنے لوگوں کو مقرر کرو، جو اللہ سے ڈرتے ہوں۔

وہ منہ پھڑے کا اندرونی حصہ:

ایسے پھڑے پر نماز جس کا اندرونی حصہ ناپاک ہو:

۶- مالکیہ، شافعیہ، ابو حنیفہ، حنابلہ اور محمد بن حسن کی رائے یہ ہے کہ ایسے پھڑے پر نماز درست ہے جس کا اوپری حصہ پاک اور اندرونی ناپاک ہو، یہ نیکو ایسی صورت میں نمازی نہ تو ناپاک کپڑے کو اٹھائے ہوا ہے، نہ اسے پٹے ہوا ہے اور نہ نجاست اس کو لگی ہے، تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ایسے فرش پر نماز پڑھے جس کا ایک کنارہ ناپاک ہو یا وہ کپڑا اس ناپاکی پر چھا ہوا ہو۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ ایسے کپڑے پر نماز درست نہیں ہوگی، کیونکہ جگہ ایک ہے، اس لئے اس کے اندرونی اور باہری حصے کا حکم ایک ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

مرد کے لئے ایسے کپڑے پہننے کا حکم جن کا اندرونی حصہ ریت کی ہو:

۷- فقہاء کی رائے ہے کہ مرد پر ایسا کپڑا پہننا حرام ہے جس کا

(۱) تفسیر القرطبی ۸/۱۲۸-۱۲۹۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۲۰/۳۲۰-۳۲۱، مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۹، مفتی الکراچی ۱/۹۰، انہی لابن قدامہ ۲/۵۷، شرح المرقاۃ ج ۱ ص ۹۰۔

اچھا ہوتا کہ آپ سے تھب بنالیتے؟ آپ نے فرمایا: تب تو میں مومنوں کے لئے دیکھ کر رونا بنانے والا ہو جاؤں گا<sup>(۱)</sup>، ابن شیبہ کہتے ہیں: اس آیت کے ساتھ یہیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ اہل ذمہ سے ثابت (خرید لکھنے) کا مایا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے مسلمانوں پر منہ پانے والوں کے اہم رازوں سے مانع ہو جانے کی راہ کھلتی ہے، جس سے مدیثہ ہے کہ وہاں امور باطنی، شتموں میں افش کر دیں<sup>(۲)</sup>، سیوطی نے یہی امر ہی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: ”آیت کریمہ“ لا تفتحوا بھادۃ من دونکم“ میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے کسی بھی معاملہ میں اہل ذمہ سے تعاون لیا جا رہا نہیں ہے<sup>(۳)</sup>۔

اس آیت کی تفسیر میں قرطبی لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت کے ساتھ کفار کی جانب میں ان سے منع فرمایا، اس سے مصلحت پائی فرمایا گیا: ”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمُ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَالَّذِينَ“<sup>(۴)</sup> (اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہا مان لو گے جنہیں کتاب دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کافر بنا چھوڑیں گے، اس آیت میں مومنین کو منع کیا گیا کہ وہ کافروں اور خواہش پرستوں کو داخل انداز اور مقرب بنا میں، ان سے رائے مشورہ کریں اور کام ان کے سپرد کریں، پھر اللہ نے وہ بتائی جس کے پیش نظر یہ حکم دیا گیا: ”لَا يَأْتِيَنَّكُمْ جِبَالٌ“ (وہ لوگ تمہارے ساتھ نہ آئیں گے میں کوئی بات ایسا نہیں رکھتے) یعنی وہ تمہیں بنانے

(۱) حضرت عمر بن خطاب کے لڑکی روایت ابن ابی حاتم نے کی ہے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں ہے (۲/۱۰۱-۱۰۲ طبع دار الفکر)۔

(۲) تفسیر ابن کثیر ۱/۳۱۳۔

(۳) لوکلیل سیروٹی ص ۵۶۔

(۴) سورۃ آل عمران ۷۰۔



## بطلان

اندرونی حصہ ریشم کا ہو، چونکہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تلبسوا الحریر، لانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة“<sup>(۱)</sup> (ریشم مت پہنو، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں سے نہیں پہنکا گا)۔

کشف الثناث میں مروی ہے کہ ریشم کی حرمت اور حدیث بالا سے استدلال کے بعد تحریر ہے کہ خود ریشم اندرونی حصہ میں ہو اس لئے کہ حدیث میں ممانعت عام ہے، لیکن مالکیہ نے اندرونی حصہ کے ریشم کو اس وقت حرام قرار دیا ہے جب وہ زیادہ ہو جیسا کہ قاضی ابوالوید کے لئے ہے۔

حنفیہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے جیسا کہ حاشیہ ابن عابدین میں حنفیہ کی اہمیت کے حوالہ سے منقول ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتانی گئی ہے کہ اندرونی حصہ مقسود ہوتا ہے<sup>(۲)</sup>۔ اور حنفیہ کے نزدیک جب اتنا کر بہت مطلقاً لا جائے تو کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل ص ۷۲ ”حریر“ میں لکھی جائے۔



## بطلان

تعریف:

۱۔ لغت میں بتاؤں کا معنی: نسیان، نقصان یا حکم کا سقوط ہے، کہہ جانا ہے: ”بطل الشيء یبطل بطلا وبطلانا“، یعنی ضائع، نقصان ہونا یا حکم کا ساتھ ہونا، بتاؤں کا ایک معنی یہ ہونا بھی ہے<sup>(۱)</sup>۔

اس کا اصطلاحی معنی مبادات، معاملات میں حد و حدود سے ہے۔ مبادات کے باب میں بتاؤں کا معنی ہے کہ مبادات کا اعتبار نہ ہو، دیا اس کا ہو، کسی نہ ہو جیسے کوئی شخص حیرت منور پر پڑھ لے<sup>(۲)</sup>۔

معاملات کے باب میں بتاؤں کا مفہم حنفیہ کے نزدیک دھروں سے مختلف ہے، حنفیہ کے نزدیک مفہم یہ ہے کہ معاملات اصل و مدف دونوں اعتبار سے غیر مشروع طریقہ پر انجام پا میں، بطلان کے نتیجے میں تصرفات پر انجام مرتب نہیں ہوتے ہیں، اور تصرفات ایسے اسباب نہیں بن پاتے جو ان پر مرتب ہونے والے حکام کے لئے مفید ہوں، چنانچہ معاملہ کے بطلان سے دنیوی مقصود سے حاصل نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ معاملہ کے نتائج اس پر مرتب نہیں ہوتے<sup>(۳)</sup>۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، ”بطل“، الخوارزمی، ج ۱ ص ۵۲۔

(۲) جمع الجوامع، ۱۰۵۸، دستور العلماء، ۲۵۱، کشف وأسرار، ۲۵۸۔

(۳) کشف وأسرار، ۲۵۹-۲۵۸، المحمدی، صفحہ ۳۵۳، سوانح علی المرتضیٰ، ۵۸، البدخش، ۵۵، الخوارزمی، ج ۱ ص ۳۳، کشف اصطلاحات الفنون، ۳۸، درر الحکام، کتاب اول، ص ۳۳، ۳۴، حاشیہ ابن عابدین، ۲۷، مجمع البکلی، ۵۵۰، مجمع البحرین، ۱۰۵۔

(۱) حدیث ”لا تلبسوا الحریر“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۸۳/۱۰ طبع انتہیہ بخاری مسلم (۳۸/۱۶۳ طبع المکتبی) نے کی ہے۔  
(۲) حاشیہ ابن عابدین، ۲۲۳/۵، الخطاب، ۵۰۵، المجموع، ۳۸/۳۸، کشف الثناث، ۲۸۱۔

## بطلان ۲-۵

غیر حنفیہ کے نزدیک بطلان کی تعریف یہی ہے جو مسلمان کی ہے، یعنی معاملہ اس طور پر انجام پائے کہ وہ اصل یا وصف یا دونوں اعتبار سے غیر مشروع ہو۔

متحدہ نقطہ:

نف-فساد:

۲- جمہور (یعنی مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کے نزدیک فساد بطلان کے مترادف ہے اسلئے فاسد و باطل مراد باطل و فساد ایک فعل ہے ہوگا جس کا قیود شریعت کے مخالف ہو، اسے فعل پر اثرات مرتب نہیں ہوتے و مبادیات میں تصدقات نہیں ہوتی۔

یہ حکم مجموعی طور پر ہے ورنہ بعض اوقات فقہ جیسے حج، عاریت، کتابت اور طلع<sup>(۱)</sup> میں بطلان و فساد کے درمیان فرق بھی پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل<sup>(۲)</sup> دے کی۔

حنفیہ کے نزدیک معاملات کے باب میں فساد اور بطلان کے مفہوم میں باہم فرق ہے، چنانچہ بطلان کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فعل اپنے رکن میں سے کسی رکن یا شرائط انعقاد میں سے کسی شرط میں خصل کی وجہ سے شریعت کے مخالف ہو۔

مرس: کا مفہوم یہ ہے کہ فعل اپنی صحت کی شرائط میں سے کسی شرط میں شریعت کے مخالف ہو خواہ وہ اپنے ارکان اور شرائط انعقاد میں شرع کے موافق ہو<sup>(۳)</sup>۔

(۱) مجمع الجوامع ۱/ ۱۰۵، البحر فی التوضیح للدرکشی ۳/ ۷۷، الاشیاء للسیوطی ۲/ ۲۰۳، التوضیح علی التوضیح ۱/ ۱۱۰۔

(۲) التوضیح علی التوضیح ۳/ ۳۲، درر الحکام ۱/ ۳۳، البحر ۱/ ۱۰۸، الاحکام للامدی ۱/ ۶۸-۶۹، کشف الاستار ۱/ ۲۵۸، البدیشی ۱/ ۵۷-۵۸، مجمع الجوامع ۱/ ۱۰۰۔

ب- صحت:

۳- صحت لغت میں سادہ معنی میں صحیح مریض کی ضد ہے۔ اصطلاح میں صحت کا مفہوم یہ ہے کہ فعل شریعت کے موافق واقع ہو، اس طور پر کہ تمام ارکان و شرائط پائی جائیں۔

معاملات میں اس کا اثر یہ ہے کہ تصرف پر اس کا مصلوبہ نتیجہ مرتب ہو، جیسے شریعہ فروخت میں سامان سے استفادہ حلال ہو جائے اور نکاح میں لطف اندوزی درست ہو جائے۔

مبادیات میں اس کا اثر یہ ہے کہ مبادیات کے عمل سے تصدقات ملے ہو جائے<sup>(۱)</sup>۔

ج- انعقاد:

۴- انعقاد حنفیہ کے نزدیک صحت و مرس دونوں کو شامل ہوتا ہے، یہ تصرف کے اثر کا شرعی باہم مربوط ہونا ہے، یا یہ ایجاب اور قیوں میں سے ایک کا مرس سے شرعی طریقہ پر تحقق ہونے کا نام ہے، جس کا اثر اس دنوں کے متعلقات میں ظاہر ہو۔

پس عقد فاسد اپنی اصل سے منعقد اور اپنے وصف سے فاسد ہونا ہے، یہ مفہوم حنفیہ کے نزدیک ہے، اور اس طرح انعقاد بطلان کی ضد ہے<sup>(۲)</sup>۔

دنیا میں تصرف کے بطلان اور آخرت میں اس کے اثر کے بطلان کے درمیان تلازم کا نہ ہونا:

۵- احکام: یا میں کسی تصرف کی صحت یا بطلان اور آخرت میں اس

(۱) التوضیح علی التوضیح ۱/ ۲۱۹، البحر ۲/ ۳۳، کشف الاستار ۱/ ۵۹، ۶۰، ۶۱، ابن ماجہ ۲/ ۷۷، ۵/ ۴۳، شرح الحجۃ لخواجہ سیوطی ۲/ ۷۷، الذخیرہ ۲/ ۶۲، اعلام الموقعین ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱۔  
(۲) التوضیح علی التوضیح ۲/ ۲۳، درر الحکام ۱/ ۳۲، البحر ۱/ ۱۰۳، فتح القدیر ۵

## بطان ۶

کے اثر کے بطاں کے درمیان ۱۶م نہیں ہے، کوئی معاملہ اپنے شرعاً مطلوبہ ارکان و شرائط کے پوری طرح پائے جانے کی وجہ سے دنیا میں صحیح قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ غلط مقاصد اور نیت کی، منگنی آخرت میں اس کے ثمرات کو باطل بنا سکتی ہے، اور اس پر ثبوت ملنے کے بجائے گناہ لازم آئے گا، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارک ہے: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا بَوَى لِمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِنْ بَدَأَ بِصَبِيحَةٍ أَوْ بِأَمْرَةٍ يَكْحِبُهَا فَبِهِجْرَتِهِ إِنْ بَدَأَ بِمَرْءٍ أَوْ بِمَرْءَةٍ يَكْحِبُهَا فَبِهِجْرَتِهِ" (۱) (امال کا وہ رمد ریتوں پر ہے، جو شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلے گا پس جس شخص نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے سے اس نے ہجرت کی ہے)، اور کبھی عمل درست ہوتا ہے اور عمل کرنے والا ثواب کا مستحق بھی، لیکن اس کے ساتھ کوئی ایسا فعل بھی وہ کر بیٹھتا ہے جو اس کو باطل کر دیتا ہے، چنانچہ احسان بتانا اور ایذا رسانی صدقہ کے اجر کو باطل کر دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى" (۲) (اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان (بجور) اور اذیت (چینچا کر) باطل نہ کرو)، اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا لِلَّهِ وَأَطِيعُوا الرُّسُلَ وَلَا تَبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ" (۳) (اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو

= ۳۵۶ طبع دارالاجواء، حاشیہ ابن ماجہ ج ۳، ص ۳۷۲، ۳۷۳

(۱) حدیث: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی روایت بخاری (صحیح ۱۵۱۵ طبع اعلیٰ) نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۱۷

(۳) سورہ بقرہ ۲۳۳

رسول کی اور اپنے اعمال کو ایمان مت کرو)۔

۶- عبادہ عاتق اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "بطان سے دو مفہوم مراد لئے جاتے ہیں:

۱۔ نیا میں عمل کے آثار و نتائج اس پر مرتب نہ ہوں، جیسے کہ ہم عبادت کے باب میں کہتے ہیں: یہ (عبادت) کافی نہیں ہے نہ دوسرے کو یہ کرنے والی ہے، اور نہ وقت ساتھ کرنے والی ہے چنانچہ یہ باطل اس معنی میں ہے کہ یہ عبادت شریعت کے مقصود کے مخالف ہے، کبھی عبادت اس وجہ سے باطل ہوتی ہے کہ اس کے رکنا اور شرائط میں سے کسی میں کوئی خلل واقع ہوا ہو جیسے یک رکعت یا یک تجدید ہو یا ہو۔

عادات کے باب میں بھی ہم کہتے ہیں: یہ باطل ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے فائدہ کا حصول شرعاً نہیں ہوتا، جیسے عیبت کا حسوس، شرکاء کی اداست (نماز میں ازواجی تعلق کا جواز) اور مطلوب (سامان) سے انتفاع۔

۲۔ ہم: بطان سے یہ مراد کہ آخرت میں عمل کے آثار اس پر مرتب نہ ہوں، یعنی ثواب (نہ ملے) پس عبادت کبھی پہلے مفہوم کے مطابق باطل ہوتی ہے تو اس پر نیز امر مرتب نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ اپنے مقتضائے ہر کے مطابق نہیں ہے، جیسے لوگوں کے دکھ دے کے نئے عبادت کرنے والا، ایسی عبادت کافی نہیں ہوتی (۴)، اور اس پر ثواب نہیں ملے گا، اور کبھی عبادت پہلے مفہوم کی رو سے درست ہوتی ہے

(۱) البروقعات لعلیٰ، ۱۳۹۲ھ، ص ۱۹۰

(۲) دیکھا کہ اولیٰ عبادت کافی نہ ہونے کا مسئلہ مختلف ہے، ابن ماجہ ج ۱/۵ ص ۲۴۳ میں ہے کہ جس نے دیکھا کہ عبادت کے لئے نہ پڑھی اس کی شرعاً و لوکان پائے جانے کی وجہ سے دنیاوی عہد میں درست ہوگی، لیکن وہ ثواب کا مستحق نہیں ہوگا، فقیر بولیت نے نوارل میں یہاں سے حنفی مشائخ سے یہ حکم بیان فرمایا میں سے کسی شی میں داخل نہیں ہوتی، اور یہی صحیح مسلک ہے۔

ہیں اس پر بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے صدق کرنے والا ایسا شخص جو صدق کے بعد حسرت بھی جتانے اور میزاں پہنچانے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا بَطُلُوا صِدْقَانَكُمْ بِاللَّسَنِ وَالْأَيْدِي كَالَّذِي يُطْعِقُ عَالَةً دَنَاءً النَّاسِ" (۱) (اے ایمان والو اپنے صدقوں کو حسرت (رکھ کر) اور لافیت (پہنچا کر) باطل نہ کرو جس طرح وہ شخص جو پندال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو)۔

چنانچہ جو کچھ کرایا علمی میں باطل تصرف پر اقدام کا حکم: کسی باطل عمل کا اقدام اس کے بتان کا علم ہوتے ہوئے حرام ہے، اور یہ کرنے والا سزاوار ہے کہ شریعت کی مخالفت کے ذریعہ وہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے اس لئے کہ بتان ایسے فعل کا وصف ہے جو شریعت کے خلاف واقع ہو، تو ایسا عمل مباحات کے باب میں پیش آئے جیسے جیر طہارت کے تیار، مادہ نماں میں اس کے وقت کھانا، یہ معاملات کے در یہ صورت واقع ہو جیسے مرد، عورت، عیسائی اور جاور کے میں کی شریعتی ضرورت، اور جیسے فوج توپوں کے لئے کر یہ کام، اور جیسے مسلمان کے پاس ثواب، رہن، رکنا، مواد و کسی ذمی کی ہو، اور اس جیسے معاملات، یا نکاح کے باب میں ایسا کیا جائے جیسے ماں اور بیٹی سے نکاح۔

یہ حکم حنفیہ کے نزدیک قاسد کو بھی شامل ہے، کیونکہ قاسد معاملہ اگرچہ بعض حکام کے لئے مفید بنتا ہے جیسے مثلاً بیق قاسد کے اندر قبضہ سے ملکیت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن ایسے عمل کا اقدام حرام ہے، ورنہ اللہ کی رعایت اور نساء کے ارادہ کے لئے اس معاملہ کو فتح کرنا واجب ہے، اس سے کہ ایسا فعل معصیت ہے، جس ایسے متعذر کرنے والے شخص پر ضروری ہے کہ اس کو فتح کر کے اس عمل سے

توبہ کرے۔

تصرف باطل پر اقدام کے اس حکم سے ضرورت کے حالات مستثنیٰ ہیں، جیسے منظر (بالکل مجبور شخص) کے سے مراد کی شریعتی رک۔ یہ احکام اس صورت میں ہیں جب باطل تصرف کا اقدام اس کے بتان کو جانتے ہوئے کیا جائے۔

۸- نہ جانتے ہوئے باطل تصرف کے اقدام میں ماہ قنیت اور جہول پر اقدام، دونوں شامل ہیں۔

۱۰۔ وقف کے تعلق سے اصل حکم یہ ہے کہ کسی عمل کا اقدام اس وقت تک جاری نہیں ہے جب تک اس عمل کی بابت حکم ہی کا حکم نہ ہو، جس سے کرنے والے پر واجب ہے، بیق سے متعلق شریعت کے احکام کا علم حاصل کرے، اگر کوئی اجرت کا معاملہ کرتا ہے تو اس پر ضروری ہے کہ نہ یہ داری سے متعلق احکام شریعت کو جانے، نماز پڑھنے کے لئے نماز کے احکام کا جانا واجب ہے، یہی حکم ہر عمل میں اس کے انجام دینے والے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ" (۲) (اور اس چیز کے پیچھے مت ہول کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو)، لہذا کسی عمل کا آغاز جب تک کہ اس کا حکم نہ معلوم نہ کیا جائے جائز نہ ہوگا، اس طرح ہر مسئلہ میں طلب علم واجب قرار پاتا ہے، اور سیکھنے سے گریز قائل ترفیت

(۱) مجمع الجوامع ۱/۵۱۰، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴

معصیت ہے۔

ان تمام مسائل میں اختلاف نہیں بھی ہے جس کے سے  
"نکار"، "امر بالمعروف"، "اجتناب"، "تہلیل"، "ختلاف"، "فتو"  
اور "رخصت" کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

ماہ اقلیت کی صورت میں انجام پانے والے باطل تصرف پر موقوفہ  
کا جہاں تک تحقق ہے تو قرآن نے التفريق میں دیکھا ہے کہ مناسب  
شریعت نے بعض ماہ اقلیتوں سے چشم پوشی کی ہے اور ان کا ارتکاب  
کرنے والوں کو موقوف رویہ ہے، اور بعض ماہ اقلیتوں پر گرفت  
کی ہے اور ان کے ارتکاب کرنے والوں کو معاف نہیں کیا ہے (۱)۔

اس کی تفصیل "جہل" اور "نسیان" کی اصطلاحات میں کی گئی  
جائے۔

باطل عمل کرنے والے پر تکفیر کرنا:

۹- اگر کوئی عمل متفقہ طور پر باطل ہو تو یہ مسلمان پر اس کی تکفیر واجب  
ہے، اگر اس کے بناء میں اختلاف ہو تو تکفیر نہیں کی جائے گی، اگر رشتہ  
فرماتے ہیں: تکفیر کرے، لے لی جانب سے تکفیر اس مورخہ ہوگی جن  
پر اتفاق ہو، اگر اختلافی مورخوں تو ان میں تکفیر نہیں، اس لئے کہ یہ مجتہد  
صوب و حجت پر ہے، یا صحت کی ایک جانب ہے جس کا ہمیں علم نہیں،  
اور سلف کے درمیان فرقی مسائل میں اختلاف ہمیشہ رہا ہے، اگر کسی نے  
بھی اجتہاد کی مورخ میں دھرے پر تکفیر نہیں کی، سلف صرف اس صورت  
میں تکفیر فرماتے تھے جب وہ صورت کسی نص یا کسی اجماع قطعی یا کسی  
قیوں جلی کے مخالف ہو، اگر یہ حکم اس صورت میں ہے جب عمل کرنے  
والا اس عمل کی حرمت کا قائل نہ ہو، اگر اس کی رائے میں وہ عمل حرام  
ہے تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس پر تکفیر کی جائے گی (۲)۔

بطان اور فساد کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا  
سبب:

۱۰- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کی رائے یہ ہے کہ تصرفات کے در  
میان "رفسا" کے درمیان فرق نہیں ہے، خواہ یہ عمل عبادت کے  
باب سے ہو، جیسے نماز کے ارتکاب میں سے کسی رکن یا اس کی شرط میں  
سے کسی شرط کا نماز میں ٹھونکا، یا نکاح سے متعلق ہو جیسے کسی محرم کے  
ساتھ عقد نکاح، یا اس کا تعلق معاملات سے ہو، جیسے مردار و روث کی  
کھانا کھانا، شراب کے ذریعہ شرب، ری، اور وہ بیع جس میں سود  
شامل ہو، پس بطان اور فساد میں سے ہر ایک اپنے فعل کا نصف قرار  
پائے گا جو حکم شرع کے خلاف واقع ہو، اور یہ مخالفت شریعت کی وجہ  
سے ثمارٹ نے اس فعل کا یہ تو اعتبار کیا ہے کہ نہ اس پر کوئی ایسا اثر  
مرتب کیا ہے جو فعل صحیح پر مرتب ہوتا ہے۔

پس جمہور ان دونوں الفاظ کو استعمال کرتے ہیں تو ان سے ایک  
بی معنی مراد لیتے ہیں، یعنی فعل کا خلاف حکم شرع، قیوں ہونا، خواہ یہ  
مخالفت فعل کے کسی رکن کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ہو یا کسی شرط  
کے متعلق ہو، نئے کی وجہ سے ہو (۱)۔

رہے حنفیہ تو وہ اپنے مشہور قول کے مطابق اور وہی قول معتد بھی  
ہے، عبارات کے اندر جمہور سے تفاق کرتے ہیں کہ فساد اور بطان  
مختلف ہیں، لیکن معاملات کے باب میں وہ جمہور سے اختلاف  
کرتے ہوئے دونوں کے درمیان فرق کرتے ہیں، اور فساد کا معنی  
(۱) مہذب اللہ ص ۵۲، مہذب اللہ ص ۵۲، مہذب اللہ ص ۵۲، شرح تفسیر لکھنؤ ص ۲۲۲

(۱) افروقی مرقا ص ۲۹، ۵۱، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳

جان کے معنی سے علاحدہ ہوتے ہیں، اس فرق کی بنیاد اصل عقد اور ہدف عقد کے درمیان استوار ہے۔

صل عقد میں عقد کے ارکان اور اس کی شرائط اعتناء، یعنی متد کرنے والے کی اہلیت، سامان کی خلصیت، نمہ و مثلاً، ایجاب اور قبول ہتے ہں۔

یہاں ہدف عقد میں صحت کی شرط آتی ہے، یعنی عقد کو مکمل کرنے والے عناصر میں سے عقدہ ہونے کی تائید شرط ہر جو کہ بضرر سے خالی ہو۔

ی فیہ پر حصہ کہتے ہیں کہ ہر اصل عقد میں کوئی خلا پایا جائے  
مثلاً اس کا کوئی رکن یا اس کے شرط و اختتام میں سے کوئی شرط نہ پائی  
جائے تو عقد باطل ہوگا، اس کا وجود ہی نہیں ہوگا اور اس پر کوئی بیانیہ  
اثر مرتب نہیں ہوگا، اس لئے کہ تصرف کا جو اولیت رکھنے والے شخص  
کی جانب سے اور محل کے اندر ہی ہوتا ہے، عقد محض صورتاً پائے  
جانے کے باوجود معنابالکل ہی معدوم ہوگا، یا تو اس لئے کہ محل تصرف  
معدوم ہے جیسے مرد راہزنوں کی بیعت، یا اس لئے کہ تصرف کرے والا  
اہل میں سے ہے جیسے باطل پایا سمجھ بچہ کی بیعت۔

گر اصل عقد خلل سے خالی و محفوظ ہو لیکن نصف عقد میں خلل پایا جائے، بایں طور کہ عقد کے اندر کوئی قاسد شرط پائی جائے یا ربا پایا جائے تو عقد قاسد ہوگا، باطل نہیں ہوگا، پورے پر بعض آثار مرتب ہوں گے، بعض نہیں۔

۱۱۔ مہمور و رخصیہ کے درمیان اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ امر  
ممانعت کا حکم عمل کے لارنی و صاف میں سے ہی و صاف کی وجہ سے  
ہو جیتے رہا یہ کسی خاصہ شرط پر مشتمل منع کی ممانعت، تو ایسے حکم کے اثر  
کی بہت فقہاء کا اختلاف ہے۔

جمہور کہتے ہیں یہ ایسا حکم متحدہ کے نصف ورجل پر وہ کے جٹوں کا  
تقاضی ہے، جیسے کہ فعل کی بات و حقیقت کی بہت ممانعت و رد ہو،  
یہ حضرات اپنے فعل کو جس کی ممانعت اس کے ہی لازمی نصف کی وجہ  
سے ہونا دیا باطل کہتے ہیں، اور اس فعل کے مضبوط کار میں سے کوئی  
اثر اس پر مرتب نہیں کرتے ہیں اور اسے ربوبی کی شرط فائدہ پر مشتمل  
جیسی جہل حضرات کے کہ ایک باطل یا فائدہ کی قبیل سے ہے۔

حسبہ کہتے ہیں: ایسا حکم صرف ہدف کے حلال کا متقاضی ہوتا ہے۔ اصل مقصد اپنی شریعت پر باقی رہتا ہے، یہ ہدف اس کے فعل کی نیت اور اس کی حقیقت کی بابت ممانعت کا حکم و راہ ہو، یہ فعل کو جس کی ممانعت اس کے ہی لازمی ہدف کی وجہ سے ہو، یہ مقصد و فائدہ کہتے ہیں، باطل نہیں، اور اس پر بعض آثار مرتب کرتے ہیں بعض نہیں، اسی لئے رایا فائدہ شرط وغیرہ پر مشتمل بیع ال کے ایک فائدہ کی قبیل سے ہوتی ہے باطل سے ہیں۔

۱۴۔ ہم فریق نے اپنے اپنے مسک پر متحدہ لال سے شہلاں  
پاے، انم لال مندرجہ مل ہیں؛

جمہور کا استدلال نبی کریم ﷺ کے اس قول سے ہے: "میں  
احداث فی امرنا هذا ما لیس منہ فہو رد" (۱) (جو شخص  
ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہیں  
ہے تو وہ چیز راہروی جائے گی)۔ پیر مان اس بات کی دلیل ہے کہ اگر  
عمل شریعت کے حکم کے خلاف واقع ہو تو شریعت کی نظر میں وہ  
غیر معتبر ہوگا، اور اس عمل پر وہ حرام مرتب نہیں ہوں گے جو اس سے  
متضاد ہیں، خواہ یہ خلاف راہروی عملوں و باتوں کی حقیقت سے  
متعلق ہو یا اس کے لازمی صاف میں سے کسی وصف سے متعلق ہو۔

(۱) حدیث: "میں اُحدت فی المَوت" کی روایت بخاری (۵/۳۰ طبع انتہی) اور مسلم (۳۳۳ طبع طبعی) نے بھی

الاشادہ لایق تحسین ص ۷۳۳، ابن ماجہ ج ۱ ص ۹۹، بیرونی فتح المصابیح ص ۲۹۹، نور  
الحی کے بعد کے صفحات، الخ ۱ ص ۳۳، کشف الاستار ص ۲۵۹۔

حنفیہ کا تدرال یہ ہے کہ ثارٹ نے عبادات اور معاملات کو ان پر مرتب ہونے والے حکام کا سبب بنایا ہے تو ثارٹ نے کسی شی کی ممانعت اس کے لازمی وصف میں سے ہی وصف کی وجہ سے کی ہو تو یہ ممانعت صرف اس وصف کے بطان کی متقاضی ہوگی، اس سے کہ ممانعت صرف ہی کی ہے تو ممانعت کا اثر بھی ہی تک محدود رہے گا اور وہ وصف اس تعریف کی حقیقت میں خلل نہ ڈال رہا ہو تو اس کی حقیقت بڑھ کر رہے گی اور اس صورت میں وصف اور حقیقت میں سے ہر ایک کا اپنا مقتضی ثابت ہوگا جس پر ممنوعیت کی نفع ہو اور اس کے رکن اور محل پائے جانے کی وجہ سے اس کی حقیقت پائی جارہی ہو تو اس نفع کی وجہ سے طہیت ثابت ہوگی، یہ کہ اس کی حقیقت پائی جارہی ہے، لیکن اس کے ممنوع وصف کو دیکھتے ہوئے اس کو قطعاً سرا صوری ہوگا، اس طرح دونوں پیادوں کی رعایت ممکن ہوگی، اور ہر پہلو کو اس کے مناسب حکم دیا جائے گا۔ بین عبادات میں چونکہ احکامات و قیام حکم ہی مقصود ہے، اور یہ مقصود اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب کہ عبادت میں ہی قسم کی خلاف ورزی نہ پائی جائے، نہ اصل میں اور نہ وصف میں، اس لئے عبادات میں حکم ثارٹ کی مخالفت نہ ہو، اور بنائوں کی متقاضی ہوگی، تو یہ مخالفت عبادت کی ذات سے متعلق ہو یا اس کے لازمی اوصاف میں سے کسی وصف سے متعلق ہو۔

اس نصیب کے بعد یہ بتانا باقی رہ گیا کہ جمہور اگرچہ قاسد اور باطل میں فرق نہیں کرتے، جیسا کہ ان کے عمومی قواعد میں آیا ہے، میں فقہ کے بڑے ابوب میں اختلاف فرق کی موجودگی ظاہر ہے،

(۱) جمع الجوامع ۱۰۵، المختصر للقرانی ۲/۲۶۱، ۲۷۷، روح المعانی ۱۳، المحرر فی القواعد ۳۱۳، کشف الاستر ۱/۵۸۲، ۵۸۳، الخراج علی الخراج ۲۱۹، اور اس کے بعد کے صفحات، اصول المسرخص ۱/۸۵، اور اس کے بعد کے صفحات، مسلم الثبوت شرح نواری المصنوع ۱/۲۰۳۔

جیسا کہ ان کی تصریحات سے عقد کیا جاسکتا ہے، البتہ انہوں نے اس فرق کو عام قاعدہ سے استثناء قرار دیا ہے جیسا کہ شافعیہ کہتے ہیں، و دلیل کے مسائل میں فرق کیا گیا ہے جیسا کہ حنابلہ اور مالکیہ کہتے ہیں۔ اب فقہ میں سے ہر باب میں اس کی نصیبیں یہ مقام پر دیکھی جاتے۔

### تجزی بطان:

۱۳- تجزی بنائوں سے مراد یہ ہے کہ کوئی تعریف جائز اور ناجائز دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہو، تعریف اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسری شق میں باطل۔

اسی نوع میں وہ صورت ہے جسے ”تفریق صنفہ“ (عقد میں تفریق کرنا) کہتے ہیں، اور وہ ایک ہی عقد میں جائز اور ناجائز دونوں کو جمع کرنا ہے۔

اس سلسلہ کی اہم صورتوں کا تعلق نفع سے ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۴- عقد نفع اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسرے شق میں باطل، جیسے انکسار کے دس اور شراب کی ایک ساتھ نفع، اسی طرح شرعی مذہبہ جانور اور مردار کی انکساری نفع، ایسی نفع مکمل باطل ہوں، یہ مسلک حنفیہ کا ہے، اور ابن القصار کے مدد و مالکیہ کا ہے، یہی شافعیہ کا ہے، اس سے ایک قول ہے (مہمات میں دعویٰ یا گیا ہے کہ یہی شافعیہ کا مسلک ہے)، اور یہی امام احمد سے ایک روایت ہے۔

یہ اس لئے کہ جب بعض حصہ میں عقد باطل ہو تو کل حصہ میں باطل ہو گیا، اس لئے کہ صنفہ میں تجزی نہیں ہوتا، یا اس لئے کہ حلال اور حرام دونوں جمع ہوں تو حرام غالب آتا ہے، یا اس لئے کہ قیمت کا علم نہیں ہے۔

شافعیہ کا دوسرا قول جسے شافعیہ نے اظہر بتایا ہے، نیز امام احمد کی دوسری روایت اور مالکیہ میں سے ابن القصار کا قول یہ ہے کہ معاملہ میں تجزی (ٹکڑے کرنا) درست ہے، لہذا جائز حصہ میں بیع درست ہوگی اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

اس سے کہ ایک جز کے صحیح ہونے کی وجہ سے پورے کو صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا تو اسی طرح ایک جز کے باطل ہونے کی وجہ سے پورے کو باطل قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ جز اپنے اپنے حکم پر باقی رہیں گے، اور جائز حصہ میں بیع صحیح ہوگی، اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد فرماتے ہیں کہ اگر ابتدائی ہر شق کی علاحدہ قیمت متعین کر دی ہو تو ایسی صورت میں ہم اسے دو مستثنیٰ معاملہ تصور کریں گے اور دونوں میں تفریق درست ہوگی، پس ایک معاملہ درست ہوگا اور دوسرا باطل۔

اگر عقد اپنے ایک شق میں صحیح ہو، دوسرا شق میں موقوف، مثلاً، اپنی مملوکی میں دوسرے کی مملوک میں کوئی ایک ساتھ بیع کی گئی ہو تو بیع، دونوں شیاؤں میں درست ہوگی، اپنی مملوک میں تو بیع لازم ہوگی اور دوسرے کی مملوک میں مالک کی اجازت پر لازم موقوف ہوگا، یہ رائے مالکیہ کی اور امام زفر کے علاوہ حنبلی ہے، یہ حنفیہ کے رائے ہیں اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ کبھی ایک حصہ بی بیع ابتدا ہو تو درست نہیں ہوتی میں بقاء درست ہوتی ہے، امام زفر کے نزدیک مکمل بیع باطل ہوں، اس سے کہ عقد پورے مجموعہ پر واقع ہوا ہے، اور مجموعہ میں تجزی نہیں ہوتی، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک سابق اختلاف جاری ہوگا، اس لئے کہ موقوف عقد ان کے نزدیک صحیح قول کی رو سے باطل ہوتا ہے۔

۱۵- اسی طرح نکاح میں تجزی جاری ہوئی، اگر کسی نے عقد نکاح میں

ایک حلال اور ایک غیر حلال کو جمع کر دیا جیسے ستم خاتون اور بت پرست عورت کو، تو حلال کا نکاح بلا نفاق درست ہوگا، اور جو عورت حلال نہیں اس سے نکاح باطل ہوگا۔

لیکن اگر ایک عقد میں پانچ عورتوں سے یا دو بہنوں سے نکاح کر لیا تو سبوں سے نکاح باطل ہوگا، اس سے کہ اس کو جمع کرنا حرام ہے، صرف پانچ میں سے کوئی ایک یا دو بہنوں میں سے کوئی ایک حرام نہیں ہے، اگر ایک عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد خاتون سے ایک ساتھ عقد کر لیا تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، حنفیہ کے نزدیک دونوں میں عقد باطل ہوگا، مالکیہ کے نزدیک اگر عورت کا نکاح صحیح ہوگا اور باندی کا باطل، یہ مالکیہ کا مشہور قول ہے، یہی منہاج کی روایتوں میں سے اظہر روایت اور شافعیہ کی اظہر روایت ہے (۱)۔

۱۵۔ تمام معاملات کے حقوق جیسے چارہ وغیرہ میں فی احمد ہی حکم ہے جو بیع کا حکم ہے، فقہاء نے عقد میں تفریق صنفیہ اور جو تعمرات اس کے حکم میں ہوں ان کے لئے ایک مستثنیٰ باب قائم کیا ہے، دیکھئے: "تفریق الصفات"۔

کوئی بھی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر مبنی ہے وہ بھی باطل ہوگا:

۱۶- اہل شافعیہ میں ابن قیم کے رائے اور فقہانی قواعد میں سے ایک یہ ہے (۲): "بطل الشیء بطل ما فی صمدہ" (اگر شے باطل ہو

(۱) الاشیاء لابن قیم ۱۱۳-۱۱۴، اہل الرائع ۵۵۵، ابن ماجہ ۳۳۰۳، الاختیار ۲۲۲، جوہر لا طیل ۶۲۲، القوانین الفریہ ۷۷۲، الدرر ۱۰۷۲، الاشیاء للسیوطی ۱۲۰-۱۲۱، ۱۲۲، المعجری، القواعد ۳۸۲، نہایۃ المحتاج ۳۶۱، روح المصلحین ۳۱۵، المعنی ۳۶۱، ۳۶۲، ۵۸۳، تنقیح الارادات ۵۳۲۔

(۲) الاشیاء وافتاؤ لابن قیم ۹۱، مستطاب کردہ مکتبۃ المہمال بیروت۔









میں مائع مدت کے گزرنے کا کوئی اثر تعریف کی صحت پر نہیں ہوگا  
اگر وہ باطل ہو، دین بنیم فرماتے ہیں (۱) کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے  
حق ساتھ نہیں ہوتا، خواہ وہ قذف یا قصاص، یا لعاب یا بندہ کا کوئی  
دوران ہو۔

فرماتے ہیں (۲) کہ: ہتھ فیہ مسائل میں قاضی کا فیصد ماند ہوتا  
ہے، چند مسائل اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے مدت گزرنے کی وجہ سے  
قاضی حق کے بظان کا فیصلہ کرے، یا نکاح حد کی صحت کا یا امتداد  
زمانہ کی وجہ سے ساتھ ہونے کا فیصلہ کرے۔ (تو یہ فیصد ماند نہیں  
ہوگا)۔

فقہ ابن عابدین میں ہے: باطل ایسوں میں سے یہ بھی ہے کہ  
چند سال گزرنے کی وجہ سے حق کے ساتھ ہونے کا فیصد کیا جائے،  
پھر فرماتے ہیں: تعریف پر واقعیت کے باوجود تیس سال گزرنے کے  
بعد دعویٰ کی عدم سماعت اس مسئلہ میں حق کے بظان پر مبنی نہیں ہے،  
بلکہ وہ محض دعویٰ کی سماعت سے قضا کو روکتا ہے، صاحب حق کا حق  
باقی رہے گا، یہاں تک کہ اگر فریق مقابل اس حق کا تر کر لے تو اس  
پر وہ حق لازم ہو جائے گا (۳)۔

نئی لادارات میں ہے: کسی قدیم حد کی شہادت صحیح قوں کے  
مطابق قبول کی جائے گی، اس لئے کہ وہ حق کی شہادت ہے، لہذا  
امتداد زمانہ کے باوجود درست ہوں (۴)۔

مالیہ اگرچہ عدم سماعت دعویٰ کے سے یہ شرط لگاتے ہیں کہ جس  
چیز کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ ایک مدت تک جو غیہ منقوں جا سید وغیرہ  
کے لحاظ سے مختلف ہوگی، قبضہ میں رہے، پس اس کے ساتھ یہ قید بھی

صل تو یہی ہے، قاضی حضرات محض اپنے سامنے ظاہر ہونے  
والے دلائل و شہوتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں، جو نفس الامر کے  
تعارف سے کبھی غیر درست ہوتے ہیں (۱)۔

ی لئے حضرت ام سلمہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ فرماتے  
ہیں: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَحْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ  
أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِي لَهُ بِمَا أَسْبَحَ،  
وَإِنْ ظَنَنْتَهُ صَادِقًا، لِمَنْ لَقِيتَ لَهُ بَشِيرًا، مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا  
يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْضِي لَهُ لِقَاطَةً مِنَ النَّارِ" (۲) (میں محض  
ایک بشر ہوں، تم لوگ میرے پاس فیصلہ کے لئے آتے ہو، شاید تم  
میں سے کوئی شخص دوسرے کے مقابلہ میں اپنے ثبوت میں زیادہ  
چرب زبان ہو اور میں اپنی سماعت کے مطابق اور اسے سچا سمجھتے  
ہوئے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں تو میں جس کے لئے بھی اس کے  
بھائی کے حق سے کچھ حصہ کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ  
لے، اس لئے کہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں)۔

۲۳- اگر کسی تعریف پر کچھ عرصہ گزر جائے اور اس تعریف کے  
بظان کا دعویٰ ہی کی جانب سے نہ ہو تو ہذا بات اس کو اس  
تعریف کی صحت یا اس صورت حال پر صاحب حق کی رضامندی  
سمجھا جاتا ہے، یہیں سے یہ بات آتی کہ ایک مقررہ مدت گزرنے  
کے بعد دعویٰ کی سماعت نہ کی جائے، اس مدت کی تحدید میں  
حالات، وہی جس کا دعویٰ کیا گیا ہے، قربت بہت مدوم قربت اور  
قبضہ کی مدت کے اعتبار سے فقہاء کا اختلاف ہے، لیکن سماعت دعویٰ

(۱) البصرۃ بہائش فتح اہل الماک ۵۸۱ ۵۸۲ مباح کردہ دارالعرفی المہذب  
۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸

## بطان ۲۴

تک کہ اس کی قضا نہ کر لے۔

### بطان کے آثار:

۱۔ ان کے آثار و تصرفات کی نسبت سے مختلف ہوتے ہیں، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

### اول: عبادات میں:

۲۴۔ عبادات کے بطاں پر متعدد آثار مرتب ہوتے ہیں، جیسے:

الف۔ عبادت کے ساتھ فہم بردہ مشغول رہے گا (یہاں تک کہ: ۱۔ اسے یاد کیا جائے اگر عبادت ایسی ہو کہ اس کا وقت متعین ہو جیسے راقۃ بعض مقامات پر اس کی تعبیر کا وہ سے ہی ہے) (۲)۔

۲۔ یا اس کی قضا کی جائے اگر عبادت کے وقت میں اس عبادت کے مثل کی گنجائش نہ ہو، جیسے رمضان۔

۳۔ یا اس کا اعادہ کیا جائے اگر وقت میں اس عبادت کے ساتھ اسی جیسی عبادت کی گنجائش ہو، جیسے صلا۔

۴۔ اگر وقت نکل جائے تو مارتنا ہوں (۳)۔

۵۔ یا اس کا بدل انجام دیا جائے جیسے ظہر کی نماز اس شخص کے لئے جس کی نماز جمعہ باطل ہو گئی ہو (۴)۔

ب۔ بعض عبادات میں دنیاوی رتبہ ہوں، جیسے رمضان میں چار

ہے کہ وہم سے کے قبضہ کی مدت کے دوران مدتی ہو جو رہا ہو اور آپ سامنے نہدام بقیہ و تصرف ہوتے دیکھ کر بھی خاصا رہا ہو۔ بین اگر وہ امتزاض رہا ہو قبضہ خود کو کتنا ہی طویل ہو کچھ مفید نہیں ہوگا، فتح اعلیٰ المالک میں ہے (۱)؛ ایک شخص نے سی زمین پر اس زمین و لے کے مرنے کے بعد ماحق قبضہ کر لیا، حالانکہ ان کے ورثین موجود ہیں اور اس نے اس زمین پر قبضہ کیا، اور ورثین نے اس پر امتزاض تو یہاں سے رک نہیں تے۔ اس لئے کہ وہ شخص شجر کے راس میں سے ہے تو یہ اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو؟ بواب دینا: ماں اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو۔ نیکی نے ابن القاسم سے سنا ہے کہ: جو شخص لوگوں کا مال نصب کرنے میں معرّف ہو، اس کے قبضہ میں وہ مال رہنا مفید نہیں، لہذا اس کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ اس نے وہ مال خرید لیا اسے عظیم مال ہے، خواہ اس کے پاس وہ مال طویل عرصہ تک دتی رہے، اگر وہ مدعی کی اصل ملکیت کا قرا کرنا ہو یا مدعی کے حق میں بینہ قائم ہو چکا ہو، ابن رشد فرماتے ہیں: یہ رائے صحیح ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ شخص قبضہ موجب ملک میں ہوتا، قبضہ صرف ملکیت کی ایک علامت ہے جس کی وجہ سے اگر کوئی غیر غاصب شخص اس میں اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی، اس لئے کہ ظاہر یہ ہے کہ کسی کا مال مینا جائز نہیں ہے، حالانکہ وہ حاضر ہے، نہ طلب کرتا ہے، نہ اس کا دعویٰ کرتا ہے، تو اس کے قابض کا ہو جائے گا اگر دس سال یا اس کے قدر اس پر قابض رہے۔

عبادت کے تعلق سے یہ امر طے شدہ ہے کہ جس شخص کی عبادت باطل ہو جائے، اس کا قہر اس عبادت کے ساتھ مشغول رہے گا جب

فتح اعلیٰ المالک ۲/ ۳۳۳، فتح کردہ دارالمعرف

(۱) دستور الخصماء ۱/ ۲۵۱، جمع الجوامع ۱/ ۱۰۵، کشف الاستار ۱/ ۲۵۸۔

(۲) زکاة میں بطان سے مقصود اس کا کافی نہ ہونا ہے جیسے کہ بیت ۲۷ حوالہ میں شرط ہے فخرج الزکوٰۃ ۱/ ۱۸۶، المستصحب ۱/ ۹۳۔ ۹۵، بدائع الصنائع ۲/ ۳۰۲، ۳۳۳، الہدایہ ۱/ ۱۱۳۔

(۳) الخلوٰۃ ۱/ ۱۶۱، حوالہ کے بعد کے صفحات، جمع الجوامع ۱/ ۱۰۹، ۱۸، بدعی ۱/ ۶۳۔

(۴) البدائع ۲/ ۹۸، ۱۰۳، الخواکر الدروانی ۱/ ۳۳۳، ۳۶۵، الہدایہ ۱/ ۹۰، مختصر الارادات ۱/ ۵۵۔

جو چھ روزہ توڑنے پر کنارہ<sup>(۱)</sup>۔

ج۔ نماز جب باطل ہو جائے تو اس کو جاری نہ رکھنا، سبب ہے، روزہ اور حج میں ایسا نہیں ہے، رمضان میں روزہ (ٹوٹنے کے باوجود) کھانے پینے سے رکنا اور فاسد حج کو بھی جاری رکھنا ضروری ہے، جب کہ دونوں کی قضا بھی کی جائے گی<sup>(۲)</sup>۔

د۔ رباۃ رخیہ مستحق کو دے دی جائے تو اس کو واپس لینے کا حق ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

ن تمام سابق امور میں تفصیل بھی ہے جو ان کے جواب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

دوم: معاملات میں بظان کا اثر:

۲۵۔ عیب کی اصطلاح میں باطل عقد سوائے ظہری صورت کے اپنا وجود نہیں رکھتا، اس کا شرعی وجود نہیں ہوتا، لہذا وہ معدوم ہوتا ہے اور معدوم کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا<sup>(۴)</sup>۔

ایہ عقد اپنی اسالیب سے ٹوٹا ہوتا ہے، اس کو توڑنے کے لئے کسی حکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں<sup>(۵)</sup>۔

جارت بھی اس میں لائق نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ معتقد ہی نہیں ہوتا ہے، لہذا وہ معدوم ہے، معدوم میں اجارت لائق نہیں ہوتی کہ وہ نہ ہونے کی مانند ہے۔

باطل عقد سے رخیہ کی طہیت حاصل نہیں ہوتی جس طرح عقد باطل کے عداد سے حاصل ہوتی ہے، اگر اس عقد میں جو لگی کر دی گئی ہو تو اس کی واپس نہ دے دی ہوگی، تو بیع باطل میں قبضہ سے طہیت منتقل نہیں ہوتی، اس لئے واپس کرنا واجب ہوگا۔

مالکیہ میں سے ابن رشد فرماتے ہیں: فقہاء کا اتفاق ہے کہ فاسد بیع۔ یہ حنفیہ کے نزدیک باطل ہوتے ہیں۔ رخیہ ہوں ورنہ نہ ہوں تو ان کا حکم وہی ہے یعنی بیع قیمت واپس کرے گا، لہذا یہ ارود سامان واپس کرے گا جس کی قیمت دی گئی ہے<sup>(۶)</sup>۔

باطل صلح میں صلح کرنے والا اس میں کا مالک نہیں ہوگا جس پر صلح کیا ہے، اور ادا کرنے والے نے جو کچھ ادا کیا ہے اسے وہ واپس لے لے گا<sup>(۷)</sup>۔

باطل بیہ میں وہ شخص جسے بیہ کیا گیا ہے بیہ کا مالک نہیں ہوگا<sup>(۸)</sup>۔  
باطل رہن میں مرتہن (رہن لینے والا) مال مرہون کو روکنے کا مالک نہیں ہوگا<sup>(۹)</sup>۔

باطل معاملہ کتابت (غلام کی آزادی کا معاملہ) میں مکاتب (معاملہ کرنے والا غلام) اپنی آزادی کا مالک نہیں ہوگا<sup>(۱۰)</sup>۔

اجارہ باطلہ جو اجارہ کا محل نہ ہو اس میں اجرت پر طہیت حاصل نہیں ہوگی، اس کو لوٹنا واجب ہوگا، اس لئے کہ ایسی اجرت بیہ حرام ہے،

(۱) البدائع ۵/۳۰۵، الاشیاء لابن کیم ۷/۳۳۷، بدیع الجہد ۲/۹۳، نہایہ المحتاج ۳/۳۳۷، ختمی الارادات ۲/۹۰۔

(۲) الاشیاء لابن کیم ۷/۳۳۷، جوہر لا طیل ۲/۱۰۳، البیہ ۲/۵۵۰، ختمی الارادات ۲/۲۶۳۔

(۳) الدرر ۳/۹۸، ۹۹، المہذب ۲/۵۵، ختمی الارادات ۲/۹۰۔

(۴) الاشیاء لابن کیم ۷/۳۳۷، جوہر لا طیل ۲/۸۰، البیہ ۲/۳۳۰۔

(۵) الاشیاء لابن کیم ۷/۳۳۸، البدائع ۲/۳۷، نہایہ المحتاج ۲/۹۶، التوہد والفقہ المصوب ۱/۱۱۔

(۶) البدائع ۳/۱۰۴، ۱۰۳، جوہر لا طیل ۲/۹۴، المحرر ۳/۱۸، ۱۹، ختمی الارادات ۲/۱۰۳۔

(۷) البدائع ۲/۳۳۷، جوہر لا طیل ۲/۱۳۰، ۱۳۱، المہذب ۲/۱۸۲، ختمی الارادات ۲/۲۶۶۔

(۸) بدائع الصالح ۵/۳۰۵، ابن ماجہ ۲/۲۸، طہیۃ الدرر ۳/۵۳، ختمی الارادات ۲/۹۰۔

(۹) الدرر ۳/۱۰۶، البیہ ۲/۶۶۔

(۱۰) ابن ماجہ ۲/۳۷، البدائع ۲/۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، الخلیل ۲/۵۷۲، کشاف القناع ۳/۵۷، قلیوبی ۲/۱۶۰۔

بایں شرط کہ اس پر قبضہ کی اجازت، اجازت کے اہل شخص نے دی ہو تو اس حالت میں اس پر قبضہ کرنا درست ہوگا، اور فساد قبضہ کے ساتھ ضمان نہیں ہوگا۔

اور اجازت سرے سے پائی ہی نہ تھی ہو یا پائی تھی ہو بین صحیح نہ ہو، یہ نکتہ وغیرہ اہل کی طرف سے ہوا یا بوجہ کے ماحول میں ہو تو قبضہ باطل ہوگا، اور اس صورت میں ضمان مطلقاً واجب ہوگا خواہ اس عقد کے صحیح ہونے میں ضمان واجب ہو یا نہ ہو۔

”ہایۃ الحیات“ میں ہے: ”فاسد عقد جو کسی وی غفلت کی طرف سے صادر ہوا ہو، ضمان اور عدم ضمان میں پہنچ عقد کی طرح ہے، اس لئے کہ عقد اگر صحیح ہونے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان کا متقاضی ہو بیسے بچ اور امارہ (عارضیت) رہتا، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بد رجہ اولیٰ (متقاضی ضمان) ہوگا۔“

اور اگر صحیح ہونے کی صورت میں عدم ضمان کا متقاضی ہو بیسے رہیں، اور بغیر بدلہ کے مہر اور کریمہ پر یا ہو سامان، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بھی اسی طرح ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا (۱)۔ اسی کے مثل حاشیہ الجمل وغیرہ کتب ثنائیہ میں ہے (۲)۔

۲۷- تصرقات اور الامانات کے عقود میں بظان کے ساتھ اہل شخص کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان کے نہ ہونے کا اعتبار اور غیر اہل کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان ہونے کا اعتبار کرنا، یہی فی الجملہ حنفی کا بھی مسلک ہے جیسا کہ ان کے قول سے مستفاد ہوتا ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کون

(۱) نہایۃ المحتاج ۵/۲۲۸-۲۲۹، ۴۷۵-۴۷۶، مجلس علی الصلح ۵۱۷، الاثر للشیخ رضی ۳۰۹ طبع اٹلی، ابنی الطالب ۴۷۹، شرح تفسیر واردات ۲/۲۶۶، اسی ۴۵۲، ۴۵۳، عقائد لاسن و جبہ ص ۶۷، ۵۳۔  
(۲) الجمل علی شرح الصلح ۳۹۱۔

سے باطل طریقہ سے مال کا کھانا تصور کیا جائے گا (۱)۔

باطل نکاح میں حنفی لطف مدد دہی و اتقان کا مالک نہیں ہوگا (۲)۔ تمام باطل عقود میں جہاں ایسی حکم ہے اس بابت تفصیلات اپنے مقام پر دیکھی جاسکتی ہے۔

بیلن صورتاً عقد باطل کا وجود، اس بات کو کچھ اثر مرتب کرتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ باطل عقد میں سامان کی حاکمی کر دی جائے اور سامان قائم ہو جائے و جب سے اس کی ایسی مامون ہو تو یا اس میں ضمان واجب ہوگا یا نہیں ہوگا۔

اس کی تفصیل مندرجہ ذیل میں:

ضمان:

۲۶- باوجودیکہ جمہور فقہاء اپنے عمومی قواعد میں باطل اور فاسد کے درمیان فرق نہیں کرتے ہیں، میں بعض احکام کی نسبت فاسد اور باطل کے درمیان فرق مانتے ہیں۔

ضمان کا مسئلہ بھی یہاں ہے جس میں باطل اور فاسد کے درمیان فرق ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

”ثانفیر و رتنا بدہ کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ وہ عقد جس میں عقد کے صحیح ہونے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان ہوتا ہے بیسے بچ، اس میں عقد کے فاسد ہونے کی صورت میں بھی ضمان ہوگا، اور عقد صحیح ضمان کا متقاضی نہ ہو بیسے مضاربہ، تو اس میں عقد فاسد بھی ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا۔“

بیلن سامان کے متقاضی نہ ہونے میں یہ قید بھی ہے کہ قبضہ صحیح ہو،

(۱) الاثر للشیخ رضی ۳۷۷، حنفی واردات ۲/۵۹۲، شرح الجلیل ۴۷۸، قلیوبی ۱۶۳۔  
(۲) اسی ۵۱۶، طبع ۳۵۲، شرح الجلیل ۹۲۔

### نکاح میں بطلان کا اثر:

۲۸- جہور کے بر ایک عمومی قواعد میں سے یہ بھی ہے کہ باطل اور فاسد کے درمیان فرق نہیں ہے، خفیہ بھی ان کے ساتھ نکاح کے دہ میں اس میں مشتق ہیں۔ جیسا کہ ان کے عمومی قواعد سے معلوم ہوتا ہے۔ البتہ متاء، نسبی نکاح نہ صحیح کے لئے باطل کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور نسبی فاسد کا لفظ، دراصل دونوں اقسام سے مراد دیتے ہیں جو صحیح کے مقابل ہو۔

لیکن فاسد سے اس کی مراد نکاح ہے جس کے فاسد ہونے میں فتنی مسالک کے درمیان اختلاف ہو جیسے بغیر گواہوں کے نکاح کرنا، مالکیہ گواہوں کے بغیر نکاح کو درست قرار دیتے ہیں، الیہ شرط نکاتے ہیں کہ قول سے پہلے کوادنا یا جائے، یہ نکاح کو اوٹھار اور ایک جماعت بھی درست قرار دیتی ہے، اور جیسے حج کے احرام کی حاکمیت میں نکاح، در بھیر ملی کے نکاح، ان دونوں نکاح کو مصیبت درست بتاتے ہیں، اور جیسے نکاح شعار حس کو مصیبت صحیح قرار دے کر شرط کو لغو قرار دیتے ہیں اور دونوں عورتوں کے سے مرد مثل واجب کرتے ہیں۔

در باطل سے متاء کی مراد ایسا نکاح ہے جس کا فاسد ہونا فقہی مسالک میں متفق ہو جیسے (چار بیوی کے ہوتے ہوئے) پانچویں سے نکاح یا اورے کی مسکوحہ سے نکاح، یا تین طلاق والی سے نکاح یا محرم سے نکاح<sup>(۱)</sup>۔

باطل یا فاسد نکاح کو فسخ سنا واجب ہے، اگر اس کا سبب دہونا متفقہ

(۱) جامع المصنف ۳/۵۳۵، فتح القدیر ۳/۷۷، سنن ابی یوسف ۲/۵۰۳، ۳/۵۱، ۳/۵۲، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷،



سے پہلے تفریق ہو جائے تو حائلہ کے نزدیک مہر کا استحقاق نہیں ہوگا (۱)۔

اس سے بعض مسائل متعلق ہیں جن میں دخول سے پہلے نصف مہر ثابت ہوتا ہے۔ اس میں سائل میں مالکیہ کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر سبب فساد میں ظلم نہ پیدا کرتا ہو جیسے حج کا اہرام بدمعہ ہوئے شخص کا نکاح تو طلاق کی صورت میں نصف مہر و مروت کی صورت میں مکمل مہر ہوگا۔

اسی طرح مالکیہ کے نزدیک نکاح جو پھر کے شرعی مہر سے کم ہونے کی وجہ سے فاسد ہو اور شوہر مہر پورا کرنے پر آمادہ نہ ہو (یہ صورت ”نکاح لد رہیں“ کہلاتی ہے، اس سے ۱۰۰ رنم کی مقدار مہر شرعی سے کم ہے)، اس نکاح میں انہوں سے پہلے فسخ کی صورت میں ۱۰۰ رنم کا نصف مہر واجب ہوگا (۲)۔

ایسا ہی مسئلہ وہ بھی ہے جب دخول سے پہلے شوہر باعہ حرمت رضاعت کا دعویٰ بلا ثبوت کرے اور بیوی شوہر کی تصدیق نہ کرے تو نکاح کو فسخ کر دیا جائے گا۔ (۳) شوہر پر نصف مہر ہوگا جیسا کہ مالکیہ و حائلہ کہتے ہیں (۴)۔

مطلقاً نکاح فاسد میں دخول (بجلی) کی وجہ سے مہر کے وجوب پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: ”ایما امرأة أنکحت نفسها بغیر إذن ولیها فکاحها باطل، فإن دخل بها فلا مہر مثلها“ (۵) (جس خاتون نے بھی یہ نکاح

ہو تو سمجھوں کہ نزدیک فسخ کرنا واجب ہوگا، اور اگر اس کے فاسد ہونے میں اختلاف ہو تو جن کے نزدیک فاسد ہوگا ان کے نزدیک فسخ کرنا واجب ہوگا، البتہ اگر کوئی حاکم اس نکاح کی صحت کا فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ نہیں توڑا جائے گا، اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ جس نکاح کے فاسد ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس میں تفریق طلاق نہیں ہے، بلکہ محض فسخ یا متارک ہے، البتہ جس نکاح کے فاسد ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے اس میں تفریق طلاق ہوئی یا نہیں اس میں اختلاف ہے (۶) (دیکھئے: ”طلاق“، ”نکاح“، ”مہر“، ”فسخ“)۔

دخول یا فاسد نکاح کے لئے دخول سے پہلے فی جملہ کوئی حکم نہیں، جیسا کہ فقہاء میں ہے گا، اس لیے کہ یہ حقیقت نکاح ہی نہیں ہے، کیونکہ دخول یا فاسد مہر کی وجہ سے منافع (جس کی طرف مہر کی) کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

میں نے دخول ہو جانے سے فاسد نکاح سے بعض احکام طلاق ہوتے ہیں، اس سے کہ حاصل شدہ منافع کے حق میں اس نکاح کو ضرر یا منفعہ مانا جاتا ہے (۷)۔

دلیل میں اس سے قطع رکھنے والے ہم احکام بیان کرتے جا رہے ہیں:

نکاح فاسد:

۲۹- نکاح فاسد میں خواہ نکاح کا فاسد ہونا متفقہ ہو یا مختلف فیہ، اگر انہوں سے پہلے تفریق ہوئی ہو تو فی جملہ متفقہ طور پر یہ نکاح استحقاق نہیں ہوگا، اور جس نکاح کے فاسد ہونے میں اختلاف ہو اس میں ظہور

(۱) بدائع الصنائع ۲/۲۵۵، فتح القدیر ۳/۲۳۳، الفتاویٰ الالہیہ ۲/۳۳۰، الدرر النوری ۲/۲۵۰، البحر فی التوہید ۳/۹، مختصر الواردات ۳/۸۳، معنی ۲/۵۵۶۔

(۲) جوہر لا کلیل ۱/۴۸۵، معنی، کلیل ۲/۲۵۲۔

(۳) جوہر لا کلیل ۱/۴۸۵، معنی ۲/۵۶۰، مختصر الواردات ۳/۲۳۳۔

(۴) حدیث صحیحہ، امرأة، ۱۰ کی روایت ابو داؤد (۵۶۶/۲) طبع عزت عید دہلی (۱/۲۷۷ طبع المکتبہ) اور ترمذی نے (۳۰۸/۲) طبع

(۵) ابن ماجہ ۲/۵۵۱، الترمذی المندہ ۱/۴۷۹، ۲/۳۳۰، البدیع ۲/۴۳۲، ابو کریم الدواہی ۲/۵۵۵، التوہید ۳/۹، المہر ۲/۴۵۶، ۳/۵۵۷، روح المعانی ۲/۵۵۶، مختصر الواردات ۳/۸۳، معنی ۲/۵۵۶۔

(۶) بدائع الصنائع ۲/۳۳۵۔



## بطان • سہ بعض

اس کے علاوہ فقہاء کے درمیان عدت میں متعارف ہے کہ اس کا اعتبار تفریق کے وقت سے ہوگا "خبری" ہی ہے؟  
 "زبان عدت کا بانہ نہ اخل ہوگا نہ اخل نہیں ہوگا بلکہ (ہر ایک عدت) از سر نو شروع ہوتی ہے؟  
 "زبان اخل کے وقت سے سب کا شمار ہوگا یہ عقد کے وقت سے؟  
 "زبان نکاح مطلق سے حرمت و صہابت ثابت ہوتی یا نہیں، ورنہ یہ نکاح سے وراثت کا ثبوت ہوگا یا نہیں؟  
 اس تمام امور میں بہت ساری تفصیلات ہیں جو اپنے مقام پر یکجہا جاسکتی ہیں۔

## بعض

دیکھئے "حصہ"۔



یہی حکم حضرات حنفیہ کے نزدیک بھی ہے، کیونکہ جب حد واجب ہوگئی تو نسب ثابت نہیں ہوگا، امام ابوحنیفہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک یہ نسب ثابت ہوگا، اس لئے کہ عقد میں شبہ ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد سے مروی ہے کہ شبہ اس صورت میں قائم ہو جائے گا سب نکاح، جمعی طور پر حرام ہو، ورنہ جس سے نکاح یا یہ ہو، اگر حرام ہو جیسے ماں، بہن، اہل و عیال کی حرمت و اہل عورت سے نکاح میں صاف نہیں کے نزدیک نسب ثابت نہیں ہوگا، خیر رٹل نے "باب الہرم" میں "یعنی" اور "مجمع الفتاویٰ" سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک نسب ثابت ہوگا صاحبین کے نزدیک نہیں، مگر امام محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے خلیفہ کی وجہ سے اس سے حد ساتھ ہونے کی بات کہی ہے، لہذا نسب ثابت ہوگا۔

یہ تفصیلات یہ نکاح میں نسب کی بابت تھیں جس کی حرمت پر رجحان ہو ورنہ حرمت کا علم بھی (نکاح کرے یا لے کو) ہو، جہاں تک عدت کا تعلق ہے تو مالکیہ، حنابلہ اور حنفیہ میں سے قائلین حرمت نسب کے، ایک عدت واجب ہوگی، اور اسے اہل ہابا جائے گا۔  
 میں شافعیہ و حنفیہ میں سے حرمت نسب کے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک عدت واجب نہیں ہوگی (۱)۔

(۱) بعد کتب ۳۳۵/۲، ۳۵۶/۲، ابن ماجہ ۳۵۰/۲، ۳۵۱/۲، ۳۵۲/۲، ۶۰۸-۶۰۹، ۱۵۳/۱، فتح الباری ۲۲۳/۲، ۲۲۵/۲، ۲۲۷/۲، ۲۲۸/۲، ۲۲۹/۲، ۲۳۰/۲، ۲۳۱/۲، ۲۳۲/۲، ۲۳۳/۲، ۲۳۴/۲، ۲۳۵/۲، ۲۳۶/۲، ۲۳۷/۲، ۲۳۸/۲، ۲۳۹/۲، ۲۴۰/۲، ۲۴۱/۲، ۲۴۲/۲، ۲۴۳/۲، ۲۴۴/۲، ۲۴۵/۲، ۲۴۶/۲، ۲۴۷/۲، ۲۴۸/۲، ۲۴۹/۲، ۲۵۰/۲، ۲۵۱/۲، ۲۵۲/۲، ۲۵۳/۲، ۲۵۴/۲، ۲۵۵/۲، ۲۵۶/۲، ۲۵۷/۲، ۲۵۸/۲، ۲۵۹/۲، ۲۶۰/۲، ۲۶۱/۲، ۲۶۲/۲، ۲۶۳/۲، ۲۶۴/۲، ۲۶۵/۲، ۲۶۶/۲، ۲۶۷/۲، ۲۶۸/۲، ۲۶۹/۲، ۲۷۰/۲، ۲۷۱/۲، ۲۷۲/۲، ۲۷۳/۲، ۲۷۴/۲، ۲۷۵/۲، ۲۷۶/۲، ۲۷۷/۲، ۲۷۸/۲، ۲۷۹/۲، ۲۸۰/۲، ۲۸۱/۲، ۲۸۲/۲، ۲۸۳/۲، ۲۸۴/۲، ۲۸۵/۲، ۲۸۶/۲، ۲۸۷/۲، ۲۸۸/۲، ۲۸۹/۲، ۲۹۰/۲، ۲۹۱/۲، ۲۹۲/۲، ۲۹۳/۲، ۲۹۴/۲، ۲۹۵/۲، ۲۹۶/۲، ۲۹۷/۲، ۲۹۸/۲، ۲۹۹/۲، ۳۰۰/۲، ۳۰۱/۲، ۳۰۲/۲، ۳۰۳/۲، ۳۰۴/۲، ۳۰۵/۲، ۳۰۶/۲، ۳۰۷/۲، ۳۰۸/۲، ۳۰۹/۲، ۳۱۰/۲، ۳۱۱/۲، ۳۱۲/۲، ۳۱۳/۲، ۳۱۴/۲، ۳۱۵/۲، ۳۱۶/۲، ۳۱۷/۲، ۳۱۸/۲، ۳۱۹/۲، ۳۲۰/۲، ۳۲۱/۲، ۳۲۲/۲، ۳۲۳/۲، ۳۲۴/۲، ۳۲۵/۲، ۳۲۶/۲، ۳۲۷/۲، ۳۲۸/۲، ۳۲۹/۲، ۳۳۰/۲، ۳۳۱/۲، ۳۳۲/۲، ۳۳۳/۲، ۳۳۴/۲، ۳۳۵/۲، ۳۳۶/۲، ۳۳۷/۲، ۳۳۸/۲، ۳۳۹/۲، ۳۴۰/۲، ۳۴۱/۲، ۳۴۲/۲، ۳۴۳/۲، ۳۴۴/۲، ۳۴۵/۲، ۳۴۶/۲، ۳۴۷/۲، ۳۴۸/۲، ۳۴۹/۲، ۳۵۰/۲، ۳۵۱/۲، ۳۵۲/۲، ۳۵۳/۲، ۳۵۴/۲، ۳۵۵/۲، ۳۵۶/۲، ۳۵۷/۲، ۳۵۸/۲، ۳۵۹/۲، ۳۶۰/۲، ۳۶۱/۲، ۳۶۲/۲، ۳۶۳/۲، ۳۶۴/۲، ۳۶۵/۲، ۳۶۶/۲، ۳۶۷/۲، ۳۶۸/۲، ۳۶۹/۲، ۳۷۰/۲، ۳۷۱/۲، ۳۷۲/۲، ۳۷۳/۲، ۳۷۴/۲، ۳۷۵/۲، ۳۷۶/۲، ۳۷۷/۲، ۳۷۸/۲، ۳۷۹/۲، ۳۸۰/۲، ۳۸۱/۲، ۳۸۲/۲، ۳۸۳/۲، ۳۸۴/۲، ۳۸۵/۲، ۳۸۶/۲، ۳۸۷/۲، ۳۸۸/۲، ۳۸۹/۲، ۳۹۰/۲، ۳۹۱/۲، ۳۹۲/۲، ۳۹۳/۲، ۳۹۴/۲، ۳۹۵/۲، ۳۹۶/۲، ۳۹۷/۲، ۳۹۸/۲، ۳۹۹/۲، ۴۰۰/۲، ۴۰۱/۲، ۴۰۲/۲، ۴۰۳/۲، ۴۰۴/۲، ۴۰۵/۲، ۴۰۶/۲، ۴۰۷/۲، ۴۰۸/۲، ۴۰۹/۲، ۴۱۰/۲، ۴۱۱/۲، ۴۱۲/۲، ۴۱۳/۲، ۴۱۴/۲، ۴۱۵/۲، ۴۱۶/۲، ۴۱۷/۲، ۴۱۸/۲، ۴۱۹/۲، ۴۲۰/۲، ۴۲۱/۲، ۴۲۲/۲، ۴۲۳/۲، ۴۲۴/۲، ۴۲۵/۲، ۴۲۶/۲، ۴۲۷/۲، ۴۲۸/۲، ۴۲۹/۲، ۴۳۰/۲، ۴۳۱/۲، ۴۳۲/۲، ۴۳۳/۲، ۴۳۴/۲، ۴۳۵/۲، ۴۳۶/۲، ۴۳۷/۲، ۴۳۸/۲، ۴۳۹/۲، ۴۴۰/۲، ۴۴۱/۲، ۴۴۲/۲، ۴۴۳/۲، ۴۴۴/۲، ۴۴۵/۲، ۴۴۶/۲، ۴۴۷/۲، ۴۴۸/۲، ۴۴۹/۲، ۴۵۰/۲، ۴۵۱/۲، ۴۵۲/۲، ۴۵۳/۲، ۴۵۴/۲، ۴۵۵/۲، ۴۵۶/۲، ۴۵۷/۲، ۴۵۸/۲، ۴۵۹/۲، ۴۶۰/۲، ۴۶۱/۲، ۴۶۲/۲، ۴۶۳/۲، ۴۶۴/۲، ۴۶۵/۲، ۴۶۶/۲، ۴۶۷/۲، ۴۶۸/۲، ۴۶۹/۲، ۴۷۰/۲، ۴۷۱/۲، ۴۷۲/۲، ۴۷۳/۲، ۴۷۴/۲، ۴۷۵/۲، ۴۷۶/۲، ۴۷۷/۲، ۴۷۸/۲، ۴۷۹/۲، ۴۸۰/۲، ۴۸۱/۲، ۴۸۲/۲، ۴۸۳/۲، ۴۸۴/۲، ۴۸۵/۲، ۴۸۶/۲، ۴۸۷/۲، ۴۸۸/۲، ۴۸۹/۲، ۴۹۰/۲، ۴۹۱/۲، ۴۹۲/۲، ۴۹۳/۲، ۴۹۴/۲، ۴۹۵/۲، ۴۹۶/۲، ۴۹۷/۲، ۴۹۸/۲، ۴۹۹/۲، ۵۰۰/۲، ۵۰۱/۲، ۵۰۲/۲، ۵۰۳/۲، ۵۰۴/۲، ۵۰۵/۲، ۵۰۶/۲، ۵۰۷/۲، ۵۰۸/۲، ۵۰۹/۲، ۵۱۰/۲، ۵۱۱/۲، ۵۱۲/۲، ۵۱۳/۲، ۵۱۴/۲، ۵۱۵/۲، ۵۱۶/۲، ۵۱۷/۲، ۵۱۸/۲، ۵۱۹/۲، ۵۲۰/۲، ۵۲۱/۲، ۵۲۲/۲، ۵۲۳/۲، ۵۲۴/۲، ۵۲۵/۲، ۵۲۶/۲، ۵۲۷/۲، ۵۲۸/۲، ۵۲۹/۲، ۵۳۰/۲، ۵۳۱/۲، ۵۳۲/۲، ۵۳۳/۲، ۵۳۴/۲، ۵۳۵/۲، ۵۳۶/۲، ۵۳۷/۲، ۵۳۸/۲، ۵۳۹/۲، ۵۴۰/۲، ۵۴۱/۲، ۵۴۲/۲، ۵۴۳/۲، ۵۴۴/۲، ۵۴۵/۲، ۵۴۶/۲، ۵۴۷/۲، ۵۴۸/۲، ۵۴۹/۲، ۵۵۰/۲، ۵۵۱/۲، ۵۵۲/۲، ۵۵۳/۲، ۵۵۴/۲، ۵۵۵/۲، ۵۵۶/۲، ۵۵۷/۲، ۵۵۸/۲، ۵۵۹/۲، ۵۶۰/۲، ۵۶۱/۲، ۵۶۲/۲، ۵۶۳/۲، ۵۶۴/۲، ۵۶۵/۲، ۵۶۶/۲، ۵۶۷/۲، ۵۶۸/۲، ۵۶۹/۲، ۵۷۰/۲، ۵۷۱/۲، ۵۷۲/۲، ۵۷۳/۲، ۵۷۴/۲، ۵۷۵/۲، ۵۷۶/۲، ۵۷۷/۲، ۵۷۸/۲، ۵۷۹/۲، ۵۸۰/۲، ۵۸۱/۲، ۵۸۲/۲، ۵۸۳/۲، ۵۸۴/۲، ۵۸۵/۲، ۵۸۶/۲، ۵۸۷/۲، ۵۸۸/۲، ۵۸۹/۲، ۵۹۰/۲، ۵۹۱/۲، ۵۹۲/۲، ۵۹۳/۲، ۵۹۴/۲، ۵۹۵/۲، ۵۹۶/۲، ۵۹۷/۲، ۵۹۸/۲، ۵۹۹/۲، ۶۰۰/۲، ۶۰۱/۲، ۶۰۲/۲، ۶۰۳/۲، ۶۰۴/۲، ۶۰۵/۲، ۶۰۶/۲، ۶۰۷/۲، ۶۰۸/۲، ۶۰۹/۲، ۶۱۰/۲، ۶۱۱/۲، ۶۱۲/۲، ۶۱۳/۲، ۶۱۴/۲، ۶۱۵/۲، ۶۱۶/۲، ۶۱۷/۲، ۶۱۸/۲، ۶۱۹/۲، ۶۲۰/۲، ۶۲۱/۲، ۶۲۲/۲، ۶۲۳/۲، ۶۲۴/۲، ۶۲۵/۲، ۶۲۶/۲، ۶۲۷/۲، ۶۲۸/۲، ۶۲۹/۲، ۶۳۰/۲، ۶۳۱/۲، ۶۳۲/۲، ۶۳۳/۲، ۶۳۴/۲، ۶۳۵/۲، ۶۳۶/۲، ۶۳۷/۲، ۶۳۸/۲، ۶۳۹/۲، ۶۴۰/۲، ۶۴۱/۲، ۶۴۲/۲، ۶۴۳/۲، ۶۴۴/۲، ۶۴۵/۲، ۶۴۶/۲، ۶۴۷/۲، ۶۴۸/۲، ۶۴۹/۲، ۶۵۰/۲، ۶۵۱/۲، ۶۵۲/۲، ۶۵۳/۲، ۶۵۴/۲، ۶۵۵/۲، ۶۵۶/۲، ۶۵۷/۲، ۶۵۸/۲، ۶۵۹/۲، ۶۶۰/۲، ۶۶۱/۲، ۶۶۲/۲، ۶۶۳/۲، ۶۶۴/۲، ۶۶۵/۲، ۶۶۶/۲، ۶۶۷/۲، ۶۶۸/۲، ۶۶۹/۲، ۶۷۰/۲، ۶۷۱/۲، ۶۷۲/۲، ۶۷۳/۲، ۶۷۴/۲، ۶۷۵/۲، ۶۷۶/۲، ۶۷۷/۲، ۶۷۸/۲، ۶۷۹/۲، ۶۸۰/۲، ۶۸۱/۲، ۶۸۲/۲، ۶۸۳/۲، ۶۸۴/۲، ۶۸۵/۲، ۶۸۶/۲، ۶۸۷/۲، ۶۸۸/۲، ۶۸۹/۲، ۶۹۰/۲، ۶۹۱/۲، ۶۹۲/۲، ۶۹۳/۲، ۶۹۴/۲، ۶۹۵/۲، ۶۹۶/۲، ۶۹۷/۲، ۶۹۸/۲، ۶۹۹/۲، ۷۰۰/۲، ۷۰۱/۲، ۷۰۲/۲، ۷۰۳/۲، ۷۰۴/۲، ۷۰۵/۲، ۷۰۶/۲، ۷۰۷/۲، ۷۰۸/۲، ۷۰۹/۲، ۷۱۰/۲، ۷۱۱/۲، ۷۱۲/۲، ۷۱۳/۲، ۷۱۴/۲، ۷۱۵/۲، ۷۱۶/۲، ۷۱۷/۲، ۷۱۸/۲، ۷۱۹/۲، ۷۲۰/۲، ۷۲۱/۲، ۷۲۲/۲، ۷۲۳/۲، ۷۲۴/۲، ۷۲۵/۲، ۷۲۶/۲، ۷۲۷/۲، ۷۲۸/۲، ۷۲۹/۲، ۷۳۰/۲، ۷۳۱/۲، ۷۳۲/۲، ۷۳۳/۲، ۷۳۴/۲، ۷۳۵/۲، ۷۳۶/۲، ۷۳۷/۲، ۷۳۸/۲، ۷۳۹/۲، ۷۴۰/۲، ۷۴۱/۲، ۷۴۲/۲، ۷۴۳/۲، ۷۴۴/۲، ۷۴۵/۲، ۷۴۶/۲، ۷۴۷/۲، ۷۴۸/۲، ۷۴۹/۲، ۷۵۰/۲، ۷۵۱/۲، ۷۵۲/۲، ۷۵۳/۲، ۷۵۴/۲، ۷۵۵/۲، ۷۵۶/۲، ۷۵۷/۲، ۷۵۸/۲، ۷۵۹/۲، ۷۶۰/۲، ۷۶۱/۲، ۷۶۲/۲، ۷۶۳/۲، ۷۶۴/۲، ۷۶۵/۲، ۷۶۶/۲، ۷۶۷/۲، ۷۶۸/۲، ۷۶۹/۲، ۷۷۰/۲، ۷۷۱/۲، ۷۷۲/۲، ۷۷۳/۲، ۷۷۴/۲، ۷۷۵/۲، ۷۷۶/۲، ۷۷۷/۲، ۷۷۸/۲، ۷۷۹/۲، ۷۸۰/۲، ۷۸۱/۲، ۷۸۲/۲، ۷۸۳/۲، ۷۸۴/۲، ۷۸۵/۲، ۷۸۶/۲، ۷۸۷/۲، ۷۸۸/۲، ۷۸۹/۲، ۷۹۰/۲، ۷۹۱/۲، ۷۹۲/۲، ۷۹۳/۲، ۷۹۴/۲، ۷۹۵/۲، ۷۹۶/۲، ۷۹۷/۲، ۷۹۸/۲، ۷۹۹/۲، ۸۰۰/۲، ۸۰۱/۲، ۸۰۲/۲، ۸۰۳/۲، ۸۰۴/۲، ۸۰۵/۲، ۸۰۶/۲، ۸۰۷/۲، ۸۰۸/۲، ۸۰۹/۲، ۸۱۰/۲، ۸۱۱/۲، ۸۱۲/۲، ۸۱۳/۲، ۸۱۴/۲، ۸۱۵/۲، ۸۱۶/۲، ۸۱۷/۲، ۸۱۸/۲، ۸۱۹/۲، ۸۲۰/۲، ۸۲۱/۲، ۸۲۲/۲، ۸۲۳/۲، ۸۲۴/۲، ۸۲۵/۲، ۸۲۶/۲، ۸۲۷/۲، ۸۲۸/۲، ۸۲۹/۲، ۸۳۰/۲، ۸۳۱/۲، ۸۳۲/۲، ۸۳۳/۲، ۸۳۴/۲، ۸۳۵/۲، ۸۳۶/۲، ۸۳۷/۲، ۸۳۸/۲، ۸۳۹/۲، ۸۴۰/۲، ۸۴۱/۲، ۸۴۲/۲، ۸۴۳/۲، ۸۴۴/۲، ۸۴۵/۲، ۸۴۶/۲، ۸۴۷/۲، ۸۴۸/۲، ۸۴۹/۲، ۸۵۰/۲، ۸۵۱/۲، ۸۵۲/۲، ۸۵۳/۲، ۸۵۴/۲، ۸۵۵/۲، ۸۵۶/۲، ۸۵۷/۲، ۸۵۸/۲، ۸۵۹/۲، ۸۶۰/۲، ۸۶۱/۲، ۸۶۲/۲، ۸۶۳/۲، ۸۶۴/۲، ۸۶۵/۲، ۸۶۶/۲، ۸۶۷/۲، ۸۶۸/۲، ۸۶۹/۲، ۸۷۰/۲، ۸۷۱/۲، ۸۷۲/۲، ۸۷۳/۲، ۸۷۴/۲، ۸۷۵/۲، ۸۷۶/۲، ۸۷۷/۲، ۸۷۸/۲، ۸۷۹/۲، ۸۸۰/۲، ۸۸۱/۲، ۸۸۲/۲، ۸۸۳/۲، ۸۸۴/۲، ۸۸۵/۲، ۸۸۶/۲، ۸۸۷/۲، ۸۸۸/۲، ۸۸۹/۲، ۸۹۰/۲، ۸۹۱/۲، ۸۹۲/۲، ۸۹۳/۲، ۸۹۴/۲، ۸۹۵/۲، ۸۹۶/۲، ۸۹۷/۲، ۸۹۸/۲، ۸۹۹/۲، ۹۰۰/۲، ۹۰۱/۲، ۹۰۲/۲، ۹۰۳/۲، ۹۰۴/۲، ۹۰۵/۲، ۹۰۶/۲، ۹۰۷/۲، ۹۰۸/۲، ۹۰۹/۲، ۹۱۰/۲، ۹۱۱/۲، ۹۱۲/۲، ۹۱۳/۲، ۹۱۴/۲، ۹۱۵/۲، ۹۱۶/۲، ۹۱۷/۲، ۹۱۸/۲، ۹۱۹/۲، ۹۲۰/۲، ۹۲۱/۲، ۹۲۲/۲، ۹۲۳/۲، ۹۲۴/۲، ۹۲۵/۲، ۹۲۶/۲، ۹۲۷/۲، ۹۲۸/۲، ۹۲۹/۲، ۹۳۰/۲، ۹۳۱/۲، ۹۳۲/۲، ۹۳۳/۲، ۹۳۴/۲، ۹۳۵/۲، ۹۳۶/۲، ۹۳۷/۲، ۹۳۸/۲، ۹۳۹/۲، ۹۴۰/۲، ۹۴۱/۲، ۹۴۲/۲، ۹۴۳/۲، ۹۴۴/۲، ۹۴۵/۲، ۹۴۶/۲، ۹۴۷/۲، ۹۴۸/۲، ۹۴۹/۲، ۹۵۰/۲، ۹۵۱/۲، ۹۵۲/۲، ۹۵۳/۲، ۹۵۴/۲، ۹۵۵/۲، ۹۵۶/۲، ۹۵۷/۲، ۹۵۸/۲، ۹۵۹/۲، ۹۶۰/۲، ۹۶۱/۲، ۹۶۲/۲، ۹۶۳/۲، ۹۶۴/۲، ۹۶۵/۲، ۹۶۶/۲، ۹۶۷/۲، ۹۶۸/۲، ۹۶۹/۲، ۹۷۰/۲، ۹۷۱/۲، ۹۷۲/۲، ۹۷۳/۲، ۹۷۴/۲، ۹۷۵/۲، ۹۷۶/۲، ۹۷۷/۲، ۹۷۸/۲، ۹۷۹/۲، ۹۸۰/۲، ۹۸۱/۲، ۹۸۲/۲، ۹۸۳/۲، ۹۸۴/۲، ۹۸۵/۲، ۹۸۶/۲، ۹۸۷/۲، ۹۸۸/۲، ۹۸۹/۲، ۹۹۰/۲، ۹۹۱/۲، ۹۹۲/۲، ۹۹۳/۲، ۹۹۴/۲، ۹۹۵/۲، ۹۹۶/۲، ۹۹۷/۲، ۹۹۸/۲، ۹۹۹/۲، ۱۰۰۰/۲، ۱۰۰۱/۲، ۱۰۰۲/۲، ۱۰۰۳/۲، ۱۰۰۴/۲، ۱۰۰۵/۲، ۱۰۰۶/۲، ۱۰۰۷/۲، ۱۰۰۸/۲، ۱۰۰۹/۲، ۱۰۱۰/۲، ۱۰۱۱/۲، ۱۰۱۲/۲، ۱۰۱۳/۲، ۱۰۱۴/۲، ۱۰۱۵/۲، ۱۰۱۶/۲، ۱۰۱۷/۲، ۱۰۱۸/۲، ۱۰۱۹/۲، ۱۰۲۰/۲، ۱۰۲۱/۲، ۱۰۲۲/۲، ۱۰۲۳/۲، ۱۰۲۴/۲، ۱۰۲۵/۲، ۱۰۲۶/۲، ۱۰۲۷/۲، ۱۰۲۸/۲، ۱۰۲۹/۲، ۱۰۳۰/۲، ۱۰۳۱/۲، ۱۰۳۲/۲، ۱۰۳۳/۲، ۱۰۳۴/۲، ۱۰۳۵/۲، ۱۰۳۶/۲، ۱۰۳۷/۲، ۱۰۳۸/۲، ۱۰۳۹/۲، ۱۰۴۰/۲، ۱۰۴۱/۲، ۱۰۴۲/۲، ۱۰۴۳/۲، ۱۰۴۴/۲، ۱۰۴۵/۲، ۱۰۴۶/۲، ۱۰۴۷/۲، ۱۰۴۸/۲، ۱۰۴۹/۲، ۱۰۵۰/۲، ۱۰۵۱/۲، ۱۰۵۲/۲، ۱۰۵۳/۲، ۱۰۵۴/۲، ۱۰۵۵/۲، ۱۰۵۶/۲، ۱۰۵۷/۲، ۱۰۵۸/۲، ۱۰۵۹/۲، ۱۰۶۰/۲، ۱۰۶۱/۲، ۱۰۶۲/۲، ۱۰۶۳/۲، ۱۰۶۴/۲، ۱۰۶۵/۲، ۱۰۶۶/۲، ۱۰۶۷/۲، ۱۰۶۸/۲، ۱۰۶۹/۲، ۱۰۷۰/۲، ۱۰۷۱/۲، ۱۰۷۲/۲، ۱۰۷۳/۲، ۱۰۷۴/۲، ۱۰۷۵/۲، ۱۰۷۶/۲، ۱۰۷۷/۲، ۱۰۷۸/۲، ۱۰۷۹/۲، ۱۰۸۰/۲، ۱۰۸۱/۲، ۱۰۸۲/۲، ۱۰۸۳/۲، ۱۰۸۴/۲، ۱۰۸۵/۲، ۱۰۸۶/۲، ۱۰۸۷/۲، ۱۰۸۸/۲، ۱۰۸۹/۲، ۱۰۹۰/۲، ۱۰۹۱/۲، ۱۰۹۲/۲، ۱۰۹۳/۲، ۱۰۹۴/۲، ۱۰۹۵/۲، ۱۰۹۶/۲، ۱۰۹۷/۲، ۱۰۹۸/۲، ۱۰۹۹/۲، ۱۱۰۰/۲، ۱۱۰۱/۲، ۱۱۰۲/۲، ۱۱۰۳/۲، ۱۱۰۴/۲، ۱۱۰۵/۲، ۱۱۰۶/۲، ۱۱۰۷/۲، ۱۱۰۸/۲، ۱۱۰۹/۲، ۱۱۱۰/۲، ۱۱۱۱/۲، ۱۱۱۲/۲، ۱۱۱۳/۲، ۱۱۱۴/۲، ۱۱۱۵/۲، ۱۱۱۶/۲، ۱۱۱۷/۲، ۱۱۱۸/۲، ۱۱۱۹/۲، ۱۱۲۰/۲، ۱۱۲۱/۲، ۱۱۲۲/۲، ۱۱۲۳/۲، ۱۱۲۴/۲، ۱۱۲۵/۲، ۱۱۲۶/۲، ۱۱۲۷/۲، ۱۱۲۸/۲، ۱۱۲۹/۲، ۱۱۳۰/۲، ۱۱۳۱/۲، ۱۱۳۲/۲، ۱۱۳۳/۲، ۱۱۳۴/۲، ۱۱۳۵/۲، ۱۱۳۶/۲، ۱۱۳۷/۲، ۱۱۳۸/۲، ۱۱۳۹/۲، ۱۱۴۰/۲، ۱۱۴۱/۲، ۱۱۴۲/۲، ۱۱۴۳/۲، ۱۱۴۴/۲، ۱۱۴۵/۲، ۱۱۴۶/۲، ۱۱۴۷/۲، ۱۱۴۸/۲، ۱۱۴۹/۲، ۱۱۵۰/۲، ۱۱۵۱/۲، ۱۱۵۲/۲، ۱۱۵۳/۲، ۱۱۵۴/۲، ۱۱۵۵/۲، ۱۱۵۶/۲، ۱۱۵۷/۲، ۱۱۵۸/۲، ۱۱۵۹/۲، ۱۱۶۰/۲، ۱۱۶۱/۲، ۱۱۶۲/۲، ۱۱۶۳/۲، ۱۱۶۴/۲، ۱۱۶۵/۲، ۱۱۶۶/۲، ۱۱۶۷/۲، ۱۱۶۸/۲، ۱۱۶۹/۲، ۱۱۷۰/۲، ۱۱۷۱/۲، ۱۱۷۲/۲، ۱۱۷۳/۲، ۱۱۷۴/۲، ۱۱۷۵/۲، ۱۱۷۶/۲، ۱۱۷۷/۲، ۱۱۷۸/۲، ۱۱۷۹/۲، ۱۱۸۰/۲، ۱۱۸۱/۲، ۱۱۸۲/۲، ۱۱۸۳/۲، ۱۱۸۴/۲، ۱۱۸۵/۲، ۱۱۸۶/۲، ۱۱۸۷/۲، ۱۱۸۸/۲، ۱۱۸۹/۲، ۱۱۹۰/۲، ۱۱۹۱/۲، ۱۱۹۲/۲، ۱۱۹۳/۲، ۱۱۹۴/۲، ۱۱۹۵/۲، ۱۱۹۶/۲، ۱۱۹۷/۲، ۱۱۹۸/۲، ۱۱۹۹/۲، ۱۲۰۰/۲، ۱۲۰۱/۲، ۱۲۰۲/۲، ۱۲۰۳/۲، ۱۲۰۴/۲، ۱۲۰۵/۲، ۱۲۰۶/۲، ۱۲۰۷/۲، ۱۲۰۸/۲، ۱۲۰۹/۲، ۱۲۱۰/۲، ۱۲۱۱/۲، ۱۲۱۲/۲، ۱۲۱۳/۲، ۱۲۱۴/۲، ۱۲۱۵/۲، ۱۲۱۶/۲، ۱۲۱۷/۲، ۱۲۱۸/۲، ۱۲۱۹/۲، ۱۲۲۰/

ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

فتاویٰ نے اس اصطلاح کا استعمال کتب فقہ میں چند مواقع پر کیا ہے۔ جن میں اہم مصدر درج ذیل ہیں:

طہارت کے باب میں:

۳- سر کے مسح کی واجب مقدار کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، حنفیہ کے نزدیک مایہ کی مقدار یعنی چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ ثنائیہ کے۔ ایک آبی مقدار کافی ہے جس کو مسح سر کہا جائے، خواہ وہ مقدار قلیل ہو (۲)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”نہو“ میں دیکھی جائے۔

اسی طرح فقہاء کا اس شخص کی بابت اختلاف ہے جس کے پاس صرف اپنے بعض اعضاء (بھوتے) کے لائق پانی ہو، منقب، مالکیہ اور ائمہ حنفیہ کے لیے کافی ہو، مرنیم کر لے گا، حنفیہ کی ایک رائے یہی ہے۔ ثنائیہ کا نظریہ قول یہ ہے کہ اس شخص کے سے ضروری ہے کہ وہ پانی استعمال کرے، پھر نیم کرے، حنفیہ کی دوسری رائے یہی ہے (۳)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”تیم“ میں دیکھی جائے۔

(۱) المصباح المفید، مادۃ ”نزع“۔

(۲) المہدیۃ مع فتح القدیر، ۱۰، کشاف القناع، ۹۸، الفی، ۱۲۵، مجموع

۳۹۹۔

(۳) مہدیۃ الخطاوی علی الدر المختار، ۱۲۵، مہدیۃ الجلیل، ۳۳۲، قلیبی، ۱۰، مہدیۃ

۸۰، الفی، ۳۳۲۔

## بعضیہ

تعریف:

۱- بعضیۃ کا لفظ ”بعض“ کا مصدر حثائی ہے۔ ”بعض الشيء“ کسی چیز کا ایک حصہ، بعض کہتے ہیں: اس کا ایک حصہ، اس کی جمع ”ابعض“ ہے۔

شعب فرماتے ہیں: اہل عہد حدیث ہے کہ بعض کا مطلب کسی شے میں سے کچھ حصہ یا اشیاء میں سے ایک شے ہے، اس لفظ سے نہف سے زائد مراد ہو سکتا ہے، جیسے آٹھ کو شے من العشرة کہا جاسکتا ہے، ارنف سے کم پر بھی ولا جاسکتا ہے۔

”بعضت الشيء فبعضا“ کا مطلب ہے میں نے شے کو علاحدہ علاحدہ ممتاز بنا دیا (۱)۔

اصطلاح میں یہ لفظ اپنے لغوی معنی سے خارج نہیں ہے (۲)۔

متحدہ غلط:

۲- تعلق رکھنے، لے ناظر میں سے ”جزیہ“ اور ”فریہ“ ہیں، یہ دو ہم متقارب الفاظ ہیں، اس لیے کہ ”جزیہ“ کا لفظ ”جزیہ“ سے ہے اور ”فریہ“ کا جزاء اس کا ایک حصہ ہوتا ہے (۳)، اور ”فریہ“ کا لفظ ”نزع“ سے ہے، اور یہ وہ ہے جو اپنی اصل سے نزع (ٹانچ)

(۱) لسان العرب، المصباح المفید، مادۃ ”بعض“۔

(۲) مہدیۃ النکاح، ۱۸، ۶۳، مہدیۃ النکاح، ۹۹، ۱۰۰، ۱۱۶۔

(۳) المصباح المفید، مادۃ ”جزیہ“۔

نماز کے باب میں:

۴۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے پاس صرف اس قدر رکڑا ہو جس سے وہ پنی شرم گاہ (پوشیدہ رکھنے کے اعضاء) کے بعض حصہ کا ستر کر سکے تو اس حصہ کا ستر اس پر ضروری ہوگا<sup>(۱)</sup>۔ ثانیہ کی اصطلاح میں ”بعض حصہ“ سے مراد وہ سنتیں ہیں جن کی تہائی (ان کے چھوٹ جانے کی صورت میں) جبراً ہو سے کی جاتی ہے۔ اور وہ صبح (کی نماز) میں یہ نصف روزہ رمضان کی نماز ہر میں قنوت قنوت کے سے قیوم تشہد ہل، اس کا تعدد ہا<sup>(۲)</sup> ہے۔ (قول امر کے مطابق) ہیں، نہیں بعاض اس لئے کہا گیا کہ جب جبراً سے ان کی تہائی لازم ہوئی تو یہ حقیقی بعاض یعنی رکوں کے شاہد ہو گئے<sup>(۳)</sup>۔

ن کے علاوہ سنتوں کو ”حیثیات“ کہا جاتا ہے جن کی تہائی جبراً ہو سے نہیں ہوتی، ورنہ ان کے لئے جبراً شروٹ ہے، ثانیہ کے نزدیک ”بعض“ چند امور میں ”حیثیات“ سے ممتاز ہے:

۱۔ بعض کی تہائی جبراً ہو سے ہو جاتی ہے، یہ خلاف سنت کے کہ اس کی تہائی جبراً ہو سے نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس کی بابت جبراً ہو کا حکم نہیں ہے۔

۲۔ بعض مستثنیٰ سنت ہے، امر سے کی تابع نہیں، اس کے برعکس سنت مستثنیٰ میں ہے، بلکہ رکات کے تابع ہے جیسے عکیرات، تسبیح، دعا میں جو قیوم یا رکوت، یا رکوت سے اٹھنے یا جبراً دیا جبراً کے درمیان بیٹھنے کے اوقات کی ہیں۔

سوم: نماز میں بعاض کے لئے مخصوص مقام ہیں جن میں امر ان کے شریک نہیں ہے، اس کے برخلاف حیثیات کے لئے مخصوص مقام

نہیں ہیں۔ بلکہ ہر رکات کے اندر پائی جاتی ہیں جیسے کہ بھی گزرے۔ چارم: نماز کے بار بعاض کی نیہام ہی مطوب نہیں ہوتی، سوے اور شریف کے حیثیات اس سے مختلف ہیں، چنانچہ عکیرات اور تسبیحات وغیرہ کا نماز کے اندر ہر بار دونوں مطوب ہوتے ہیں۔

عمد بعض کا ترک ثانیہ کے رک، ایک رکرو ہے، بہن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اس کے ترک سے سخت، جبراً ہو گیا گا جیسے کہ نیہام اس کے ترک پر ثانیہ کے معتدقوں کے مطابق جبراً جاتا ہے، اس لئے کہ ظلال دونوں حالتوں میں پایا جاتا ہے، بلکہ عمد ترک کا ظلال زیادہ جاتا ہے تو اس کی تہائی کی ضرورت بھی زیادہ ہے۔ ثانیہ کے رک، ایک مرجوح قول یہ ہے کہ اگر عمد ترک کر دیا تو جبراً میں نہ رہے گا، اس لئے کہ خود کو سنت سے محروم رکھنے کی کفایت اس نے کی ہے، برخلاف ہول جانے والے کے کہ وہ معذور ہے، تو اس کے لئے تہائی کی شریعت مناسب ہوتی<sup>(۴)</sup>۔

حنفیہ اور حنابلہ کے رک، ایک بعض واجب کے بالمتعلق ہے، حسب کے رک، ایک بعض وہ ہے جس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، مین اگر عمد ترک کر دیا یا سہوا ترک کیا اور جبراً ہو گیا تو نماز کا جبراً اس پر واجب ہوگا، اور مار کا اعادہ میں یہ تو گنہ گار ہوگا، اور ہر دونوں حالتوں میں درست ہوتی۔

۳۔ اگر واجب کو عمد ترک کر دیا تو نہ جبر کے رک، ایک نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر رسول کرچھوڑا تو حنفیہ اور نہ جبر دونوں کے رک، ایک جبراً ہو واجب ہوگا<sup>(۵)</sup>، مالکیہ کے رک، ایک ثانیہ کی طرح بعاض سنت ہے، لیکن مالکیہ اس کو سنت کا نام نہیں دیتے، کی طرح ن کے

(۱) نخجہ لکھنؤ ۳۳۰۵۷، ۳۳۰۵۸، ۳۳۰۵۹، ۳۳۰۶۰، ۳۳۰۶۱، ۳۳۰۶۲، ۳۳۰۶۳، ۳۳۰۶۴، ۳۳۰۶۵، ۳۳۰۶۶، ۳۳۰۶۷، ۳۳۰۶۸، ۳۳۰۶۹، ۳۳۰۷۰، ۳۳۰۷۱، ۳۳۰۷۲، ۳۳۰۷۳، ۳۳۰۷۴، ۳۳۰۷۵، ۳۳۰۷۶، ۳۳۰۷۷، ۳۳۰۷۸، ۳۳۰۷۹، ۳۳۰۸۰، ۳۳۰۸۱، ۳۳۰۸۲، ۳۳۰۸۳، ۳۳۰۸۴، ۳۳۰۸۵، ۳۳۰۸۶، ۳۳۰۸۷، ۳۳۰۸۸، ۳۳۰۸۹، ۳۳۰۹۰، ۳۳۰۹۱، ۳۳۰۹۲، ۳۳۰۹۳، ۳۳۰۹۴، ۳۳۰۹۵، ۳۳۰۹۶، ۳۳۰۹۷، ۳۳۰۹۸، ۳۳۰۹۹، ۳۳۰۱۰۰، ۳۳۰۱۰۱، ۳۳۰۱۰۲، ۳۳۰۱۰۳، ۳۳۰۱۰۴، ۳۳۰۱۰۵، ۳۳۰۱۰۶، ۳۳۰۱۰۷، ۳۳۰۱۰۸، ۳۳۰۱۰۹، ۳۳۰۱۱۰، ۳۳۰۱۱۱، ۳۳۰۱۱۲، ۳۳۰۱۱۳، ۳۳۰۱۱۴، ۳۳۰۱۱۵، ۳۳۰۱۱۶، ۳۳۰۱۱۷، ۳۳۰۱۱۸، ۳۳۰۱۱۹، ۳۳۰۱۲۰، ۳۳۰۱۲۱، ۳۳۰۱۲۲، ۳۳۰۱۲۳، ۳۳۰۱۲۴، ۳۳۰۱۲۵، ۳۳۰۱۲۶، ۳۳۰۱۲۷، ۳۳۰۱۲۸، ۳۳۰۱۲۹، ۳۳۰۱۳۰، ۳۳۰۱۳۱، ۳۳۰۱۳۲، ۳۳۰۱۳۳، ۳۳۰۱۳۴، ۳۳۰۱۳۵، ۳۳۰۱۳۶، ۳۳۰۱۳۷، ۳۳۰۱۳۸، ۳۳۰۱۳۹، ۳۳۰۱۴۰، ۳۳۰۱۴۱، ۳۳۰۱۴۲، ۳۳۰۱۴۳، ۳۳۰۱۴۴، ۳۳۰۱۴۵، ۳۳۰۱۴۶، ۳۳۰۱۴۷، ۳۳۰۱۴۸، ۳۳۰۱۴۹، ۳۳۰۱۵۰، ۳۳۰۱۵۱، ۳۳۰۱۵۲، ۳۳۰۱۵۳، ۳۳۰۱۵۴، ۳۳۰۱۵۵، ۳۳۰۱۵۶، ۳۳۰۱۵۷، ۳۳۰۱۵۸، ۳۳۰۱۵۹، ۳۳۰۱۶۰، ۳۳۰۱۶۱، ۳۳۰۱۶۲، ۳۳۰۱۶۳، ۳۳۰۱۶۴، ۳۳۰۱۶۵، ۳۳۰۱۶۶، ۳۳۰۱۶۷، ۳۳۰۱۶۸، ۳۳۰۱۶۹، ۳۳۰۱۷۰، ۳۳۰۱۷۱، ۳۳۰۱۷۲، ۳۳۰۱۷۳، ۳۳۰۱۷۴، ۳۳۰۱۷۵، ۳۳۰۱۷۶، ۳۳۰۱۷۷، ۳۳۰۱۷۸، ۳۳۰۱۷۹، ۳۳۰۱۸۰، ۳۳۰۱۸۱، ۳۳۰۱۸۲، ۳۳۰۱۸۳، ۳۳۰۱۸۴، ۳۳۰۱۸۵، ۳۳۰۱۸۶، ۳۳۰۱۸۷، ۳۳۰۱۸۸، ۳۳۰۱۸۹، ۳۳۰۱۹۰، ۳۳۰۱۹۱، ۳۳۰۱۹۲، ۳۳۰۱۹۳، ۳۳۰۱۹۴، ۳۳۰۱۹۵، ۳۳۰۱۹۶، ۳۳۰۱۹۷، ۳۳۰۱۹۸، ۳۳۰۱۹۹، ۳۳۰۲۰۰، ۳۳۰۲۰۱، ۳۳۰۲۰۲، ۳۳۰۲۰۳، ۳۳۰۲۰۴، ۳۳۰۲۰۵، ۳۳۰۲۰۶، ۳۳۰۲۰۷، ۳۳۰۲۰۸، ۳۳۰۲۰۹، ۳۳۰۲۱۰، ۳۳۰۲۱۱، ۳۳۰۲۱۲، ۳۳۰۲۱۳، ۳۳۰۲۱۴، ۳۳۰۲۱۵، ۳۳۰۲۱۶، ۳۳۰۲۱۷، ۳۳۰۲۱۸، ۳۳۰۲۱۹، ۳۳۰۲۲۰، ۳۳۰۲۲۱، ۳۳۰۲۲۲، ۳۳۰۲۲۳، ۳۳۰۲۲۴، ۳۳۰۲۲۵، ۳۳۰۲۲۶، ۳۳۰۲۲۷، ۳۳۰۲۲۸، ۳۳۰۲۲۹، ۳۳۰۲۳۰، ۳۳۰۲۳۱، ۳۳۰۲۳۲، ۳۳۰۲۳۳، ۳۳۰۲۳۴، ۳۳۰۲۳۵، ۳۳۰۲۳۶، ۳۳۰۲۳۷، ۳۳۰۲۳۸، ۳۳۰۲۳۹، ۳۳۰۲۴۰، ۳۳۰۲۴۱، ۳۳۰۲۴۲، ۳۳۰۲۴۳، ۳۳۰۲۴۴، ۳۳۰۲۴۵، ۳۳۰۲۴۶، ۳۳۰۲۴۷، ۳۳۰۲۴۸، ۳۳۰۲۴۹، ۳۳۰۲۵۰، ۳۳۰۲۵۱، ۳۳۰۲۵۲، ۳۳۰۲۵۳، ۳۳۰۲۵۴، ۳۳۰۲۵۵، ۳۳۰۲۵۶، ۳۳۰۲۵۷، ۳۳۰۲۵۸، ۳۳۰۲۵۹، ۳۳۰۲۶۰، ۳۳۰۲۶۱، ۳۳۰۲۶۲، ۳۳۰۲۶۳، ۳۳۰۲۶۴، ۳۳۰۲۶۵، ۳۳۰۲۶۶، ۳۳۰۲۶۷، ۳۳۰۲۶۸، ۳۳۰۲۶۹، ۳۳۰۲۷۰، ۳۳۰۲۷۱، ۳۳۰۲۷۲، ۳۳۰۲۷۳، ۳۳۰۲۷۴، ۳۳۰۲۷۵، ۳۳۰۲۷۶، ۳۳۰۲۷۷، ۳۳۰۲۷۸، ۳۳۰۲۷۹، ۳۳۰۲۸۰، ۳۳۰۲۸۱، ۳۳۰۲۸۲، ۳۳۰۲۸۳، ۳۳۰۲۸۴، ۳۳۰۲۸۵، ۳۳۰۲۸۶، ۳۳۰۲۸۷، ۳۳۰۲۸۸، ۳۳۰۲۸۹، ۳۳۰۲۹۰، ۳۳۰۲۹۱، ۳۳۰۲۹۲، ۳۳۰۲۹۳، ۳۳۰۲۹۴، ۳۳۰۲۹۵، ۳۳۰۲۹۶، ۳۳۰۲۹۷، ۳۳۰۲۹۸، ۳۳۰۲۹۹، ۳۳۰۳۰۰، ۳۳۰۳۰۱، ۳۳۰۳۰۲، ۳۳۰۳۰۳، ۳۳۰۳۰۴، ۳۳۰۳۰۵، ۳۳۰۳۰۶، ۳۳۰۳۰۷، ۳۳۰۳۰۸، ۳۳۰۳۰۹، ۳۳۰۳۱۰، ۳۳۰۳۱۱، ۳۳۰۳۱۲، ۳۳۰۳۱۳، ۳۳۰۳۱۴، ۳۳۰۳۱۵، ۳۳۰۳۱۶، ۳۳۰۳۱۷، ۳۳۰۳۱۸، ۳۳۰۳۱۹، ۳۳۰۳۲۰، ۳۳۰۳۲۱، ۳۳۰۳۲۲، ۳۳۰۳۲۳، ۳۳۰۳۲۴، ۳۳۰۳۲۵، ۳۳۰۳۲۶، ۳۳۰۳۲۷، ۳۳۰۳۲۸، ۳۳۰۳۲۹، ۳۳۰۳۳۰، ۳۳۰۳۳۱، ۳۳۰۳۳۲، ۳۳۰۳۳۳، ۳۳۰۳۳۴، ۳۳۰۳۳۵، ۳۳۰۳۳۶، ۳۳۰۳۳۷، ۳۳۰۳۳۸، ۳۳۰۳۳۹، ۳۳۰۳۴۰، ۳۳۰۳۴۱، ۳۳۰۳۴۲، ۳۳۰۳۴۳، ۳۳۰۳۴۴، ۳۳۰۳۴۵، ۳۳۰۳۴۶، ۳۳۰۳۴۷، ۳۳۰۳۴۸، ۳۳۰۳۴۹، ۳۳۰۳۵۰، ۳۳۰۳۵۱، ۳۳۰۳۵۲، ۳۳۰۳۵۳، ۳۳۰۳۵۴، ۳۳۰۳۵۵، ۳۳۰۳۵۶، ۳۳۰۳۵۷، ۳۳۰۳۵۸، ۳۳۰۳۵۹، ۳۳۰۳۶۰، ۳۳۰۳۶۱، ۳۳۰۳۶۲، ۳۳۰۳۶۳، ۳۳۰۳۶۴، ۳۳۰۳۶۵، ۳۳۰۳۶۶، ۳۳۰۳۶۷، ۳۳۰۳۶۸، ۳۳۰۳۶۹، ۳۳۰۳۷۰، ۳۳۰۳۷۱، ۳۳۰۳۷۲، ۳۳۰۳۷۳، ۳۳۰۳۷۴، ۳۳۰۳۷۵، ۳۳۰۳۷۶، ۳۳۰۳۷۷، ۳۳۰۳۷۸، ۳۳۰۳۷۹، ۳۳۰۳۸۰، ۳۳۰۳۸۱، ۳۳۰۳۸۲، ۳۳۰۳۸۳، ۳۳۰۳۸۴، ۳۳۰۳۸۵، ۳۳۰۳۸۶، ۳۳۰۳۸۷، ۳۳۰۳۸۸، ۳۳۰۳۸۹، ۳۳۰۳۹۰، ۳۳۰۳۹۱، ۳۳۰۳۹۲، ۳۳۰۳۹۳، ۳۳۰۳۹۴، ۳۳۰۳۹۵، ۳۳۰۳۹۶، ۳۳۰۳۹۷، ۳۳۰۳۹۸، ۳۳۰۳۹۹، ۳۳۰۴۰۰، ۳۳۰۴۰۱، ۳۳۰۴۰۲، ۳۳۰۴۰۳، ۳۳۰۴۰۴، ۳۳۰۴۰۵، ۳۳۰۴۰۶، ۳۳۰۴۰۷، ۳۳۰۴۰۸، ۳۳۰۴۰۹، ۳۳۰۴۱۰، ۳۳۰۴۱۱، ۳۳۰۴۱۲، ۳۳۰۴۱۳، ۳۳۰۴۱۴، ۳۳۰۴۱۵، ۳۳۰۴۱۶، ۳۳۰۴۱۷، ۳۳۰۴۱۸، ۳۳۰۴۱۹، ۳۳۰۴۲۰، ۳۳۰۴۲۱، ۳۳۰۴۲۲، ۳۳۰۴۲۳، ۳۳۰۴۲۴، ۳۳۰۴۲۵، ۳۳۰۴۲۶، ۳۳۰۴۲۷، ۳۳۰۴۲۸، ۳۳۰۴۲۹، ۳۳۰۴۳۰، ۳۳۰۴۳۱، ۳۳۰۴۳۲، ۳۳۰۴۳۳، ۳۳۰۴۳۴، ۳۳۰۴۳۵، ۳۳۰۴۳۶، ۳۳۰۴۳۷، ۳۳۰۴۳۸، ۳۳۰۴۳۹، ۳۳۰۴۴۰، ۳۳۰۴۴۱، ۳۳۰۴۴۲، ۳۳۰۴۴۳، ۳۳۰۴۴۴، ۳۳۰۴۴۵، ۳۳۰۴۴۶، ۳۳۰۴۴۷، ۳۳۰۴۴۸، ۳۳۰۴۴۹، ۳۳۰۴۵۰، ۳۳۰۴۵۱، ۳۳۰۴۵۲، ۳۳۰۴۵۳، ۳۳۰۴۵۴، ۳۳۰۴۵۵، ۳۳۰۴۵۶، ۳۳۰۴۵۷، ۳۳۰۴۵۸، ۳۳۰۴۵۹، ۳۳۰۴۶۰، ۳۳۰۴۶۱، ۳۳۰۴۶۲، ۳۳۰۴۶۳، ۳۳۰۴۶۴، ۳۳۰۴۶۵، ۳۳۰۴۶۶، ۳۳۰۴۶۷، ۳۳۰۴۶۸، ۳۳۰۴۶۹، ۳۳۰۴۷۰، ۳۳۰۴۷۱، ۳۳۰۴۷۲، ۳۳۰۴۷۳، ۳۳۰۴۷۴، ۳۳۰۴۷۵، ۳۳۰۴۷۶، ۳۳۰۴۷۷، ۳۳۰۴۷۸، ۳۳۰۴۷۹، ۳۳۰۴۸۰، ۳۳۰۴۸۱، ۳۳۰۴۸۲، ۳۳۰۴۸۳، ۳۳۰۴۸۴، ۳۳۰۴۸۵، ۳۳۰۴۸۶، ۳۳۰۴۸۷، ۳۳۰۴۸۸، ۳۳۰۴۸۹، ۳۳۰۴۹۰، ۳۳۰۴۹۱، ۳۳۰۴۹۲، ۳۳۰۴۹۳، ۳۳۰۴۹۴، ۳۳۰۴۹۵، ۳۳۰۴۹۶، ۳۳۰۴۹۷، ۳۳۰۴۹۸، ۳۳۰۴۹۹، ۳۳۰۵۰۰، ۳۳۰۵۰۱، ۳۳۰۵۰۲، ۳۳۰۵۰۳، ۳۳۰۵۰۴، ۳۳۰۵۰۵، ۳۳۰۵۰۶، ۳۳۰۵۰۷، ۳۳۰۵۰۸، ۳۳۰۵۰۹، ۳۳۰۵۱۰، ۳۳۰۵۱۱، ۳۳۰۵۱۲، ۳۳۰۵۱۳، ۳۳۰۵۱۴، ۳۳۰۵۱۵، ۳۳۰۵۱۶، ۳۳۰۵۱۷، ۳۳۰۵۱۸، ۳۳۰۵۱۹، ۳۳۰۵۲۰، ۳۳۰۵۲۱، ۳۳۰۵۲۲، ۳۳۰۵۲۳، ۳۳۰۵۲۴، ۳۳۰۵۲۵، ۳۳۰۵۲۶، ۳۳۰۵۲۷، ۳۳۰۵۲۸، ۳۳۰۵۲۹، ۳۳۰۵۳۰، ۳۳۰۵۳۱، ۳۳۰۵۳۲، ۳۳۰۵۳۳، ۳۳۰۵۳۴، ۳۳۰۵۳۵، ۳۳۰۵۳۶، ۳۳۰۵۳۷، ۳۳۰۵۳۸، ۳۳۰۵۳۹، ۳۳۰۵۴۰، ۳۳۰۵۴۱، ۳۳۰۵۴۲، ۳۳۰۵۴۳، ۳۳۰۵۴۴، ۳۳۰۵۴۵، ۳۳۰۵۴۶، ۳۳۰۵۴۷، ۳۳۰۵۴۸، ۳۳۰۵۴۹، ۳۳۰۵۵۰، ۳۳۰۵۵۱، ۳۳۰۵۵۲، ۳۳۰۵۵۳، ۳۳۰۵۵۴، ۳۳۰۵۵۵، ۳۳۰۵۵۶، ۳۳۰۵۵۷، ۳۳۰۵۵۸، ۳۳۰۵۵۹، ۳۳۰۵۶۰، ۳۳۰۵۶۱، ۳۳۰۵۶۲، ۳۳۰۵۶۳، ۳۳۰۵۶۴، ۳۳۰۵۶۵، ۳۳۰۵۶۶، ۳۳۰۵۶۷، ۳۳۰۵۶۸، ۳۳۰۵۶۹، ۳۳۰۵۷۰، ۳۳۰۵۷۱، ۳۳۰۵۷۲، ۳۳۰۵۷۳، ۳۳۰۵۷۴، ۳۳۰۵۷۵، ۳۳۰۵۷۶، ۳۳۰۵۷۷، ۳۳۰۵۷۸، ۳۳۰۵۷۹، ۳۳۰۵۸۰، ۳۳۰۵۸۱، ۳۳۰۵۸۲، ۳۳۰۵۸۳، ۳۳۰۵۸۴، ۳۳۰۵۸۵، ۳۳۰۵۸۶، ۳۳۰۵۸۷، ۳۳۰۵۸۸، ۳۳۰۵۸۹، ۳۳۰۵۹۰، ۳۳۰۵۹۱، ۳۳۰۵۹۲، ۳۳۰۵۹۳، ۳۳۰۵۹۴، ۳۳۰۵۹۵، ۳۳۰۵۹۶، ۳۳۰۵۹۷، ۳۳۰۵۹۸، ۳۳۰۵۹۹، ۳۳۰۶۰۰، ۳۳۰۶۰۱، ۳۳۰۶۰۲، ۳۳۰۶۰۳، ۳۳۰۶۰۴، ۳۳۰۶۰۵، ۳۳۰۶۰۶، ۳۳۰۶۰۷، ۳۳۰۶۰۸، ۳۳۰۶۰۹، ۳۳۰۶۱۰، ۳۳۰۶۱۱، ۳۳۰۶۱۲، ۳۳۰۶۱۳، ۳۳۰۶۱۴، ۳۳۰۶۱۵، ۳۳۰۶۱۶، ۳۳۰۶۱۷، ۳۳۰۶۱۸، ۳۳۰۶۱۹، ۳۳۰۶۲۰، ۳۳۰۶۲۱، ۳۳۰۶۲۲، ۳۳۰۶۲۳، ۳۳۰۶۲۴، ۳۳۰۶۲۵، ۳۳۰۶۲۶، ۳۳۰۶۲۷، ۳۳۰۶۲۸، ۳۳۰۶۲۹، ۳۳۰۶۳۰، ۳۳۰۶۳۱، ۳۳۰۶۳۲، ۳۳۰۶۳۳، ۳۳۰۶۳۴، ۳۳۰۶۳۵، ۳۳۰۶۳۶، ۳۳۰۶۳۷، ۳۳۰۶۳۸، ۳۳۰۶۳۹، ۳۳۰۶۴۰، ۳۳۰۶۴۱، ۳۳۰۶۴۲، ۳۳۰۶۴۳، ۳۳۰۶۴۴، ۳۳۰۶۴۵، ۳۳۰۶۴۶، ۳۳۰۶۴۷، ۳۳۰۶۴۸، ۳۳۰۶۴۹، ۳۳۰۶۵۰، ۳۳۰۶۵۱، ۳۳۰۶۵۲، ۳۳۰۶۵۳، ۳۳۰۶۵۴، ۳۳۰۶۵۵، ۳۳۰۶۵۶، ۳۳۰۶۵۷، ۳۳۰۶۵۸، ۳۳۰۶۵۹، ۳۳۰۶۶۰، ۳۳۰۶۶۱، ۳۳۰۶۶۲، ۳۳۰۶۶۳، ۳۳۰۶۶۴، ۳۳۰۶۶۵، ۳۳۰۶۶۶، ۳۳۰۶۶۷، ۳۳۰۶۶۸، ۳۳۰۶۶۹، ۳۳۰۶۷۰، ۳۳۰۶۷۱، ۳۳۰۶۷۲، ۳۳۰۶۷۳، ۳۳۰۶۷۴، ۳۳۰۶۷۵، ۳۳۰۶۷۶، ۳۳۰۶۷۷، ۳۳۰۶۷۸، ۳۳۰۶۷۹، ۳۳۰۶۸۰، ۳۳۰۶۸۱، ۳۳۰۶۸۲، ۳۳۰۶۸۳، ۳۳۰۶۸۴، ۳۳۰۶۸۵، ۳۳۰۶۸۶، ۳۳۰۶۸۷، ۳۳۰۶۸۸، ۳۳۰۶۸۹، ۳۳۰۶۹۰، ۳۳۰۶۹۱، ۳۳۰۶۹۲، ۳۳۰۶۹۳، ۳۳۰۶۹۴، ۳۳۰۶۹۵، ۳۳۰۶۹۶، ۳۳۰۶۹۷، ۳۳۰۶۹۸، ۳۳۰۶۹۹، ۳۳۰۷۰۰، ۳۳۰۷۰۱، ۳۳۰۷۰۲، ۳۳۰۷۰۳، ۳۳۰۷۰۴، ۳۳۰۷۰۵، ۳۳۰۷۰۶، ۳۳۰۷۰۷، ۳۳۰۷۰۸، ۳۳۰۷۰۹، ۳۳۰۷۱۰، ۳۳۰۷۱۱، ۳۳۰۷۱۲، ۳۳۰۷۱۳، ۳۳۰۷۱۴، ۳۳۰۷۱۵، ۳۳۰۷۱۶، ۳۳۰۷۱۷، ۳۳۰۷۱۸، ۳۳۰۷۱۹، ۳۳۰۷۲۰، ۳۳۰۷۲۱، ۳۳۰۷۲۲، ۳۳۰۷۲۳، ۳۳۰۷۲۴، ۳۳۰۷۲۵، ۳۳۰۷۲۶، ۳۳۰۷۲۷، ۳۳۰۷۲۸، ۳۳۰۷۲۹، ۳۳۰۷۳۰، ۳۳۰۷۳۱، ۳۳۰۷۳۲، ۳۳۰۷۳۳، ۳۳۰۷۳۴، ۳۳۰۷۳۵، ۳۳۰۷۳۶، ۳۳۰۷۳۷، ۳۳۰۷۳۸، ۳۳۰۷۳۹، ۳۳۰۷۴۰، ۳۳۰۷۴۱، ۳۳۰۷۴۲، ۳۳۰۷۴۳، ۳۳۰۷۴۴، ۳۳۰۷۴۵، ۳۳۰۷۴۶، ۳۳۰۷۴۷، ۳۳۰۷۴۸، ۳۳۰۷۴۹، ۳۳۰۷۵۰، ۳۳۰۷۵۱، ۳۳۰۷۵۲، ۳۳۰۷۵۳، ۳۳۰۷۵۴، ۳۳۰۷۵۵، ۳۳۰۷۵۶، ۳۳۰۷۵۷، ۳۳۰۷۵۸، ۳۳۰۷۵۹، ۳۳۰۷۶۰، ۳۳۰۷۶۱، ۳۳۰۷۶۲، ۳۳۰۷۶۳، ۳۳۰۷۶۴، ۳۳۰۷۶۵، ۳۳۰۷۶۶، ۳۳۰۷۶۷، ۳۳۰۷۶۸، ۳۳۰۷۶۹، ۳۳۰۷۷۰، ۳۳۰۷۷۱، ۳۳۰۷۷۲، ۳۳۰۷۷۳، ۳۳۰۷۷۴، ۳۳۰۷۷۵، ۳۳۰۷۷۶، ۳۳۰۷۷۷، ۳۳۰۷۷۸، ۳۳۰۷۷۹، ۳۳۰۷۸۰، ۳۳۰۷۸۱، ۳۳۰۷۸۲، ۳۳۰۷۸۳، ۳۳۰۷۸۴، ۳۳۰۷۸۵، ۳۳۰۷۸۶، ۳۳۰۷۸۷، ۳۳۰۷۸۸، ۳۳۰۷۸۹، ۳۳۰۷۹۰، ۳۳۰۷۹۱، ۳۳۰۷۹۲، ۳۳۰۷۹۳، ۳۳۰۷۹۴، ۳۳۰۷۹۵، ۳۳۰۷۹۶، ۳۳۰۷۹۷، ۳۳۰۷۹۸، ۳۳۰۷۹۹، ۳۳۰۸۰۰، ۳۳۰۸۰۱، ۳۳۰۸۰۲، ۳۳۰۸۰۳، ۳۳۰۸۰۴، ۳۳۰۸۰۵، ۳۳۰۸۰۶، ۳۳۰۸۰۷، ۳۳۰۸۰۸، ۳۳۰۸۰۹، ۳۳۰۸۱۰، ۳۳۰۸۱۱، ۳۳۰۸۱۲، ۳۳۰۸۱۳، ۳۳۰۸۱۴، ۳۳۰۸۱۵، ۳۳۰۸۱۶، ۳۳۰۸۱۷، ۳۳۰۸۱۸، ۳۳۰۸۱۹، ۳۳۰۸۲۰، ۳۳۰۸۲۱، ۳۳۰۸۲۲، ۳۳۰۸۲۳، ۳۳۰۸۲۴، ۳۳۰۸۲۵، ۳۳۰۸۲۶، ۳۳۰۸۲۷، ۳۳۰۸۲۸، ۳۳۰۸۲۹، ۳۳۰۸۳۰، ۳۳۰۸۳۱، ۳۳۰۸۳۲، ۳۳۰۸۳۳، ۳۳۰۸۳۴، ۳۳۰۸۳۵، ۳۳۰۸۳۶، ۳۳۰۸۳۷، ۳۳۰۸۳۸، ۳۳۰۸۳۹، ۳۳۰۸۴۰، ۳۳۰۸۴۱، ۳۳۰۸۴۲، ۳۳۰۸۴۳، ۳۳۰

زکوٰۃ کے بارے میں ہے (۱)۔ (دیکھئے ”صلاۃ“)

طلاق، طہارہ، آزاد کی غلام کے باب میں:

۷- متباہاء کا اتفاق ہے کہ طلاق یا طہارہ میں حصیت یا جزیت نہیں ہوتی۔ اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا: ”تو طلاق والی ہے“ بعض طلاق یا نصف طلاق یا جز طلاق“ تو ایک پوری طلاق، قلع ہوگی، اگر اسی طرح متباہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طلاق یا طہارہ کی نسبت اپنی زوجہ کے بعض حصہ کی طرف کی تو مکمل طلاق یا طہارہ لازم ہوگا، اگر وہ بعض حصہ (غیر متعین حصہ) ہو جیسے زوجہ کا نصف یا اس کا تہائی حصہ اور اگر طلاق یا طہارہ کی نسبت کسی متعین جز کی جانب کی (۲) تو اس میں تفصیل، اختلاف ہے جس کے سے اصطلاح ”طلاق، طہارہ“ کی جانب رجوع کیا جائے۔

حق (آزادی غلام) میں حصیت پر بحث کے سے اصطلاح ”حق“ دیکھی جائے۔

شہادت کے باب میں:

۸- بیٹے کی شہادت اپنے باپ کے حق میں حصیت کی وجہ سے رد کر دی جائے گی، یہی جمہور علماء کا قول ہے، بیس باپ کے خلاف بیٹے کی شہادت عام دلیل علم کے برابر ایک قول کی جائے گی، فقہاء نے بیٹے کی شہادت اپنے باپ کے حق میں اس سے رد کر دی کہ دونوں کے درمیان حصیت ہے تو یہ شہادت کو یا خود اپنے سے یا اپنے خلاف قرار پائے گی (۳)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۵/۲، التوہم العقبہ ص ۳۳۳، مفتی الکتاب ص ۲۹۸، کشف اللہ رت ص ۳۵۔

(۲) رد المحتار شرح مختصر فہم ص ۱۰۹، الخرش ص ۱۵۵، فتح القدیر ص ۵۲-۵۳، ۲۲۸-۲۲۹، ۱۱۵۱ مفتی ص ۲۲۲، ۲۲۶، ۲۲۷، کشاف القناع ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱،

بعضیت کی وجہ سے غلام کی آزادی:

۹- شافعیوں کے ہے کہ جو شخص اپنے اسیر یا غلام (آماء، اجداد، یہ ولاد) میں سے کسی کا مالک ہو وہ اس سے آزاد ہو جائے گا، حتیٰ کہ وہ حاملہ نے حقیق (آزادی) کے دوا کو پہنچا دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس صورت میں ملت محرم ہونا ہے، تو جو شخص کسی ذی رحم خرم کا مالک ہوگا وہ ذی رحم خرم اس سے آزاد ہو جائے گا۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ نفس عدیت سے مالکین مرہن سے پر کے لوگ، ولاد مرہن سے بچے، لے، حقیقی یا باپ شریک یا ماں شریک بھائی بہن مرہن ہو جائیں گے (۱)۔

## بغاء

تعریف:

۱- ”بغاء“ کا لفظ ”بغت المروة تبغي بغاء“ کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے فعل و مجرور کرنا، اس کی صفت ”بغی“ یعنی غاصب ہے، اس کی جمع ”بغایا“ ہے، یہ عورت کے ساتھ مخصوص وصف ہے، مرد کو ”بھی“ نہیں کہا جاتا ہے (۱)۔

بغاء و فتناء کے عرف میں عورت کے زنا کو کہتے ہیں، مرد کے زنا کو ”بغاء“ نہیں کہتے ہیں، عورت کے بغاء سے مراد عورت کا باہر نکل کر اپنے آدمی کو تماشہ کرنا ہے جو اس کے ساتھ وہ فعل کرے، شواد عورت کو اس پر مجبور یا تیار یا مجبور میں یا تیار ہو، یہ مفہوم ”آیت قرآنی“ ولا تکرھوا فتناتکم علی البغاء ان اردن تحصصاً“ (۲) (۳) (۴) پر اپنی بناء یوں کو مت مجبور کر، مرد پر جب کہ وہ پاک و مس رہنا چاہیں) کی تفسیر میں، ارا مالک کے قول سے، صبح ہوتا ہے، چنچ کتب تفسیر میں اس آیت کا سبب رمل یہ بتایا گیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سہل کی کچھ بناء یاں تھیں وہ ان کو اس فعل پر مجبور کیا کرتا تھا، اس آیت میں ان عورتوں کے اس فعل کو جس پر ان کو مجبور کیا گیا تھا ”بغاء“ کہا گیا، تو اراہ لی رضامندی سے یہ فعل ہو تو اس پر اس لفظ کا اطلاق درست ہوگا بلکہ اولیٰ ہوگا، آیت ربیہ میں جو ”ان اردن تحصصاً“ کی قید لگی



(۱) لسان العرب، المصباح المبرر، المصباح، مجمع البحرین، القاموس المحیط: ۱۰۵

”بھی“۔

(۲) سورہ نور: ۳۳

(۳) فتح القدیر ۳/۳۷۳، حاشیہ ابن عثیمین ۹/۳۳، حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر

۳۶۸/۳۶۸، المصباح، ۳۳/۳۳، المصباح، ۳۶۸/۳۶۸





متحدہ غلط:

غ- خورج:

۲- جہ جانی فرماتے ہیں: خورج وہ لوگ ہیں جو سلطان کی اجازت کے بغیر مقرر ہوتے ہیں (۱)۔

یہ لوگ دراصل جنگ میں حضرت علیؑ کی صف میں تھے، جب انہوں نے تحکیم قبول کر لی تو یہ لوگ ان کے خلاف شریعت کر گئے اور کہنے لگے ”پس جب حق پر ہیں تو حکم بنانا یوں قبول کیا۔“

بن عابدین فرماتے ہیں: یہ لوگ حضرت علیؑ کو ان کے تحکیم قبول کرنے کی وجہ سے باطل پر سمجھتے ہیں، ان سے قتال کو واجب سمجھتے ہیں، اہل عدل کے خوب کو مہاج سمجھتے ہیں، ان کی خواتین اور بچوں کو قید کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ ان کی نظر میں کفار ہیں (۲)۔

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ لوگ (خورج) بغاوت ہیں، ان کو کافر وہ نہیں سمجھتے، محدثین کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ وہ مرتد کفار ہیں۔ بن اُمیر نے فرمایا: میرے علم کے مطابق کسی نے ان کو کافر قرار دیا ہے، میں محدثین سے اتفاق نہیں کیا ہے، ابن عبد البرؒ نے فرمایا ہے کہ امام علیؑ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ کافر ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کفر سے ہی وہ بھاگے ہیں، کہا: کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین تو اللہ کا کرہ بہت کم کرتے ہیں، چھپاؤ یا پتہ نہ دے کون میں کفر فرمایا؟ وہ یہ لوگ ہیں جو فتنہ کا شمار ہو گئے، تو اللہ سے ہرے ہو گئے، ہمارے صدف بغاوت لی اور قتال کیا تو ہم نے بھی ان سے قتال کیا، حضرت علیؑ سے ان سے بغاوت، ہم تم سے تین باتوں کا وعدہ کرتے ہیں: ہم تم کو اللہ کی مسجدوں سے نہیں روکیں گے کہ تم ان

میں فتنہ کا امام لو، اور ہم تمہارے ساتھ جنگ کا گناہ نہیں کریں گے، اور ہم تم سے بی کوئیں روکیں گے سب تک تمہاری حمایت ہمارے ساتھ ہو (۱)۔

ماورائی فرماتے ہیں: اگر خورج اپنے عقائد کا اظہار کریں جب کہ وہ اہل عدل کے ساتھ ملے جلے ہوں تو امام کے لئے جائز ہوگا کہ ان کی تعزیر کرے (۲)۔  
تفصیلی بحث اصطلاح ”فرق“ میں دیکھی جائے۔

ب- محاربین (حراہت) (ڈاکہ زنی اور قتل) کا ارتکاب کرنے والے):

۳- ”محاربوں“ کا لفظ ”محرابۃ“ سے مشتق ہے جو ”حرب“ کا مصدر ہے، ”محرابہ“ کا معنی ہے اس نے اس کا مال لے لیا، محاربہ غصب کرنے اور لوٹ لینے کا (۳)۔

”محرابۃ“ کا مفہوم غصب، مٹا فحید اور حجاب نے قطع طریق یعنی: یقینی بنایا ہے، قتل، مارنے فرمایا: حربہ رعبہ اس کے خدا شریعت کر کے ان پر غاصب آکر مال لوٹا ہے، اس طور پر کہ رعبہ اس کو گھرنے سے روک دے، اور رعبہ قطع ہو جائے، خواہ یہ قطع کسی جماعت کی جانب سے ہو یا کسی فرد کی جانب سے ہو قطع کی قوت اسے حاصل ہو، اور خود یہ قطع ہتھیار کے رعبہ ہو یا بغیر ہتھیار کے لاشی اور پتھر وغیرہ کے رعبہ، محرابۃ کو ”بڑی چوری“ کہتے ہیں۔

”چوری“ اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ یہ قطع کرنے والا (الو) امام کی ننگہ سے کسی پر حفظ میں دھاری ہے، چھپ کر مال لوٹتا ہے، اور ”بڑی“ اس وجہ سے ہے کہ اس کا ضرر عام

(۱) انبی ۱۰۵/۸، ۱۰۷/۸

(۲) الاحکام السلطانیہ ص ۵۸

(۳) لسان العرب، مادة ”حرب“

(۱) تہذیب اللغات لکھنؤ ص ۹۰

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷،

ہوتا ہے کہ امن و امان ختم ہو جانے کی وجہ سے سبھوں سے راستہ کٹ جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

یہ حربہ درہمی کے درمیان فرق یہ ہے کہ جی میں تاویل کا جوہر وری ہے، جب کہ حراہ کا مقصد زمین میں فساد پھیلانا ہے۔

بغی کا شرعی حکم:

۴۔ نفی حرام ہے، اور بغاوت کرنے والے نہ گارتیں۔ بین میں ایمان سے نکلتا نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بغاوت کو اس آیت میں مومنین کہا ہے: "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَلْتَأْخُذْهُ الْأُخْرَىٰ فَتُلَاقُوا اللَّهَ تَعَالَىٰ حَتَّىٰ تَقْضِيَهُ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ سَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ تَحْكُم" (۲) (اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے درمیان اصلاح کرو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے زیادتی زیادتی کر رہا ہے یہاں تک وہ رجوع کر لے اللہ کے حکم کی طرف بے شک مسلمان (آپس میں) بھائی بھائی ہیں، سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو یا کر۔) ان سے قتال جائز ہے اور لوگوں پر ان سے قتال میں امام کا قہر واجب ہے، اور ان سے قتال کے دوران ہل بدل میں سے جو مارا جائے وہ شہید ہے، اور اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آ میں تو ان سے قتال ساقط ہو جائے گا، صنعتی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص مراحت سے جدا ہو جائے، لیکن ان کے خلاف نہ ٹروٹ کرے اور نہ ان سے جنگ کرے تو اس سے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ امام سے محض اختلاف کی

(۱) بحر الرائق ۲/۵، البدیع ۷/۹۰، حاشیہ الطحاوی علی تبیین الحقائق ۳/۳۵۳، ایضاً ج ۱/۸۳، شرح المنیر ۳/۹۱۳

(۲) سورہ محمات ۱۰/۹۱

وجہ سے مخالف سے قتال واجب نہیں ہوتا۔

ایک حدیث میں جسے حاکم وغیرہ نے روایت کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا: "یا ابن مسعود انبئنی ما حکم اللہ فیمن بغی من هذه الأمة؟ قال ابن مسعود: اللہ ورسولہ أعلم، قال: حکم اللہ فیہم الا یتبع ملہم، ولا یقتل نسیہم، ولا یدلف عس حریہم" (۱) (اے ابن مسعود! کیا جانتے ہو کہ اس امت میں سے جو بغاوت کرے اس کے بارے اللہ کا کیا حکم ہے؟ ابن مسعود نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا حکم یہ ہے، ان میں سے پیرو پیرو کر بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، ان کے قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ان کے زخمی کو قتل کیا جائے)۔

شافعیہ کی رائے ہے کہ جی مذہب نام نہیں ہے، اس لئے کہ بغاوت کرنے والوں نے اپنی صوابیہ میں جائز تاویل کی وجہ سے مخالفت کی، البتہ اس میں ان سے غلطی ہوگئی تو ان کے لئے یک طرح کا نذر ہے، اس لئے کہ ان میں اجتہاد کی اہلیت ہے۔

شافعیہ کہتے ہیں: باغیوں کی مذمت سے متعلق جو کچھ رو ہے وہ جو فقہاء کے کلام میں بعض مواقع پر انہیں عصیان و نسل کے وصف سے موصوف کیا گیا ہے وہ ان لوگوں سے متعلق ہے جن کے اندر اجتہاد کی اہلیت نہیں ہے یا جن کے پاس تاویل نہیں ہے (۲)، اسی

(۱) روح المعانی ۵/۲۶، سل السلام ۳/۷۳۰

(۲) سل السلام ۳/۷۳۰، روح المعانی ۵/۲۶، اور حدیث "انبئنی ما حکم اللہ فیمن بغی من هذه الأمة؟"

کو حاکم (۵/۲۶) طبع دار الفکر، ص ۱۸۲/۸۳، طبع دار الفکر، ص ۱۸۲/۸۳

(۳) طبع دار الفکر، ص ۱۸۲/۸۳، طبع دار الفکر، ص ۱۸۲/۸۳

اس کو کوثر بن حکیم نے تخریر و تفسیر کیا ہے، ص ۱۸۲/۸۳

(۴) نہایہ الحجاج ۲/۸۲

طرح اس صورت میں ہے جب کہ اس کی تاویل قطعی طور پر باطل ہو۔  
۵- فقہاء نے باغیوں کے فعل کے جوہر اور اس کے معنی دیا ہے وہ  
ہوے کے شمار سے اس کی چند قسمیں بیان فرماتی ہیں:

الف۔ باغی اگر اہل بدعت میں سے نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں  
بلکہ وہ محض اپنی تاویل میں خطا پر ہیں جیسے کہ فقہاء مجتہدین، ابن  
قدامہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق ان کی شہادت کے قبول  
کرنے میں کوئی ختلاف نہیں<sup>(۱)</sup>، اس کا بیان ختم یہ آئے گا۔ اسی  
طرح اگر انہوں نے شریعت کی منکوثی کی بین اب تک شریعت کا حرم  
نہیں کیا ہے تو امام کو اس سے تعرض کا حق نہیں ہے۔ اس لئے کہ  
جماعت کا حرم نہیں پڑا ہے، اس کی مثال وہ ہے جو بعض صحابہ کے  
ساتھ پیش پڑ بنیوں نے امام کی فرمانی کی بین غائب آنے کے  
طور پر نہیں، ہاں یہ طور کہ چند مادہ تک انہوں نے خلیفہ کی بیعت نہیں  
کی، پھر بیعت کی فرطی فرماتے ہیں: اس کی وجہ سے باغیوں پر  
عنت، ان سے برائت اور ان کی تفسیق لازم نہیں ہوتی<sup>(۲)</sup>۔

ب۔ اگر بخاۃ اہل عدل میں کھل مل جائے اور اپنے اعتقاد کا  
اظہار کریں، جنگ نہ کریں تو بھی امام کو ان کی تعزیر کا حق ہوگا، اس  
لئے کہ اپنے اعتقاد کا اظہار کرنا اور اہل عدل میں اس کی اشاعت  
کرنا درجہ نہ کرنا گناہ صغیر شمار کیا جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

ج۔ اگر مسلمان کسی ایک امام پر اکٹھے ہو جائیں اور اس کی وجہ  
سے امن و امان میں ہوں، پھر مومنین کا ایک گروہ اس کے خلاف  
شرع کر جائے جو امام کے کسی ظلم کی وجہ سے نہیں بلکہ عینی حق  
و لاییت کی وجہ سے ہو، وہ انہیں کو حق ہمارے ساتھ ہے اور حکومت

(۱) اسی ۱۸/۱۱

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۳۰۹، مواہب الجلیل ۴۷۸/۱، حاشیہ الدبونی

۳۰۹، تفسیر القرطبی ۲۱/۱۶

(۳) لاحقا مہسطیہ للماوریدی ص ۵۸۔

کا دعویٰ کریں اور اس کے پاس تاویل توجیہ و توفیہ ہو تو یہ  
لوگ اہل بغاوت ہیں، جو لوگ بھی قتال کی طاقت رکھتے ہوں اہل حق  
کے خلاف امام کی نصرت اس پر ضروری ہے، بن عابدین فرماتے  
ہیں: خوارج بغاوت میں سے ہیں۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں: اگر وہ امام کے خلاف شریعت کریں تو وہ  
فاسق ہیں<sup>(۱)</sup>۔

بغاوت کے تحقق کی شرطیں:

۶- مستدرجہ تاویل صورتوں میں بغاوت ثابت ہوگی:

الف۔ امام کے خلاف شریعت کرنے والے لوگ مسلمانوں کی  
ایک ایسی جماعت ہوں جنہیں قوت حاصل ہو، تاویل فاسد کا سہارا  
لے کر انہوں نے امام کو معزول کرنے کے ارادہ سے معلن خروج کیا  
ہو، لہذا اگر اہل بدعت (دعی لوگ) شریعت کریں تو وہ باغی نہیں بلکہ حزب  
قرارہ میں گئے، اور اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ شریعت کرے جس کے  
پاس نہ تاویل ہو، اور نہ نبوت طلی کا قصد تو وہ قطعاً طریق (اکوؤں  
کی جماعت) قرارہ میں گئے، اسی طرح اگر ان کو قاتلہ شاکت نہ ہو،  
نہ ان سے قتال کا اندیشہ ہو، خود لوہو تاویل کرتے ہوں (تو بھی وہ باغی  
نہیں کہلا میں گئے)، اور اگر کسی حق جیسے خاتمہ ظلم کے لئے امام کے  
خلاف خروج کریں تو بھی وہ باغی نہیں کہلا میں گئے، اور امام پر لازم  
ہوگا کہ وہ ظلم چھوڑے اور ان کے ساتھ السلام سے پیش آئے،  
لوگ ان کے خلاف امام کا تعاون نہیں کریں گے، اس سے کہ یہ ظلم  
میں تعاون ہوگا، اور نہ ہی شریعت کرنے والے گروہ کا تعاون  
کریں گے، اس لئے کہ یہ شریعت و فقہ پھیلنے میں تعاون ہوگا،  
اور اللہ تعالیٰ نے فقہاء پر انہیں پر عنت فرمائی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۳۰۹، حاشیہ الطحطاوی ۳۰۹، اسی ۱۸/۱۱۔

## بخاخه ۷-۸

وہ کسی ایک حلقہ میں محدود ہو گئے ہوں، کہاں اس سے قتل کے لئے یہ شرط ہے (۲)۔

کس امام کے خلاف خروج بغاوت ہے؟

۷۔ جس شخص کی امامت اور بیعت پر مسلمان متفق ہو جائیں، اور اس کی امامت ثابت ہو جائے تو اس کی اطاعت اور اس کا تقویٰ واجب ہوگا۔ ان طرح اگر اس کی امامت اس طور پر ثابت ہوئی ہو کہ سابق امام نے اس کو مستعین کر لیا ہو، یا یہ کہ امام یہ بیعت کی وجہ سے یہ سابق امام کی جانب سے تقویٰ کے درمیان مقرر ہو چکا ہے، اور کوئی شخص امام کے خلاف خروج کرے اور اس کو مہذب کر لے اور پٹی تلواریں ملے اور اس کے تابع ہو جائیں تو وہ امام ہو جائے گا جس کے خلاف خروج اور اس سے قتال حرام ہوگا (۳)، نسبیوں کے سوا دیکھئے: اصطلاح "امامت کبریٰ"۔

بخاخہ کی علامات:

۸۔ اگر کوئی جماعت امام کے خلاف خروج اور اس کے حکام کی مخالفت کی بات کرے سر تابی کا اظہار کرے اور وہ دُور و نزدیک ہوں اور

اور جو لوگ امام کے خلاف قوت کے ساتھ یمن ایسی تامل کا سر لے کر خروج کریں جو قطعی طور پر فاسد ہو اور مسلمانوں کی جان و مال کو حائل قرار دے لیں جو قطعی طور پر حرام ہیں، جیسے مرتدین کی تامل، تو وہ بھی باغی نہیں کہہ دیں گے، اس لئے کہ باغی وہ ہے جس کی تامل میں صحت و فساد دونوں کی گنجائش ہو یمن تامل کا فائدہ ہونے سے ہو، وہ اپنے رزم میں شریعت کا قیام ہو، اس کا فساد بھی میں شامل قرار پائے گا اگر اس کے ساتھ وقار کے لئے قوت بھی موجود ہو (۱)۔

ب۔ لوگ کسی امام پر اکٹھا اور اس کی وجہ سے پُر امن ہوں اور رستے بھی ماموں ہوں، اس لئے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو امام یا تو بے بس ہوگا یا ظالم ہو جائے، اور اس کے خلاف خروج کرنا اور اس کو مہذب کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ اس سے فتنہ نہ پیدا ہو، نہ باغی فتنہ مفسد، چھیننے سے بہت صبر کرنا چاہیے ہے۔

ج۔ خروج مسلح ہو، یعنی قوت کے اظہار کے ساتھ ہو، اور کہا گیا ہے کہ جنگ و قتال کے ساتھ ہو، اس لئے کہ جو فیہ مسلح طور پر امام کی ممانعت کرے وہ باغی نہیں ہوگا، اور جو قوت کے اظہار کے بغیر امام کی اطاعت کا قیام نہ کرے وہ باغی نہیں ہوگا (۲)۔

د۔ ممانعت سے یہ شرط کافی ہے کہ شریعت کے اصولوں کا اپنا ایک سربراہ ہو جس کی رائے پر وہ چلتے ہوں، تو وہ مقرر ہو گا امام نہ ہو، اس سے کہ جن کا سربراہ نہ ہو اس کی شوکت نہیں ہوگی۔

وہ کہتا ہے: بلکہ شرط ہے کہ اس میں مقرر ہو امام ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ بخاخہ کی تحقیق کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ

(۱) نہایہ الجہاد ۷/۳۸۲-۳۸۳

(۲) ابن تہما شراک کے سلسلہ میں دیکھئے ابن طاہر بن ۳۰۹/۳-۳۱۰، فتح القدیر ۳۰۸/۳، حلیہ اعلیٰ علی تہمین الحقائق ۳/۴۳، التاج والکلیل ۲/۴۷۶، سواہب الجلیل ۲/۴۷۸-۴۷۹، حلیہ الدینی ۳/۴۹۹، الشرح المکرم ۳/۴۷۳، المہذب ۲/۴۱۹، منهاج الدین و حلیہ اعلیٰ ۱/۶۰۱-۶۰۲، نہایہ الجہاد ۷/۳۸۲-۳۸۳، کشف القناع ۶/۶۰۱، انہی ۸/۱۰۷

(۳) انہی ۸/۱۰۷، الدر المختار وحاشیہ ابن طاہر بن ۳۰۹/۳، التاج والکلیل ۲/۴۷۶، منهاج الدین و حلیہ اعلیٰ ۱/۶۰۱-۶۰۲

(۱) التاج والکلیل ۲/۴۷۸-۴۷۹، نہایہ الجہاد ۷/۳۸۲-۳۸۳، فتح القدیر ۳/۴۳۳  
(۲) الشرح المکرم ۳/۴۷۳

ہو تو ضرر کے ازالہ تک ہم ان سے نہیں گے<sup>(۱)</sup>۔

اہل فتنہ سے ہتھیار کی فروخت کی:

۹۔ جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ باغیوں اور اہل فتنہ کے ہاتھوں ہتھیار فروخت کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاویں کے دروہ و زد کو بند کرنا ہے۔ اہل کوثر ایہ یا معاہدہ میں نہیں دینے کا بھی یہی حکم ہے۔ امام احمد نے فرمایا: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن بیع السلاح فی العتہ“<sup>(۲)</sup> (رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے)۔

حنبل نے صراحت کی ہے کہ ان سے ہتھیار فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاویں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“<sup>(۳)</sup> (ایک دوسرے کی مدد کی اور تقویٰ میں کرتے رہو، اور نادار رہنا۔ قرآنی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)، اور اس سے بھی واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے ہتھیار لے سے بائیں تاکہ وہ فتنہ میں ان کا استعمال نہ کر سکیں، تو ان سے ہتھیار فروخت کرنا بد رہنماہلی ممنوع ہوگا۔

۱۰۔ اگر راست کا حکم نفس ہتھیار کو بیچنے کا ہے جو استعمال کے لئے تیار شدہ ہو، اور اگر یہ یہ معلوم ہو کہ ہتھیار کا طالب اہل فتنہ میں سے ہے تو

جنگ کے راہ سے تیار ہوں تاکہ امام کو عز و مل کے لئے، خود، مارت حاصل کر لیں، اور ان کے پاس تاویل بھی ہو جو جنگ کی بابت ان کے نقطہ نظر کو جو زفر ہم رہتی ہو، تو یہ امور ان کی بغاوت کی علامت ہوں گے۔

امام کو چاہئے کہ جب سے اس صورت حال کی خبر پہنچے، ہر معلوم ہو کہ وہ اسلحہ خرید رہے ہیں، اور جنگ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو وہ ان کو پکڑ کر قید کر دے یہاں تک کہ وہ اس راہ سے باز آجائیں، اور اگر سر ہو تو پھر لیں تاکہ شکر کو بقدر مکافہ و ریاضاتے اس لئے کہ اگر امام اس کی طرف سے جنگ شروع ہو، کا انتظار کرے گا تو سلامت و فائز ممکن نہیں ہوگا کہ مہارہ اس کی شوکت میں اضافہ ہو جائے، اور ان کی تحدید و برہہ جائے، و خصوصاً جب کہ فتنہ کی طرف اہل فسادیہ سے بڑھتے ہیں<sup>(۴)</sup>۔ ان سے آغاز جنگ کے سلسلہ میں قتال کا اختلاف ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

اسی طرح اگر وہ امام کی مخالفت کرتے ہوئے حق اللہ یا حق الانسان کو روکیں جیسے زکوٰۃ اور زمین کے خراج کی ادائیگی جو انہوں نے بیت المال کے لئے وصول کر رکھا ہو، ساتھ ہی وہ بدامام کے خلاف مسلح شریعت کے لئے تیار ہوں، اور اس کی پروا بھی نہ ہو تو یہ چیز ان کی بغاوت کی علامت ہوگی<sup>(۵)</sup>۔

۱۱۔ وہ خوارج کی رائے کا اظہار کریں جیسے نادانانہ و سرے والے کی تکلیف، جماعتوں کا ترک، مسلمانوں کے جان و مال کو مباح سمجھنا، میں وہ ان امور کا کتاب نہ کریں، نہ قتال کا قصد کریں اور نہ امام کی اطاعت سے نہیں تو یہ بغاوت کی علامت نہیں ہوگی، جو وہ لوگ کسی ایک مقام پر اکٹھا ہو کر نمایاں ہو گئے ہوں، یمن، ایران سے منہ رنج رہا

(۱) نہایۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۳، کتاب الفتاویٰ ج ۱ ص ۶۶، الفی ج ۱ ص ۱۱۱۔

(۲) الخطب ج ۲ ص ۲۵۳، نہایۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۵، الفی ج ۲ ص ۶۶، اعلام الموقعین

ج ۲ ص ۵۸، یہی رسول اللہ ص ۱۱۱، بیع السلاح۔۔۔ کوثر ایہ

حضرت عمران بن حصین سے دو سندوں سے نقل کیا ہے، پہلی سند کے بارے

میں بخاری نے کہا اس کا مرفوع ہونا وہم ہے موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے دوسری

سند میں بحر الحقا بروی ہے اس کے بارے میں کہا ہے ضعیف ہے اس سے

استدلال نہیں کیا جائے گا (اسنن ابی بکر علیہ السلام ج ۵ ص ۳۲)۔

(۳) سورہ مائدہ ۲۔

(۴) مع القدر ج ۲ ص ۱۱، تہذیب الفقہ ج ۲ ص ۳۳، البدائع ج ۲ ص ۱۳۰۔

(۵) شرح الکبیر و جامعۃ الرسول ج ۲ ص ۲۹۹۔

اس کے ہاتھ فروخت کرنا مکروہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ دارالاسلام میں اہل صدارت کو منصب ہوتا ہے اور حکام کی بنیاد عاصب پر ہوتی ہے۔  
 بین گراں شئی سے قتال نہیں کیا جاتا جو جب تک کہ اس کو اختیار نہ بنایا جائے جیسے لوہا تو اس کو فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ معصیت کا تعلق عین اختیار کے پینے سے ہے نہ کہ لوہا سے، اختیاء نے لوہا کو سزائی پر قیاس کیا ہے جس سے گائے کے آلات بنائے جاتے ہیں کہ اس سزائی کا فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ بدعت جو سزائی قائل تھی نہیں ہے بلکہ اس کا احار استعمال ہو رہا ہے، لوہے کو اہل حرب کے ہاتھ پہنچنا اگرچہ مکروہ تحریمی ہے بین اہل حق کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ وہ لوہے کو اختیار بنائے گا، موقع نہیں پاتے ہیں، کیونکہ اس کا نسب عموماً تو بہ کی وجہ سے یا ان کی جمعیت منتشر ہو جانے کی وجہ سے زوال کے قریب ہوتا ہے، اہل حرب کا معاملہ اس کے برخلاف ہے (۱)۔

ابن عابدین سے کربست کے طریقے ہوئے کو حرام سمجھا ہے، اور فرمایا ہے: مجھے اس موضوع پر کسی کا حکام نہیں ملا (۲)۔

باغیوں کے تین نام کی ذمہ داری:  
 غف - قتل سے پہلے:

۱۰- نام کو چاہئے کہ اپنے حریف شرمین کرے، لے باغیوں کو جمعیت میں لوٹ آنے اور اپنی اطاعت میں داخل ہو جائے لی عورت و بے ثایید و عبات مان لیس اور دعوت قبول کر میں، اگر یوں نیت سے شرمین ہو رہو جائے، اس سے کہ اس کی توبہ کی امید ہوتی ہے، نام ان سے شرمین کی وجہ دریافت کرے، اگر نام کی جانب سے ہی ظلم کی وجہ سے شرمین

ہو تو اس ظلم کو وہ دور کرے، اگر وہ کوئی ایسی وجہ بتائے جس کا زائد ممکن ہو تو اس کا ارادہ تردید کرے، اگر کسی شہ کا اظہار کریں تو اس کی وضاحت کرے (۱)، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قتال سے پہلے صدارت کا حکم دیا ہے، فرمایا: "وَلَوْ كُنَّا ظَالِمًا لَلْأُولَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَاتَلْنَا" (۲) "اور اگر ہمیں تو اس کے دور رسوں کے دوسروں میں جنگ کرنے نہیں تو اس کے درمیان صدارت کرنا، اور اس سے بھی کہ اس کو رہنا اور اس کا شرمین کرنا مقصود ہے نہ کہ اس کو قتل کرنا اور یہ مقصود محض گفتگو سے حاصل ہو سکتا ہو تو وہ قتال سے بہتر ہے کہ اس میں دونوں طریق کا نقصان ہے، اس (اصلاحی کوشش) سے پہلے ان سے قتال کرنا جائز نہیں ہے، والا یہ کہ ان کے شر کا اندیشہ ہو، اور اگر وہ مہلت طلب کریں (۳)، اور ان کا قصد بظاہر طاعت کی طرف لوٹ آنے کا ہو تو نام ان کو بات دے گا۔

ابن اُمید نے فرمایا: اس میں وہ پر اس تمام اہل علم کا جماع ہے، امن سے میں واقف ہوں (۴)۔ "وہی ق شہری سے فرمایا: نام ان کو ایک قہر جمعیت جیسے، وہ ہم با تیں جوہر کی مہلت دے گا (۵)۔

۱۱- اگر وہ اپنی طاعت پر ہر کر کے بعد اس کے کہ نام نے ان کے پاس کسی امانت اور خیر خواہ کو دعوت کے لئے بھیجا ہو جو ان کو ترجیحی مرتبہ میں معذرت کے وجہ سے امتناعاً با نیت کرے گا، وہی اتنا دور کفار کے اسی نہ اڑانے کی خوبی بتائے گا، پھر وہ ہر ار کریں تو ان سے عدل

(۱) تبیین الحقائق ۳/۲۹۳، البدو و حاشیہ ابن عابدین ۳/۱۱۳، فتح القدیر ۳/۱۰۸، البدائع ۲/۳۰۷، المشرع الکبیر ۳/۲۹۹، المشرع الصغیر ۳/۵۰۸، المہذب ۲/۲۱۹، نہایہ الکناج ۵/۳۸۵-۳۸۶، الفی ۸/۱۰۸، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲۔

(۲) سورہ حجرات ۹۔

(۳) الفی ۸/۱۰۸، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲۔

(۴) الفی ۸/۱۰۸۔

(۵) المہذب ۳/۲۱۹۔

(۱) تبیین الحقائق ۳/۲۹۶-۲۹۷، صحیح و حاشیہ ۳/۱۵۳، البدائع ۲/۳۰۷۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۳/۱۱۳۔

جنگ روئے گا<sup>(۱)</sup>، اور امام بغیر دعوت کے ان سے قتال کرے۔  
بھی جائز ہوگا، اس کے کہ دعوت واجب نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

مالکیہ کے نزدیک نہیں گادریا اور اس کو دعوت دینا واجب ہے  
جب تک کہ دعوت نہ کریں<sup>(۳)</sup>۔

ترمنظر و رالشیہ کے لئے ہی کو بھیجا جائے یا نہ دے  
کہ وہ شخص واقفیت رکھنے والا وزیر یک ہو، اگر ہی اور غرض سے بھیجا  
جائے تو یہ عصف کا حامل ہونا متحب ہے<sup>(۴)</sup>۔

کاسانی نے تفصیل کی ہے فرماتے ہیں: اگر امام کو معلوم ہو کہ وہ  
تخصیر رہند ہو رہے ہیں اور مقابلہ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو اس کو  
چاہئے کہ نہیں پکڑ لے اور قید کرے تاکہ وہ توبہ کریں، اور اگر امام  
کو علم ہوئے سے پہلے وہ تخصیر رہند اور قتال کے لئے تیار ہو چکے ہوں  
تو مناسب ہے کہ پہلے نہیں جہاد کی رائے کی طرف لوٹ آنے کی  
دعوت دے، حضرت علیؓ کے خلاف جب اہل حرہ راء نے شرمین یا تو  
انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں  
عدس کی طرف بد میں، اگر وہ قبول کریں تو انہیں چھوڑ دے، اگر انکار  
کریں تو ان سے قتال کرے۔ اور اگر دعوت سے پہلے امام ان سے  
قتال کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ دعوت ان تک پہنچی  
ہوتی ہے، کیونکہ وہ در اسلام میں رہنے والے مسلمان ہیں<sup>(۵)</sup>۔

نسائی نے اپنی سنن کبریٰ میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے،  
وہ فرماتے ہیں: جب حرہ راء نے شرمین یا تو ایک احاطہ میں اکٹھے  
ہو گئے، ان کی تعداد چھ تھی، میں نے امیر المومنین علیؓ سے کہا: میں

ان لوگوں سے بات کروں، انہوں نے فرمایا: مجھے آپ پر اس سے  
اندیشہ ہے، میں نے کہا: ہم انہیں پھر میں نے آپ کو پکڑے، پنے اور  
ان کی طرف روانہ ہوا، ان کے پاس پہنچے تو وہ کھٹے تھے، میں نے کہا:  
میں تم لوگوں کے پاس اسباب نبی کی طرف سے آیا ہوں، نبی کے پنے  
زاہد اور ان کے ولاد کی طرف سے آیا ہوں، اس ہی حضرت پر  
قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تاویل سے تم لوگوں کی بہ نسبت  
زیادہ واقف ہیں، تمہاری جماعت میں اس حضرات میں سے کوئی بھی  
نہیں ہے، اور میں نے کہا: بتاؤ، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور  
آپ علیہ السلام کے ولاد پر تمہارے یا امتہ انصاف ہیں؟ انہوں نے  
کہا: تین امتہ انصاف ہیں، ایک یہ کہ انہوں نے اللہ کے دین میں  
لوگوں کو حکم بنایا، جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ لَا**  
**لِلدِّينِ**<sup>(۱)</sup> (حکم (اور حکومت) صرف اللہ ہی کا حق ہے)، دوسرے یہ  
کہ انہوں نے قتال یا توبہ تو توفیق دیا، دوسرے غنیمت جمع کیا، تو اگر  
(فریق مقابل) کاڑھے تھے تو ان کی عورتیں اور ان کے موال ہمارے  
لئے حامل تھے، اور اگر دوسروں تھے تو ان کا خون ہم پر حرام تھا،  
تیسرے یہ کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ بنادیا<sup>(۲)</sup>،  
اور دوسرے امیر نہیں ہیں تو کافروں کے امیر ہیں، میں نے کہا:  
اگر میں تمہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت سنائوں جس سے  
تمہاری اس بات کی تردید ہوتی ہو تو کیا تم لوگ لوٹ آؤ گے؟  
انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ  
انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا تو میں تم کو بتا رہا ہوں کہ  
خود اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ ایک شروش کے سلسلہ میں جس کی قیمت

(۱) مہاجر الکناج ۱/۲۸۶

(۲) تمییز الحقائق ص ۴۹۳، الدرر وحاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۳

(۳) مشرح الصغیر ص ۲۸۳

(۴) مہاجر الکناج ۱/۲۸۵

(۵) الدرر ص ۱۴۰

(۱) سورہ احکام ۵۷

(۲) حضرت علیؓ اس بات پر راضی ہو گئے کہ حضرت سجادؓ کے ہاتھ پر حاکم  
امام میں اپنے نام سے "امیر المومنین" کی عبارت حذف کر دیں۔

ایک معلمہ نامہ تیار کر لیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے کاتب سے فرمایا: **اصح**

”ہذا ما قصی علیہ محمد رسول اللہ“ (اس کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا ہے) تو انہوں نے کہا: حد کی قسم اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے ورنہ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ نصیحت محمد بن عبد اللہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”واللہ بنی لوسول اللہ وبنی کلہموسی“ (حد کی قسم میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں، چاہے تم لوگ مجھے جہنم آؤ)۔ اہل انصاریہ: ”محمد بن عبد اللہ“ تو رسول اللہ ﷺ تو حضرت علی سے بہتر ہیں، لیکن اسوں نے آپ نام سے لفظ رسول اللہ منادیا، حالانکہ یہ نام ثابت کامانا نہیں ہوا۔

(اس منظرہ کے بعد) ان میں سے دو ہزار افراد نے رجوع کر لیا اور باقی رہے تو ان سے جنگ کی گئی (۱)۔

آپ نے صراحت کی ہے کہ قتال سے پہلے ضروری ہے کہ وضع حجت اور قطعی دلائل سے ان کے شبہات دور کئے جائیں اور باغیوں کو جماعت میں لوٹ آنے اور امام بنی اجماعت میں داخل ہو جانے کی دعوت دی جائے (۲)۔

### ب۔ باغیوں سے قتال:

۱۱۔ امام باغیوں کو اپنی جماعت قبول کرنے کی دعوت دے اور ان کے شبہات دور کر دے پھر بھی قبول نہ کریں اور سختی سے بند ہوں اور جنگ کے لئے آمادہ ہوں تو ان سے جنگ سنا جائز ہے، میں کیا

(۱) الصحیح ۱۰۴۸، یزید بکھتہ المداح ۷، ۴۰، ہی ۶/۸، البدیع

۳۱۹/۲، تہذیب الاموال ۷/۱۶۸۔

(۲) روح المعانی ۱۸/۱۵۱۔

ربیع ورمہ ہے لوگوں کے یہ فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولا تفسلوا الضیغہ واثم خرم“ (غنا کو مت مارو سب کو تم حرام میں ہو)، یہاں تک فرمایا: ”یخکم بہ دوا علی منکم“ (۱) (اور) اس کا فیصلہ تم میں سے وہ معتبر شخص کریں گے، اور اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوہر کے مابین فرمایا: ”وإن ضغہ شقاق بیہما فلا یعتوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا“ (۲) (اور) اگر تمہیں وہوں کے درمیان کشمکش کا علم ہو تو تم ایک حکم مرہ کے خادم سے اور ایک حکم عورت کے خادمہ سے مقرر کرو، میں تمہیں اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر پوچھتا ہوں کہ یا مسافروں کے خون و مال کی جان کے تحفظ اور باہمی اصلاح کے لئے لوگوں کا فیصلہ نہ ہو تو حق ہے یا یک یہ ترکوش کے لئے جس کی قیمت محض ربیع ورمہ ہے؟

اور جہاں تک تمہارا یہ حقہ اس ہے کہ انہوں نے قتال کیا اور نہ گرفتار کیا اور نہ غنیمت جمع کیا تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ کو گرفتار کرو گے، پھر ان سے بھی وہیہ حال کر لو گے جو ان کے ماموں، مہری عورتوں سے حال کریتے ہو، حالانکہ وہ تمہاری ماں ہیں؟ اگر تم ایسا کرو گے تو کفر کے مرتب ہو جاؤ گے، اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں ہیں تو بھی تم کفر کرو گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”النبی اؤلی بالمؤمنین من انفسہم وأزواجہ أمہاتہم“ (۳) (نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)، اور جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب دیا یا تو رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سرائیش کو دعوت دی کہ آپس میں

(۱) سورۃ مائدہ ۹۵۔

(۲) سورۃ نساء ۳۵۔

(۳) سورۃ احزاب ۶۔



ہم ان سے قتل کا آغاز کریں یا ہم ان سے اس وقت تک قتال نہ کریں جب تک کہ وہ خود ہی مقابلہ آرائی پر آمادہ نہ ہو جائیں، اس سلسلہ میں دو مقامات ہیں:

پہلا مقام: قتال کا آغاز سباز ہے اس لئے کہ اگر ہم ان کی جانب سے "مار جنگ" کا اظہار کریں گے تو سببِ ہتھیار کشی ہوگا یہ بے خود زور و دھم کی ہے، پہلی فرماتے ہیں: یہی حسیہ کا مسلک ہے، اس لئے کہ نص قرآنی میں ان کی جانب سے آغاز کی قید کے بغیر حکم آیا ہے: "لَا تَنْتَهِیْ عَنْ قَتْلِہُمْ عَلٰی الْاُخْرٰی فَاَقْتُلُوْا اَلَّذِیْنَ نَبِیُّیْ" (۱) (پھر اگر اس میں کا ایک گروہ سے پرزیہ دہتی کرے تو اس سے "جو زیادتی کر رہا ہے"۔) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سَبِّحْ رَوحَ قَوْمٍ فِیْ اَحْوَرِ الرِّمَاحِ اَحْدَاثُ الْاَسْمَانِ سَمِیْہَۃً الْاَحْلَامِ، یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ سَیِّدِ الْبَرِیۃِ، لَا یَحَاوِزُ اِیْمَانُہُمْ حَاجِرُہُمْ، یَمْرِقُوْنَ مِنَ الدِّیۡنِ کَمَا یَمْرِقُ السَّہْمُ مِنَ الرِّمۃِ، فَاِیْمَا لَتَقْتُلُوْہُمْ فَاَقْتُلُوْہُمْ، لَآ اَنْ فِی قَتْلِہُمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَہُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" (۲) (آخر زمانہ میں ایسے لوگ آئیں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ حضور اکرم ﷺ کی بات غل کریں گے، میں ان کا ایمان ان کے مطلق سے بھی تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرا کمان سے نکل جاتا ہے تو تم جہاں بھی نہیں پاؤ ان کو قتل کرو، ان کو قتل کرے پر قیامت کے س قتل کرنے والے کو اجر ملے گا)۔

دراں لئے بھی کہ حکم کا دار و مدار اس کی علامت پر ہوتا ہے اور یہ بحث صورت میں علامت ان کی تیاری اور گروہ بندی ہے، اور اگر ہم

(۱) سورہ احزاب ۹۰

(۲) حدیث: "سَبِّحْ رَوحَ قَوْمٍ فِیْ اَحْوَرِ الرِّمَاحِ" کی روایت بخاری (صحیح ۲۸۳۸ طبع المکتبۃ الاسلامیہ) اور مسلم (۲۶۶۷۷ طبع المکتبۃ الاسلامیہ) نے کی ہے۔

ان کی جانب سے حقیقت قتال کا اظہار کریں تو یہ چیز ان کی تقویت کا وسیع ثابت ہوگی، اس لئے ان کے شر کے ازالہ کی ضرورت کے پیش نظر حکم کا علامت پر ہوگا، اور اس لئے بھی کہ امام کے خلاف شریعت کی وجہ سے دو مفرمان قرار پائے، تو ان سے قتال سباز ہے جب تک کہ دو مفرمانی سے باز نہ آجائیں، اور حضرت علیؓ سے خوارج کے بارے میں جو منقول ہے کہ "ہم تم سے قتال نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہی ہم سے قتال نہ کرنا" تو اس کا مصعب یہ ہے کہ جب تک کہ تم ہم سے قتال کا حزم نہ کر لو، اور اگر اس کو قید کر کے اس کے شر کا انفعالیہ منہ ہو جب کہ وہ تیاری کر چکے ہوں تو ایسا ہی کیا جائے گا اور ہم ان سے قتال نہیں کریں گے، اس لئے کہ قتال سے کم از صورت سے ان کے شر کا انفعالیہ منہ ہے (۱)۔

ان کے ساتھ جنگ میں خود پہل کرنے کے جواز کی رائے فقہاء و متاخرین نے اختیار کی ہے، چنانچہ کشاف التنازع میں ہے: گروہ رجوت سے انکار کریں تو امام ائیس بیعت کرے گا اور قتال کا خوف دلائے گا، اگر رجوت کر کے اطاعت اختیار کر لیں تو انہیں چھوڑ دے گا، ورنہ گروہ ان سے جنگ کرنے پر قادر ہو تو ان سے جنگ سباز ہے، واجب ہوگا، اس لئے کہ صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے (۲)۔

۱۔ درمیان: قدوری نے نقل کیا ہے کہ امام ان سے جنگ کا آغاز نہیں کرے گا جب تک کہ وہ خود نہ پہل کریں، یہی رائے کا سانی اور مال نے بھی روایت کی ہے، کا سانی کہتے ہیں: اس سے کہ ان سے قتال ان کے شر کے انفعالیہ کے لئے ہے، ان کے شرک کے شرکی وجہ سے نہیں ہے، یہ تک کہ وہ مسلمان ہیں، لہذا جب تک ان کی جانب سے شر کا آغاز نہیں ہو امام ان سے قتال نہیں کرے گا، اس سے

(۱) تبیین الحقائق ۳/۳۴۳، ص ۱۱۵

(۲) کشاف التنازع ۱/۱۶۲، دیکھئے: انہی ۱۰۸/۸



وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:  
 "مَنْ أَعْطَى إِمَامًا صَفْحَةً يَدُهُ وَثَمَرَةً قَلْبُهُ قَلْبُطَمَحٍ إِنْ  
 اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ أَحَرُّ يَدَارِعُهُ فَاصْرَبُوا، عَنِ الْأَحَرِّ" (۱)  
 (جس شخص نے کسی امام کو اپنے ہاتھوں کا معاملہ اور اپنے قلب کا ثمرہ  
 دیا وہ اس کی طاعت استطاعت بھرتے رہے، اگر وہ شخص آخر اس  
 سے نرم تر رہے تو دوسرے کی روئے مارو) اور اس لئے بھی کہ جس  
 کی امامت ثابت ہوگئی اس کی طاعت واجب ہوئی۔ مثل حدیث  
 مذکور "يُحْرَجُ قُلُوبُ لِي أَحَرِّ الزَّمَانِ..." ہے (۲)۔

باغیوں سے قتال کی شرطیں و مہر کی کے امتیازات:

۱۳- اگر باغیوں کو نصیحت کرنے سے کوئی قانع نہ ہو اور وہ امام کی  
 طاعت کی جانب رجوع اور جماعت میں شامل ہوا قبول نہ کریں یا  
 تو پہرہ قبول نہ کریں اگر امام کے قبضہ میں ہوں، مہر سے قتال کا  
 روادع نہیں تو ان سے قتال واجب ہے (۳) بشرطیکہ وہ اہل عدل کی  
 عزت و حرمت سے چھیڑ ٹوٹی کریں یا اس کی وجہ سے مشرکین سے حما  
 معطل ہو جائے، یہ بیت المال کے حقوق میں دیکھ لے نہیں جو ان کا  
 نہیں ہے، یہ جوان پر جب لازم ہے اس کی اولاد کی سے زیر کریں  
 یا یہ امام کی معزولی کا مفاد کریں جس کی بیعت معتقد ہو چکی ہے،  
 جیسا کہ ماہر کی سے فرمایا ہے، اور ثانی نے کہا ہے: زیادہ مناسب یہ  
 ہے کہ ان سے قتال مطلقاً جب ہے، اس لئے کہ ان باغیوں کی  
 موجودگی سے، خواہ مذکورہ امور نہ پائے جائیں، مفساسد پیدا ہوں گے،  
 اور بہرہ و فائدہ ان کا نہ ہوگا بلکہ خصوصاً جب کہ وہ امام کے

(۱) حدیث: "مَنْ أَعْطَى" کی روایت مسلم (۳۷۳۷ طبع کتب) نے کی ہے۔  
 (۲) ابن ماجہ ۱۰۳/۸، ۱۰۵۔  
 (۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳،



ن کے زخمیوں کو قتل کرنا جائز ہوگا، اور اگر ان کا ردود و رہنمائیوں کا پہنچنا عام طور پر متوقع ہو اور جنگ بھی قائم ہو اور اس کا غالب گمان ہو جائے تو اس صورت میں ان سے قتال ہی مناسب ہے (۱)۔

اور اسی سے قریب مالکیہ کی رائے ہے، چنانچہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ ان پر غلبہ پا کر ان کی جانب سے اطمینان ہو جائے تو نہ تو شکست خوردہ کا پیچھا کیا جائے گا اور نہ زخمی کو مار ڈالا جائے گا (۲)۔

حنابلہ نے یہ صراحت کی ہے کہ باغی اگر جنگ بند کریں جو وہ اس طور پر ہو کہ وہ امانت قبول کریں، یا تمنا رائل، یا قسمت کھا جائیں اور اپنے رد میں چاہیں یا نہ ملیں یا زخمی یا گرفتاری کی وجہ سے جنگ کے قائل نہ باقی رہیں تو ایسی صورت میں ان کو قتل کرنا اور بھگنے والے کا پیچھا کرنا حرام ہے، ابن قدامہ نے ایسی روایت کا نقل کی ہیں جن میں بھگنے والے کو قتل کرے، زخمی کو مارنے والے اور قیدی کو قتل کرے کی ممانعت آتی ہے، یہ روایات عام ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ ان سے قتال کا مقصد ان کو روکنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو چکا ہے، لہذا ان کو قتل کرنا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ حملہ آور کو قتل کرنا ایسی صورت میں جائز نہیں ہوتا، اور ان کو جہنم کے اندیشہ سے بھی کہ ان کا گروہ ہے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اگر ان کا کوئی گروہ نہ ہو (۳)۔

جہاں تک حمیر کا تعلق ہے تو انہوں نے صراحت کی ہے کہ اگر باغیوں کا گروہ ہو جہاں وہ ہتھیار لیتے ہوں تو ایسی صورت میں انہیں انہیں کے بغیر اہل عدل کو چاہے کہ بھگنے والے کو قتل کریں اور

(۱) مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶۔

(۲) شرح الکبیر و جامعہ رد المحتار ۲/۳۹۹-۳۰۰، ج ۱، ص ۲۷۸۔

(۳) مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶۔

زخمیوں کا خاتمہ کریں تاکہ وہ اپنے گروہ سے جائز نہ مل جائیں، اور ان کے زخمی محفوظ ہو جائیں اور پھر پست اہل عدل پر حملہ کریں، اور ان کے قتل کے بعد ان کے لئے ان کی جانب سے قتل کی صرف مذمت کا پایا جانا کافی ہے، حقیقت قتال ضروری نہیں، اور اس سے بھی نہ کر باغیوں کا ردود و رہنمائیوں کا قتل امانت کے رد سے باہر نہیں ہوگا کیونکہ باغی اپنے رد میں شامل ہو جائیں گے اور ان کا اثر پست کی طرح پھر لوٹ آئے گا، فقہاء حمیریہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا قتل اس صورت کی ممانعت ہے جب کہ ان کا ردود نہ ہو (۴)۔

یہ سر پرکار باغی عورت:

۱۵- جمہور فقہاء (حنفی، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کی رائے ہے کہ باغیوں میں شامل عورت اگر قتال کر رہی ہو تو اسے قید یا بچے کا صرف دور ان مقابلہ سے قتل کی اجازت ہے، قید اس لئے کیا جائے گا کہ وہ معصیت پر ہے تاکہ اسے شرفقتل سے روکا جائے (۵)۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر عورتوں کا قتل محض جوش و لات سے ہو پھینکنے کی صورت میں ہو تو انہیں قتل میں یا بچے کا (۶)۔

باغیوں کے اموال کو غنیمت بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا ضمان:

۱۶- فقہاء اس بات پر اتفاق ہے کہ باغیوں کے اموال کو غنیمت نہیں بنایا جائے گا، نہ انہیں تقسیم کیا جائے گا، نہ ان کو ضائع کرنا جائز ہوگا، بلکہ ضروری ہے کہ اموال نہیں لوٹا کرے جائیں، بیس نام کو

(۱) البدائع ۲/۳۰۰-۳۰۱، ص ۳۰۱۔

(۲) فتح القدیر ۲/۳۱۲، حاشیہ من علیہ ۳۰۳، تمیمی الحقائق ۳/۳۹۵، بحر

الرائق ۵/۱۵۲، حاشیہ من علیہ ۳۰۳، حاشیہ من علیہ ۳۰۳، حاشیہ من علیہ ۳۰۳۔

(۳) ج ۱، ص ۲۷۸، شرح المستدرک ۳/۳۰۰۔

چاہئے کہ اس کی شوکت کو تو ذکر ان کے شر کو دفع کرنے کے مقصد سے اس کے اموال کو روک لے یہاں تک کہ وہ قہر میں مبتلا نہیں ہو اور لوٹا دے۔ بعض صورتیں ہوتی ہیں، جو قیمت بتانا درست نہیں ہے، اور اگر اس کے اموال گھوڑے وغیرہ کی شکل میں ہوں جن کی حفاظت کے لئے اثر جات دیکھا رہتے ہیں تو بہت یہ ہے کہ انہیں فروخت کر کے اس کی قیمت رکھ لی جائے۔

ن کے مالی نقصان پر ضمان کے مسئلہ میں تفصیل ہے۔ عامل اگر دوران قتل باغی کی جان یا مال کو قتل کے سبب یا قتل کی ضرورت کے تحت ضائع کر دے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ ان کا کچھ مال جیسے گھوڑا، ضائع کئے بغیر ان کا قتل ممکن ہی نہیں ہے اور دوسرا ہو کر پڑ رہے ہوں تو ان کے جانور کو زخمی کرنا حار ہوگا، جب جان تلف کرنے پر ضمان نہیں ہے تو مال ضائع کرنے پر ضمان بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔

مگر قتل کی حالت اور اس کی ضرورت نہ ہوتی ان کے مکانات نہیں جلائے جائیں گے، دوران کے درست نہیں جانے جائیں گے، اس لئے کہ اگر مقابلہ کے دوران ان کا مال امام کے ہاتھ لگ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اسے محفوظ رکھے تاکہ انہیں و لوٹا دے، لہذا ان کے اموال نہیں لوٹے جائیں گے، اس لئے کہ ان اموال پر مرثیہ کے حکم برقرار ہیں، اس سے مقابلہ صرف اس لئے یا جارہا ہے کہ انہوں نے بی بدعت بیجا کر لی ہے، لہذا یہ مقابلہ ایک مذہبی طرح ہے جو ن پر قائم کی جارہی ہے (۱)۔

مادری سے ضمان کو اس صورت کے ساتھ مقید کیا ہے کہ جنگ سے پہلے سکون قلب و انتقام کی نیت سے ان کا مال ضائع کیا گیا ہو، اگر باغیوں کو زور کرے اور خلعت دینے کی غرض سے مال

(۱) حاشیہ المدنی ص ۴۰۰، ج ۱، ص ۲۷۸، ۲۷۹۔

ضائع کیا یا ہوتا ضمان نہیں ہوگا (۲)۔

زطلعی اور ابن عابدین نے باغیوں کے سر و بند ہونے اور شرم کرنے سے پہلے یا ان کی قوت ٹوٹ جانے اور جمعیت منتشر ہو جانے کے بعد ہونے والے نقصان پر ضمان کو محسوس کرنے کو ظاہر سمجھا ہے (۳)۔

اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا:

۱۷- زطلعی نے مرخانی سے نقل کیا ہے کہ عامل اگر باغی کی جان یا مال کا تلف کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، ورنہ گنہگار ہوگا، اس لئے کہ وہ ان کے شر کے ازالہ کے لئے ان سے قتال پر مامور ہے۔  
مید میں ہے: اگر اس نے باغی کا مال ضائع کر دیا تو ضمان لیا جائے گا، اس لئے کہ باغی کا مال ہمارے حق میں معصوم ہے اور ضمان لازم کرنا ممکن ہے، لہذا ضمان واجب قرار دینے میں قاعدہ ہے (۴)۔

باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا:

۱۸- اگر ضمانت کرنے والے اہل عدل کا مال ضائع کر دیں تو ن پر کوئی ضمان نہیں ہے، اس لئے کہ وہ تامل کرنے والا یک گروہ ہے، لہذا انہیں اہل عدل کی طرح ضامن قرار نہیں دیا جائے گا، اور اس لئے بھی کہ وہ مال ہمارے حق میں تحفظ رکھتا ہے، اور شاربہ کے حق میں گناہ کو تحفظ حاصل نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کو ضامن قرار دینے کے نتیجے میں اطاعت شعاری کی طرف سے انہیں نفرت ہو جائے گی، چنانچہ عبد الرزاق نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ سیمان بن شام نے زہری کو لکھ کر ایک عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے شوہر کے پاس سے چلی گئی، پتی قوم

(۱) نہایہ الجہاد ص ۸۵، ۸۶۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۱۲۳، تمییز الحقائق ص ۲۹۶۔

(۳) تمییز الحقائق ص ۲۹۶۔

کے سامنے شہر کی شہادت دی، جو میری سے جا ملی اور شاہی کر یا۔ پھر وہ پگھر والوں کے پاس تاجب یوزر لوٹ بر آئی ہے، راوی کہتے ہیں کہ زہری نے نہیں سنا: مابعد اپنا وقت اس وقت پر پا ہوا جب کہ وہ اصحاب رسول ﷺ نے غزوہ بدر میں شہادت فرمائی تھی بڑی غد و میں موجود تھے اس کی متفقہ رائے یونی کور آن کی تاویل کر کے جس کسی نے شرم گاہ کو حال کر یا ہوا اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، جس نے قرآن کی تاویل کر کے خون کو مباح کر لیا ہوا اس پر قصاص جاری نہیں کیا جائے گا، کسی نے قرآن کی تاویل کر کے مال کو حرام کر یا ہوا وہ مال نہیں لوٹا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ کوئی سامان بھیہ محفوظ ہو تو اسے اس کے مالک کو واپس کیا جائے گا، اور میری رائے یہ ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے پاس لوٹا دی جائے اور اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری کی جائے۔

۱۱۔ شافعی کے ایک قول میں باغیوں کو ضامن قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: ”تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے، ہم تمہارے مقتولوں کی دیت ادا نہیں کریں گے“ (۱)۔ اور اس سے بھی کہ یہ جائیں اور مولد مسموم ہیں، نہیں مباح، کسی جار و فاع کی ضرورت کے بغیر نہایت کیا گیا ہے، تو اس کا ضامن واجب ہوگا، جس طرح غیر جنگی حالت میں ۱۳۰ الف پر ضامن ہوتا ہے (۲)۔

(۱) الف ۸/۱۱۳۔

ابن قدامہ نے اس رائے سے حضرت ابو بکر کا رجوع منکر کیا ہے کہ انہوں نے اس رائے پر عمل نہیں کیا، اور یہ معتدل نہیں کہ انہوں نے کسی پر مالی تاوان اس وجہ سے لازم کیا ہو، اگر مردہ کے حق میں تاوان واجب بھی قرار دیا جائے تو بھی یہی عت صورت میں لازم نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغی تاویل کر دے والے مسلمان ہیں۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۲۳، البدائع ص ۱۳۱، تبیین الحقائق ص ۲۹۱، حاشیہ المدنی ص ۲۹۹، ۳۰۰، الف والکلیل ص ۲۷۸، ۲۷۹، نہایت انتاج ص ۸۵، الف ۸/۱۱۳۔ ۱۱۴۔

اور باغی وہ نہیں اور رجوت نہیں تو اہل حق کے جو اموال اس کے پاس ملیں وہ وہیں ملے لے جائیں گے، اور جو اموال اسوں نے خرچ کر لئے ہوں وہ اس سے واپس نہیں لے جائیں گے، خود وہ مال دار ہوں، اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے ہیں۔

۱۲۔ شافعی کی اہل عدل کا حکم کے ساتھ و قتل کر دے تو اس کو قتل کیا جائے گا، اس لئے کہ اس باغی نے بھیہ رکھا مگر دہر کے قتل کیا ہے، اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی ہے جیسے رہزن کرتے ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس باغی کا قتل ضروری نہیں ہے، یہی رائے حنابلہ کے نزدیک صحیح ہے، اس سے کہ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: ”اور میں چاہوں تو معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو قتاس لوں“ (۳)۔

### باغی مقتولین کا مسئلہ کرنا:

۱۹۔ باغی مقتولین کا مسئلہ کرنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، مالکیہ کے نزدیک حرام ہے، جہاں تک ان کے سر منتقل کرنے کا سوا ہے تو حنفیہ نے کہا: ان کے سر کاٹ کر شہر میں کھانا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ مسئلہ ہے، بین بعض متأثرین حنفیہ نے اس کو کسی صورت میں جائز قرار دیا ہے جب اس سے اہل عدل کے اطمینان قلب اور باغیوں کی شوکت توڑنے کا مقصد حاصل ہوتا ہو، مالکیہ نے باغی مقتولین کے سر کی ماشن کے مقام قتل پر چار متر ردیو ہے (۴)۔

(۱) الف والکلیل ص ۲۷۸، ۲۷۹۔

(۲) الف ۸/۱۱۳۔

(۳) الف ص ۱۶۳، حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۳۱، تبیین الحقائق ص ۲۹۵، حاشیہ المدنی ص ۲۹۹، الف والکلیل ص ۲۷۸، ۲۷۹، نہایت انتاج ص ۸۶، الف ۸/۱۱۳، کتاب الفتاویٰ ص ۱۶۳۔

باقی قیدی:

۲۰- باقی قیدیوں کے ساتھ خصوصی معاملہ کیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جنگ کرنا محض ان کے شر کے دفع کے لئے ہے تو ان کے ساتھ صرف اسی قدر عمل مباح ہوگا جس سے قتال کا دفع ہو، لہذا ان کا کوئی گروہ نہ ہو تو بالاتفاق انہیں قتل نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ پیچھے گزر چکی ہے۔ اسی لئے نہیں مطلقاً غلام نہیں بنایا جائے گا، خود ان کا کوئی گروہ ہو یا نہ ہو اس مسئلہ پر اتفاق ہے اس لئے کہ وہ آزاد مسلمان ہیں، ان کے بچوں پر عورتوں کو بھی رفاقت نہیں یا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

گروہ کا گروہ ہو تو بھی مالک<sup>(۲)</sup>، ثانیہ<sup>(۳)</sup>، و کتاب<sup>(۴)</sup> سے روایات نہیں نقل نہیں کیا جائے گا، لیکن مالک<sup>(۲)</sup> میں سے عبدالمک کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی باقی قید کر لیا جائے، اگر تک ختم ہوئی ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، اگر جنگ جاری ہو تو تمام کو قتل ہے کہ اگر اس سے غریب محسوس کرے تو اسے قتل کر دے<sup>(۵)</sup>۔

(۱) تبیین الفتاویٰ ۲۹۵، شرح المستدرک ۱۵۳، مجمعۃ العمل ۵۱۸، الفروع ۳۳۵

علامہ مکمل کہتے ہیں: اگر اس مسئلہ پر اجماع قائم نہ ہو چکا ہو تو ان کے ملک کاٹے جائے، بعض واقعات سے استدلال ممکن ہے، ابن ابی شیبہ (۲۶۳/۵) نے اپنی سند سے ابو یوسف سے نقل کیا ہے کہ جب مل حمل کو نکست ہو گئی تو حضرت علیؑ نے کہا: جو لوگ جنگ سے علاحدہ ہیں انہیں مت پکڑو، جو تھکے ہوئے اور چاروں طرف سے غم لے لو، لیکن کوئی عورت تمہاری ام ولد نہیں ہوگی، اور جس خاتون کا شوہر مارا گیا وہ چار ماہ دس دن صحت گزارے تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کا خون تو ہمارے لئے حلال ہے، اور ان کی عورتیں حلال نہیں؟ لوگوں نے آپ سے حجت کی تو آپ نے کہا: اچھا عورتوں کو لڑاؤ اور مارنا نہ پڑے، مگر وہی تو سربراہ وقت کا ہے، اس طرح حضرت علیؑ نے انہیں خاص کر لیا (فتح ۳۳۳)۔

(۲) حاشیہ مدرستی ۲۹۹

(۳) لمعرب ۱۱۹

(۴) مجلس ۱۳/۸، کتاب الفتاویٰ ۱۶۴-۱۶۳

(۵) فتاویٰ الکبیر ۲۷۸

مالکیہ کی بعض کتابوں میں ہے کہ اگر جنگ بند ہونے کے بعد ہی کو قید کیا جائے تو اس سے توبہ رائی جائے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا، اگر کہا گیا ہے کہ اس کی توبہ کی جائے کی قتل نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ نے کہا ہے کہ اگر باقی قیدی کو قتل کر دیا جائے تو اس کی امت کا ضابطہ دینا ہوگا اس لئے کہ قیدی وہ ہے جس کا خوب محفوظ ہو گیا ہے، اگر ایک قول یہ ہے کہ اس کو قتل کرنے پر قیاس لازم آئے گا، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا، اس لئے کہ تمام اہل ضیق نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے تو اس مسئلہ میں شبہ پیدا ہو گیا<sup>(۲)</sup>، اگر قیدی بالغ ہو اور اطاعت قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا، اگر اطاعت قبول نہ کرے تو جنگ ختم ہونے تک اسے محبوس رکھا جائے گا<sup>(۳)</sup>، اگر غلام یا بچہ ہو تو قید نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ مدینہ کی اہلیت والوں میں نہیں ہے، بعض ثانیہ نے کہا ہے کہ اسے بھی قید میں رکھا جائے گا، اس سے کہ ان کے قید سے بھی باغیوں کی دل شکنی ہوگی<sup>(۴)</sup>، یہی رائے کتاب<sup>(۵)</sup> کی ہے۔

حنفی کی رائے ہے کہ اگر قیدی کا کوئی گروہ ہو تو تمام کو اختیار ہوگا، اگر چاہے تو اسے قتل کر دے یا چاہے توبہ راہنہ اس کے شر کے دفع کے لئے قید رکھے، جس اقدام سے باغیوں کی قوت زیادہ کمزور ہو اس کے مطابق تمام فیصلہ کرے گا<sup>(۶)</sup>۔

(۱) جزیہ المجدد ۲۹۸/۳

(۲) لمعرب ۲۴۰

(۳) لمعرب ۲۴۰، کتاب الفتاویٰ ۶۵

(۴) لمعرب ۲۴۰، فتاویٰ الفتاویٰ ۳۸۷

(۵) کتاب الفتاویٰ ۶۵

(۶) حاشیہ ابن عابدین ۳۱۱



## قیدیوں کا فدیہ:

۲۱- فقہاء نے تصرحت کی ہے کہ اہل عدل قیدیوں کے فدیہ میں بائیں قیدیوں کو دینا جائز ہے، فقہاء کہتے ہیں: بائیں اہل عدل قیدیوں کو قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ بائیں قیدیوں کو قتل کریں، اس سے کہ بائیں قیدی دوسروں کے فدیہ میں قتل نہیں سے جائیں گے، اور اگر بائیں قیدیوں کو فدیہ میں چھوڑنا قبول نہ کریں اور نہیں قید رکھیں تو فدیہ نہ کہتے ہیں، اہل عدل کے لئے اس جواز کی بھی گنجائش ہے کہ بائیں قیدیوں کو قیدی جس جب تک ان کے عوض اپنے قیدیوں کی رہائی کی صورت نہ نکل آئے، اور یہ بھی محتمل ہے کہ بائیں قیدیوں کو قید رکھنا جائز نہ ہو اور انہیں رہا کر دیا جائے، اس لئے کہ اہل عدل قیدیوں کو قید رکھنے کا گناہ بائیں قیدیوں کے سر نہیں ہے (۱)۔

بائیں قیدیوں سے متعلق تفصیل کے لئے اصطلاح ”اسری“ دیکھی جائے۔

## باغیوں سے مصالحت:

۲۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے صلح کر لینا جائز نہیں ہے، مگر امام مالک پر مصالحت کر لے تو مصالحت باطل ہوگی (۲)۔ اور بائیں بغیر مال کے جنگ بندی پر صلح کا مطالبہ کریں تو یہ پیشکش اس وقت قبول کی جائے گی جب اس میں فدیہ ہو، اور امام یہ دیکھتے کہ ان کا ارادہ رجوع فی الی حق اور معرفت حق کا ہے تو انہیں مہلت دے گا، بن لہذا کہتے ہیں: ان امور پر ان تمام اہل علم کا اتفاق ہے جن کی رائے میں سے محفوظ رکھی ہیں، عین اُمر باغیوں کا مقصود یہ ہو کہ مقابلہ کے سے وہ کٹھ ہوئیں، مکہ آجائے یا اچانک امام پر حملہ آور

ہو جائے تو ایسی صورت میں امام فوری کارروائی کرے گا، ورنہ نہیں صلت نہیں، گ (۱)۔

اور مصالحت ہو جائے اور ہر فریق دوسرے فریق کے پاس رہن رکھے گا، اور کوئی فریق اندر نہ آئے گا تو دوسرے فریق رہن میں رکھے گا، قتل کر دے گا پھر بائیں اندر کریں اور رہن کو بھی قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ وہ بھی رہن کو قتل کر دیں بلکہ اہل عدل رہن کو قید رکھیں گے تا آنکہ باغی مالک ہو جائیں یا تو ہر لیں، اس لئے کہ رہن کے لوگ مصالحت کی وجہ سے ماموں ہو چکے ہیں، نیز انہیں رہن کے طور پر لیتے وقت مال دینا چاہئے، دوسروں کے اندر پر ان سے معاوضہ نہیں یا جائستہاں انہیں قید رکھا جائے گا تا کہ اپنے سر دوسروں کو شامل نہ ہو جائیں (۲)، اور ان کی قوت میں نہ آئے بن کر جنگ کی آگ کھڑی نہ کرے گا، تا کہ اس کا سبب بنیں۔

۲۳- اور باغی اہل عدل کو رہن دیں کہ ان کو مہلت دی جائے تو اس غرض کے لئے یہ رہن بجا جائز نہیں ہوگا، اس سے کہ رہن کو قتل کرنا ان کے اصحاب کے اندر کی وجہ سے جائز نہیں ہوتا ہے، اور اگر باغیوں کے قبضہ میں کچھ اہل عدل قیدی ہوں، اور ان کے عوض وہ کچھ لوگوں کو بطور رہن پیش کریں تو امام انہیں قبول کرے گا، اور اہل عدل کے سے حد کا ذریعہ بنائے گا، اور اگر وہ اہل عدل قیدیوں کو رہا کریں تو امام ان کے رہن کو رہا کر دے گا، اور اگر وہ ان کو قتل کر دیں تو امام ان کے رہن کو قتل نہیں کرے گا، اس لئے کہ رہن کے لوگ دوسروں کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل نہیں سے جائیں گے، چونکہ وہ مسلمان پانچے ہیں، اور جنگ ختم ہو جائے تو رہن کو چھوڑ دیا جائے گا جس طرح

(۱) النسخ ۳۱۵، حاشیہ ابن ماجہ ۳۱۱/۳، شرح الکبیر، جامعہ اسلامی

۳۱۹/۳، ج ۱، ص ۸۶، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰

اس کے قیدیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

کن باغیوں کا قتل جائز نہیں:

۲۴- فقہاء اس قاعدہ کی اصل پر اتفاق ہے کہ اہل حرب میں سے ان لوگوں جیسے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، امراء، قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ باغیوں میں سے بھی اس لوگوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے بشرطیکہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں، اس لئے کہ باغیوں کا قتل ان کے قتال کے شر کو دفع کرنے کے لئے ہے لہذا قتل کا جواز اہل قتال کے ساتھ مخصوص رہے گا، اور یہ مذکورہ لوگ عادی قتال کرنے والے نہیں ہوئے، لہذا نہیں قتل نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ خود قتال میں حصہ لیں<sup>(۲)</sup>، خود تخریب، ترمیم، ملائے کی صورت میں حصہ ہو کہ یہ بھی معنوی اعتبار سے قتال ہے ایسی صورت میں بچہ، امیر معتمد و (کم عقل) کے علاوہ لوگوں کو قتل کرنا مباح ہوگا، بچہ اور معتمد کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ ان دونوں کا قتل قصد نہیں کیا جائے گا، لیکن اگر یہ حقیقتاً یا معنوی جنگ میں حصہ لیں تو دوران جنگ ان کا قتل جائز ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

مغنیہ کے نزدیک عام کو اختیار ہے کہ باغی قیدیوں کو قتل کرے یا ان میں قید رکھے ان کے رہنے کو جوڑھے وغیرہ قتل کریں یا تخریب، ترمیم، ملائے کا قتل جائز ہے، ایسے لوگ جنگ کے دوران یہ جنگ سے فراریت کے بعد قتل کے جائز ہیں گے، لیکن بچہ اور معتمد کو جنگ ختم ہونے کے بعد قتل نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ جنگ بند ہونے کے بعد قتل یا گرفتاری بطور سزا ہوتی ہے، اور یہ

انہوں سزا کے اہل نہیں ہیں، جہاں تک دوران جنگ اس کے قتل کا تعلق ہے تو یہ ان کے شر کے دفع کے لئے ہے جس طرح حملہ آور کا قتل کیا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

مثالہ کہتے ہیں: اگر باغیوں کے ساتھ عام عورتیں، بچے بھی آئیں تو سامنے آنے پر ان سے مقدمات کیا جائے گا لیکن پیچھے ہٹ کر ہنگامہ رہے ہوں تو نہیں بھی اور سوائے ان لوگوں اور بالغ مردوں کی طرح چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ اس سے جنگ دفع شر کے لئے ہے، اگر اس میں سے کوئی کسی انسان کو قتل کرنا چاہے تو اس سے مقابلہ اور قتال جائز ہوگا۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر باغی چھوٹے بچوں کو ڈھال بنائیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا، والا یہ کہ ان کو چھوڑ دینے میں کٹر مسلمانوں کی تباہی لازم آتی ہو<sup>(۲)</sup>۔

قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا:

۲۵- اگر باغیوں کے ساتھ ایسے لوگ بھی میدان میں ہوں جو جنگ نہ کریں، حالانکہ وہ جنگ کی قدرت رکھتے ہوں تو بقصد نہیں قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغیوں سے قتال کا مقصد انہیں روکنا ہے، اور ایسے لوگوں نے خود ہی اپنے آپ کو روک لیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَدًّا لِّحَرْبِهِ جَاءَهُ ذَنْبُهُ“<sup>(۳)</sup> (اور جو کوئی کسی مؤمن کو قصد قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے)، یہ آیت بتاتی ہے کہ عام حالات میں مؤمن کا عمد قتل حرام

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، ابن ماجہ ۳۱۱، ابوداؤد ۴۲۰۲، حاکم ۴/۲۰۰، حاکم

الدوسقی ۳/۲۹۹، مجمع الزکویٰ ۱/۲۷۸۔

(۲) کتاب الفتن ۱/۳۳، المغنی ۸/۱۱۰، الدوسقی ۳/۹۹۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۹۳۔

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، البدیع ۳/۱۵۳، المغنی ۸/۱۰۸، ۱۰۹۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۱۳، البدیع ۷/۱۰۱، حاشیہ الدوسقی ۳/۲۹۹،

ابوداؤد ۴۲۰۲، المغنی ۸/۱۱۰۔

(۳) البدیع ۷/۱۰۱۔

ہے، باغی و رجمہ اور کے وفات کی ضرورت کے حالات اس حکم سے ملتا ہے، لہذا وہ دونوں قسم کے لوگوں کے مطابق صورت میں حرمت کا حکم پر عموم پر مبنی رہے گا جس پر کوئی شخص قتال نہیں کر رہا ہے اس سے بچنا چاہتا ہے، جب کہ وہ قتال کی قدرت رکھتا ہے، اور اس شخص کی طرف سے جنگ کے بعد بھی قتال کا اندیشہ نہیں ہے اور وہ مسلمان ہے تو چونکہ اس کے وفات کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے اس کا خوب مہلت نہیں ہوگا۔

ثناغیہ کے نزدیک ایک قول میں، یہ شخص قاتل حار ہے۔ اس سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر بن عبد اللہ کے قتل سے منع فرمایا تھا۔ وہ قاتل نہیں کہتا تھا صرف اپنے باپ کا قتل اٹھا ہے ہوئے تھا، مین ایک شخص ہے اسے قتل کر دیا۔ ایک شعر ہے، تو حضرت علیؑ اس کے قتل پر تئیں فرمائی، اس قاتل اس سے بھی جار ہے کہ وہ ساتھیوں کے لئے معاون بنا ہوا ہے (۲)۔

بغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم:

۲۶- فقہاء کافی بحملہ اتفاق ہے کہ کسی عادل کے لئے جار نہیں ہے کہ بغیوں میں سے اپنے دی رحمِ غرم (قریبی رشتہ دار) کو قتل کرے۔ مالکیہ سے اس حکم کو والدین تک محدود رکھا ہے، بلکہ بلاش مالکیہ سے اپنے والدین کا قتل بھی جائز بتلایا ہے، حنابلہ کے نزدیک ایک روایت میں بھی ایسا ہی حکم ہے، اس روایت کو قاضی نے رد کیا ہے، اور بعض فقہاء نے صرف کراہت کی تصریح کی ہے یہی رائے زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأَنْ تَقُولُوا لَكَ بِهِ عَلٰی أَنْ تَشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطْعَمُهُمَا

المادة ٤٨ ( )

220-219/2-4/1 (2)

و صاحبہما فی الدنیا معروفاً" (۱) اور دونوں تجھ پر اس کا زور نہیں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو تو اس کا کائنات میں ال کے ساتھ غیبی سے سے جا، اور اس لئے بھی کہ امام شافعی نے روایت کی ہے:

"ان السی یستکف ابا حنیفۃ بن عیمہ عن قتل امیہ" (۲)

(نبی ﷺ نے حبشہ کے بیٹے ابو حنیفہ کو اپنے والد کے قتل سے منع فرمایا)۔ بعض فقہاء نے والدین کا قتل حلال نہ ہونے کی ہر امت کی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ حسن صحبت کا حکم دیا ہے اور حکم وجوب کا متقاضی ہے (۳)۔ اس مسئلہ میں فقہاء کی آراء میں تمیز ہے۔ "روایات ہیں۔

خسبہ کہتے ہیں: معاملہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ اہل حق میں سے نہ اور راست اپنے ہی رحمِ حرم کے قتل سے تجاوز کرے، اس سے کہ اس میں وہ حرمتیں جمع ہو جاتی ہیں، اسلام کی حرمت و قرابت و رشتہ کی حرمت، لیکن باقی اگر معاملہ کے قتل کا رد کرے تو ہے فلاح کا حق ہے، اور اگر فلاح قتل کے بغیر ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ وہ کسی صورت پیدا کرے کہ دوسرا شخص اس باقی کو قتل کرے، اس سے کہ اسلام دراصل خون کو محفوظ نہ دیتا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کا رشتہ ہے:

(۱) سورہ عثمان ۱۵۱۔

(۲) حدیث ۳۸ النبی ﷺ کہ کیا حلیۃ۔۔۔ کو نام شافعی نے (۱۸/۸۶ طبع ۲۲۲ م ۱۳۲۲ طبع دار المعرفہ) اور یحییٰ نے بی سنن (۸/۸۶ طبع دار المعارف اصفہانیہ) میں روایت کیا ہے ان کی سند میں محمد بن عمر ابو قتدی دہلوی ہے جو مجسم بلال کعب ہے ابو عبد اللہ لا بن محمد (۹/۳۶۳ طبع دار المعارف اصفہانیہ)۔

(۳) البدیع ۱۲۱۱، حاشیہ ابن علی بن ۳۱۱۱، ص ۳۳۱، تفسیر و تعلق  
۳۱۱۱، حاشیہ و تعلق ۳۱۱۱، ص ۳۳۱، تفسیر و تعلق  
۳۱۱۱، ص ۳۳۱، تفسیر و تعلق ۳۱۱۱، ص ۳۳۱، تفسیر و تعلق  
۳۱۱۱، ص ۳۳۱، تفسیر و تعلق ۳۱۱۱، ص ۳۳۱، تفسیر و تعلق

”لَا تَدْرِي لَقَاوَهَا عَصْمُو“ مَسِي دَمَاءُ هُمْ وَهُوَ أَلَيْسَ (۱) اور وہ (کلمہ اسلام) کو کہہ لیس تو وہ مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیس گئے) اور باغی مسلمان ہے، غیر ذی رحم مہربان کا قتل ان کے دفع شر کے لئے ہے، اس لئے نہیں کہ ان میں شرک ہے، اور دفع شر کی تکمیل صرف دفاع اور دوسرے کی طرف سے باغی کو قتل کرنا، پینے کا سبب بن جانے سے ہو جاتی ہے (۲)۔

مالکیہ نے کہا انسان کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے باغی باپ کو قتل کرے، ماں کا حکم بھی باپ کی طرح ہے، بلکہ ماں کے قتل کی رات پرچہ اولیٰ ہے کہ اس کی فطرت میں شفقت و محبت رچی ہوئی ہے، چنے و دانہ بھٹی اور بیٹے کا قتل مکروہ نہیں ہے (۳)، ابن کثیر نے فرمایا: کوئی حرت نہیں کہ انسان باغیوں سے مقابلہ میں اپنے بھائی اور بہن کو قتل کرے، جہاں تک صرف والد کا قتل ہے تو میں والد کا قتل پسند نہیں کرتا، ابن عبد السلام نے باغی بیٹے کے قتل کا جو ز قتل کیا ہے، میں یہ رے غیہ مشہور ہے (۴)۔

اور ثانیہ سے کہا: ذی رحم نحریم کے قتل کا قصد نہ کرنا مکروہ ہے، جیسا کہ کفار سے قتال میں ان کا قتل مکروہ ہے، اگر وہ قتال کرے تو اس کا قتل مکروہ نہیں ہے، ثانیہ سے کہا: ذی رحم نحریم باغی کا قتل صحیح قول کی رے سے مکروہ ہے، اس قدر مرے قاضی سے غل یا ہے کہ مکروہ نہیں ہے، اس سے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے، لہذا یہ اس پر نہ جاری کرنے کے مستحق ہے (۵)۔

(۱) حدیث ”لَا تَدْرِي لَقَاوَهَا“ کی روایت بخاری (فتح ۱۲/۱۶ طبع المنقح) اور مسلم (۱/۳۵۵ طبع المکمل) نے کی ہے۔

(۲) البدیع ۷/۳۱۸، حاشیہ ابن ملبون ۳۱۱، فتح ۳۱۱، تہذیب الفقہ ۳۲۶۔

(۳) حاشیہ الدسوقی ۳۰۰، شرح البیہر ۳۲۹۔

(۴) البدیع ۱/۲۶۱۔

(۵) لہجہ ۳/۲۲۰، نہایۃ الحاج ۷/۸۷، کتاب الفتاویٰ ۱/۱۳۱، انہی ۸/۸۔

مقتول باغی سے عادل کی مرثیہ ورس کے برعکس:

۲۷- حنفیہ اور مالکیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے ابو بکر کی رائے ہے کہ عادل اپنے باغی رشتہ دار کا مرثیہ ہوگا جسے اس نے قتل کیا ہے، اس لئے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے لہذا یہ مرثیہ سے مانع نہیں ہوگا جیسے کہ قصاص کا قتل (باغی میراث میں مانع نہیں ہوتا)، اور اس لئے بھی کہ ماتی کا قتل واجب ہے اور اس کے قاتل پر کوئی سزا نہیں ہے اور نہ ضمان واجب ہوتا ہے، تو ان طرح وہ قاتل وراثت سے بھی محروم نہیں کیا جائے گا، اور اسی طرح اگر باغی اپنے والد رشتہ دار کو قتل کرے تو مالکیہ نیز کتابد میں سے ابو بکر کے ایک یہی حکم ہوگا (۱) کہ سبقتاً، قاتل ہے کہ اس کے درمیان باہم یہ مرثیہ قائم رہے گی (۲)۔

لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر باغی اپنے ماں رشتہ دار کو قتل کرے اور عورتی کرے کہ میں حق پر ہوں تو وہ باغی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک وارث ہوگا، امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں، اور اگر باغی یہ کہے کہ میں نے اسے قتل کیا اور میں باطل پر ہوں تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک بالاتفاق وہ وارث نہیں ہوگا، امام ابو حنیفہ کا استدلال یہ ہے کہ اس نے جو کچھ بھی تلف کیا تاویل فاسد کا سارا لے لیا ہے، اور فاسد تاویل کے ساتھ رقت بھی شامل ہو جائے تو وہ صحیح سے ملحق ہو جاتی ہے، اس تاویل پر چہلی سہ فاسد ہے لیکن اس کی وجہ سے ضمان ساقط ہو جاتا ہے تو اسی طرح اس کی وجہ سے مرثیہ سے محرومی نہیں لازم آئے گی، جیسا کہ اس کے متعلق میں وی تاویل صحیح ہے (۳)۔

ثانیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے ابن حامد قاتل ہے

(۱) انہی ۸/۱۱۸، کتاب الفتاویٰ ۱/۳۱۱۔

(۲) البدیع ۱/۲۶۱، حاشیہ الدسوقی ۳۰۰، شرح البیہر ۳۲۹۔

(۳) البدیع ۳/۳۱۱، تہذیب الفقہ ۳۲۶، حاشیہ الدسوقی ۳۰۰۔

کہ مندرجہ ذیل حدیث کے عموم کی بنیاد پر دو شخصوں وراثت نہیں ہوگا، حدیث ہے: "لیس لقاتل مٹی" (۱) (قاتل کے لئے کوئی مٹی نہیں ہے)، یہی حکم اس باغی کا ہوگا جس نے عادل کو قتل کیا ہو (۲)، اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ قاتل اپنے مقتول کا مطلقاً وارث نہیں ہوگا (۳)۔

باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے:

۲۸- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک باغیوں سے قتال میں اگر دو مقاصد بند ہو گئے ہوں، پھر اس اسلحہ کا استعمال درست ہے جس سے اہل حرب سے جنگ کی جاتی ہے جیسے کھوار، تیر اندازی، منجیق (دب)، گنگ، گا، ڈبو دینا، رسد اور پانی کی سپلائی کاٹ دینا وغیرہ۔ کسی حکم اس صورت میں بھی ہے جب دشمن تو اہل چیزوں کا استعمال کریں۔ اس لئے کہ باغیوں سے قتال اس کے شر کے نفع اور اس کی قوت و شوکت کو توڑنے کے لئے ہوتا ہے، لہذا جن ذرائع سے یہ مقاصد حاصل ہوں، ان کا استعمال ان سے قتال میں کیا جائے گا<sup>(۳)</sup>، مالکیہ نے کہا: کہ اگر ان میں عورتیں اور بچے بھی ہوں تو ان پر آگ نہیں چھینکی جائے گی<sup>(۵)</sup>۔

ما فیہ من حجابہ سے بہرہ آگ برحق (توبہ) کے ذریعہ ان

( ) حدیث: ”بھیس لقاقل شیء۔۔“ کو امام مالک نے موطا (۸۶۷ طبع  
 بھیس) میں مرسل روایت کیا ہے اور بھیتی کے لفظ ”الفاقل لایوت“ کے  
 ساتھ اسی کی روایت کی ہے اس کی سند میں کلام ہے بھیتی کے کہ اس کے  
 شاہد سے اس کو تقویہ ہو جاتی ہے (سنن ترمذی ۲۲۰/۱ طبع دارۃ  
 المعارف بیروت)

(N) ۱۸۸۰/۱۸۸۱

(٣٠) منهج الخسيس وحاشيته القمصان ١٣٨٨ -

(۴) المذبح ۷۲، ۴: حاشیہ من جانہ فی سراجہ المذبح ۷۲، ۴

( ٥ ) نشرع الكبير وحاشية الدسوقي ١٣٩٩ هـ ، ج ١ ، ص ٢٤٨ .

سے قتال جارتھیں ہے۔ «زندگی کی یہ بڑے وسیع استعمال جارتھیں ہے جس کا نقصان عام ہو جیسے بونا، زبردست ہمدکن یا بچھوڑنا، نہ ہی ان کا محاصرہ کرنا «رہنما پائی کی سپانی» متخلف کر دینا جارتھیں ہے، «لا یہ کہ کوئی ضرورت ہو، مثلاً خواتینوں نے یہ رائج اختیار رکھے ہوں یا ہمارے محاصرہ کر یا ہو» «راہ رائج کے بغیر» «فائز» نہیں نہ ہو تو یہی صورت میں یہ عمل ان سے گلو خلاصی کی نیت سے انجام دیا جائے گا نہ کہ اس کے قتل کے مقصد سے» (۱) اس لئے کہ جو قتال نہ کرے اس کا قتل جارتھیں ہے، امرائن جینوں کا نقصان معمولی ہوتا ہے اس کی رو میں قتال کرنے والے امرائن کرنے والے دونوں آتے ہیں۔

باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ:

۴۹- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک جائز ہے اور یہی حنابلہ کی ایک رائے ہے کہ باغیوں کا مقابلہ اہل حق کے تلخوں، گھوڑوں و ران سامان جنگ سے یا جائے جن پر قبضہ کر لیا گیا ہو، اگر اہل عدل کو اس کی ضرورت پیش آئے، اس سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں سے مقبوضہ ہتھیار کو اپنے اصحاب میں بصرہ میں تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم ضرورت کی بنا پر تھی، پس تلخوں کا مالک میں ملایا گیا تھا، اور اس لئے بھی کہ امام بوقت ضرورت اہل عدل کے مال میں بھی ایسا تصرف کر سکتا ہے تو باغیوں کے مال میں ہرچہ اولیٰ درست ہوگا (۲)۔

ابن قدس نے تائیدی سے نقل کیا ہے کہ امام احمد نے دوران  
حکم ان اسلوں سے اتفاق کے جوڑ کا ثبوت دیا ہے، ان سے

(۱) نمایه کتابخانه / ۷۸۵۳۴۸۰۲، مجلد ۳، شماره ۳، فصل ۸، شرف  
کتابخانه / ۷۸۵۳۴۸۰۲

(۲) الفتح والهدایہ ص ۳۳۴ حاشیہ ابن ماجہ بن ص ۱۱۲، تفسیر کفای ص ۲۹۴،  
المنی ۸/۱۶۸، المعجم الکبیر ۱/۲۷۸، جامع الترمذی ص ۳۰۰.

قتل کے علاوہ میں استعمال کو منع کیا ہے، اس لئے کہ وہ ان جنگ  
سے جانوں کا تلف و اس کے اسلحوں و جانوروں پر قبضہ جائز  
ہے تو اس سے تعاقب بھی جائز ہوگا جیسا کہ اہل حرب کے اسلحوں  
سے تعاقب جائز ہے، ابو خطاب نے کہا: اس مسئلہ میں وہ نہیں  
ہیں<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ کی رائے اور یہی مناسبت کے نزدیک دوسری رائے ہے جس کا ذکر  
ابو خطاب نے کیا ہے، یہ ہے کہ باغیوں کے ہتھیاروں پر قبضہ  
کرنا یہ گناہ ہے کہ اس سے اس میں سے کچھ بھی استعمال نہ نہیں ہے، الا یہ  
کہ ضرورت ہو تو اس صورت میں نہیں جہت مثل و اسلحہ ہنگامہ جیسے کہ  
ایک مفصل شخص و ہر ایک کا کھانا استعمال کر لے تو کھانے کی قیمت اس سے  
کرنا لازم ہوتی ہے<sup>(۲)</sup>، اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا  
یحل مال امرئ مسلم الا بطوب نفس منہ"<sup>(۳)</sup> (کسی مسلمان کا  
مال صرف اس کی رضامندی سے ہی استعمال کرنا جائز ہے)، اور اس  
لئے بھی کہ جس کا مال لینا جائز نہیں ہے اس کے مال سے اتنا بھی  
بغیر اس کی جائز اور بغیر ضرورت جائز نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ  
اسلام نے ان کا مال معصوم کر دیا ہے، اور ان سے قتال تو صرف اس  
سے مباح ہے کہ اس میں اس صحت کی طرف لوٹایا جائے، لہذا مال معصوم  
ہی رہے گا، اور جب جنگ ختم ہو جائے گی، تو اس کا اسلحہ و تمام مہو بل  
کی طرح اس کو لوٹا جائے گا، جب ہوگا، جنگ ختم ہوئے سے قبل اس لئے نہیں  
لوٹایا جائے گا کہ وہ ہم سے قتال میں اس کا استعمال کریں گے<sup>(۴)</sup>۔

(۱) المغنی ۱/۱۱۶۔

(۲) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۷، المہذب ۲/۲۲۱۔

(۳) حدیث: "لا یحل مال امرئ مسلم" کو نام احمد (۲۲۵/۵) طبع  
بکیر (۱) سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، مجمع میں اسے  
روایت کیا ہے اور کہہ اس کو نام احمد اور اسے روایت کیا ہے، مسوں کے  
رجحان صحیح کے رجال ہیں (مجمع المروءہ ۳/۱۷۷ طبع تہذیبی)۔

(۴) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۷، المہذب ۲/۲۲۱، کشاف المحتاج ۷/۱۶۳۔

باغیوں سے قتال میں شرکین سے د:

۳۰- مالکیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے قتال میں  
کفار سے استعانت و مدد حرام ہے، اس سے کہ قتل کا مقصد باغیوں  
کا قتل نہیں بلکہ انہیں باز رکھنا ہے، اور کہ یہ مقصد اس کا قتل  
کر رہے ہیں، اور اگر کفار سے تعاون کی ضرورت ہے تو اگر دشمن کفار  
سے مدد کی جارہی ہے انہیں کفار میں رہنے کی قدرت ہو تو جائز ہوگا،  
اور ایسی قدرت نہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ثانیہ اور حنبلیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ باغیوں  
سے قتال میں ایسے اہل مدد کا تعاون بھی جائز نہیں ہے جو پیچہ  
بھی نہ رہیں باغیوں کے قتل کی رائے رکھتے ہوں (یہ رائے فقہاء و  
حنبلہ کی ہے) جیسا کہ تفسیر بیچے یا ہوتی۔

حنبلہ جمہور کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ اہل شرک سے  
استعانت جائز نہیں ہے اگر اہل شرک ہی کا حکم نافذ ہوتا ہو، لیکن اگر  
اہل مدد کا حکم چلتا ہو تو وہ باغیوں کے کسی گروہ سے استعانت  
میں کوئی حرج نہیں ہے، خود مدد کی ضرورت نہ ہو، اس سے کہ اہل مدد  
دین کی مدد رسانی کے لئے قتال کرتے ہیں، اور باغیوں کے خلاف  
اہل شرک کا تعاون ایسا ہی ہے جیسے جنگی اسلحوں سے کام لیا جائے (۱)۔

باغیوں سے معرکہ کے مقتولین و مرثیہ کی نماز جنازہ:

۳۱- اہل مدد میں سے جو قتل ہو وہ شہید ہوگا، اس سے کہ وہ اللہ کے  
حکم کے لئے قتال میں مارا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لفاتنوا  
الناس تبیی" (۲) (وہ اس سے لڑا جو یاوتی رہ رہا ہے)، اس شہید کو نہ

(۱) حاشیہ ابن بطریق ۳/۱۶۳، حاشیہ مدد علی ۳/۹۹، النجاشی و لاطیل  
۷/۲۸۷، المہذب ۲/۲۲۰، نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۷، مجمع المروءہ ۳/۱۷۷، شرف  
المختار ۷/۱۶۳۔

(۲) سورۃ حجر آیت ۹۔

جمہور نے غسل و تکفین «و نماز جنازہ کے حکم میں باغیوں میں سے خوارق» وغیرہ خوارق کے درمیان فرق نہیں کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

باغیوں کی باہمی لڑائی:

۳۴- اگر باغیوں کے ائمہ میں بانم لڑائی ہو جائے اور امام اس «نوں کو کامیاب میں رستہ ہو تو پھر امام کی پیکر فریق کی مدد نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ «نوں فریق ملٹی پر ہیں، لیکن اگر امام «نوں فریقوں کو کامیاب میں نہیں رستہ کرتا ہو اور اس بات کا اطمینان ہو کہ امام سے قتال کے لئے «نوں فریق متحد ہو جائیں گے تو «نوں میں سے ہر فریق حق سے زیادہ قریب ہو اس فریق کو امام اپنے ساتھ لے گا، اگر «نوں فریق برابر درجہ میں ہوں تو امام اپنی رائے اختیار سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے گا، اس عمل سے مقصود ایک فریق کے مقابلہ «دوسرے فریق کی مدد نہیں ہوگی بلکہ دوسرے فریق کے خلاف پہلے فریق سے مدد لینے مقصود ہوگی، پھر دوسرا فریق شکست کھ جائے تو امام اس پہلے فریق سے قتال میں رے گا جس کو اپنے ساتھ، یا قتال آئندہ اس فریق کو اطاعت اختیار کر لینے کی دعوت دے دے اس لئے کہ اس فریق سے استقامت کی وجہ سے اسے فائدہ حاصل ہو چکا ہے، منافعیہ اور حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے<sup>(۲)</sup>۔

حنفیہ اور مالکیہ کی جن کتابوں سے ہم نے رجوع کیا ہے ان میں اس صورت کا حکم نہیں ملتا۔

حنفیہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ اگر کوئی باغی اپنے لشکر میں دوسرے باغی کو قتل کر دے پھر باغیوں پر اہل عدل غاصب جائیں تو قتال پر کچھ بھی نہیں ہوگا، چونکہ مقتول کا خون مباح تھا، اگر سے کسی عاقل

غسل دیا جائے گا «رنہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس لئے کہ وہ یہ معرکہ میں شہید ہو ہے جس میں قتال کا حکم تھا، لہذا وہ کفار سے معرکہ میں شہید ہونے والے کے شاہد ہو گیا، حنابلہ کی ایک روایت یہ ہے کہ سے غسل دیا جائے گا «و نماز جنازہ پڑھی جائے گی، یہی امام ابو حنیفہ اور ابن اہماد کا قول ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «صلوا علی من قال لا إله إلا الله»<sup>(۱)</sup> (بہار - لا إله إلا الله - لا إله إلا الله) لے پر نماز جنازہ پڑھو، آپ نے معرکہ کے کفار مقتولین کا استثناء فرمایا، تو ان کے علاوہ لوگوں کے لئے اصل حکم ہی باقی رہے گا<sup>(۲)</sup>۔

جہاں تک باغی مقتولین کا تعلق ہے تو مالکیہ، منافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ انہیں غسل دیا جائے گا، کفن دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، حضور ﷺ کے اس ارشاد کے عموم کی وجہ سے کہ «صلوا علی من قال لا إله إلا الله»، اور اس لئے بھی کہ وہ مسلم ہیں لیکن ان کے سے شہادت کا حکم ثابت نہیں ہوا، لہذا انہیں غسل دیا جائے گا «رنہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، یہی حکم حنفیہ کے نزدیک بھی ہے خواہ باغیوں کا اگر وہ ہویا نہ ہو، یہ حنفیہ کی صحیح رائے ہے<sup>(۳)</sup>، اور مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے اہل حرہ، پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، لیکن انہیں غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور تدفین کی گئی<sup>(۴)</sup>۔

(۱) حدیث: «صلوا علی من قال لا إله إلا الله» - «کو دار القلمی (۵۶۴ طبع دارالمکرمین) نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے، ابن جریر نے کہا عثمان بن عبد الرحمن - جو اس مسئلہ کے ایک روایت ہیں - کو یحییٰ بن یحییٰ نے جھٹلایا ہے (انہیں ۳۵۴ طبع شرکت المباحثہ لکھنؤ)۔

(۲) المد فی ۴۲۷، حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۳ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸۔

(۳) المد فی ۴۲۷، حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۳ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸۔

۴ المد فی ۴۲۷۔

(۱) المغنی ۸/۱۱۷۔

(۲) المہذب ۳/۲۳۰، المغنی ۸/۱۱۰۔

نے قتل کر دیا ہوتا تو قاتل پر کچھ بھی واجب نہیں ہوتا، لہذا باغی قاتل پر بھی دیت یا قصاص واجب نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر گناہ ہوگا، اور اس نے بھی قتل کے وقت امام عدل کو ولایت حاصل نہیں تھی، لہذا یہ قتل موجب جزا نہیں بنا جیسے کہ دارالحرب میں قتل موجب جزا نہیں ہوتا (۱)۔

فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: اگر باغی کسی شہر پر غلبہ آجائیں، پھر باغیوں کا دوسرا گروہ ان سے جنگ کرے اور شہر والوں کو گرفتار کرنا چاہے تو اہل شہر پر واجب ہوگا کہ اپنے لوگوں کے دفاع کے لئے مقابلہ کریں (۲)۔

حنفیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر باغیوں کے لشکر میں ایک اہل عدل تاجر دوسرے اہل عدل تاجر کو قتل کرے یا اہل عدل قیدی دوسرے قیدی کو قتل کرے، پھر یہ لوگ قبضہ میں آئیں تو قتل و قتل واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ قتل موجب جزا نہیں بنا، کیونکہ وہ اہل عدل اور شہر پر ولایت بھی حاصل نہیں ہے، جیسا کہ دارالحرب میں یہی صورت پیش آئے تو وہ واجب نہیں ہوتی، اس لئے کہ باغیوں کے لشکر دارالحرب و انوں میں یکساں طور پر ولایت حاصل نہیں ہے (۳)۔

باغیوں کا غارت سے مدد لینا:

۳۳- حنفیہ، ثنائیہ و حنبلیہ کی رائے ہے کہ باقی اہل حرب سے مدد لینا درست نہیں، لیکن یہاں سے معاملہ دہریوں اور قتل ان اہل حرب پر کامیابی حاصل ہو تو ہمارے لئے اس امان کا اعتبار نہیں

ہوگا، اس لئے کہ امان کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ انہیں لازماً مسلمانوں سے باز رکھا جائے، لیکن یہاں انہوں نے مسلمانوں سے قتال کرنے کی شرط قبول کی ہے، لہذا انہیں مان حاصل نہیں ہو، اہل عدل اس سے قتال کریں گے، اور ان کے جو قیدی اہل عدل کے ماتحت رہتے رہیں گے وہ جنگی قیدی کے حکم میں ہوں گے (۱)۔

۱۔ باقی امان یا نہ لوگوں (مستائیں) سے مدد طلب کریں تو جو نئی یہ لوگ باغیوں کی اعانت کریں گے عہد شکن قرار پائیں گے اور اہل حرب کے حکم میں ہو جائیں گے، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں سے عدم تعرض کی شرط توڑ دی، اور ان کا معاہدہ میوں کے برخلاف بگڑتا ہوا ہے، لیکن انہیں عہد شکنی پر مجبور کیا گیا ہو اور انہیں قوت بھی حاصل ہو تو ان کا عہد برقرار ہے گا (۲)۔

۲۔ اگر باغیوں نے اہل دوسرے سے مدد لی اور انوں نے باغیوں کی مدد کی اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا تو ثنائیہ و حنبلیہ کے نزدیک وہ راہیں ہیں:

ایک رائے یہ ہے کہ ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے اہل حق سے قتال کیا تو ان کا عہد باقی نہیں رہا، جیسا کہ انہوں نے خود ہی تباہی قتال کیا ہو، اس رائے کے مطابق یہ ذمی اہل حرب قرار پائیں گے، ہر حال میں انہیں قتل کیا جائے گا، ان کے رشتہوں کو بھی مار ڈالا جائے گا، انہیں غلام بنایا جائے گا، اور ان پر حربوں سے قتال کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اہل ذمہ کو نہیں معلوم کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر، لہذا اس مسئلہ میں

(۱) البدیع و فتح و اختار ۳۳۱۳۳ الدر المختار ۳۳۱۳۳ تبیین الحقائق و صافیہ  
۳۳۱۳۳  
۳۳۱۳۳ فتح القدیر ۳۳۱۳۳  
(۲) بدیع و اختار ۳۳۱۳۳ الدر المختار ۳۳۱۳۳

(۱) فتح القدیر ۳۳۱۳۳ بدیع و اختار ۳۳۱۳۳ البدیع و فتح و صافیہ  
(۲) بدیع و اختار ۳۳۱۳۳ البدیع و فتح و صافیہ ۳۳۱۳۳ بدیع و فتح و صافیہ ۳۳۱۳۳



لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ قومی قتل کے دوران یا اس کے بغیر اہل عدل کا جو کچھ نقصان کریں اس کے وہ ضامن ہوں گے، اس لئے کہ اس کے لئے تاویل نہیں ہے۔<sup>(۱)</sup>

باغی کو مادل کی جانب سے امان فراہم کرنا:

۳۴- حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ اہل عدل میں سے کوئی شخص اگر کسی مانی کو مالا دے اور اس کا مال جائز ہوگا اس سے کہ باغی سے اختلاف کاخ سے بڑھ کر نہیں ہے، اور کاخ کو مالا دینا جائز ہے تو باقی کو مالا دینا بھی جائز ہوگا بلکہ باغی مال کا مستحق بدرجہ اولیٰ ہوگا، اس لئے کہ وہ مسلمان ہے، اور یہاں اوقات اس سے مناظرہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تو یہ برے، اور یہ ہی وقت ممکن ہے جب سے فریق مانی کی جانب سے مکمل اطمینان ہو، ترکوں باغی مان کے ساتھ لے کر کوئی مال اس سے اقل کرے تو قاتل پر بیت واجب ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

باغیوں کے مالا کے تصرفات

اگر باغی اور مالا سلام کے کسی شہر پر غلبہ کرے اور وہ مالا مقرر نہیں اور یہ مالا بحیثیت حاکم تصرفات انجام دے جیسے رفاۃ بشر، بارش، ریزی کی مصلیٰ، حد، وغیرہ کا فیضان، قاصدوں کی تقریر تو کیا یہ تصرفات ماند ہوں گے، ورنہ ان کے آثار اہل عدل کے حق میں مرتب ہوں گے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف- زکاۃ، جزیہ، شرعی خرچ کی وصولی:

۳۵- فقہاء کی رائے ہے کہ باغی دن حدوں پر غلبہ کرے ہوں،

اس کے سے شہید ہو گیا، اس رائے کی رو سے یہ دینی بھی اس بات میں باغیوں کی طرح ہونے کی ن کے قیدی، میدان سے ہونے والوں و رزخیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حنفیہ و مالکیہ نے شافعیہ و حنابلہ سے اس مسئلہ میں اتفاق کیا ہے کہ اگر باغیوں کی درخواست پر دینی اس کی مدد کریں تو ان کا عہد فہم نہیں ہوئے گا جیسا کہ باغیوں کی جانب سے یہ فعل شخص مان نہیں ہے جو اہل فہم باغیوں میں شامل ہوئے وہ اس بات سے نہیں ملے ہیں کہ معاہدات میں سماجی نظام کی پابندی کریں گے، اور اہل ملام والوں میں سے کہنا نہیں گئے<sup>(۱)</sup>۔

اگر باغی ان کو اپنی مدد پر مجبور کریں تو اس میں ایک ہی رائے ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اور ان کا قول قبول کیا جائے گا اس لئے کہ وہ باغیوں کے ماتحت قدرت ہیں<sup>(۲)</sup>۔

حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ ایسے دینی بھی باغیوں کے حکم میں ہوں گے، فقہاء حنفیہ کے یہاں اس جملہ کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی اور ان قتل اہل عدل کے سامان کا فرق کریں تو اس پر اسی طرح صحت میں ہوگا جس طرح باغیوں پر نہیں ہوتا ہے<sup>(۳)</sup>۔ مالکیہ سے بھی اس کی صراحت کی ہے، چنانچہ انہوں نے ایسے دینی کے بارے میں جو صاحب مالا باغیوں کے مطالبہ پر ان کے ساتھ تروٹ کریں یہ کہا ہے کہ وہ جاب سامان کے ضمانت میں ہوں گے<sup>(۴)</sup>۔

(۱) فتح ۱۵۴۷ھ، ملاح والاکیل ۲۷۹/۶، شرح البیہر ۳۳۰ھ، شرح الکبیر و حلیۃ الدرداقی ۳۳۰ھ، المہذب ۲۲۱ھ، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، مسمیٰ ۲۸، کشف القناع ۱۶۱/۱۔

(۲) مسمیٰ ۱۲۲/۸۔

(۳) فتح القدیر ۳۳۱۵ھ۔

(۴) شرح البیہر ۳۳۰ھ، شرح الکبیر و حلیۃ الدرداقی ۳۳۰ھ، ملاح والاکیل ۲۷۹/۶۔

(۱) المہذب ۲۲۱ھ، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، مسمیٰ ۲۸، کشف القناع ۱۶۱/۱۔

(۲) فتح ۱۶۱۶ھ، رد المحتار و حلیۃ الدرداقی ۳۳۱۲ھ۔

وہاں سے جو کچھ رقاۃ، جز یہ، مثر، و شراعت وہ وصول کریں گے ان کا اعتبار شمار ہوگا، اس سے کہ انہوں نے جو کچھ پایا یا وہ جائز تاویل کے ساتھ ہو، لہذا وہ نافذ ہوگا، جیسے کہ حاکم بن ابی اسیر کا فیصلہ، جس میں: "تہذیبی گنجش ہو، و ربانیوں کو مثر و رقاۃ و غیرہ، اپنے میں لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس نجدۃ حردی کا نمہ آتا تھا تو آپ اسے اپنی رقاۃ سے، یا کرتے تھے کسی طرح حضرت سلمہ بن اکوع کا عمل تھا۔

ابن عمر کا امام باقیوں پر غائب آجائے تو جو کچھ باغیوں نے وصول کیا تھا اس میں سے کسی چیز کے مطالبہ کا، سے حق نہیں ہوگا، ورنہ یہی ن لوگوں سے طلب کرے گا جن سے وصول کیا گیا تھا، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے اسی کے مثل مروی ہے، اور اس سے بھی کہ امام کو وصولی کی ولایت لوگوں کے تہذیب کرے کی وجہ سے حاصل تھی، یہاں امام کی طرف سے حمایت و تہذیب نہیں پایا گیا، اور اس سے بھی کہ اس کا شمار، تہذیب کرنے میں عظیم نہ، ورنہ یہی مشقت ہے، ممکن ہے، و طویل عرصہ تک ان باقیوں پر غائب رہیں، اور اگر ان کی وصولی کا تہذیب نہ کیا جائے تو اس پوری مدت کی رقاۃ لوگوں سے ملتی پرے کی (۱)۔

ابو سعید سے بہاؤ باغیوں سے جن لوگوں سے وصولی کی ہے وہ لوگ دوبارہ، کریں گے، اس لئے کہ ان سے جس نے وصول کیا ہے، اسے ولایت صحیحہ حاصل نہیں ہے، لہذا اس کا وصول کرنا عام افراد کے وصول کرنے کی مانند ہو گیا (۲)۔

فقہاء حنفیہ کی رائے ہے کہ اہل ہی کے امام نے وصول شدہ مہول

(۱) صحیح مسلم ۱۳/۸، البدائع ۱۳۲/۷، المہذب ۴۲۱/۴، نہیۃ المحتاج ۴۸۵/۸، المستق ۱۱۸/۸، کشاف المحتاج ۱۶۵/۶، الکافی لابن عبد البر ۴۸۶/۴، صحیح بخاری ۳۳۶۱۔

۲۔ معنی ۱۸/۸۔

کو ان کے معارف میں صرف نہ دیا ہو تو دینے، لوں کی طرف سے کفایت نہ کرے گا، ورنہ نہیں، و بارہ نہیں، اس سے کہ حق اپنے مستحق تک پہنچ چکا ہے لیکن امام نے وہ مہول اس کے معارف میں صرف نہیں کیا ہو تو ان سے وصولی کی گئی ہے اس پر "فیہ بینہ و بین فقہ" لازم ہے کہ دوبارہ، کریں اس سے کہ وہ مہول اپنے مستحق تک نہیں پہنچے ہیں حال بن الہمام کہتے ہیں: "و مثنیٰ کہتے ہیں کہ مالکان پر شراعت کی دوبارہ، گئی لازم نہیں ہے اس سے کہ مثنیٰ تک نہ لے، والے ہوتے ہیں، جو شراعت کا مصرف میں خود وہ مالدار ہوں، اگر باقیات مثر، و ہوں تو یہی حکم مثر کا ہوگا، لیکن اگر باقی مالدار ہوں تو مثنیٰ نے دوبارہ، کرنے کا فتویٰ دیا ہے، تمام مہول کی رقاۃ میں یہی حکم ہوگا (۱)۔

ثنا فہیہ اور حنابلہ کہتے ہیں: اگر باغیوں کا شہر اہل عدس کے قبضہ میں آجائے، و رقاۃ، یہ، والے دعویٰ کریں، اسہوں نے باغیوں کو، اگر دیا ہے تو ان کی بات قبول کی جائے گی، ان سے قسم لینے کے سلسلہ میں ثنا فہیہ کی، و رائے ہے، و امام احمد نے بہاؤ لوگوں سے ان کی رقاۃ پر حلف نہیں لیا جائے گا۔

و اگر تہذیب، اگر نے والے دعویٰ کریں کہ انہوں نے باغیوں کو تہذیب کیا ہے تو ان کی بات قبول نہیں کی جائے گی، اس سے کہ تہذیب غرض ہے، لہذا، و گئی کی بابت ان باقیوں قبول نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ احمد نے پر لیے، و ملائمت کی، و گئی کا دعویٰ کرے تو قبول نہیں کیا جائے گا، حنابلہ کے نزدیک اگر سال گذر گیا ہو تو ان باقیوں قبول کرنے کی منجاش ہے، اس لئے کہ ظاہر یہی ہے کہ باقی ان سے تہذیب نہیں چھوڑیں گے، لہذا ان کا قول قبول کیا جائے گا، اس لئے کہ ظاہری صورت ان کے حق میں ہے، اور اس لئے بھی کہ اگر اسی طرح بہت

(۱) صحیح فقہ ۱۳/۴۔

سارے میں بیت جائیں تو اپنے دھوکے پر بیٹھ کر ان کے لئے مشکل ہوگا، اور بیٹھنے والوں کو ہرجز یہ اور لے کر دینا پڑے گا۔  
جس پر شرط ہے کہ وہ باغیوں کو خراج دے، اے کا دعویٰ کرے تو اس میں وہ میں ہیں ایک رائے یہ ہے کہ اس کا قول قبول کیا جائے گا اس کے کہ وہ مسلم ہے پس اس کی بابت اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا جس طرح زکوٰۃ کی اس کی بابت قبول کیا جاتا ہے، دوسری رائے یہ ہے کہ قبول نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ شرع میں یا حجت ہے، لہذا اس کی بابت اس کی بات نہیں قبول کی جائے گی جس طرح بیعت میں شرع اور اجارہ میں اتہات کی بابت قبول نہیں کی جاتی ہے (۱)۔

مگر باغی و ظالموں کا حصہ اپنی فوج پر تقسیم کر دیں تو درست ہے، اس سے کہ وہ محض تاویل کا عقائد رکھتے ہیں، لہذا یہ اجتہاد کے ذریعہ فیصلہ کے مستحق ہے، اور اس لئے بھی کہ اس کا متبادرہ رائے میں رعیت کو نقصان پہنچا رہا ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کی فوج بھی اسلامی فوج میں سے ہے، ان سے بھی کفار پر رعب قائم ہے، یہ حکم دونوں صورتوں میں ہے تو وہ زکوٰۃ معجز ہو جائے گی، اور وہ باغیوں کی شوکت و جوب زکوٰۃ تک برقرار ہو جائے گی، ایک قول یہ ہے کہ ان کی تقسیم کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تاکہ وہ اس کے ذریعہ ہمارے خلاف قوت نہ حاصل کریں (۲)، شرط ہے، یہ الامتصاص، یعنی جو اس کا حکم نہ یہی طرح ہے، کیونکہ وہ غیر مسلم کی طرف سے غرض ہے (۳)۔

ب۔ باغیوں کا فیصلہ و رس کا نفاذ:

۳۶۔ اگر باغی کسی شہر پر قابض ہو جائیں اور وہاں اہل شریعت

کسی کو قاضی مقرر نہ کریں جو باغیوں میں سے نہ ہو تو یہ بالاعتقاد درست ہے، اور وہ قاضی حدود کا اتہاء کرے گا، اور اگر وہ قاضی باغیوں میں سے ہو، پھر اہل عدل شہر پر غلبہ میں اس قاضی کے فیصلے قاضی اہل عدل کے سامنے پیش کئے جائیں تو یہ قاضی اس فیصلوں کو نافذ کرے گا جو معنی بر عدل ہوں، ان طرح ان فیصلوں کو بھی نافذ کرے گا جو باغی قاضی نے کسی مجتہد کی رائے کے مطابق لے لئے ہوں، اس لئے کہ اجتہاد ہی امور میں قاضی کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے، خود وہ فیصلے قاضی اہل عدل کی رائے کے مخالف ہوں (۱)۔

مالکیہ نے کہا: اگر باغی تاویل پر ہو اور کسی کو قاضی مقرر کرے اور وہ کسی چیز کا فیصلہ لے تو وہ نافذ ہوگا، اس کے فیصلوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا، بلکہ ان میں صحت پر محمول کیا جائے گا اور اس سے اختلاف رفع ہو جائے گا، مطلق نے کہا: یہ ظاہر مذہب ہے، بین سر باغی تاویل و خلاف ہو تو اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے گی، ابن القاسم نے کہا: ان باغیوں کا فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے (۲)۔

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: اگر وہ قاضی اہل عدل کے خون و اموال کو مباح سمجھنے والوں میں ہو تو اس کے احکام نافذ نہیں ہوں گے، اس لئے کہ فیصلہ کے لئے عدل اور اجتہاد شرط ہے، اور یہ قاضی نہ تو عادل ہے، اور نہ مجتہد، بین اگر وہ اہل عدل کے خون و مال کو مباح نہ سمجھتا ہو تو اس کے بھی وہ فیصلے نافذ ہوں گے جو فیصلے اہل عدل کے مانند ہوتے ہیں، اس لئے کہ وہ یہی تاویل لے لے ہیں جس میں اجتہاد کی گنجائش ہے، لہذا اس کے وہ فیصلے ان میں جتنی کی گنجائش ہے رخصت ہوں گے، اور اس لئے بھی کہ یہ جائز تاویل کے ساتھ فروغ میں اختلاف ہے، لہذا یہ فیصلہ صحت میں مانع نہیں ہوگا، ورنہ

(۱) فتح ۱۶۸۳، البدیع ۴۲۲، المغنی ۱۱۸/۸۔

(۲) المشرع الکبیر و صلیہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۰۰، المراجع و لافیل ۲۷۹، المشرع المکبیر ۳۰۰، فتح البکلیل ۳۶۸۔

(۱) المبرور ۲۲۱۔

(۲) نہایت المساجد ۵۸۵، المغنی ۱۱۸/۸۔

(۳) المغنی ۱۱۸/۸، کتاب القصاص ۱۶۶/۱۔

وہ قاضی ہوگا جس طرح اختلاف مباح نہیں ہوتا ہے، اگر مائی قاضی یہ فیصلہ دے جو جہت کے مخالف نہ ہو تو اس کا فیصلہ مانڈ ہوگا، اور اگر وہ فیصلہ جہت کے خلاف ہو تو رد کر دیا جائے گا، اور اگر وہ وہاں جگہ سے جائے، لے نقصانات کا ضمان باغیوں سے ساتھ ہونے کا فیصلہ دے تو یہ فیصلہ مانڈ ہوگا اس لئے کہ یہ باغیوں کا مسئلہ ہے، اگر باغیوں نے جگہ سے قبل نقصان دیا ہو تو اس کے ضمان کے ساتھ ہونے کا فیصلہ مانڈ نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ فیصلہ اجماع کے خلاف ہے، اور اگر مائی قاضی اہل عدل پہ اس نقصانات کے ضمان کا فیصلہ دے جو وہاں جگہ انہوں نے کئے تو یہ فیصلہ مخالف اجماع ہونے کی وجہ سے مانڈ نہیں ہوگا، لیکن جگہ کے علاوہ کئے جانے والے نقصانات کے خلاف کا فیصلہ دے تو یہ مانڈ ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

### ج۔ باغی قاضی کا خط عادل قاضی کے نام:

۳۷- حنفیہ کے نزدیک قاضی اہل عدل باغیوں کے قاضی کا خط قبول نہیں کرے گا اس سے کہ وہ قاضی ہیں<sup>(۲)</sup>، ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک ہمارے نام ان کی تحریر کی بنیاد پر بینہ ثبوت سننے کے بعد فیصلہ صحیح قول کے مطابق جاز ہے، لیکن اس پر فیصلہ نہ دینا اس کو مانڈ نہ کرنا مستحب ہے تاکہ ان کا اختلاف ہو، لیکن فیصلہ کے فرق کا نقصان بھی نہ ہو، اگر قاضی سے قبل رد کر لے تو جاز ہے اس لئے کہ باغی قاضی کا فیصلہ مانڈ ہوتا ہے تو اس کی تحریر پر فیصلہ بھی جاز ہوگا، جس طرح قاضی اہل عدل کی تحریر پر فیصلہ جاز ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ فیصلہ ہے، اور فیصلہ کرے والا اس کا اہل ہے، بلکہ اگر ہمارے کسی شخص کے حق میں ان کے کسی شخص کے خلاف فیصلہ ہو تو بھی فیصلہ مانڈا ضروری ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس کی تحریر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا

(۱) المہذب ۴/۲۲، نہیۃ المحتاج ۷/۲۸۳، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴

## بخا ۳۹۳: بغی

مالکیہ کہتے ہیں: باغیوں کی شہادت قبول کی جائے کی شرطیکہ وہ اہل بدعت نہ ہوں، اگر بدعت وہ طے ہوں تو قبول نہیں کی جائے گی، اور اس میں ۱۱۱-گی شہادت کے وقت کا اعتبار ہوگا۔<sup>(۱)</sup>

شافعیہ نے باغیوں کی شہادت ان کی تاویل کی وجہ سے قبول کی جائے گی، بلا یہ کہ وہ اہل لوگوں میں سے ہوں جو آپ سوائسین کے حق میں ان کی تصدیق کی وجہ سے شہادت دیتے ہیں، یہی صورت میں اس میں سے بعض کے حق میں شہادت قبول میں کی جائے گی<sup>(۲)</sup>۔

حنابلہ نے کہا ہے: باغی اگر اہل بدعت نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں، وہ شخص اپنی تاویل میں خطا پر ہیں، لہذا وہ مجتہدین کی طرح ہیں، ان میں سے جو شخص شہادت دے گا تو وہ اہل ہو تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ میں بدعت و مہام کے خلاف کفر کی وجہ سے فاسق قرار دیا جائے گا، لیکن ان کی شہادت قبول کی جائے گی، اس لئے کہ ان کا فسق دین کی جانب سے ہے تو اس کی وجہ سے شہادت ان میں کی جائے گی<sup>(۳)</sup>۔

## بغی

دیکھئے ”بخا“۔

پر ملاہیت حاصل نہیں ہے، اور اگر مجرم دارالسلام لوٹ آئے تو بھی اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، اسی طرح اگر ان پر ناراضی ہو جائے تو بھی حد وہ اس پر قائم نہیں لے جائیں گے، اور اگر باغیوں نے حد وہ قائم کے ہوں تو اس کا عادی نہیں لیا جائے گا، اس لئے کہ ان کا جو بھی حد نہیں ہو ہے<sup>(۱)</sup>۔

مالکیہ شافعیہ و حنابلہ نے کہا کہ: اگر انہوں نے بغاوت کے دوران یہ قسم کا کتاب لیا جس پر حد واجب ہوتی ہے، پھر ان پر غلبہ حاصل ہو اور خالیکہ اس پر حد وہ کاغذ نہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے درمیان اللہ کی حد وہ جاری کی جائے گی، ملکوں کے فرق میں حد وہ ساکت نہیں ہوں گی، یہی من المسلمہ رہا قول ہے، اس لئے کہ حد و ریاء میں حکم عام ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مقام جہاد میں اپنے وفات پر واجب ہوتی ہیں، مابعد حد وہ بھی اپنے سبب کے پائے جائے۔ جب ہوں گی جیسے کہ اہل عدل کے ملک میں ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مجرم ایسا زانی یا چور ہے جس کے زنا و چوری میں کوئی شبہ نہیں ہے تو اس پر حد واجب ہوگی جس طرح واد عدل میں ذمی پر حد واجب ہوتی ہے<sup>(۲)</sup>۔

## باغیوں کی شہادت:

۳۹- اصل یہ ہے کہ باغیوں کی شہادت قبول کی جائے گی، حنفیہ نے صریحت کی ہے کہ اصحاب ہوتی خونخوش اگر اپنی خواہشات میں عادی ہوں تو ان کی شہادت قبول کی جائے گی، سوائے بعض ردائض جیسے فرقہ خیز کے، اور یہ لوگ دین کی بدعت کفر کا سبب ہو یا عصیت و لے یا وہ لوگ دین میں فسق و فجور ہو، یہ لوگوں کی شہادت ان کے کفر و فسق کی وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی<sup>(۳)</sup>۔

(۱) فتح ۱۶، ۱۱۵، ۱۱۶، البدیع ۷/۳۱۷۔

(۲) مہمل ۸/۱۲۰۔

(۳) البدیع ۱/۲۶۹۔

(۱) المشرح الکبیر ص ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔

(۲) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۳۔

(۳) المہمل ۸/۱۱۸۔

جان ہے۔ میاویں فرمایا: قسم اس، مت کی جس کے مدد کو کوئی معذور نہیں (یا جیسی آپ ﷺ نے قسم کھائی) جس شخص کے پاس بھی مت دی گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے تو قیامت کے دن جانور کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ جانور انتہائی فریاد اور بڑا ہوگا، لپٹے کھروں سے اسے رمدے گا، اور اپنی سیٹلوں سے اسے مارے گا، جب جب آری جانور گزر جائے گا تو پہلا جانور اس پر لوٹایا جائے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے گا، یہ نبی اور رندی نے حضرت مسرت سرتی سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو یس روایت کیا اور میں حکم دیا کہ ہر دفع سے یک دینار گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک تنبیع یا تمیید (یک سالہ جس کا دوسرا سال شروع ہو گیا ہو)، اور ہر چالیس گائے میں یک مسے (دوسرا سال جس کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو) وصول کریں (۱)۔

صحابہ! ان کے بعد علماء کا اجماع ہے کہ پالتو جانوروں (انعام) پر رزاقہ واجب ہے، اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اور بقرہ (گائے) انعام کی ایک قسم ہے، لہذا بقرہ پر بھی اسی طرح زکاۃ واجب ہوئی جس طرح ایش اور بکری پر واجب ہے، محض بعض شرط کے سلسلہ میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل ”ندۃ“ میں (۲)۔

بقرہ میں: ”جب زکاۃ کی شرط“:

۳- بقرہ میں: ”جب رزاقہ کے لئے عمومی شرط ہیں، ان کی تفصیل رزاقہ کی بحث میں موجود ہے، یہاں اس سے تعلق چند مخصوص شرط ہیں۔ بیان لی جاتی ہیں:

- (۱) حدیث: ”جمع معاداً“ کی روایت میں (۵/۲۶۵ طبع مکتبۃ المدینہ، بیروت) اور طبع (۳۹۸/۱ طبع دار الفکر) نے کہا ہے، وہی ہے اس کی تصحیح اور موفقت کی ہے۔  
(۲) انہی لابن قدامہ ۵۹۱/۲۔

## بقرہ

تعریف:

۱- ”بقرہ“ اسم جنس ہے، ابن سیدہ نے کہا: اس لفظ کا اطلاق پالتو اور وحشی، نر و مادہ (گائے) پر ہوتا ہے، اس لفظ کا واحد ”بقرۃ“ ہے، اور کہا گیا ہے: اس لفظ پر ”ق“ اس لئے آئی ہے کہ وہ اپنی جنس کا ایک نر ہے، اور جمع لفظ ”بقرات“ ہے۔

فقہاء نے بھی جنس کو انعام شرعی میں گائے کے برابر رکھا ہے، اور ان دونوں جانوروں کے ساتھ یک جنس جیسا معاملہ کیا ہے (۱)۔

گائے کی زکاۃ:

۲- گائے کی زکاۃ واجب ہے، سنت اور اجماع سے اس کا ثبوت ہے۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واللہی بھسی بہدہ، أو واللہی لا إله غیرہ۔“ او کما حلف۔ ما من رجل نکون له إبل أو بقر أو غنم لا یؤدی حقها إلا نھی بہا یوم النقیامۃ أعظم ما نکون وأسمہ، تطوہ باحفاقہا، وتطوحہ بقر و بہا، کما حارت آخرھا ردت علیہ لولاھا حتی یقسی بین الناس“ (۲) (قسم اس، مت کی جس کے قبضہ میں یہی

(۱) المصباح للمیر یس، العرب، القاموس المکیۃ: مختلفہ مادہ۔

(۲) حدیث: ”واللہی بھسی“ کی روایت بخاری (فتح ۳۲۳/۳ طبع مکتبۃ المدینہ، بیروت) اور مسلم (۶/۱۸۶ طبع مکتبۃ المدینہ، بیروت) نے کی ہے۔

چرنے کی شرط:

۴- جانور کی زکاۃ میں ”چرنے“ سے مراد یہ ہے کہ جانور سال کے ایک حصہ میں مباح گھاس میں چرتا ہو، خوب دہانت خو، چرتا ہو یا کوئی چہرہ اس سے چراتا ہو، جمہور علماء حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ مویشی جانور کی زکاۃ میں چرنے کی شرط ہے، اور مویشی جانور میں بقہ داخل ہے، لہذا اس کے لئے بھی چرنے کی شرط ہے، بین جو گائے کام میں استعمال ہوتی ہو اور اس کو چارہ فراہم کیا جاتا ہو اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ اس گائے میں چرنے کی شرط نہیں پوری ہو رہی ہے۔

۵- مامہ مکہ نے کہا: بقر کی زکاۃ میں چرنے کی شرط نہیں ہے، لہذا کام میں استعمال ہو، لیکن اگر نہم یا یا چارہ کھائے، لیکن گائے پر بھی مامہ مکہ کے نزدیک زکاۃ واجب ہوگی۔

۶- مامہ مکہ نے پندرہ پر استدلال اس بات سے کیا ہے کہ جن حدیث میں بقر پر زکاۃ واجب بتائی گئی ہے وہ احادیث مطلق ہیں، نیز اہل مدینہ کا عمل بھی اسی پر ہے، اور اہل مدینہ کا عمل مالکیہ کے اصولوں میں سے ایک ہے (۱)۔

جانوروں کی زکاۃ میں چرنے کی شرط لگانے والے علماء حضرت علیؓ سے مروی روایت سے استدلال کرتے ہیں، اس روایت کے راوی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ بقر کی زکاۃ کے سلسلہ میں حضرت علیؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ (۲) ”کام کرنے والے جانوروں پر کچھ واجب نہیں ہے“، یہ حضرت عمرؓ بن شعیب کی روایت سے بھی استدلال

(۱) السنن ۴/۳۲۲، ابن قدامہ ۵/۶۲۴۔

(۲) حدیث: ”لیس فی العوامل شئی“ کی روایت ابو داؤد (۲۲۹/۲) طبع عزت عبید (ماہ) نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کی ہے، نووی نے اس کو حسن بتایا ہے، صبر کصب، الماریہ (۲/۲۲۸) طبع مجلس اعلیٰ میں ہے۔

ہے جس میں راوی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ (۳) ”کام کرنے والے گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے“، جمہور نے بقر کے سلسلہ میں، رد مطلق مخصوص کو واجب اور بقر کے سلسلہ میں، رد مطلق پر محمول ہے جن میں چرنے کی قید ہے، نیز جمہور نے چرنے کی شرط کے مسئلہ میں بقر کو اس روایت پر قیاس کے رد میں استدلال کیا ہے (۴)۔

۷- اس طرح بھی کہ زکاۃ میں صفت نمو، افزائش کا اعتبار کیا گیا ہے، جانوروں میں یہ صفت صرف چرنے والے جانوروں میں پائی جاتی ہے، کام کرنے والی گایوں میں نمو و بڑھوتری کی صفت مفقود ہے، یہی حال چارہ پر پلنے والے جانوروں کا ہے کہ ان میں بھی افزائش کا نصف مفقود ہے، اس لئے کہ چارہ اس کی افزائش کے برابر ہو جاتا ہے، لہذا یہ کہ ان جانوروں کو تجارت کے لئے تیار کیا گیا ہو تو ان میں سامان تجارت کی زکاۃ واجب ہوگی (۵)۔

جنگلی گائے پر زکاۃ:

۵-۱- علماء کے نزدیک جنگلی گائے پر زکاۃ واجب نہیں ہے، لہذا جبہ کے نزدیک دو روایتیں ہیں، مسلک ان کا یہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب ہے، اس لئے کہ جس حدیث میں گائے پر زکاۃ بتائی گئی ہے جو ابھی مذکور ہوئی وہ مطلق ہے اس میں جنگلی گائے بھی شامل ہے، حنابلہ کی

(۱) حدیث: ”لیس فی البقر“۔۔۔ کی روایت دارقطنی (۲/۱۰۳) طبع شرکت المباحہ (تحریر) نے کی ہے، دہلی نے روایت کے راویوں غائب بن عبید اللہ کی وجہ سے حدیث کو معطل قرار دیا ہے، ابن عیینہ کہتے ہیں اس (روای) سے استدلال نہیں کیا جائے گا (صبر کصب، الماریہ ۴/۳۹۰) طبع مجلس اعلیٰ۔  
(۲) ابن قدامہ ۵/۶۲۴، المجموع ۵/۳۵۷، طبع مصر۔  
(۳) ابن قدامہ ۵/۶۲۴۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے، لیکن قدس نے فرمایا: یہی زیادہ صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ جنگلی گائے میں زکاۃ واجب نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ مطلقاً بقر میں وہ داخل نہیں اور نہ وہ مفہوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو صرف ”بقرة“ نہیں کہا جاتا ہے، بلکہ اس میں اضافت کر کے ”بقر الوحش“ (جنگلی گائے) کہا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی کعموماً جنگلی گائے میں نصاب کا جوہر جس میں پورے سال چرنے کی صفت بھی پائی گئی ہو نہیں ہوتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ قربانی و رج کے جوہر میں جنگلی گائے درست نہیں ہوتی ہے۔ تو اس میں زکاۃ بھی واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ توں میں نہیں ہوتی، نیز یہ پالتو جانوروں (بیۃ الاعام) میں سے بھی نہیں ہے۔ تو اس میں بھی زکاۃ واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ اور اسے تمام جنگلی جانوروں میں نہیں ہوتی ہے، اس میں نیز یہ ہے کہ زکاۃ صرف ان جانوروں میں واجب ہوتی ہے جو پالتو ہوں۔ اور جانوروں میں نہیں ہوتی، اس سے کہ پالتو جانوروں میں وہ ”مزرعہ“ میں نسل کی وجہ سے نمودار نہ ہوئے ہوتی ہے۔ نیز کثرت تعدد ”مزرعہ“ میں رہنے کی وجہ سے اتھاٹ بھی بہت ہوتا ہے۔ یہ ساری باتیں صرف پالتو جانوروں میں پائی جاتی ہیں، اس لئے زکاۃ بھی صرف ان میں ہی واجب ہوگی (۲)۔

پالتو و جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ:

۶۔ مابعد کی رائے یہ ہے کہ ان جانوروں پر زکاۃ واجب ہے جو جنگلی اور پالتو سے مل کر پیدا ہوئے ہوں، خود نیز جانور جنگلی ہو یا مابعد جنگلی ہو، ان کا استدلال یہ ہے کہ پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے مابعد (۱) الاصابہ ۳۴۴ میں انہوں نے اقرواع سے بھی نقل کیا ہے انہی ۵۹۵/۵، مجمع ۱۱۸۔  
(۲) مہم ۳۳۴، ۵۹۳، مجمع ۱۱۸۔

جانور ایسا جانور ہے جس کی پیدائش وہ اسے جانور سے ہو رہی ہے توں میں ایک پر زکاۃ واجب ہے اور دوسرے پر زکاۃ واجب نہیں ہے، تو وہ جو زکاۃ کے پلو کو ترجیح دی جانے کی جس طرح ایک چہ نے والے اور دوسرے چار والے جانوروں سے پیدا ہونے والے جانور پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ان پر اس مسئلہ کو قیاس کیا جائے گا اور وراثی و پالتو سے مل کر پیدا ہونے والے جانور پر بھی زکاۃ واجب ہوگی، اس رائے کی رو سے ایسے جانوروں کو زکاۃ کے مسئلہ میں اس جنس کے دوسرے پالتو جانوروں میں شامل کیا جائے گا، اور ان کو مابعد کر نصاب زکاۃ پورا کیا جائے گا، اور یہ بھی پالتو جانوروں کی نوع کا یکسر لفظ ار پائے گا (۱)۔

امام ابوحنیفہ اور مالک کہتے ہیں: ”مزرعہ“ جانور پالتو ہو تو زکاۃ واجب ہوگی، مزرعہ نہیں ہوگی، اس رائے کی دلیل یہ ہے کہ جانور میں مابعد اعتبار ہوتا ہے، اس لئے کہ جانوروں میں مابعد ہی اپنے بچہ کی دیکھ کر پہچانتی ہے (۲)۔

امام شافعی کہتے ہیں: ”ایسے جانور میں زکاۃ واجب ہی نہیں ہے خواہ اس کی پیدائش جنگلی نہ ہوگی ہو یا جنگلی مابعد سے (۳)۔“

گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط:

۷۔ علماء کا اتفاق ہے کہ دوسرے پالتو جانوروں کی طرح بقر کی زکاۃ میں بھی سال کا گذر ضروری ہے، سال گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب ہونے کے بعد پورا قمری سال اس پر گزر جائے تب اس پر زکاۃ واجب ہوگی (۴)۔

(۱) انہی ۵۹۵/۲۔

(۲) بدائع الصالح ۳۰۲/۲، انہی ۵۹۵/۲۔

(۳) منہی المحاج ۳۶۹/۱، مکمل علی شرح المنہی ۳۱۹/۲۔

(۴) منہی المحاج ۳۷۸/۲، انہی ۳۵۵/۳۔





اس گایوں میں دو ہریاں اور پندرہ گایوں میں تیس ہریاں اور تیس گایوں میں چار ہریاں واجب ہیں۔

زمری کہتے ہیں: گائے کی زکاة اونت کی زکاة کی طرح ہے، لیکن گائے میں عمر وں کا لحاظ نہیں ہے، پس اگر بچیس گائے ہوں تو اس میں ایک گائے واجب ہے پچھتر کی تعداد ہونے تک، پچھتر سے زمر ہونے پر، گائے میں ایک سو تیس تک واجب ہیں، ایک سو تیس سے زمر ہو تو چالیس میں ایک گائے واجب ہے زمری کہتے ہیں: ہمیں معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے قول کہ ہمیں میں ایک تہی زمر چاہیں میں ایک گائے ہے یہ اہل یمن کے لئے تخفیف تھی، پھر اس کے بعد کی تفصیل مرئی نہیں ہے۔

حضرت کرمہ بن خالد سے بھی مرئی ہے، کہتے ہیں کہ جب مجھے مقام "حک" کی زکاة کی وصولی پر مامور کیا گیا تو میری ملاقات ہندو ایک شیش سے ہونی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زکاة "انہی تھی، اسوں نے محمد سے باہم مختلف باتیں بتائیں، بعض نے کہا: میں اونت کی طرح گائے کی زکاة کا اتنا تھا، کسی نے کہا: تیس گایوں پر ایک تہی ہے، کسی نے کہا: چالیس گایوں پر ایک مسہ گائے ہے، بن ترم نے بھی اپنی سند سے اس المسوب راویوں سے "رواہوں سے اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح زمری سے نقل کیا ہے، اور حضرت عمر بن عبد الرحمن بن طلحہ انساری سے مرئی ہے کہ گائے کی زکاة اس کی زکاة کی طرح ہے یمن گائے میں عمر وں کا لحاظ نہیں ہے (۱)۔

قربانی میں کافی ہونے والے چار نور:

۱۰۔ قربانی میں صرف اَنعام کافی ہوں گے یعنی اوت، گائے، اور بکری، برخلاف ان حضرات کے جنہوں نے کہا: نعام اور غیر نعام

جدعاء، لاداء بعت لعماس فیہا مسان، ثم علی هذا الحساب" (۱) گائے کی زکاة یہ ہے کہ تیس سے کم گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے، تیس کی تعداد ہونے پر چھوٹا اچھا بچہ واجب ہے یہاں تک کہ چالیس کو پہنچ جائے چالیس ہونے پر ایک مسہ گائے واجب ہے، یہاں تک کہ ستر کی تعداد کو پہنچ جائے، ستر پر ایک بقرہ اور چھوٹا بچہ واجب ہے، پھر جب اُن کی تعداد ہو جائے تو اس میں دو مسہ واجب ہے، پھر اسی حساب سے وجوب ہے۔

دو مقررہ تعداد کے درمیان کے لئے جسے "بعض" کہا جاتا ہے احکام کی تفصیل حضرت "قاس" میں دیکھی جائے۔

۹۔ زمر رتوں: حمید بن مسیب زمری راویوں سے یہ دعا نقل ہے کہ گائے کا حساب اس ہے جو اس کا حساب ہے، گائے میں سے وہی لیا جائے گا جو اس میں یا جاتا ہے، یمن اس میں عمر کی جو شرط ہے یعنی بہت خاص، بہت بون، ہندو، یہ شرط گائے میں نہیں ہوتی، یہی زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں بھی مرئی ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ اور عہد نبوت میں زکاة ادا کرنے والے شیش سے بھی یہی مرئی ہے، ابو سعید نے روایت کیا ہے کہ زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں ہے کہ گائے میں سے اسی طرح یا جائے گا جس طرح اس میں سے یا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں، صحیحہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بقرہ گائے میں وہی واجب ہے جو اس میں واجب ہے، بن ترم نے اپنی سند سے مرئی ہے، وہ سے نقل کیا ہے، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انساری سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہر پانچ گایوں میں ایک بکری، اور

(۱) حدیث "کتاب رسول اللہ ﷺ" کو امام ابو داؤد نے اپنے مراسیل میں روایت کیا ہے، سنائی نے کہا: سلیمان بن بلال - جو اس روایت کے ایک راوی ہیں - متروک الحدیث ہیں (مصنف لماریہ ۲/ ۳۳۰ طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۱) جلیہ الحجۃ ۱۴۱۱ھ، ۱۱ مئی ۱۹۹۲ء، کلن ۱/ ۱۷۳

ہر ماکول اللحم کی قربانی درست ہوگی<sup>(۱)</sup>۔

تفصیل اصطلاح ”اضحیہ“ میں دیکھی جائے۔

حدا کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اپنی جانب سے ایک گائے کی قربانی کرے تو اس کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، خواہ وہ حسب قربانی ہو یا نفلی۔

۱۱- ایک گائے کی قربانی میں یہی فرق ہے کہ گوشت کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

محب ثامیہ مناجد اور شافعی علم کی رائے ہے کہ ایک گائے سات سو سو کی طرف سے کافی ہوگی، سات فرس ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں خواہ وہ سات فرس ایک گھر کے ہوں یا دو گھر کے یا محدود محدود گھر کے ہوں، یہ جو مہلت باقی رہے وہاں ہر نفلی، اور خواہ کسی نے قربان کر دیا ہو یا صرف گوشت کی نیت کی ہو، ہر شخص کی طرف سے اس کی نیت کے مطابق، درست ہوگی، بین مصنف کے یہ ایک صریح ہے کہ تمام شہداء نے قربان کی نیت کی ہو، اگر کسی ایک سے گوشت کی نیت کی ہو تو کسی کی طرف سے قربانی درست نہیں ہوگی۔

امام مالک کہتے ہیں: گائے، اونٹ اور بکری میں سے ایک مائیں ایک شخص کی طرف سے اور ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوگا خواہ ان کی تعداد ”سات فرس“ سے زیادہ ہو، بشرطیکہ ان میں اس سے قطعاً شریک نہ ہو، میں اگر سب سے باہم مل کر ریہ ہو تو درست نہیں ہوگا، ورنہ یہی وہی ہے کہ ہر شخص فرس کی جانب سے درست ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

(۱) الحلی ۷/۳۳۳

(۲) المجموع مملوکی ۸/۸۸۸، انہی ۱۰ بن قدسہ ۶۱۹/۸، حاشیہ الرسول ۱۱/۹۲، حاشیہ قلیوبی وغیرہ ۲۵۰/۲، مجمع الفقہ ۲۹۸/۸، الحلی ۷/۳۳۸، نیل الاوطار مشکوٰۃ کی ۵/۱۳۱۔

پہلے قول والوں نے حضرت جابر کی روایت سے استدلال کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”بحرنا مع رسول اللہ ﷺ البدنة عن سبعة، والبقرة عن سبعة“<sup>(۱)</sup> (م نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بدنہ سات فرس کی جانب سے، اور بکری سات فرس کی جانب سے قربانی کی) اس میں سے مراد یہ ہے کہ ”بحرنا مع رسول اللہ ﷺ“ مہلین، بحرنا بن مشرک فی الابل والبقرة، کل سبعة منا فی بدنة“<sup>(۲)</sup> (م رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ کہتے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اب اور گائے میں شریک ہوں، ہم میں سے ہر سات فرس ایک بدنہ میں شریک ہو)۔

امام مالک نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مراد یہ روایت کو اپنایا ہے، وہ فرماتے تھے: بدنة یک شخص کی طرف سے اور گائے یک شخص کی طرف سے اور بکری ایک شخص کی طرف سے ہے، اشتراک کا محض علم نہیں، حضرت ابن عمر کے حوالہ محمد بن یحییٰ سے بھی ایسا ہی مراد ہے، چنانچہ ان کی رائے ہے کہ ایک جان صرف یک ہی جان (فرس) کی طرف سے درست ہوگی<sup>(۳)</sup>۔

بدنی میں گائے:

۱۲- حج کی قربانی میں گائے کا حکم یہی ہے جو اضحیٰ میں ہے، اس سے وہ تفصیل مستثنیٰ ہے جو آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے درست ہونے کی بابت ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”حج“ اور ”ہدیٰ“ میں

(۱) حدیث حضرت جابرؓ بحرنا مع رسول اللہ ﷺ، کی روایت مسلم (۵۵۸/۲ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث حضرت جابرؓ بحرنا مع رسول اللہ ﷺ، کی روایت مسلم (۵۵۸/۲ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۳) حاشیہ الرسول ۱۱/۹۲، انہی ۱۰، ۲۳۰/۸، الحلی ۷/۳۳۸۔

دیکھی جاوے۔

### گائے کا ذبح:

۱۳- گائے کا ذبح اسی طرح ہے جس طرح بکری کا ذبح ہے، لہذا اگر گائے ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اسے بائیں پہلو پر لیٹا دیا جائے، اس کے تینوں پاؤں باغذوئے جا میں آگے والے دونوں پاؤں اور مایاں پاؤں، مایاں پاؤں نہ باغذوئے جا میں آگے والے وقت و حرکت کرتے ذبح کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے گائے کا سر پکڑے اور بائیں ہاتھ میں چھری پکڑے، پھر ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہہ کر ذبح شروع کرے، جانور اور ذبح کرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف ہو جہاں تک انت کا تعلق ہے تو اس کو لبہ یعنی گرائن کے نیچے حصہ میں اس طرح نیزہ مار کر کھنچا جائے کہ وہ کھڑ ہو اور بائیں گھٹنا بندھا ہو (۱)۔

### سواری کے لئے گائے کا استعمال:

۱۵- قدام کا اتفاق ہے کہ پالتو جانوروں میں سے سواری اور بار برداری کے لئے انت ہے، جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو وہ سواری کے لئے نہیں پیدا کی گئی ہے، بلکہ سواری کے علاوہ دیگر منافع جیسے شیتی وغیرہ میں کام لینے کے لئے پیدا کی گئی ہے، بکریوں دودھ، نسل اور دشت کے لئے پیدا کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَن لَّكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِّسْفِيكُمْ مِمَّا فِي بُصُولِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِمَّا تَأْكُلُونَ وَعَمِيهَا وَعَمِي الْمَلِكُ تَحْمِلُونَ“ (۲) (اور تمہارے سے چوپایوں میں سائن عبرت ہے، ہم تم کو ان کے پیٹ سے (دودھ) پلاتے ہیں، اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے

بدی میں گائے کے اشعار نے کہاں تک تعلق ہے تو ۱۶- امام ابو حنیفہ کے تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اشعار (شان اٹا) سنت ہے اور مستحب ہے، نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے اور آپ ﷺ کے حد صحابہ نے یہ ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ اشعار انت میں سنت ہے خواہ انت کا کوہاں ہو یا نہ ہو، اگر کوہاں نہیں ہو تو کوہاں کی جگہ پر اشعار کیا جائے گا۔

جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں مطلقاً اشعار ہے، خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہیں ہو، گائے ان کے نزدیک انت کی طرح ہے، امام مالک کے نزدیک اگر گائے کو کوہاں ہو تو اشعار کیا جائے گا، اگر کوہاں نہیں ہو تو اشعار نہیں کیا جائے گا (۱)۔

### تقلید (قدودہ ڈلے) کا حکم:

۱۳- تقلید: گلے میں قلاوہ (پنہ) ڈالنا ہے، مدی کی تقلید کا مطلب ہے اس کے گلے میں کمال کا پنہ ڈالا جائے تاکہ پہچان یا جائے کہ یہ جانور قرانی کا ہے تو اس کو انتصاب نہ پہنچایا جائے۔

عداء کا اتفاق ہے کہ انت اور گائے میں قلاوہ ڈالنا مستحب ہے۔ جہاں تک بکری کا تعلق ہے تو شافعیہ کے نزدیک انت اور گائے کی طرح بکری کو بھی قلاوہ ڈالنا مستحب ہے، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بکری کو قلاوہ ڈالنا مستحب نہیں ہے۔

انت اور گائے کو جوتوں وغیرہ کا قلاوہ ڈالا جائے گا جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ قرانی کا جانور ہے (۲)۔

(۱) طہیہ اقلیولی وغیرہ ۴۳۳-۴۳۴۔

(۲) سورہ سونون ۲۱-۲۲۔

(۱) المجموع ۸/۶۰۸۔

(۲) المجموع ۸/۶۰۸۔

رہتے ہیں۔

گائے کا پیشاب اور گوبر:

۱۶- غیر ماکول اہم خاں اور وہاں ہوں غیر ماکول، اس کے بول ویر ز کے غصے ہونے پر فتہ با کا اتفاق ہے۔

ماکول اہم جیسے "ب" گائے اور بکری کے بول ویر ز کے سلسلہ میں اتفاق ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک تمام بول ویر ز نجس ہیں خواہ ماکول اہم کے ہوں یا غیر ماکول اہم کے، امام مالک، امام احمد اور سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے، شافعیہ میں سے ابن تیمیہ، ابن امیر، ابن ابی اسطری اور روی نے، اور حنفیہ میں سے محمد بن حسن نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے کہ ماکول اہم کا بول (پیشاب) پاک ہے (۱) تفصیل اور استدلال کے لئے اصطلاح "نحاست" دیکھی جائے۔

دیت میں گائے کا حکم:

۱۷- دیت میں گائے کا اعتبار ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں علماء کے اہل ہیں:

امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی نے قوس قدیم میں اس طرف گئے ہیں کہ دیت میں تیس چیزیں صحت ہیں، سب، سونا، چاندی، گائے اس میں نہیں ہے (۲)۔

صحابیہ (امام ابو یوسف، امام محمد)، ثوری، اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت میں پانچ اشیاء اصل ہیں: قوس، سونا، چاندی،

(غصہ کو) تم کھاتے بھی ہو، وہاں پر، رشتہ پر سوار ہوتے ہو، اور رشاء ہے: "اللہ الہی جعل لکم الانعام لتزکبوا مہا ومنہا ما کسبون" (اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے سواری بنائے تاکہ تم میں سے بعض پر سوار ہو، اور تم ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو)، اور رشاء ہے: "وجعل لکم من الطلک والانعام ما تزکبون" (۳) (وہ تمہارے لئے وہ شتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو)۔

دن کیوت میں یہ تردید ہے کہ "حام" (پالتو جانور) پر سواری کی جائے گی، علماء کے نزدیک اس سے مراد بعض اہام یعنی اونٹ ہیں، اس میں عام لفظ بول کر خاص مراد یا کیا ہے (۴)۔

سواری کے لئے گائے کا استعمال مناسب نہ ہونے کی دلیل صحیح موسم میں حضرت ابومرہ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بینما رجل یسوق بقرة له قد حمل علیہا، التفتت إلیہ البقرة فقلت: إني لم أخلق لہذا، ولکسی إنما خلقت للحرث، فقال الناس: سبحان اللہ - تعجبا وفرعا - بقرة تکلم" فقال رسول اللہ: فابی لومن بہ وأبوہم وعمر" (۵) (ایک شخص اپنی ایک گائے پر سامان رکھ کر لے جا رہا تھا کہ گائے نے اس کی طرف دیکھا اور بولی: میں اس کام کے لئے پیدا کی گئی ہوں، میں تو بھیتی کے لئے پیدا کی گئی ہوں، لوگوں نے تعجب اور کھربھٹ میں کہا: سبحان اللہ، کیا گائے بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، ابو بکر اور عمر اس پر ایمان

(۱) سورہ بقرہ ۹۷۔

(۲) سورہ فرقہ ۱۴۔

(۳) تفسیر القرطبی ۲/۲۰۷، روح المعانی ۱۸/۲۳۔

(۴) حدیث: "بینما رجل یسوق بقرة" کی روایت مسلم (۱۸۵۷۳) سے کی ہے۔

(۱) تیل و اطوار ۶۰-۶۱۔

(۲) انہی ۷/۵۹۷، المجموع للعلوی ۱۹/۵۱، بیو الفیہ ۷/۵۳۳۔

گائے ورنہ مری، صاحبیں نے کپڑوں کا بھی مصافحہ کیا ہے، یہی عمر،  
عظا، طہاں و مدینہ کے ساتوں مقبلا، کا قول ہے، اس قول کے  
مطابق گائے ویت کی غیرو کی چیزوں میں سے ایک ہے، ویت والوں  
کے سے جائز ہے جیسا کہ صاحبیں کے نزدیک ہے کہ گائے کی  
ویت میں ابتدا و دیں، انہیں دوسرے سامان کے دینے کا مکلف نہیں  
دلیا جائے گا۔

## بکاء

تعریف:

۱- البکاء، ”بکی بکی بکی و بکاء“ کا مصدر ہے (ک)۔  
اساں العرب میں ہے، فقط ”بکاء“ بکیرہ کے بھی ہے ورنہ کے  
ساتھ بھی بر، و غیہ کہتے ہیں، ورنہ کے ساتھ بکاء چائے تو وہ ورنہ  
مراد ہوتی ہے جو بکاء (ورنہ) کے ساتھ ہوتی ہے، ورنہ کے بکاء  
جائے تو اسو اور ان کا نظام مراد ہوتا ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ حضرت خزہ کے مرثیہ میں کہتے ہیں:

بکت عیسیٰ وحق لها بکاءھا

وما بغنی البکاء ولا العویل

(میری آنکھ رہی اور اس کو رونے کا حق ہے، نہ لاکھ ورنہ بکاء، کچھ  
فائدہ نہیں پہنچا سکتے)۔

خلیل کہتے ہیں: تمہ کے ساتھ پڑھنے، لے سے ”غم حزن“  
کے معنی میں لیتے ہیں، ورنہ کے ساتھ پڑھنے، لے سے ”ز“ کے  
معنی میں لیتے ہیں، ورنہ کے ساتھ پڑھنے، لے سے ”ز“ کے  
کہ حدیث میں ہے: ”فان لم تبکو فبکوا“ (۱) (ورنہ نہ  
آئے تو رونا کی صورت بنالو)۔

(۱) القاسم الحریط، لمصباح البکیر: مادہ ”بکی“۔

(۲) حدیث: ”فان لم تبکو“۔ کی روایت ابن ماجہ (۱/۲۲۳ طبع اجماع)

نے کی ہے پھر کی نے کہ اس کی سند میں اور مانع ہے اس کا ۲۱۸۱ مائل من  
دفع ہے وہ ضعیف و متروک ہے۔



فقہاء کا استعمال بھی اس سے الگ نہیں ہے۔

کے محاسن شمار کرنے کے لئے بھی بولتے ہیں، سم "ندبہ" ہے۔

متحدہ غلط:

د- نحب یا نحب:

غ- صیاح و صراخ:

۵- "حب" لغت میں خوب رونے کو کہتے ہیں، شبیب بھی اسی معنی میں ہے (۲)۔

۲- صیاح اور صراخ لغت میں پوری طاقت کے ساتھ آواز لگانا ہے، کبھی ان کے ساتھ رونا بھی ہو سکتا ہے اور کبھی نہیں، "صراخ" کا استعمال مرد کے لئے آواز لگانے پر بھی ہوتا ہے (۱)۔

ح- عویل:

ب- نیاب:

۶- عویل بلند آواز سے رونے کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "نحولت المرأة لعوالاً وعویلاً" (۳) (عورت نے زور سے آواز بکا کی)۔

۳- بیاح اور بیاحۃ لغت میں میت پر آواز کے ساتھ رونے کو کہتے ہیں (۲)۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ "نحبیب" اور "عویل" دونوں کا معنی "خوب رونا" ہے، اور "صراخ" اور "صیاح" معنی میں قریب قریب ہیں، "نواح" میت پر رونے کو کہتے ہیں، "ندب" میت کے محاسن شمار کرنے کو کہتے ہیں، اور "بکاء" آواز کے ساتھ رونے کو کہا جاتا ہے، "بکی" بمعبر آواز رونے کو کہتے ہیں یعنی صرف آنسو بانے پر اکتفا یا جاتا ہے۔

المصباح میں ہے: یہ اس سے قریب ہے جو کلموں میں آیا ہے کہ: "ناحت المرأة على الميت نوحاً" (عورت نے میت پر نوحہ کیا)، باب "قال" سے ہے، اس سے اسم "نواح" نہ مرن غراب ہے، یہاں "نواح" "نوح" کے رے کے ساتھ کہا جاتا ہے، یہی عورت کو "ناحۃ" کہتے ہیں، "بیاحۃ" "نوح" کے رے کے ساتھ ہی سے سم ہے، ورنہ "بیاحۃ" "نوح" کے رے کے ساتھ بولتے ہیں (۳)۔

بکاء کے اسباب:

ج- ندب:

۷- بکاء (رونے) کے متعدد اسباب ہیں: اللہ تعالیٰ کا خوف، خشیت، ترس، شدت مسرت۔

۴- "ندب" لغت میں کسی کام کی طرف بلائے اور اس پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، ندب: میت پر رونے اور اس

مصیبت میں رونے کا شرعی حکم:

۸- رونا کبھی تو بعبر آواز کے صرف آنسو بانے تک ہوتا ہے، کبھی اپنی ملکی آواز بولتی ہے جس سے احقر اڑنا محسوس ہو، کبھی تیز آواز کے

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۲) القاموس المحیط۔

(۲) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

۳ المصباح المہیر۔

(۳) المصباح المہیر۔

ساتھ ہوتا ہے جیسے سرخ، نوج، مدب، وغیرہ، یہ رونے والے کے فرق سے مختلف ہوتا ہے، کچھ لوگ غم چھپانے پر تیار ہوتے ہیں، کچھ جذبات پر قابو پاتے ہیں، اور کچھ لوگ ایسا نہیں کرتے۔

نریا، (رونے) میں ماتھ کا عمل شامل نہ ہو جیسے ریاضان چاک کرنا چہ ویشا، اور ربوب کا عمل بھی شامل نہ ہو جیسے صراخ و تہج، ملاکت و مہرہ کی کو دعوت دینا وغیرہ تو ایسا رہا مباح ہے (۱)۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ لَمِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ الرَّحْمَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ لَمِنْ الشَّيْطَانِ" (۲) (جب تک رونا آنکھ اور دل سے ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور رحمت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور جب ماتھ و زبان سے ہونے لگے تو وہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے) اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ بِمَدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحَرْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يَعْذِبُ بِهَذَا - وَنَاشِرَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ بِوَحْمٍ" (۳) (آنکھ کے آنسو اور قلب کے حزن کی وجہ سے اللہ عذاب نہیں دیتا، بلکہ اس کی وجہ سے (۱) آپ ﷺ کے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا) اللہ عذاب دیتا ہے یا جسم کرتا ہے۔

اس حالت کے علاوہ میں روئے کے حکم کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

اللہ کے خوف سے رونا:

۵- مومن مرد کی ہر چہ نفس کے ساتھ جما کرتا ہے، اپنے تمام

(۱) نیک لا وھا زھوکا فی سہ ۳۹-۵۰ طبع دار الفکر۔

(۲) حدیث ۳ "إِنَّ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ..." کی روایت احمد (۱/۲۳ طبع البیروت) نے کی ہے اس کی سند میں علی بن زید بن جعدان ہے جو ضعیف ہے، تہذیب التہذیب ص ۲۳۸ طبع دار الفکر (۲/۲۳۸ طبع دار الفکر)۔

(۳) حدیث ۳ "إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ..." کی روایت بخاری (۱/۲۵۳ طبع البیروت) نے کی ہے۔

اعمال اور تصرفات میں اللہ کا تصور رکھتا ہے، پس وہ اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ذکر کے وقت رونا ہے، ایسا مومن اس سر اقلندہ لوگوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا: "وَيَبْشُرُ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالضَّاهِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمُ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ" (۱) (اور آپ خوش خبری سناتے ہیں کہ ان جتنا دینے والوں کو ان کے دل ڈرتے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور جو مستبشش اس پر پڑتی ہیں اس پر صبر کرنے والوں کو، اور مازکی پابندی کرنے والوں کو) (۱) اور ان کے روتے ہیں اس میں سے جو ہم نے تمہیں رکھا ہے، اور ان ہی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ اللَّهِ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ ذُرِّيَّتِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ" (۲) (یہ والے تو ہیں وہ ہوتے ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں)۔

قرطبی نے اس آیت کی تفسیر میں اس کے قریب اسی معنی میں روایت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کا مدد بتایا ہے کہ وہ ہر لمحے کے وقت خوف مرڈا محسوس کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کا ایمان قوی ہوتا ہے، وہ اپنے پروردگار کا خیال کرتے ہیں، کیا وہ خدا کے سامنے ہیں، اس آیت کی تفسیر یہ آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: "وَيَبْشُرُ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ" (اور آپ خوش خبری سناتے ہوئے گردن

(۱) سورۃ الحج ۳۵

(۲) سورۃ انفال ۲



جہاد اپنے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں، اور فرماتا ہے: "اللہیں اصوا وتطمس قلوبہم بدکر اللہ" (۱) (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کے ذریعے سے نہیں طمیں ہوئے، اس آیت کا حلق مال معرفت اور طمیں قلب سے ہے، "چل اللہ کے مذاب سے گھبراہٹ کو کہتے ہیں، لہذا اس میں تقاض نہیں ہے، اللہ نے ہماری سمیت میں وہوں معنوں کو جمع فرمایا ہے: "اللہ نزل انھیں الحدیث کما یا غشایا فتاویٰ فمشرعہ منہ جلود اللہیں یخشون ربہم ثم یس جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ" (۲) (اللہ نے بہت کلام نازل کیا ہے ایک کتاب بانہم ملتی جلتی ہوئی اور بار بار ہم انی پہل اس سے اس لوگوں کی جلد جو آپ پر مدگار سے ڈرتے ہیں، کامپ آتی ہے پھر اس کی جلد اس کے قلب اللہ کے کر کے لے کر ہم ہو جاتے ہیں) یعنی اللہ کے ساتھ ان کے نفس کو یقین کے اعتبار سے سکون حاصل ہوتا ہے، اگرچہ وہ اللہ سے خوف کھاتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ یہ ان لوگوں کے اصاف میں جو اللہ کی معرفت رکھنے والے اور اس کی معرفت اور مذہب سے ڈرے، لے ہوتے ہیں، ان جاہل عوام سے بدعت پرست گنہگار کی چٹا پیچ کی طرح نہیں جو گدھوں کی طرح چلاتے ہیں، ایسا کرے، لے اڑے ہوئی کرتے ہیں کہ یہ خشوع اور مجاہدہ میں سے کہا جائے گا کہ تمہاری پہنچ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصاف کے مقام تک، اللہ کی معرفت اور خوف، تعظیم میں نہیں ہوسکتی ہے، حالانکہ اس مقام کے باوجود ان حضرات کی حالت یہ تھی کہ مواعد کے وقت اللہ کو جانتے تھے اور اللہ کے خوف سے آدمی یہ مرتے تھے، اسی سے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اللہ کے ذریعہ اس کی کتاب فی تمامت سنتے وقت اس معرفت کی حالت یہ ہوتی ہے کہ: "واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری انھیں نفیس من اللہ معاً عرفوا

(۱) سورہ بقرہ ۳۸

(۲) سورہ بقرہ ۳۳

من الحق یقولون ربنا انما فاکبنا مع الشاہدین" (۱) اور جب وہ اس (کلام) کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر اتار دیا ہے تو آپ اس کی تکمیل نہیں دیتے، لے اس سے آنسو بہا رہے ہیں، اس سے کہ انہوں نے حق کو بچاؤ یا۔ جو کہتے ہیں کہ اس مذہب پر مدگار نام لیں لے سوتو ہم کو بھی تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے، یہاں حضرت کا مطلب اور ان کا جواب ہوتا ہے، جو لوگ ایسے نہیں ہیں وہ اس کی راہ پر نہیں ہیں، لہذا جسے طریقہ اپنا ہوا وہ اس لوگوں کا طریقہ اپنائے، لیکن جو لوگ پگلوں کا مذہب جاریہ حال کا صغیر رہا کرتے ہیں وہ سب سے بد حال لوگ ہیں، اور پاگل پن کی تو مختلف قسمیں ہیں، امام مسلم نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کئے اور بار بار سوالات کئے تو ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے، منبر پر تھے اور فرمایا: "سلونی، لا تسألونی عن شیء إلا ہینہ لکم، مادمت فی مقامی ہذا، فلما سمع ذلك القوم ارموا" (۲) ودرہوا ان یکنون بین ہدی ہدی فہر قد حضر، قال انس: فجمعت الکفہت بعمما وشمالا فاداک کل بساں لاف راسہ فی ثوبہ بیکی۔" (۳) (مجھ سے پوچھو، تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں، لوگوں نے جب یہ سنا تو خاموش رہے، اور اللہ بیش محسوس کیا کہ آپ ﷺ ہی ہونے والے بڑے حادثہ کے سامنے ہوں، حضرت انس کہتے ہیں: میں نے اس میں بائیں ہر دو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ہر شخص اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے رہ رہا ہے۔) اور وہی نے پوری حدیث ذکر کی، امام ترمذی نے حضرت عرابش بن ساریہ سے روایت کیا ہے، مرہ بیت کو سن کر بتایا ہے، وہی کہتے ہیں: "وعظا رسول اللہ ﷺ موعظۃ نبیۃ دردت

(۱) سورہ مائدہ ۸۳

(۲) لوم الرجل وعلما کا حق ہے صفاوش ہو گیا، وہاں یہ شخص کو موم کہتے ہیں۔

(۳) حدیث مسلوئی کی روایت مسلم (۸۳۳۳ طبع تونس) سے کی ہے۔



رات میں نماز پڑھتے تھے وہ آپ ﷺ کے رونے کی آواز مانڈی کے مٹنے کی طرح مٹتی تھی۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ یہ تفصیل اس صورت میں ہے جب رونے کی آواز حرف سے زیادہ ہو یا، حرف صلیہ ہوں، اگر حرف زمد میں سے وہ حرف سے زیادہ ہو یا ایک حرف زامہ، ہر حرف اصلی ہو تو اس وہوں صورتوں میں نماز قائم نہیں ہوتی۔ حرف زمدوں ہیں جن کا مجموعہ ”کمان“ کہیں کے حرف ہیں<sup>(۱)</sup>۔

اس مسئلہ میں مالکیہ کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ نماز میں روایا تو آواز کے ساتھ ہو گا بغیر آواز کے ہو گا، اگر رہا بغیر آواز کے ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہوگی خواہ یہ اختیار روایا ہو یا یہ طور کہ خشو یا مصیبت کی وجہ سے رونے ہو یا اختیاری رہا ہو بشرطیکہ اختیاری رہا زیادہ نہ ہو۔

اگر روایا آواز کے ساتھ ہو تو اختیاری رہے میں نماز ٹوٹ جائے گی خواہ کسی مصیبت کی وجہ سے ہو یا خشو کی وجہ سے، اگر بغیر اختیار رہا ہو یا خشو کی وجہ سے رونے ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی خواہ مائش ہو، اگر بغیر خشو کے رہا ہو یا خشو نماز باطل ہو جائے گی<sup>(۲)</sup>۔

اس تفصیل کے علاوہ موقوف ہے، اگر یا بے آواز کے ساتھ رہا اگر کسی مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے بغیر غلبہ کے ہو یا خشو کی وجہ سے ہو تو ایسی صورت میں یہ روایا خشو کی طرح ہے، اگر آواز ہو یا رونے کے درمیان فرق کیا جائے گا، یعنی اگر روایا تو مطلقاً نماز کو باطل کر دے گا خواہ کم ہو یا زیادہ، اگر زیادہ ہو تو نماز باطل

ہو جائے گی، کم ہو تو مجدد ہو یا جانے گا۔

شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں روایا صحیح قول کے مطابق اگر ایسا ہو کہ، حرف ظاہر ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ نماز کے منافی ہے، نہ کہ یہ دوا اثرات کے خوف سے ہو صحیح قول کے بالمقابل قول یہ ہے کہ اس سے نماز باطل نہیں ہوگی، اس سے کاعت میں اس کو خشو نہیں کہتے اور نہ اس رونے سے کچھ سمجھ میں آتا ہے، لہذا یہ دوا محض آواز کے شائبہ ہو<sup>(۳)</sup>۔

جہاں تک متبادل کا تعلق ہے تو اس کی رائے یہ ہے کہ نماز کے اندر رونا رونے میں، حرف ظاہر ہو جائے یا خشیت میں ہو یا کر وہ ظاہر ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، اس سے کہ یہ دوا اثر کے قائم مقام ہے، اور کہا گیا ہے کہ اگر رونا غالب آجائے گا تب یہ حکم ہے، نہ نماز باطل ہو جائے گی، جیسے کہ رونا خشیت کے طور پر نہ ہو، اس لئے کہ رونے میں حرف بھی ہوتے ہیں، اور وہ بذات خود کلام کی طرح معنی پر دلالت کرتا ہے، کہ وہ کے سلسلہ میں امام احمد کہتے ہیں: اگر رونا غالب آجائے تو میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں یعنی تکلیف کی وجہ سے، اگر خواہ سے رونے تو مکروہ ہو گا جیسے کہ فہمی، ورنہ مکروہ نہیں ہو گا<sup>(۴)</sup>۔

قرآن پڑھتے وقت رونا:

۱۳ قرآن کی آیات کے وقت رونا، تحب ہے، سورہ ہر کی اس آیت سے یہی مفہوم ہوتا ہے: ”وَيَخْرُؤْنَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُونَ وَيَرْنَلَهُمْ خُشُوعًا“<sup>(۱)</sup> (اور غوروں کے گلے رتے ہیں روتے

(۱) حاشیہ المدنی علی الشرح الکبیر ۲۸۳ طبع، المکر۔

(۲) نہایہ الکناج ۲۳۳ حاشیہ القلیوبی وغیرہ ۸۷۷ مغلنی الکناج - ۹۵۔

(۳) الفروع ۳۷۰-۳۷۱ م۔

(۴) سورہ ہر ۱۰۹۔

عبد دھار اور آئی (۱۳ طبع المکتبۃ النجاریہ) نے کی ہے۔

(۱) تمیمی الحقائق ۵۵-۵۶ طبع (دور المشرق) فتح القدیر ۲۸۱-۲۸۲ طبع دار صادر۔

(۲) حاشیہ الشیخ علی المدنی علی مختصر فہم، جو حاشیہ قرشی پر مبنی ہے ۳۲۵ طبع دار صادر، جوہر الفہم ۶۳، جواب البکلیل ۳۳۳۔

ہوئے اور یہ (قرآن) ان کا خشوع اور بے حادیتا ہے، قرطبی فرماتے ہیں: یہ حضرات کی مدح ہے اور علم کی پہچان، اور علم کا حصہ رکھنے والے ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ اس مقام تک پہنچے، چنانچہ قرآن کی سماعت کے وقت خشوع و تواضع اور سر اٹکھٹا کر اختیار کرے (۱)۔

مفسر کی "لکثف" میں "وہوہذہم حشوعاً" کی تفسیر میں کہتے ہیں: یعنی دل کی نرمی و راتھ کی نرمی برحقانی ہے (۲)۔

کی سمیت پر شکوک کرتے ہوئے طبری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نزول قرآن سے قبل یہود و نصاریٰ کے علماء جو ایمان لائے سب اس کے سامنے قرآن کی سماعت کی حادیتا ہے تو وہ حوزیوں کے مل رہتے ہوئے رہتے ہیں، اور قرآن کے مواضع و جہر سے ان کے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے، یعنی اللہ کے حکم اور اس کی اطاعت کے سے سر اٹکھٹا کی مدلل میں اضافہ ہوتا ہے (۳)۔

تراویح قرآن کے وقت رونے کا انتخاب اس روایت سے بھی سمجھا جاتا ہے جسے ابن ماجہ نے اور اسحاق بن راہویہ نے نہ ارے اپنی مسندوں میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: "ہذا القرآن نزل بحزن، فاذا قرأتموه فاحکوا، فان لم تحکوا فلیباکوا" (۴) (یہ قرآن حزن کے ساتھ مارل ہوا ہے، تو جب تم اس کی تلاوت کرو تو رونا مارنا آئے تو رونا، ے فی صورت بالو)۔

(۱) القرطبی ۱۰/۳۳۱۔

(۲) لکثف ۲/۲۹۸ طبع دارالمعرفہ۔

(۳) اس سے مراد سورۃ اسراء کی دو آیات ۱۰۷ اور ۱۰۹ ہیں طبری ۵/۸۲۔ ۸۳ طبع مکتب، روح المعانی ۱۵/۱۹۰ طبع المصیر۔

(۴) حرمۃ ۳/۱۱۱ ہذا القرآن۔ "کی طرح پھر ہر امر اس کی ذمہ داری ہے۔"

موت کے وقت اور اس کے بعد رونا:

۱۳۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ رونا اگر بغیر توبہ کے صرف توبہ کی حد تک ہو تو یہ موت سے قبل اور اس کے بعد جائز ہے، یہی حکم ہے جب آواز کے ساتھ رونا غائب آجائے اور دروگے پر قادر نہ ہو سکے، اور یہی حکم ہے دل کے غم کا بھی۔

فقہاء کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ بلند آواز سے میت کے محسن شمار کر کے دلوں کا حرام ہے، والا یہ کہ بعض کتابہ سے شروع میں منقول کچھ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ نوحہ کرنا، کپڑے و گریباں چاک کرنا، منہ نوچنا وغیرہ جیسے کام حرام ہیں، حنفیہ نے اس کے لئے کراہت کا لفظ استعمال کیا ہے، جس سے ان کی مراد درست تحریری ہے، اس طرح فقہاء کے مابین اس مسئلہ میں اختلاف باقی میں رہتا۔

لیکن اگر رونا آواز کے ساتھ ہو، البتہ نوحہ و پاریا چاک کرنا وغیرہ وغیرہ ہو تو حنفیہ و مالکیہ و شافعیہ کی رائے میں جائز ہے، مالکیہ نے رونے کے لئے اکٹھا نہ ہونے کی شرط لگائی ہے، اگر رونے کے لئے اکٹھا ہوں تو مالکیہ کے نزدیک مکروہ ہے (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک تسلیل ہے، قلیوبی نے اس کا ذکر کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں: میت پر رونا قیامت کے دن کی ہوائی کی خوف وغیرہ دینی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، یہ محبت و رقت کی وجہ سے، مثلاً بچہ پر ہو تو بھی یہی حکم ہے، لیکن صبر کرنا زیادہ بہتر ہے، یہی مالکی مصالحت، برکت، شجاعت علم جیسی شئی کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے ہو

(۱) فتاویٰ کاظمی ص ۱۰۱ و نیز مجمع الفتاویٰ الہدیہ ۹۰، حلیۃ المصطفیٰ ص ۱۰۱، الدر المختار ۸۳، حاشیہ ابن عابدین ۱۰۷، حلیۃ الدعویٰ ۲۲، حاشیہ طحاوی ۱۲، مواہب الجلیل مع لسان المصلیٰ ۲۳۵، لکثف مع حلیۃ المصطفیٰ ۲/۳۳۳۔

تو مندوب ہے، یہ رشتہ و صدقہ و فاداری اور مصلحت پذیری کے منفقہ ہو جانے کی وجہ سے ہو تو مکروہ ہے یا تشاء بقدرہ پر تسلیم و رضا کے نہ ہونے کی وجہ سے ہو تو رونا حرام ہے (۱)۔

عام ثنائی کہتے ہیں: موت سے قبل رونا جائز ہے، سب موت ہو جائے تو رک جائیں، انہوں نے استدلال نسانی میں حضرت جابر بن عتیق کی حدیث سے کیا ہے جو منقریب آ رہی ہے (۲)۔

فقہاء نے اس مسئلہ میں جو رائے دی ہے اس پر استدلال حدیث سے کیا ہے، چنانچہ ترمذی نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: "أخبرني النبي ﷺ بعد عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه فأنطلق به إلى ابنه إبراهيم، فوجدته يجود بنفسه، فأخبرني النبي ﷺ فوضع في حجره فبكى، فقال له عبد الرحمن: أبكيت؟ أو لم تكن بهيت عن البكاء؟ قال: لا، ولكن بهيت عن صوتين أحققين لأجربين صوت عند مصيبة، خمش وجوه وشفق جيوب وروية شيطان" (۳) (یٰ اکریم ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف کا ماتھ پکڑ کر آئیں لے کر اپنے صاحب زادہ ایم کے پاس تشریف لائے، یہاں تک کہ وہ جان فی کے عام میں تیں، نبی ﷺ لے آئیں لے کر پی کوہ میں رکھا، رو رہا ہے، حضرت عبد الرحمن سے یہ چہا: آپ ﷺ رو رہے ہیں؟ یا آپ ﷺ لے روے سے منع نہیں فرمایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں میں لے و قسم لی اہتمام و فاجر نہ، ز سے رو کا تھا، یک مصیبت کے وقت آدمی رو نہ چنا،

نریان پھاڑنا اور شیطان کی بیخ)۔

عام بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ليس منا من لطم الحدود وشفق الجيوب ودعى بدعوى الجاهلية" (۱) (وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو منہ پر تھپڑ مارے، پٹے پھاڑ لے اور جاہلیت کا نعرہ لگائے)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے تھپڑ مارنا، گریباں چاک کرنا اور جاہلیت کا نعرہ لگانا جائز نہیں ہے۔

نسائی نے حضرت جابر بن عتیق سے روایت کیا ہے: "أن رسول الله ﷺ جاء بعبد الله بن ثابت فوجدته قد غلب، فصاح بالنسوة وبكبن، فجعل ابن عتيق يسكتهن، فقال رسول الله ﷺ: دعهن، فإذا وجب فلا تبكين باكية، فالوا: وما الوجوب يا رسول الله؟ قال: الموت" (۲) (رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے، یہاں تک کہ شری حات ہے، تو عورتیں چیخ کر رہی تیں، حضرت بن عتیق کیں خاموش کرنے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیں چھوڑو، جب واجب ہو جائے تو کوئی رو نہ لے، ابی ہر زہرہ سے لوگوں نے دریافت کیا: واجب ہونا کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت)۔

قبر کی زیارت کے وقت رونا:

۱۵ قبر کی زیارت کے وقت رونا جائز ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم میں

(۱) حدیث: "ليس منا من لطم الحدود..." کی روایت بخاری (صحیح ۱۳۳۳ طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: جابر بن عتیق: "أن رسول الله ﷺ جاء بعبد..." کی روایت بیہود (۳۸۲ طبع عزت عید عباس) نے کی ہے اس کی سند میں عتیق بن حاتم کی جمالت ہے (ابو عبد اللہ بن حجر ۵۰ طبع دار الفکر للطباعة والنشر)۔

(۱) تلمیذی ۱۳۳۳ طبع مفتی الکنز ۱/ ۳۵۵-۳۵۶ نہلیہ الکنز ۳۳۱-۳۳۲، ۱۵۔

(۲) ابن ماجہ ۱۳۶۸۔  
(۳) انجموع العموی ۵/ ۳۰۷۔  
(۴) حدیث: "بہیت عن صوتین..." کی روایت حاکم (۳۰۴ طبع دار الفکر للطباعة والنشر) نے کی ہے۔

حضرت ابو یوسف سے مروی روایت ہے کہ مائے ماتے میں کہ: "وَاذْهَبِي  
مَنْحَرَّ قَبْرِ امِّهِ فَبُكِّي، وَابْكِي مِنْ حَوْلِهِ" (۱) (بی  
عزتؑ نے بیعتی والدہ کی قبر کی ریاست کی تو رہ پڑے اور اپنے ساتھ  
والوں کو بھی رلایا۔)

رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا:

۱۶- رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا مالکیہ کے نزدیک اگر بغیر  
"توڑ کے ہو تو مکروہ ہے اور "توڑ کے ساتھ ہو تو حرام ہے" (۲)  
شافعیہ کے نزدیک رونے کے لئے اسباب حارہ نہیں ہے۔

حنفیہ و حنابلہ نے رونے کے لئے عورتوں کے جمع ہونے کے  
مسئلہ پر تنگی نہیں کی ہے، لیکن فقہاء حنفیہ نے بغیر آواز کے صرف  
"سو کے ساتھ رونا حارہ ہے، اگر است یا تحریم اس وقت ہوتی ہے جب  
اسی کے ارادہ سے جمع ہونا پایا گیا ہو۔

در جب رونے کے لئے عورتوں کا اکٹھا ہونا مکروہ یا حرام ہے تو  
رونے کے لئے مردوں کا جمع ہونا حرام ہوگا، فقہاء  
سے صرف عورتوں کا مسئلہ اس لئے بیان کیا کہ ان میں اس بارہان  
ہوتا ہے (۳)۔

۱۷- دست کے وقت بچے کے رونے کا اثر:

۱- ولادت کے وقت اگر بچہ رونے لگا تو بیعتی اور سننی سے تو  
یہ اس کے رمدہ ہونے کی دلیل ہے، خواہ بچہ بڑی طرح ملاحدہ ہو یا  
ہو جیسا کہ شافعیہ کے نزدیک ہے، یا ملاحدہ نہ ہو، جیسا کہ حنفیہ کے

(۱) حدیث: "وَاذْهَبِي مَنْحَرَّ قَبْرِ امِّهِ" کی روایت مسلم (۲/۱۷۱) طبع  
بجلی کے ہے۔

(۲) حوالہ الاکلیل ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷

کر پاتے۔ اور کہا گیا ہے: مسنونہ سوچیدہ نہیں رہا، جیسے کہ کسی  
خلیم نے کہا ہے:  
اذا اشبکت دموع فی حدود  
نہیں میں ہیکی مہم نہاکی  
(جب آنسو رخساروں سے آمیز ہو جائے تو حقیقی اور بنیانی  
روئے دلے واضح ہو جائیں گے) (۱)۔



حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”تستامر الیمنۃ فإدا بکت أو سکت فهو دصاھا واین ابت  
فلا جوار عیھا“ (۲) (ناری سے اجازت لی جائے لی، اگر وہ  
رہ پڑے یا خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی ہے، اور اگر اتکار رہے  
تو اس پر جو نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ اجازت طلب کن رہو منع  
نہیں کرتی ہے تو یہ جارت بھی جائے لی جیسے کہ خاموشی، اور رہا فرط  
حیا کی دلیل ہے مایہ ندر کی کی نہیں، یونکہ اگر وہ مایہ ندر کرنی تو مار  
رتی، یونکہ وہ در رنے سے نہیں شرماتی (۳)۔

آدمی کا رہنا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟  
۱۹- انس کا رہنا اس کے صدق گفتاری کی علامت نہیں ہے، اس کی  
دلیل سورہ یوسف کی آیت ہے: ”وھاء وہاھم عشاء  
یتکون“ (۴) (وہ یہ لوگ اپنے باپ کے پاس شرم رات میں  
رہتے ہوئے پہنچے)، پر درن یوسف نے رہے کا صوبک یا تاک  
ان کے با ان کی بات تھی تبھو میں حالانکہ ان کی بات جھوٹ  
تھی، انہوں نے ہی سار شرم رتی تھی، اور اس پر عمل یا تھا۔  
قرطبی فرماتے ہیں: ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے  
کہ رہنا انسان کی صداقت قول کی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے  
رہنا بنامانی ہو، کچھ لوگ ایسا کرے پر قادر ہوتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں

(۱) حدیث ”تستامر الیمنۃ فإدا بکت أو سکت“ کی روایت  
ابوداؤد ۲۸/۵۵۳، طبع عزت عید دہاس) نے کی ہے امام  
ابوداؤد نے کہا حدیث کا لفظ ”بکت“ محفوظ نہیں ہے بلکہ حدیث میں وہم  
ہے یہ وہم اور نہیں یا محمد بن علاء رووی سے ہوا ہے اصل حدیث لفظ  
”بکت“ کے بغیر ہے، جس کو امام بخاری (صحیح ۱۹۱۹ طبع انتقیر) نے  
روایت کیا ہے۔

(۲) مطابق اولیٰ انس ۵/۵۶۱ طبع المکتبہ اسلامی۔

۳- سورہ یوسف ۶۸۔

(۱) القرطبی ۱۳۵۹۔

کے ساتھ عقد نکاح یا منجیح کے قائم مقام عقد نكاح میں جماع نہ کیا گیا ہو، اور نہ بایا ہے: یہ دو عورت ہے جس کا پردہ بکارت زائل ہی نہ ہو (۱)۔

## بکارتہ

متعلقہ الفاظ:

الف - عذرة:

۲- عذرة لغت میں مقام مخصوص پر ہونے والی کھال کو کہتے ہیں (۲)، اسی سے "عذرة" ہے یعنی دو عورت جس کی بکارت کسی طرح زائل ہوئی ہو (۳)۔

پس "عذرة" لغت اور عرف میں "بکر" کے مرادف ہے، بسا اوقات علماء ان دونوں میں فرق کرتے ہیں، چنانچہ عذراء ایسی خاتون کو کہتے ہیں جس کی بکارت سرے سے زائل ہی نہ ہوئی ہو، راہ کہتے ہیں: اگر عرف میں دونوں کو یہ سمجھا جاتا ہو اعتبار کیا جائے گا (۴)۔

ب - شیبہ:

۳- شیبہ: بتی کے ریحہ خواہ حرم طریقہ پر ہو، بکارت زائل ہوئے نام ہے۔

شیبہ: لغت میں بکری کے منہ سے نکلنے والی مادہ ہے، یہ دو خاتون ہے جس نے شادی کی "شیبہ" ہوئی ہو "شوبہ" سے راہ، جن تعلق کے بعد کسی بھی وجہ سے اس سے حلالہ ہوئی ہو، اجماعی سے منقولات ہے کہ انہوں کے بعد مرد ہو یا عورت "شیبہ" ہے۔

شیبہ اصطلاح میں دو عورت ہے جس کی بکارت چلی کی وجہ سے

تعریف:

۱- ہکارتہ (ب پر زہر کے ساتھ) لغت میں وہ کھال ہے جو عورت کی شرمگاہ پر ہوتی ہے (۱)۔

بکرہ: دو عورت جس کی بکارت زائل نہ کی گئی ہو، "مرکو" ہکر "اس وقت کہا جاتا ہے جب اس نے (شرعی طور پر) کسی عورت سے مباشرت نہ کی ہو، اسی مفہوم میں حدیث ہے: "البکرہ بالبکر جلد مائة و مئیس سنة" (۲) (کنز العمال کا کنواری لڑکی کے ساتھ ناجائز جنسی تعلق قائم کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی شہرہ دہری ہے)۔

بکر اصطلاح میں حنفیہ کے نزدیک ایسی عورت کا نام ہے جس سے نکاح یا بغیر نکاح کے جماع نہ کیا گیا ہو، پس جس کی بکارت بغیر جماع کے کوڑے یا مسلسل حیض یا زخم ہو جانے یا دیر تک بلا شادی کے رو جانے کی وجہ سے زائل ہو گئی ہو بایں طور کہ اپنے گھر والوں میں بلوغ کے بعد طویل مدت تک بیٹھی رہی ہو، یہاں تک کہ کنواریوں کے شمار سے نکل گئی ہو، تو ایسی عورت حقیقتاً "مرحما بکر" (بارد) ہے (۳)۔

مذہب سے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ بکرہ دو عورت ہے جس

(۱) مصباح المہیر لسان العرب، مادة "بکر"۔

(۲) حدیث: "البکرہ بالبکر" کی روایت مسلم (۳۱۶/۳ طبع مجلس) نے

عبودہ بن جریج سے کی ہے۔

۳ رد المحتار علی الدر المختار ۳/۳۰۳ و ادبیاء الفرائض العربیہ۔

(۱) حلیۃ السؤل علی اشراج الکبیر ۲/۲۸۱ طبع عیسیٰ الخلیف مصر۔

(۲) لسان العرب، مادة "عذرة"۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۰۲ حلیۃ السؤل علی اشراج الکبیر ۲/۲۸۱۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲/۲۳۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، الدسؤل ۲/۲۸۱۔



## بکارتہ ۴-۵

خود حرام طریقہ پر ہونا اہل ہوئی ہو<sup>(۱)</sup>۔

شیبہ اور بکر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

ختم ف کے وقت بکارت کا ثبوت:

۴- جمہور فقہاء نے بکارت اور حیو بہت کے سلسلہ میں عورتوں کی شہادت کو قبول کیا ہے۔ اس کی تعداد کے سلسلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے۔

حنبلیہ و حنابلہ کے نزدیک ایک شہادت عورت کی شہادت سے بکارت ثابت ہو جائے گی، دو عورتوں میں زیادہ احتیاط اور زیادہ اطمینان ہے۔ حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس مسئلہ میں مرد کی شہادت کو بھی درست قرار دیا ہے۔

مالکیہ کا مذہب جیسا کہ فیصلہ "مرد و عورتوں میں شہادت کی پے پی پے کے دو عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی۔"

شافعیہ سو فی صد بکارت میں لکھا ہے کہ اگر مرد و عورتوں کو یا ایک عورت کو لائے جو اس کے حق میں رہے، چاہے تصدیق کے معاملہ میں کوئی دلیل قبول کی جائے گی۔

شافعیہ سے پہلے ۱۰۰ مرد یا ایک مرد و ۱۰۰ عورتوں یا چار عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

ثبوت بکارت میں عورت کی شہادت قبول کرنے کی علت یہ ہے کہ خاتون کا وہ مقام شرم گاہ ہے جسے مرد صرف ضرورت کے وقت دیکھ سکتے ہیں، امام مالک نے زہری سے نقل کیا ہے کہ "سنت یہی ہے

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، مادۃ "شیبہ"، کتاب النکاح ۲/۵۶۲ طبع المریض۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵۹۶/۳، ۳۷۱/۸۹۳ طبع در احیاء التراث العربیہ، حاشیہ المدنی علی المشرح الکبیر ۲/۵۸۵، ۵۸۸/۳، شرح المہاج ۳۵۳/۵ طبع المکتبۃ الشریعیہ ۱۹/۲، کتاب النکاح ۵/۱۳ طبع المریض، المصحف ۱۵۵/۸، ۱۵۷۔

کہ عورتوں کی شہادت ان امور میں درست قرار دی جاتی ہے جن سے صرف عورتیں واقف ہوتی ہیں، جیسے عورتوں کی ولادت و مرال کے حیو بہ<sup>(۱)</sup>، "وراس پر بکارت" اور حیو بہت کو قیاس کیا گیا ہے۔ ان طرح بکارت یقین سے بھی ثابت ہوتی ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عقد نکاح میں بکارت کا اثر:

کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی:

۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ نکاح کی اجازت طلح کے وقت کنواری ہونے کی ضرورت کی خاموشی اس کی جانب سے اجازت ہے، اس لئے کہ حدیث میں ہے: "البکر تستأذن فی نفسها واذبها صماتھا"<sup>(۲)</sup> (کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، ورنہ اس کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت ہے)۔

نیز حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "الائتم الحق بنفسها من ولہا، والبکر تستأذن فی نفسها، واذبها صماتھا"<sup>(۳)</sup> (شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے مہلی سے ریا و حق دے رہی ہے، کنواری سے اجازت لی جائے گی، اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے)۔

خاموشی کی ممانعت بکارت کے لئے بھی ہے، اس سے کہ یہ کسی بمقابلہ خاموشی رضامندی نہ، صبح و شام ہے، اسی طرح قسم

(۱) زہری کے مژکون ابی شہر نے اپنے "مصنف" میں روایت کیا ہے جیسا کہ نصب الرایۃ (۳/۸۰ طبع مجلس اعلیٰ) میں ہے اور عہد ارد قی سے پہلے "مصنف" (۸/۳۳۳ طبع مجلس اعلیٰ) میں اسے تفسیر روایت کیا ہے۔

(۲) حدیث ۳۱۱۰ "البکر تستأذن" کی روایت مسلم (۳/۱۰۳ طبع مجلس) سے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

(۳) حدیث ۳۱۱۱ "الائتم الحق" کی روایت مسلم (۳/۱۰۳ طبع مجلس) سے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

ہمسکراہٹ و ریخیر ۳۰ کے روئے اس لئے کہ روئے بھی ضمناً رضامندی کی دلیل ہے۔

اس مسئلہ میں وہ روئے نہ ہونے کے اندر قرائن و احوال کے اعتبار پر ہے، اگر قرائن متعارض ہوں یا واضح نہ ہوں، احتیاط یہ ہے کہ جائے گی (۱)۔

کنواری بالغہ خاتون سے اجازت و مشورہ لینا جمہور کے نزدیک مستحب ہے، اس لئے کہ اس کے ولی کو اس کے نکاح میں اس پر اجازت کا حق حاصل ہے، حنفیہ کے نزدیک اجازت لیمانست ہے، اس لئے کہ اس کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے (۲)۔ اس کی تفصیل اصطلاح "نکاح" میں دیکھی جائے۔

۶- مالک نے ذکر کیا ہے کہ پند قسم کی کنواری عورتوں کی خاموشی پر کتنا نہیں کیا جائے گا بلکہ نکاح کی اجازت ظلی کے وقت ان کے لئے ہوں کہ اجازت، یعنی رضامندی ہے، یہ مندرجہ ذیل میں:

الف۔ ایسی کنواری لڑکی جس کو بعد بلوغت اس کے باپ یا باپ کے بھی نہ رشید ہو، یہ ہو، اس لئے کہ ایسی خاتون پہ اس کے والد کو جبر حاصل نہیں ہے، چونکہ اس کے والد نے اس کے ساتھ حسن تصرف کا معاملہ رکھا ہے، مذہب میں معروف قول یہی ہے۔

ب۔ ایسی مجبور رہا کر عورت جس کو اس کے والد نے نکاح کرے سے روک دیا ہو، ورنہ روکنے کا مقصد خاتون کا ممانعت نہیں ہو بلکہ اس کو نقصان پہنچا ہو، یہ عورت اپنا معاملہ حاکم کے سامنے لے جائے اور

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۸، حاشیہ الدوسقی علی المشرح للکبیر ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۷ طبع دار الفکر، قادیان علی شرح المصباح ج ۳ ص ۲۲۳ طبع عیسیٰ الحلبي مصر، انصی ج ۱ ص ۳۳۳ طبع المریض، کشف القناع ج ۵ ص ۲۶۵ طبع المریض۔

(۲) حاشیہ الدوسقی علی المشرح للکبیر ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۷، نہیۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۲۳، کشف القناع ج ۵ ص ۳۳۳ انصی لابن قدامہ ج ۱ ص ۲۶۵ طبع المریض، حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۸، ۵۹ اس کے بعد کے صفحات، فتح القدیر ج ۳ ص ۱۷۳۔

حاکم خواہ اس کا نکاح اس لئے کرنا چاہے کہ اس کے والد نے کر دیا ہے، اور اس کا نکاح پڑھا ہے۔

ج۔ ایسی قیم غفلت کی شکار کنواری لڑکی جس کا نہ باپ ہو نہ بھی، اور جس پر فقیر یا زنا کا یا کسی شرمسار پرست نہ ہونے کی وجہ سے بگاڑ کا اندیشہ ہو، ایک قول کے مطابق، بین معتدقوں کی رو سے یہی عورت پر جبر کا حق ہے۔

د۔ ایسی مادر و جس پر جبر نہ ہو، جس کے ساتھ نہیں ہو ہو یعنی اس کے حقیقی ولی کے علاوہ کسی اور نے اس کی اجازت کے بغیر شادی کر دی ہو جو باپ اور اس کے متغیوں نہ ہو، کسی کے علاوہ کوئی ہو، پھر اس تک ختم پہنچانی جائے اور مورد رضی ہو جائے۔

ح۔ ایسی کنواری لڑکی جس کی شادی کسی معیوب شخص سے کی جاتی ہو جس کا عیب عورت کے لئے باعث خیار ہو جیسے جنون، جذام اور بدیس کے عیوب (۱)، تفصیل اصطلاح "نکاح" میں دیکھی جائے۔

### ولی کی شرط یا عدم شرط:

۷- کنواری خاتون اگر صغیرہ ہو تو بالاتفاق وہ نکاح خواہ سے نہیں کر سکتی، بلکہ اس کا ولی اس کی شادی کرے گا۔

کنواری اگر کبیرہ ہو تو جمہور فقہاء سلف و خلف کے نزدیک یہ بھی اپنا نکاح بذات خود نہیں کر سکتی، صرف ولی اس کا نکاح کرے گا، مالک کے مشابہہ مذہب میں رو سے اگرچہ وہ غیہ شادی شدہ ہونے کی حالت میں ساٹھ سال کی ہی ہوں نہ ہوتی ہو یہی حکم ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ الدوسقی علی المشرح للکبیر ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۷، ۲۲۸، المشرح المصیر ج ۲ ص ۳۶۷، ۳۶۸ طبع دار الفکر، مصر۔

(۲) ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۸، حاشیہ الدوسقی علی المشرح للکبیر ج ۲ ص ۲۲۳، نہیۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۲۳ طبع مصطفیٰ الحلبي مصر، انصی لابن قدامہ ج ۱ ص ۲۶۵ طبع المریض۔

حنیفہ کا مذہب ہے کہ ایک خاتون کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے، وہ خود اپنا نکاح رخصتی ہے، نہ وہ غیر نکو میں یا مہر مثل سے کم میں اپنا نکاح کرتی ہے تو اس کے ولی کو فتح نکاح کے مطالبہ کا حق اس کے حامد ہونے سے پہلے پہلے حاصل ہے<sup>(۱)</sup>۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ اگر والد یا والدہ یا رضاعی ہوتا اس کا نکاح ولی کے بغیر منعقد نہیں ہوگا، امام محمد سے مروی ہے کہ موقوف رہے گا، تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں دیکھی جائے۔

بکارت کے باوجود جہاں تک بکارت ختم ہوگا؟

۸- الف۔ مالک کی رائے ہے کہ والد ایسی باکرہ پر اجازت نہیں کرے گا جس کو اس نے رشیدہ بنایا ہو، اگر وہ بالغ ہوئی ہو، مگر اس سے لڑکی سے کہا ہوا میں نے تم کو رشیدہ قرار دیا یا میں نے تمہارا ماتحت چھوڑ دیا یا میں نے تم سے پابندی اٹھائی یا اسی جیسے الفاظ بھرت کا رشیدہ ہوا اس کے والد کے تکرار سے ثابت ہوگا مگر وہ انکار کرے تو بینہ سے ثابت ہوگا۔ ہر جہاں اس پر جہاں نہیں ہوگا۔ ماں اس کی بکارت پر زبان سے اظہار ضروری ہوگا، یہی مذہب میں معروف ہے۔

اس عبد اللہ کہتے ہیں: والد کو اس پر جبر کا حق حاصل ہے۔

ب۔ باکرہ محرمہ کا باپ اگر اس سے اپنی پسند کے شخص سے نکاح کرنے سے روک دے اور وہ اپنا معاملہ قضا میں لے جائے اور اس کی پسند کے شخص کا اس کا کفو ہونا ثابت ہو جائے تو حاکم باپ کو حکم دے گا کہ اس کی شادی کرے، اگر باپ پھر بھی گریہ کرے تو اس کا حق جہاں ختم ہو جائے گا اور حاکم خود اس کی شادی کر دے گا، اس صورت میں عورت کے لئے شادی اور مہر پر زبان سے اظہار

رد المحتار ۲/۲۹۶، ۲۹۸، طبع دار احیاء التراث العربیہ، فتح القدیر والفتاویٰ ۱۳، ۵۷۱۔

رضامندی ضروری ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ۔ اور حجاب کا مسلک اس مسئلہ میں سوائے بعض تفصیلات کے زیادہ مختلف نہیں ہے، جیسے ولی ماضل (شادی سے روکنے والا) کا بار بار ثانی سے گریہ کرنا<sup>(۲)</sup>۔

ج۔ یتیم صغیرہ یا مرد پر اگر مدیثہ بگاڑ ہو تو اس کا ولی اسے شادی کرنے پر مجبور کرے گا، مالکیہ کے معتقد قول کے مطابق قاضی سے مشورہ کرنا ضروری ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

حنیفہ کے نزدیک اس صورت حال کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں، اس لئے کہ مطلق صغیرہ خواہ وہ کنواری ہو یا شوہر و بیوہ، اس پر اس کے ولی کو حق اجبار حاصل ہے، پھر جب وہ بالغ ہوگی اور ولی مجبر باپ یا

۱۰۰ کے حامد کوئی، مگر ہوتا اس عورت کو نیا رہوٹ حاصل ہوگا۔  
دنبالہ کا مذہب ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ ولی محرم صرف باپ ہے، صغیرہ کی شادی اس کے مددگار نہیں کرے گا خواہ وہ ۱۰۰ ہو۔ مذہب دنبالہ کی دوسری روایت مذہب حنفی کی مانند ہے۔

ثانیہ کے نزدیک باکرہ کی شادی میں ولایت جہاں صرف باپ اور ۱۰۰ کو حاصل ہے، اگر ۱۰۰ یا کو نہیں، یتیم باکرہ پر ولایت جہاں صرف ۱۰۰ کو حاصل ہے۔

شوہر کی جانب سے زواج کی بکارت کی شرط:

۹- حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک خاتون سے اس شرط پر ثانی لی ہو کہ وہ باکرہ ہے، پھر خول کے بعد، صبح ہو کہ وہ نہاری

(۱) حلیۃ المدسوق ۲/۲۳۱، شرح مشکوٰۃ ۲/۸۷۱۔

(۲) منہاج الطالبین و جامعہ اقلیوی ۳/۲۲۵، کتاب النکاح ۵/۲۳، ۵۵، ۵۲، طبع المصاحف۔

(۳) شرح المددیر مع حلیۃ المدسوق ۲/۲۲۳، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۹۶، یعنی ۲/۸۹۶، اقلیوی ۳/۲۲۳، طبع سیاحی۔

نہیں ہے تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا، اس لئے کہ مہر استمتاع و لطف ندوی کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، بکارت کی وجہ سے نہیں، اور اس کے معادہ کو نیکی پر محمول کیا جائے گا، مہر سمجھا جائے گا کہ اس کی بکارت کو نہ وغیرہ کی وجہ سے رائل ہوئی ہوگی۔

گر اس نے مہر مثل سے زائد رقم پر اس سے شادی اس شرط پر کی ہو کہ وہ نہ رکی ہے، مہر غیر کنواری نکلتی ہے تو مہر مثل سے زائد رقم و جب نہیں ہوگی اس لئے کہ زیادتی اپنی پسند و رغبت کے بالمقابل اس نے رکھی تھی جو پائی نہیں گئی تو اس کے بالمقابل رقم بھی واجب نہیں ہوگی۔

شرط بکارت کے خلاف پائے جانے کی وجہ سے فسخ نکاح کا حق ثابت نہیں ہوگا (۱)۔

مالکیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے یہ سمجھ کر نکاح کیا ہو کہ وہ نہ رکی ہے، پھر فسخ ہو، کہ وہ شومہ دید ہے، مہر اس عورت کے والد کو اس کا سلم نہ ہو تو اس ہنیا پر شومہ کو، کا حق نہیں ہوگا، والا یہ کہ اس شخص سے یہ بہا ہو کہ میں اس عورت سے اس شرط پر شادی کرتا ہوں کہ وہ عذر ہو (عذر وہ ہے جس کی بکارت سی رائل کرے ۱۰ لے سے رائل نہ ہوئی ہو) پھر وہ شیبہ ظاہر ہوتی ہے تو شومہ کو اس سے زائد رقم کا حق ہوگا، خواہ اس کے ولی کو اس کا سلم ہو یا نہ ہو، اور شومہ بہت سی نکاح کی وجہ سے ہوتی ہو یا بغیر نکاح کے۔

میں گراں سے شرط گانی ہو کہ عورت بائرد ہو، پھر اسے بغیر مہر نکاح کے شیبہ پاتا ہے اور باپ کو اس کا سلم نہیں ہے تو اس صورت میں تردید ہے، یک قول یہ ہے کہ شومہ کو اختیار حاصل ہوگا، مہر مہر قول یہ ہے کہ اسے اختیار حاصل نہیں ہوگا، یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ ایسی عورت پر بکارت کا لفظ صادق آتا ہے، اور اس لئے بھی کہ بکارت نسبی

کو، نے اچھلنے وغیرہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے، اور اگر والد کو معلوم ہو کہ بلا وطنی وہ شیبہ ہوگئی ہے، لیکن اس نے پوشیدہ رکھا تو صحیح قول کے مطابق شومہ کو فسخ و رد کا حق ہوگا، اور اگر وطنی کی وجہ سے بکارت زائل ہوئی ہو تو بدرجہ اولیٰ فسخ ہوگا۔

اگر اس نے بکارت کی شرط گانی پھر پیدائش نکاح کی وجہ سے وہ شیبہ ہو چکی ہے تو شومہ کو مطابق فسخ حاصل ہے خواہ والد کو علم ہو یا نہیں ہو (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے اس کی بکارت کی شرط پر نکاح یا پھر معلوم ہو کہ شرط ہو، جو نہیں ہے تو ظہر قوں کے مطابق نکاح صحیح ہوگا، اس لئے کہ معقودہ عدیہ (جس پر عقد ہو ہے) متعین ہے، اس کی ایک شرط صفت کے نہ ہونے سے وہ بدل نہیں آیا ہے، شافعیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا، اس لئے کہ نکاح کی مہر، تقسیم اور مشاہدہ پر میں بلکہ ۱۰ و صفات پر ہوتی ہے، لہذا نکاح میں صفت کا بدل جانا اصل صفت کے بدل جانے کی مانند ہے (۲)۔

حنابلہ سے مروی ہے کہ اگر شادی میں شرط گانی کہ عورت باکرہ ہوئی، پھر اسے رانی کی وجہ سے شیبہ پاتا ہے تو شومہ کو فسخ حاصل ہوگا، اور اگر شرط گانی کہ عورت باکرہ ہو، مہر ۱۰ لے سے رانی کی وجہ سے شیبہ پاتا ہے تو شومہ کو اس سے زائد رقم کا حق ہوگا، خواہ اس کے والد کو اس کا سلم نہ ہو تو اس ہنیا پر شومہ کو، کا حق نہیں ہوگا، والا یہ کہ اس شخص سے یہ بہا ہو کہ میں اس عورت سے اس شرط پر شادی کرتا ہوں کہ وہ عذر ہو (عذر وہ ہے جس کی بکارت سی رائل کرے ۱۰ لے سے رائل نہ ہوئی ہو) پھر وہ شیبہ ظاہر ہوتی ہے تو شومہ کو اس سے زائد رقم کا حق ہوگا، خواہ اس کے والد کو اس کا سلم ہو یا نہ ہو، اور شومہ بہت سی نکاح کی وجہ سے ہوتی ہو یا بغیر نکاح کے۔

میں گراں سے شرط گانی ہو کہ عورت بائرد ہو، پھر اسے بغیر مہر نکاح کے شیبہ پاتا ہے اور باپ کو اس کا سلم نہیں ہے تو اس صورت میں تردید ہے، یک قول یہ ہے کہ شومہ کو اختیار حاصل ہوگا، مہر مہر قول یہ ہے کہ اسے اختیار حاصل نہیں ہوگا، یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ ایسی عورت پر بکارت کا لفظ صادق آتا ہے، اور اس لئے بھی کہ بکارت نسبی

کو، نے اچھلنے وغیرہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے، اور اگر والد کو معلوم ہو کہ بلا وطنی وہ شیبہ ہوگئی ہے، لیکن اس نے پوشیدہ رکھا تو صحیح قول کے مطابق شومہ کو فسخ و رد کا حق ہوگا، اور اگر وطنی کی وجہ سے بکارت زائل ہوئی ہو تو بدرجہ اولیٰ فسخ ہوگا۔

(۱) الحشر علیٰ منہر ظیل ۳۹۳ طبع دار صادر۔

(۲) شرح منہاج الطالبین ۲۱۵ طبع عیسیٰ الخلی مصر۔

اس نے ایک پسندیدہ بھف کی شرط لگائی، لیکن عورت اس شرط کے خلاف تھی۔<sup>(۱)</sup>

حکمی بکارت، نیز جبر اور عورت کی اجازت کی معرفت  
میں س کا اثر:

۱۰۔ جس خاتون کی کارت بخیر بھی کے مثلاً اچھلنے کی وجہ سے یا انگلی  
ڈالنے سے یا حیض کی حدت سے یا اس جیسی وجہ ہی چیز سے زائل  
ہو جائے تو وہ حقیقتہً ہر حال و کردہ ہے۔ اس مذکورہ امور کی وجہ سے زائل  
بکارت کا اثر جہاں بکارت ظنی اور نمازات کی معرفت پر نہیں ہوگا۔ اس  
سے کہ اس عورت کے محل بکارت میں بھی کاتر ہے یہی مراد سے نہیں یا  
ہے۔ ورنہ اس سے بھی کہ اس صورت میں زائل ہوئے بلکہ میں صرف وہ  
پر وہ یعنی کمال ہے جو مقام بکارت پر ہوتی ہے۔ یہ ضعیفہ بالکلیہ مردانہ بلکہ  
کے مردیک ہے، شافعیہ کے نزدیک بھی اس قول میں ہے۔ شافعیہ کا  
دوسرا قول، اور امام ابو یوسف و امام محمد کا قول یہ ہے کہ ایسی عورت شیبہ  
کے حکم میں ہے، یعنی اس کی خاموشی پر اکتفا نہیں کیا جائے گا۔ یہ کہ  
عذرۃ (پر وہ بکارت) زائل ہوگئی ہے، اس لئے وہ حقیقتہً شیبہ ہے۔

مغنیہ سے کہا: جس عورت کی بشارت رہا کی ہے سے رائل ہوئی ہو۔ گریہ بدردہ زندہ ہو ہو۔ زندہ رہا کی ہے سے اس پہ حد جاری نہ لائی ہو۔ تو وہ صاف بدکردہ ہے۔ (۲۰)

تفصیل احتیاج ”نکاح“ میں ہے۔

( ) انش لاہن قدسہ ۱۵۶۳۹۵/۱ طبع المایض: کتاب الفتح ۵۹۹۹/۵  
طبع المایض:-

(۲) حاشیہ المدنی علی الشرح الکبیر ۲/۲۲۳، انشی و ابن قدسہ ۱/۵۹۵،  
کشف القناع ۵/۳۷۲ طبع ریاضہ شرح منہاج الطالبین ۳/۲۲۳،  
حاشیہ ابن عابدین ۲/۳۰۲، فتح القدیر ۳/۱۶۹، تبیین الحقائق مع حاشیہ  
الافتاویٰ ۳/۱۳۰۔

بغیر جماع کے بالقصد پردہ بکارت زائل کرنا اور اس کا شر:

۱۱- خفیہ کتابیہ اور شافعیہ آپ صحیح قول میں اس بات پر متفق ہیں کہ اگر شوہر اپنی زوجہ کا پردہ بکارت بغیر جماعت کے انگلی وغیرہ سے بالقصد زائل کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے خفیہ کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ازالہ میں ایک آگہ اور دوسرے گہ کے درمیان فرق نہیں ہے، ماب دنیات میں بچوں کے احکام میں وارو ہے کہ شوہر اگر عورت کا پردہ بکارت انگلی سے زائل کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس کو نہ دی جائے گی، اس کا قصا ضا یہ ہے کہ یہ عمل صرف مکروہ تراہ یا ہے (۱)۔

ہمارے بڑا: اس نے یہی چیلنج جس کے اتمام کا عقیدہ کی  
 وجہ سے مستحق تھا تو یہی امر کی چیز کی وجہ سے اس کا نام نہیں  
 ہے۔ (۲)

ہمارے مکاتیب کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: ان کے شہر کا اتفاق ہے۔

ثانیہ کا وہ قول یہ ہے کہ ٹرپے عضو تاسل کے بجائے دوسرے عضو سے زائل کرے تو تاوان دے گا (۳)۔

ماتلہ نے کہا: اُرشوہ نے اپنی بیوی کی بکارت چٹی انگلی سے  
تقدار اہل بری تو اس پر نااہل (خلوتِ محض)، جب ہوگا حس کی  
تعمین کا منہ کرے گا، اور انگلی سے بکارت زائل کرنا حرام ہے، ایسے  
عمل پر شوہر لیٹا، عیب لی جائے گی (۱۴)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”نکاح“ اور ”وہیت“ میں ملے گی۔

(۱) ماشیہ ابن ماجہ ج ۱ / ۲۳۱۔

(۲) کشاورز متاهله / ۱۳۰۰

(۳) شرح المصابیح ۱۴۲-۱۴۳.

(۳) حاشیہ المصنفی ۳۷۷-۳۷۸ طبع دار الفکر، بیروت، لبنان، ۱۳۹۳ھ



## بلاغ

خيار حاصل نہیں ہوگا (۱)۔

تفصیل اصطلاح "نکاح"، "صدق"، "شرط" میں دیکھی جائے۔

مہر کی رقم واپس لے گا۔

گر نکاح کی وجہ سے شہہ ہوئی ہے تو لٹا دی جائے لیکن خواہ پ کو علم نہ ہو (۲)۔

تفصیل اصطلاح "نکاح"، "صدق" اور "عیب" میں دیکھی جائے۔

## بلاغ

بلاغ "تبلغ"۔

ثامنیہ نے کہا: اپنی بکارت کے دعویٰ میں بغیر یمن عورت کی تصدیق کی جائے گی کسی طرح کی بابت کے دعویٰ میں بھی۔ والا یہ کہ وہ عقد نکاح کے بعد دعویٰ کرے کہ وہ نکاح سے قبل شہہ تھی تو یہی صورت میں اس سے لازماً قسم لی جائے گی خطیب شریفی کہتے ہیں: اس صورت میں ولی سے قسم لے کر تصدیق کی جائے گی تاکہ عقد کا ثبوت لازم نہ آئے، اور عورت سے زوال بکارت کا سبب نہیں پوچھا جائے گا۔

گروہی سے عقد سے پہلے اس کے باکرہ ہونے کا بیہوش کر دیا تاکہ اس پر حق باہر حاصل ہو تو یہ بیہوش کر دیا جائے گا، اور اگر عورت سے تو عقد کے بعد بیہوش کر دیا کہ عقد سے قبل اس کی بکارت زائل ہوئی تھی تو عقد باطل نہیں ہوگا (۳)۔

مناہد نے کہا: جس سے کسی عورت سے اس شرط نامی کی ہو کہ وہ کنہی رہے اور دخول کے بعد دعویٰ کرے کہ اس نے اس کو شہہ پایا اور وہ انکار کرے تو اس کی بھی کے بعد عدم بکارت کے سلسلہ میں اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ یہاں بیہوشی سے ہے جو محمی رزقی میں ابھد محض شہہ کے دعویٰ پر اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔

گروہی کا بل خاتون کو بھی دے کہ وہ عورت دخول سے پہلے شہہ تھی تو اس کا قول قبول کیا جائے گا، اور شہہ کو خیار حاصل ہوگا، ورنہ



(۱) حاشیہ درموسل علی مشرح الکبیر ۴/۲۸۳، ۲۸۶ طبع دار الفکر۔

(۲) حاشیہ القیمو علی منہاج النکحین ۳/۲۳۳ طبع مکتبۃ المدینہ مصر۔

(۱) مطالب ولی امی ۵/۱۳۱ طبع المکتبۃ المدینہ دمشق۔

بعض متنباء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا<sup>(۱)</sup>، اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ب- تذکرہ ذبح سے متعلق احکام:

۳- حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ متعلق میں کتب کے دور میں مذبح کی حیثیت متعینہ رکوں کے ساتھ بلعوم کا کافی بھی ضروری ہے یہ نہیں ہیں؛ بلعوم یعنی سانس کی مانی، وہیں یعنی راس کی اونٹوں یا بکری کی رگیں جن کے درمیان حلقوم اور مری ہوتے ہیں، وہیں سے ہی جسم کی نثر رگیں نکلتی ہیں، اور وہ دونوں دماغ سے ملتی ہیں، ان کے ساتھ مری (بلعوم) کا کاٹنا بھی ضروری ہے۔

جہاں تک مالکیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے بلعوم کاٹنے کی شرط نہیں لگائی ہے، بلکہ انہوں نے پورے حلقوم اور پورے وہیں کے کاٹنے کی شرط لگائی ہے<sup>(۲)</sup>۔

ذبح میں کس قدر کاٹنا کافی ہو سکتا ہے، اس مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا دہلی، کراچی، دہلی ہے:

حنفیہ کا مذہب ہے کہ اگر ذابح نے تمام رگیں مکمل کاٹ دیں تو کھانا حلال رہے گا، اس لئے کہ ذبح پائیہ، بیک حکم اس صورت میں ہے جب کوئی یقین رکھے کہ وہی جا میں، امام ابو یوسف کہتے ہیں: حلقوم اور مری کو اور وہیں میں سے ایک رگ کا کافی ضروری ہے، امام محمد کہتے ہیں: رگ کا ذبح نہ کئے کا اعتبار ہوگا، قدوری نے

(۱) الاختیار فی شرح الفقار، ۱۳۱، ۱۳۳ طبع دار المعرفہ، بیروت، شرح الکبیر، جامعہ اسلامیہ، ۵۲۳، ۵۲۴، المہذب، ۸۹، ۹۰، نیل المصاب بشرح دیکل الطائف، ۹۹، ۱۰۰ طبع مکتبہ

(۲) رد المحتار علی الفقار، ۱۸۶، ۱۸۷، اختصار شرح الفقار، ۳۳، ۳۴، ۳۵، طبع مصطفیٰ لکچری، ۱۹۳۶، المہذب، ۵۹، ۶۰، نیل المصاب بشرح دیکل الطائف، ۹۹، ۱۰۰، المشرع الکبیر، ۹۹، ۱۰۰، رد المحتار علی شرح دیکل الطائف، ۳۳، ۳۴، ۳۵، طبع مکتبہ اسلامی، نیل المصاب بشرح دیکل الطائف، ۹۹، ۱۰۰، طبع مکتبہ

## بلعوم

تعریف:

۱- بلعوم لغت اور اصطلاح میں کھانے اور پینے کی مانی، اور حلق میں نکلنے کے مقام کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

بلعوم سے متعلق احکام:

بلعوم۔ اس اعتبار سے وہ منہ کے آخری حصہ (یعنی بلی) اور معدہ کے درمیان کھانے پینے کی مانی کا نام ہے۔ اس سے کچھ احکام متعلق ہیں، کچھ احکام روزہ ٹوٹنے سے متعلق ہیں، کچھ احکام کا تعلق ذبح اور اس میں قطع بلعوم سے ہے، اور کچھ احکام کا تعلق بلعوم پر جنایت و زیادت اور اس پر وہیت سے ہے۔

نہ۔ روزہ و ریس کو توڑنے سے متعلق احکام:

۲- عقبہ کا اتفاق ہے کہ روزہ کے دن بلعوم (حلق) کے اندر جو بھی کھانا پانی یا دوا داخل ہو وہ روزہ کو توڑ دیتی ہے، اس کی تفصیلات اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جائیں۔

گرتی کرنے کی کوشش کرے اور قی بلعوم سے آگے بڑھ جائے تو

(۱) المصباح لمیر، بحار الصحاح، لسان العرب، العرب فی ترتیب العرب، المشرع الکبیر، ۹۹، ۱۰۰، المصباح، ۵۹، ۶۰، رد المحتار علی الفقار، ۱۸۶، ۱۸۷، رد المحتار علی شرح دیکل الطائف، ۹۹، ۱۰۰، المشرع الکبیر، ۹۹، ۱۰۰، رد المحتار علی شرح دیکل الطائف، ۳۳، ۳۴، ۳۵، طبع مکتبہ اسلامی، نیل المصاب بشرح دیکل الطائف، ۹۹، ۱۰۰، طبع مکتبہ



### ج- جنایت سے متعلق احکام:

۳۔ فناء کا افاق ہے کسرا، رچ و کے حذر و حصوں میں ہونے والے زخموں کی انہیں میں ہے فناء، رفیع جہ فناء۔

شائعیہ اور کتابلہ نے فرمایا: جہنم وہ زخم ہے جو دھیت یا پشت یا سر یا سینہ کے اوپری حصہ یا علق یا مثانہ کے اندر وہی حصہ تک پہنچ جائے۔ حسیہ نے کہا: اگر گردن کے ایسے مقام تک زخم پہنچ جائے کہ اس مقام تک پانی کا قطرہ پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو تو یہ جہنم ہے۔ اس لئے کہ روزہ اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے جب جو تک پہنچ جائے۔

جائزہ رقم میں دیت کا تہائی حصہ جب ہوتا ہے، سو دو بالکل  
آر پار ہو جائے تو، جائزہ کے حکم میں ہے (۱)۔ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”فی الجائزۃ ثلث الملیۃ“ (۲) (جائزہ میں دیت کا تہائی  
حصہ ہے)۔ اور حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بالکل آر پار  
ہو جانے والے جائزہ میں دیت کا فیصد یہ (۳)۔ اس نے  
جائزہ آر پار ہو جائے تو، جائزہ ہو جاتے ہیں، یہ حصہ، ثانیہ اور  
متاخر کے رکھ رکھا ہے۔

مالیہ کہتے ہیں: جانے ہیٹ اور پشت کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے  
 اور اس میں خمسہ بیت کا تہائی واجب ہے۔ اگر وہ آپار ہو جائے تو دو

امام محمد کا قول امام ابو یوسف کے ساتھ نقل کیا ہے، رُشٰی نے امام ابو حنیفہ کے قول: ”ان رکوع کا اشْرَکٹ جاے تو حائل ہوگا“ کو امام محمد کے قول کے مفہوم پر محمول کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ بھی تین رکوع کا کٹ جانا کافی ہوگا۔

شافعیہ کے نزدیک حلقوم، مرئی، ریحین کا ہانا، تحب ہے، اس لئے کہ اس میں روح جلد نکل جاتی ہے اور بیجہ کے لئے آرام، د ہے، اگر حلقوم، مرئی کے کانٹے پر کتسا، رے تو بھی مانی ہے۔ اس لئے کہ حلقوم سانس کی مانی ہے اور مرئی کھانے کی مانی ہے۔ اور ان دونوں کے کٹ جانے کے بعد روح باقی نہیں رہتی (۱)۔

مالکیہ نے مکمل حلقوم، اور یہ وہ مالی ہے جس سے سانس گذرتی ہے۔ ہر مکمل دھین دانت کی شرط مانی ہے۔ مرنے کے لئے کی شرط نہیں ہے۔ (۴)

حنا بد نے مطلقہ مری کھنے کی شرط رکھنی ہے اور میں مریوں میں سے بعض حصہ کا کٹ جانا کافی قرار دیا ہے۔ مریوں کو بالکل جدا کر دینے کی شرط نہیں رکھی ہے، اس لئے کہ ایسی صورت میں محل وقوع میں سے حصہ کا کٹنا پایا جاتا ہے جس کے ساتھ رحم کی باقی نہیں رہتی۔ حنا بد نے جین کا نئے کی بھی شرط رکھنی ہے، ورنہ یہ بے ایک قول یہ ذکر کیا ہے کہ چار رکوں میں سے تین کا کاٹنا کافی ہے، اور کہا: یہ رائے زیادہ قوی ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص مطلقہ اور جین کو کاٹے میں شرم کی بھری ہوئی ہری کے ”پہ سے اس کا یا حکم ہے؟ کہہ: اس میں اختلاف ہے، صحیح قول یہ ہے کہ ایسا جانور حال ہے (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح ”تذکیہ“ دیکھی جائے۔

(۱) اختیار شرح الحقاہ ۳۲/۵ طبع دہلوی عرف بدائع مصانع فی ترتیب  
المشرع ۳۹۶، محکمہ فتح القدیر ۸۱۳/۸، المہذب فی فقہ الامام  
ابن قدامی ۲۰۰-۲۰۱، مدارج النبیل فی شرح بدیع ۳۵۳-۳۵۴ طبع  
مکتب الاسلامی، نیل المآب بشرح نیل الغالب ۳۵۴ طبع القدح۔

(۲) حدیث: ”کُلُّی الْجَاهِلَةُ نَاسٌ“۔ نو اس ابی شیر (۹۰۰ ص ۲۰۲ طبع کردہ الدار الاسلامیہ نجی) نے مرسل روایت کیا ہے اس کے دیگر طرق ہیں جن سے یقوی ہو جاتی ہے (مصنف ابویہ اللیثی ۳۵۵ ص ۳ طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۳) حضرت ابو بکر کے ارشاد کو عبد الرزاق ۷۱۰ ص ۶۹ طبع مجلس اعلیٰ میں روایت کیا ہے۔

(۱) الاضحية وشرح الحقار ۳۳/ ۳۳۲، الطبعة ۱/ ۲۵۹.

(۳) مشرح الكبير ۳/۱۱۱ -

(۳) مدار اسبیل فی شرح الدلیل ج ۲۲ ص ۲۲۳ المکتب الاسلامی، تہران

ما رتب بشر حدیث لیل القالب ۱۵۹ طبع قحطی

جائزہ ہوں گے (۱)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح ”جنایات“ اور ”ذات“ دیکھی جائے۔

## بلوغ

## بلغم

تعریف:

۱- بلوغ لغت میں بچہ کو کہتے ہیں کہ جب تا ہے: ”بلغ الشيء يسمع بلوغاً وبلاغاً“ دیکھی جائے۔

دیکھئے ”تخمة“۔

”بلغ الصبی“ کا مطلب ہے کہ بچہ بلوغ ہو گیا اور حرام شرت کی پابندی کا وقت پایا، اسی طرح ہے: ”بلغت الفتاة“ بڑکی بلوغ ہوئی (۱)۔

اصطلاح میں انسان کے بچپن کی حد ختم ہوجانا کہ وہ شرعی احکام کا تکلف قرار پائے، بلوغ ہے، یا بچہ کے مدد کی قوت کا پیدا ہوجانا جس سے وہ بچپن کی حالت سے نکل کر، مہری حالت میں پہنچ جائے (۲)۔

متعلقہ الفاظ:

الف - کبر:

۲- کبر اور صغر دونوں نسبی الفاظ ہیں، ایک مہری مہری کی نسبت کبھی کبھی مہری ہوتی ہے اور کسی اور کی بہ نسبت، وہ صغیر چھوٹی ہے، میں مقیم، کبر مہری کو دو معنوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

۱- انسان اور عمر کے مرحلہ سے گذر کر ضعف و پیری کے مقام

(۱) لسان العرب لکھنؤ، المصباح لکھنؤ: ۵، ”بلغ“، رد المحتار علی الدر المنثور، ۵/۱۵۷۔

(۲) شرح المرقاۃ فی ۲۹۰/۵، المشرح المصنف علی اقرب المسالك، ۱۳۳/۵ طبع

دار المطابع مصر۔

المشرح الکبیر ۳۷۰/۲۷، شرح المرقاۃ فی عل مختصر فلیل ۳۵۳/۳۵۔

## بلوغ ۳-۶

تک پہنچ جائے (۱)۔

شارف نے ان دونوں میں فرق کیا ہے، ”رکبا“ کا لفظ اچھے خواب کے لئے استعمال کیا ہے، اور ”علم“ کا لفظ اس کے برعکس کے لئے مخصوص کیا ہے۔

دوم: بچپن کی حد سے نکل کر جو اپنی کے مرحلہ میں داخل ہوا مراد لیا جائے، تو یہ اصطلاحی بلوغ کے مفہوم میں ہوگا۔

پھر احتلام اور علم کا استعمال اس سے خاص معنی میں کیا گیا، یعنی خود بیدار شخص کا یہ یکتا کہ وہ جمائ کر رہا ہے خود اس کے ساتھ نزال ہو یا نہ ہو۔

ب- وراک:

۳- وراک لغت میں لفظ ”ادرک“ کا مصدر ہے، ”ادرک الصبی والفتاة“ اس وقت کہتے ہیں جب لڑکا اور لڑکی مانع ہو جائیں، لغت میں وراک مطلق بول ”عل مانا“ لیتے ہیں، کہا جاتا ہے: ”مشیت حتی ادرکتہ“ (میں چلا یہاں تک کہ اس سے جا ملا)، اس لفظ سے حیوان اور پہلوں میں بلوغ بھی مراد لیا جاتا ہے، جیسا کہ یہ لفظ روایت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”ادرکتہ ببصری“ میں نے اسے دیکھ لیا۔

یہ اس لفظ کا استعمال بلوغ کے معنی میں آیا ہے۔ اس طرح علم، احتلام اور بلوغ اس معنی میں مترادف الفاظ قرار پاتے ہیں۔

فقہاء نے لفظ وراک کا استعمال بلوغت کو پہنچنے کے معنی میں یا ہے، اس طرح یہ لفظ اس اطلاق کی رو سے ”بلوغ“ کے مساوی ہو جاتا ہے۔

۵- مردت قریب المدة یوشونہ کو کہتے ہیں، ”راہق العدم والفتاة“ کا مطلب ہوا ”لڑکی“ لڑکا بلوغ کے قریب پہنچ گئے لیکن ابھی بالغ نہیں ہوئے۔

بعض فقہاء لفظ وراک مطلق بول کر چلتی کا وقت آنا مراد لیتے ہیں (۲)۔

اس لفظ کا اصطلاحی معنی بھی وہی ہے جو لغوی معنی ہے۔ اس طرح مردت اور بلوغ، متنفس، الفاظ قرار پائے (۱)۔

۶- أشد:

۶- أشد لغت میں تجربہ، علم کے مقام تک انسان کے سے پہنچنے کو کہتے ہیں، ”أشد“ ایسا مرحلہ ہے جو بچپن کی حد تک ہونے کے بعد شرف ہوتا ہے، یعنی انسان کا مردوں کے مقام تک پہنچنے سے لے کر چالیس سال کی عمر تک، کبھی لفظ ”شد“ کا اطلاق وراک اور بلوغ پر ہوتا ہے، اور کہا گیا ہے کہ بلوغ کے ساتھ رشد و چنگی محسوس کی جائے تو

ج- صمم، احتلام:

۴- احتلام لفظ ”احتلم“ کا مصدر ہے، علم اسم مصدر ہے، لغت میں خود بیدار شخص کے خواب کو کہتے ہیں خود خواب اچھا ہو یا برا، ابدیت

(۱) القاموس المحیط، المصباح المیر، انحرافات للجر جانی، ۱۷۷، الاشارة لفظ لسان، مجید، ص ۱۲۲۔

(۲) لسان العرب المحیط، المصباح المیر، طبع المطبع، انحرافات للجر جانی، الکتاب فی لسان العرب فی ترتیب العرب، العلم بالمعرب، ۳۲۹، طبع مجلس، حقیقۃ القاموس فی ۳۳۷، طبع مجلس۔

(۱) لسان العرب المحیط، المصباح المیر، انحرافات للجر جانی، ۱۷۷، حقیقۃ القاموس، ۳۲۱، طبع مجلس۔

## بلوغ ۷-۱۱

احتمام:

۹- اتمام مرد یا عورت سے نیدیا۔ یہ رکی میں شروع منی کے نکال کے وقت میں منی نکلنے کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup> اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَبَدَا بِلُغِ الْأَطْفَالِ مِنْكُمُ الْحَلَمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا“<sup>(۲)</sup> (اور جب تم میں سے بچوں کے لئے نکلنے کا وقت آئے تو ان سے اجازت لینا چاہئے)۔ اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”احد من کل حالہ دیہار“<sup>(۳)</sup> (ہر بالغ سے ایک دینا لو)۔

انبات:

۱۰- انبات: زیر ناف بال خضر ہونے کو کہتے ہیں، جس کے رالہ کے لئے جوڑنے وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے، کمزور و میں جو بچوں کو نکل آتے ہیں وہ ”انبات“ میں ہیں، بعض مالکیہ اور حنابلہ کے کلام میں ہم پاتے ہیں کہ انبات جب دو اوغیر مصنوعی وسائل کا استعمال کر کے نکالا جائے تو اس سے بلوغ ثابت نہیں ہوگا، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ کبھی وہ اوغیرہ کے ذریعہ انبات میں بخلت کی جاتی ہے تاکہ بالغوں کے حقوق اور ولایت حاصل کی جائے<sup>(۴)</sup>۔

انبات کو بلوغ کی علامت قرار دینے میں فقہاء کے تین مختلف اہل ہیں:

۱۱- اہل: انبات بلوغ کی علامت مطلقاً نہیں ہے، نہ اللہ کے حق میں اور نہ بندوں کے حق میں، یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور امام مالک کی

سے ”رشد“ کہیں گے۔ پس لفظ ”رشد“ بعض اصطلاحات میں بلوغ کے مساوی ہے<sup>(۱)</sup>۔

و- رشد:

۷- رشد لغت میں ”ضال“ کا عکس ہے، رشد، رشد، رشاد، ”ضال“ کی ضد میں، یعنی صحیح و چارہ پیمار، راستہ لی ہدایت پامار۔

رشد فقہ کی اصطلاح میں اکثر علماء کے نزدیک صرف مال میں صریح کو کہتے ہیں، ان میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد ہیں۔ حضرت حسن، امام شافعی اور ابن المظاہر کہتے ہیں: ین اور مال میں صریح کو کہتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

تفصیل اصطلاح ”رشد“: ولایت علی المال، میں دیکھی جائے۔ رشد کے لئے متعین عمر نہیں ہے، کبھی بلوغ سے پہلے بھی رشد آجاتا ہے، مگر یہ ثاباً اور ہے جس پر حکم نہیں ہے، کبھی بلوغ کے ساتھ یا اس کے بعد ہوتا ہے، فقہاء کے استعمال میں رشد بالغ ہوتا ہے، میں ہر بالغ رشد میں ہوتا۔

مرد، عورت، اور مختل میں بلوغ کی فطری علامتیں:

۸- بلوغ کی چند ظاہری فطری علامتیں ہیں، کچھ علامات مرد اور عورت کے درمیان مشترک ہیں، کچھ علامات صرف ہی ایک کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں، ذیل میں مشترک علامات سرلی جاتی ہیں:

(۱) لسان العرب الخیر، العرب فی ترتیب العرب الکلیات لابی البقاء تحفۃ المصنف باب حکام الملوہ ص ۲۳۵ طبع طبع فی تعمیر القری فی ۱۶/۱۹ طبع در لکب العرب

(۲) لسان العرب، العرب فی ترتیب العرب العربہ المصباح الخیر، الکلیات لابی البقاء۔ رشد، البی وشرح الکبیر ص ۱۵۴ ص ۱۶۱ نہایہ المحتاج ص ۲۶ ص ۲۵۳ شرح سنہاج طائین مع حواشی ص ۲۵۳ ص ۲۵۴

(۱) شرح سنہاج طائین ص ۱۱۲ ص ۱۱۳

(۲) سورہ نور ص ۵۹

(۳) حدیث صحیحہ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ طبع المجلد (۱) اور حکم

(۴) ص ۳۹۸ طبع درۃ المعارف احسانہ نے کی ہے، حاکم نے اس کی تصحیح کی

بعض ذہبی نے اس سے اتفاق کیا ہے

(۲) لکھنؤ علی الحج ص ۳۸ ص ۳۹ کتاب المحتاج ص ۵۳ ص ۵۴

میرے بال نکل آئے ہیں، چنانچہ لوگوں نے میرے زیر ناف کو کھولا، تو  
، یکساں بال نہیں تھے ہیں تو مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔  
جہاں تک آثار صحابہ کا تعلق ہے، تو ایک بڑی بات ہے کہ حضرت عمرؓ  
نے اپنے مال کو نکاحاً صرف اپنے لوگوں کو قتل یا جائے (ن) کے  
زیر ناف) پر استر سے چل چکے ہوں، اور نیز صرف یہی لوگوں  
سے یا جائے (ن) پر استر سے چل چکے ہوں، نیز ایک انسانی بڑ کے  
نے اپنے اشعار میں ایک خاتون کی تہیاب سزا دی تو اس بڑ کے کو  
حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا، وہاں دیکھ گیا کہ اس کے زیر ناف بال  
نہیں تھے ہیں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”اگر بال نکل آئے ہوتے  
تو میں تم پر لازماً حد جاری کرتا“ (۲)۔

۱۳- تیسرا قول: احادیث بعض صورتوں میں بلوغ کی علامت ہے اور  
بعض صورتوں میں نہیں، یہ ثنائیہ، بعض مالکیہ کا قول ہے۔  
چنانچہ ثنائیہ کی رائے ہے کہ انبات کالہ کی اولاد، جس کا  
مسلمان ہونا معلوم نہ ہو ان کے بلوغ کا حکم لگانے کا متقاضی ہے،  
مسلمان مرد و عورت کے لئے نہیں، نہت ثنائیہ کے نزدیک عمر یہ  
ارہل کے درمیان بلوغ کی علامت ہے، خود حقیقی بلوغ نہیں، ثنائیہ  
کہتے ہیں: اسی لئے اگر احکام نہ ہو اور عادل اشخاص کو ایسی دیں کہ  
اس کی عمر چند روزہ سال سے کم ہے تو محض انبات کی وجہ سے اس کے  
بلوغ کا حکم نہیں، یا جائے گا۔

فقہاء ثنائیہ نے مسلم، مرغیہ مسلم کے درمیان فرق اس سے کیا  
ہے کہ مسلم کے والدین اور اس کے مسلمان رشتہ داروں کے درمیان

(۱) عید قرنی کے قول: ”حکمت معہم یوم قریظہ“ کو ابو داؤد (۳/۵۶ طبع  
عزت عید دھاس) اور ترمذی (۳/۱۳۵ طبع انجلی) نے روایت کیا ہے  
ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے  
(۲) دونوں روایتیں کو صاحب انجلی (۵۰۹/۵۶۸) نے ذکر کیا ہے  
دیکھئے المشرع الکبیر والذہبی (۳/۲۹۳، طبع المبارکی ۵/۲۷۷)۔

ایک روایت ہے جیسا کہ المذہب کے ”باب القذف“ میں ہے، ایسا  
یہی قول اس القاسم کا ”باب القذف“ میں ہے، سو قی کہتے  
ہیں: وراہ کا ظاہر یہ ہے کہ اللہ کے حق ”راہیوں کے حق میں فرق  
نہیں“۔

۱۲- دوم: بات مطلقاً بلوغ کی علامت ہے، یہ مالکیہ و حنابلہ کا  
مسک ہے، ورمام ابو یوسف کی ایک روایت ہے جسے ابن عابدین  
اور صاحب جوم نے نقل کیا ہے، بین ابن عمرؓ نے نقل کیا ہے کہ  
مقام مالک اس شخص پر حد قائم نہیں کرتے جس کا بلوغ انبات کے  
علامہ کے ذریعہ ثابت نہ ہوا ہو، اس لئے کہ بلوغ میں شبہ اقامت حد  
سے مانع ہے۔

اس قول کے اختیار کرنے والوں نے ایک حدیث نبوی اور چند  
”فارصی“ سے استدلال کیا ہے، حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ  
حضرت سعد بن معاذ کو بنی قریظہ کے حق میں حکم فیصلہ بٹلا تو  
انہوں نے ان کے جنگجوؤں کو قتل ”راہیوں کے بچوں کو گرفتار کرے گا  
فیصلہ دیا، حکم دیا کہ ان کے زیر ناف کو کھول کر دیکھا جائے، جس کے  
بال نکل گئے ہوں وہ جنگجوؤں میں داخل ہے اور جس کے بال نہیں  
نکلے وہ بچوں میں داخل ہیں، یہ فیصلہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ ﷺ  
نے فرمایا: ”لقد حکمت فیہم بحکم اللہ من فوق سبعۃ  
ارۡقۡعۃ“ (۳) (یقیناً تم نے ان کے سلسلہ میں سات آمان کے ”پہ  
سے نازل اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے)۔

اس واقعہ کے سلسلہ میں عطیہ بن مسیب قریظی کہتے ہیں: قریظہ کے  
دن میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حکم دیا کہ مجھے دیکھا جائے کہ یا

(۱) المشرع الکبیر و ما فیہ الذہبی (۳/۲۹۳)۔  
(۲) حدیث ”لقد حکمت فیہم“ کو امام شافعی نے مختصر اصول فقہ میں  
درج کیا، مکتب اسلامی (۳/۵۶۸) میں روایت کیا ہے اس کی اصل بخاری (۱/۲۷۷)  
۵/۲۷۷ طبع انجلی) اور مسلم (۳/۲۹۳ طبع انجلی) میں ہے۔

ثانیہ نے اس کے حکم کو اس کے خزانے تک محدود رکھا ہے، و  
قریضہ کاغز تھے (تو یہ حکم کاغز ہی کے سے رکھا)۔ ابن رشد وغیرہ مالکیہ  
نے اس حکم کو اس موقع سے عام رکھا ہے یعنی احکام ظاہرہ کے مدار  
ایک نوٹ کا قیاس کرتے ہوئے اسے عام کیا ہے (۱)۔

### عورت کی مخصوص علامات بلوغ:

۱۵- عورت کے لئے دو علامات مزید اور اس سے مخصوص ہیں: ایک  
حیض کہ وہ عورت کے بلوغ کی علامت ہے، حدیث نبوی ہے: "لا  
يقبل الله صلاة حائض الا بحضار" (۲) (اللہ تعالیٰ کسی حیض والی  
(باقی) ناکوں کی نماز میں قبول نہ فرماتا)۔ (۱) (پہلے) کے ساتھ)۔

مالکیہ نے حیض کا علامت ہونا اس صورت کے ساتھ مخصوص کیا  
ہے کہ حیض کے لانے میں کوئی ذریعہ اختیار نہ کیا یا ہو، ورنہ (شر  
حیض کی سبب سے لے آیا گیا ہو) تو علامت نہیں ہوگا۔

عورت کے بلوغ کی دوسری علامت حمل ہے، اس لئے کہ اللہ  
تعالیٰ نے طریقہ یہ جاری فرمایا ہے کہ بچہ کی تخلیق مرد کے منی اور عورت  
کے مادہ مسیہ سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "الْفَرْطُ الْإِنْسَانُ  
مِنْ حَلْقٍ، حَلْقٍ مِنْ مَاءٍ دَافِي يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّبِّ  
وَالثَّرَابِ" (۳) (سو انسان کو، یمن پڑ ہے کہ دو ک چیز سے پیدا کیا  
گیا ہے، دو ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت و پسیلوں  
کے درمیان سے نکلتا ہے)، اس کے ساتھ علامت میں سے کوئی

واقفیت حاصل نہ آسکتی ہے، اور اس لئے بھی کہ مسمیہ انبات کے  
معاہدہ میں مقیم ہے، چونکہ وہ سات باتوں کے درمیان قبل از وقت  
انبات اس مقصد سے رہتا ہے کہ اس کی وابت پر سے پابندی بہت  
جائے و ولایت حاصل ہو جائے، نہ خلاف کاغز کے کہ وہ ایسی غلط  
نہیں رہتا ہے (۱)۔

۱۴- بعض مالکیہ کی رائے ہے کہ انبات کو بطور علامت قبول کرنے کا  
وہ اس سے پہلے ہے جب تک مامیہ گئے ہیں۔ چنانچہ ابن رشد  
کہتے ہیں: "وادی" وادی کے درمیان کے مامیہ فذف قطع و قتل  
میں انبات علامت ہے۔

لیکن جو امور انسان اور اللہ کے درمیان ہیں تو ان امور میں  
انبات علامت نہیں ہے، اس میں فقہاء مالکیہ کے درمیان اختلاف  
نہیں ہے۔

بعض مالکیہ - اسی قول پر اس مسئلہ کی بنیاد رکھی ہے کہ جس کے  
موئے زیر ناف نکل گئے ہیں لیکن اس کو احتلام نہیں ہوا ہے، انبات  
کے ترک و عرمات کے ارتکاب کی وجہ سے اس شخص پر ناکہ نہیں  
ہے، ورنہ وہ من میں اس پر حلق و آزادی لازم آتی ہے، ورنہ حد لازم  
آتی ہے، خواہ حاکم نے وہ چیز اس پر لازم نہ کی ہو، اس لئے کہ اس  
شخص کے موئے زیر ناف دیکھے جائیں گے، اور جیسا ظاہر ہو اس کے  
مطابق فیصد کیا جائے گا (۲)۔

۱۵- سنن رقی کی دلیل ہی حدیث ہے جوئی قریضہ سے متعلق ہے  
ذکر ہوئی ہے۔

(۱) اکلہ ۸۹۱، اہلی ۵۰۹/۲۔

(۲) حدیث لا یقبل اللہ صلاۃ حائض الا بحضار... کی روایت  
ابودود (۲۲۱/۱) طبع عزت عبود (۲۵۱/۱) و در حاکم (۲۵۱/۱) طبع دار  
طعارف احسان (۲) کی ہے حاکم نے اسے صحیح بتایا ہے بورہانی سے اس  
کی موافقت کی ہے۔

(۳) سورہ طارق ۵۔

(۱) نہایت اکتاج ۳۲۷/۳ شرح المنہج و حاشیہ لکھل ۳۳۸/۳۳۹ صاحب  
بہمی نے ورنہ طہاری میں ابن حجر نے مامیہ فذف کا قول کاغز کے سلسلہ میں  
حوصل کیا ہے وہ ہم نے ذکر کیا اور مسلمان کے سلسلہ میں ان کے قول میں  
تفاوت بتایا ہے لیکن یہ اختلاف کتب مافیہ میں نہیں ملتا۔

(۲) المدنی علی الشرح لکیر ۲۹۳۔

## بلوغ ۱۶-۱۸

آئے۔ یا ان دونوں شرم گاہوں سے منی خارج ہو تو سے بالغ قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر صرف منی سے منی خارج ہو یا صرف فرج سے حیض آئے تو بلوغ کا حکم میں لکھا جائے گا (۱)۔

۱۸- کتابہ میں سے ابن قدامہ نے اس قول پر کہ دونوں علامتوں میں سے جو پہلے ظاہر ہو جائے اس پر کفایت کیا جائے گا، استدلال اس بات سے کیا ہے کہ عورت سے مرد کی منی نکالنا محال ہے اور مرد سے حیض آنا محال ہے۔ لہذا ان دونوں میں سے کسی ایک علامت کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہوگی کہ محنت مرد ہے یا عورت، اور جب اس کا مرد یا عورت ہوا متعین ہو گیا تو لازم ہوا کہ وہ علامت بلوغ کی دلیل قرار پائے، جیسے کہ اس علامت کے ظہور سے قبل جنس کی تعیین ہو جائے (تو جنس کے مطابق علامت بلوغ کی دلیل ہوتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ وہ منی سے نکلنے والی منی ہے، یا فرج سے نکلنے والا حیض ہے۔ لہذا وہ بلوغ کی نشانی ہے جیسے کہ مرد سے نکلنے والی منی اور عورت سے نکلنے والا حیض بلوغ کی نشانی ہوتا ہے، ابن قدامہ کہتے ہیں: اور اس لئے بھی کہ جب فقہاء نے دونوں شرم گاہوں سے یک ساتھ دونوں چیزوں (منی اور حیض) کا نکالنا بلوغ کی دلیل تسلیم کیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک کا نکالنا بدرجہ اولیٰ بلوغ کی دلیل ہوگا، اس لئے کہ دونوں کا ایک ساتھ نکالنا ان دونوں میں تعارض و تضاد علامت کا متقاضی ہے، یہ نہ کہ حیض و منی کی منی کا (یک ساتھ نکلنے کا) تصور نہیں کیا جاسکتا، تو لازم ہوگا کہ منی و منی سے یک غیر محال سے نکلنے والا منی قرار پایا جائے، اور ان دونوں میں سے کوئی ایک وہ منی ہے بہ نسبت کوئی ترجیح میں رکھتا تو بیحد دونوں کی دلالت باطل ہو جائے گی، جیسے وہ بیحد جب متعارض ہو جائے تو دونوں کی دلالت ساتھ ہو جاتی ہے، لیکن اگر کسی ایک سے نکالنا بھیر کسی معارض کے پو

(۱) فتاویٰ الحج ۳۳۹ ص ۳۳۹

علامت پائی جائے تو سابقہ طریقہ پر بلوغ کا حکم لکھا جائے گا، اگر ایسی کوئی علامت نہ پائی جائے تو عمر سے بلوغ ثابت ہوگا، اس تفصیل کے مطابق جو متفقہ بحث کے مقامات پر مذکور ہے۔

۱۶- مالکیہ نے مرد و عورت کے لئے علامات بلوغ میں وہی مذکورہ علامتوں کے علاوہ غسل کا ہر وہ رہنا ماک کے سرے کا چڑا پن اور زکاموٹا پن بھی شمار کیا ہے۔

ثامعہ نے مرد کے سے سابقہ علامات کے علاوہ مونچھ کے مونچھوں زکاموٹا پن اور خلق کے کنارے کا ابھار وغیرہ بھی شمار کیا۔ اور عورت میں پستان کا ابھار بھی شمار کیا ہے (۱)۔

### محنت کی نذر کی علامات بلوغ:

۱- محنت اگر غیر مشکل ہو (جس کا مرد یا عورت کی جانب غلبہ واضح ہو) اور اسے نہ کر یا سوئٹ میں شامل یا یا ہو تو اس کی علامات بلوغ اسی جنس کے اعتبار سے ہوگی جس میں وہ شامل کیا گیا ہے۔

میں محنت مشکل ہو (یعنی مرد یا عورت کی جانب اس کے اعصاب کا غلبہ واضح نہ) تو اس کے لئے فطری علامات بلوغ وہی ہوں گی جو مردوں یا عورتوں کی علامات بلوغ میں، لہذا انزال، انبات وغیرہ مشتبہ علامات یا مخصوص علامات کی بنیاد پر اس کے بلوغ کا حکم لکھا جائے گا، اسی تفصیل کے مطابق جو پیچھے گزر چکی ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کا قول ہے، اور یہی بعض ثامعہ کا قول ہے۔

دوسرے قول جو ثامعہ کے نزدیک معتقد بھی ہے یہ ہے کہ دونوں شرم گاہوں میں علامت کا وجود ضروری ہے، لہذا اگر محنت کے عضو تاسل (منی) سے منی کا اثر ہو اور اس کی شرم گاہ (فرج) سے حیض

(۱) ابن عابدین ۵/۹۷، حامیہ الدرر ۳۳۳ ص ۳۳۳ شرح المغیر علی اقرب المسائل ۳۳۳ ص ۳۳۳ شرح المساج مع حاشیہ ۳۳۶ ص ۳۳۶ المساج ۳۳۸ ص ۳۳۸، مسی و شرح الکبیر ۳۳۳ ص ۳۳۳، ۵۱۳، ۵۱۳۔

جائے تو ضروری ہوگا کہ اس کا حکم ثابت ہو۔ اس کی علامت کے ثبوت میں فیہ و پر فیصد کیا جائے (۱)۔

۱۹- رہے حنفیہ تو جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں اس کے مطابق اس مسئلہ پر اس کی سرایت مشکوٰۃ میں نہیں ملی، لیکن علامہ ابیہ معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کا قول مالکیہ و حنبلیہ کے مطابق ہے، شرع اشباہ میں اب حکام اٹھنی کے تحت جو مذکور ہے اس کے ظاہر سے یہی واضح ہوتا ہے اس میں ہے کہ: اگر مائٹ بالغ ہو جائے، مثلاً عمر کے ذریعہ بلوغ کو پہنچ جائے، لیکن مرد و عورتوں کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کی نمار بخیر وہ پہلے کے نہیں ہوگی، اس لئے کہ ازواج و عورت کا سر بھی ستر میں شامل ہے (۲)۔

عمر کے ذریعہ بلوغ:

۲۰- شارح نے بلوغ کو ہتدائے کمال عقل کی علامت مانتا ہے، اس لئے کہ "غاکمال عقل سے واقفیت دشوار ہے تو بلوغ کو اس کے قائم مقام قرار دیا گیا۔"

عمر کے ذریعہ بلوغ تب ہوتا ہے جس سے قبل بلوغ کی کوئی علامت نہ پائی جائے، بلوغ کی عمر میں فقہاء کے درمیان اتفاق ہے۔

شافعیہ، حنبلیہ اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف و امام محمد کی رائے ہے (۳) کہ لڑکا اور لڑکی کے لئے عمر کے ذریعہ بلوغ کا معیار پندرہ قمری سال کا مکمل ہو جانا ہے، جیسا کہ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ معیار تحدیدی ہے، حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کی وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں: حد کے دن مجھے بنا علیہ کے سامنے پیش پایا، یا میری عمر اس وقت

پندرہ برس تھی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی، مجھے بالغ نہیں سمجھا، پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا، اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی تو آپ ﷺ علیہ السلام نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی، اور مجھے بالغ قرار دیا (۱)۔

امام شافعی کہتے ہیں: ابیہ سریم علیہ السلام نے متردس پہلو، اس مرد یا جن کی عمر پندرہ برس تھیں، انہیں آپ ﷺ نے بالغ تصور نہیں فرمایا، پھر یہی صحابہ جب پندرہ برس کے ہو گئے تو آپ ﷺ نے انہیں مزید مدت کی اجازت دے دی، ان صحابہ میں حضرت زید بن ثابت، حضرت رافع بن خدیج، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں (۲)۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ بلوغ اٹھارہ سال پورا ہونے پر ہوگا، ایک قول کے مطابق اٹھارہ برس میں داخل ہو جانے پر ہوگا، صاحب نے مذہب میں پانچ اقوال نقل کئے ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے اٹھارہ برس، اور کہا گیا ہے ستر برس، رسالہ کے بعض شارحین نے اضافہ کیا ہے: سولہ اور اٹیس برس، اور ابن وہب سے پندرہ برس مروی ہے (۳) حضرت ابن عمرؓ کی سابق حدیث کی وجہ سے۔

(۱) حضرت ابن عمرؓ کی خبر: "عوضت علی النبی -" کی روایت بخاری (المعجم ۶/۲۷۱ طبع استغیہ) نے کیا ہے، غزوہ احد شوال ۳ھ میں پیش آیا، اور غزوہ خندق جمادی ۵ھ میں ہو، حضرت ابن عمرؓ کے قول میری عمر پندرہ برس تھی، کی تخریج یہی تھی ہے کہ میں اس عمر میں داخل ہو گیا تھا، اور ان ہی کے قول "میری عمر پندرہ برس تھی" کی تخریج یہی تھی ہے کہ میں سے پندرہ برس مکمل کر گئے تھے، دیکھئے سئل الملام ۳۸/۳ طبع الاستقامہ ۱۳۵۷ھ۔

(۲) مفتی الکتاب ۱۶/۲، شرح المسماح مع حاشیہ التنبیہ ۲/۲۹۹-۳۰۰، انہیہ الکتاب ۱۶/۳۔

(۳) حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۳/۳۹۳، اہل المذاہب ۳/۵، مواہب الجلیل ۵/۹۵۔

(۱) انہی ۳/۵۱۱، شرح المستحی ۲/۲۹۰۔

(۲) شرح لاشہ و انظار ۵/۵۰۳ طبع المبد۔

(۳) حاشیہ بر نووی ص ۲۳۹، انہی و الشرح الکبیر ۳/۵۱۳، ۵۱۴، رد المحتار علی الدر المنثور ۵/۹۷، ۱۱۳۔



## بلوغ ۲۱-۲۲

لڑکی کے لئے بلوغ کی "دینی عمر حنفیہ" شافعیہ کے ظہر قوں اور اسی طرح حنابلہ کے نزدیک (۱) نوٹھری سال ہے، اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے، اور اس لئے کہ حدیث نبوی ہے: "اذا بلغت العجوبة تسع سنين فهي امرأة" (۲) (جب لڑکی نو سال کی ہو جائے تو وہ پوری عورت ہے)، مراد یہ ہے کہ یہی لڑکی کا حکم عورت کا ہے شافعیہ کی دوسری روایت میں نویں سال کا نصف ہے، اور ایک قول ہے کہ نویں سال میں داخل ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے (۳)۔  
حنث کے لئے بلوغ کی "دینی عمر پورے نوٹھری سال میں، اور ایک قول ہے کہ نویں سال کا نصف ہے، اور ایک قول نویں سال میں داخل ہو جانے کا ہے (۴)۔

### بلوغ کا ثبوت:

بلوغ دین، دین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

### پر باطنیہ: اقرار:

۲۲- چاروں مالک کے متماثل متفق ہیں کہ بغیر شرم حق ہو، عموماً پوشیدہ رہنے والی عورت کی حالتوں جیسے ارال، اتمام، حیض میں سے کسی کی بنیاد پر بلوغ کا قیاس کرے تو اس کا قیاس درست ہوگا، اور اس کے حق میں اور اس کے خلاف بالغوں کے احکام جاری ہوں گے،

(۱) رد المحتار ۵/۹۷، شرح منہاج اللہ میں مع حامیہ القیومی ۹۹، کشف القناع ۵/۵۳۔

(۲) حدیث "اذا بلغت العجوبة تسع سنين فهي امرأة"۔ "کوئی باقی ہے اپنی سن" (۲۲۰/۱ طبع دومرة الطارف اقصیٰ، میں منہاج حضرت عائشہ کی جانب اس قول کی نسبت کے بغیر نقل کیا ہے۔

(۳) شرح منہاج اللہ میں ۹۹، الاثنا عشر ۵/۵۳، کشف القناع ۵/۵۳۔

(۴) اقصیٰ لابن قدامہ ۱/۵۶۵، ۲/۶۱، کشف القناع ۵/۵۳۔

عام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ لڑکے کے لئے عمر کے درمیان بلوغ اٹھارہ برس ہونے پر ہے اور لڑکی کے لئے سترہ برس ہونے پر، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالنَّاسِ هِيَ اُخْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ" (۱) (اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ، اس طریق پر کہ جو ستمین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کو پہنچ جائے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "أشد" اشد برس کی عمر ہے یہ اس لفظ کے سلسلہ میں کہیں کی مختلف عمر میں سب سے کم ہے، لہذا اس سے ہی احتیاطاً لے لیا گیا، یہ تو بچہ کی اشد (عمر بوخت) ہے، بچی جلدی بالغ ہوتی ہے، لہذا اس کے لئے ایک سال کم کر دیا گیا (۲)۔

بلوغ کی دینی عمر جس سے قبل دعوائے بلوغ درست نہیں:

۲۱- شریک کے لئے بلوغ کی دینی عمر مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک پورے نوٹھری سال مکمل کر لینا ہے، شافعیہ کے ایک روایت کے مطابق نویں سال کا نصف گذر جاتا ہے، اس سے نویں سال کے "اٹھارہ برس" میں ذکر کیا ہے (۳)۔

شافعیہ کے نزدیک بلوغ کی دینی عمر بارہ سال ہے (۴)، حنابلہ کے نزدیک ہر سال ہے، اور دینی کا یہ قیاس اس وقت قبول یا جائے گا کہ طحا کا اتمام کے درمیان بالغ ہو چکا ہے جب اس کی عمر میں سال ہو جائے (۵)۔

(۱) سورہ المائدہ ۳۳۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۳۲، الاثنا عشر شرح الفقہ المصنوع ۱/۶۶، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳/۹۶۔

(۳) حامیہ الرسول علی مشرح الکبیر ۳/۴۳، شرح منہاج اللہ میں ۱/۵۰۰، ہدایہ المحتاج ۱/۵۳۰، شامہ افکار المسیح فی دین ۲/۲۳۲۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۷۔

(۵) کشف القناع ۵/۵۳۔

مافیہ نے بعض صورتوں کا استثناء یہ ہے جن میں حیثاً صنف  
لایا جائے گا، اس لئے کہ وہ حقوق میں دوسروں کے ہمت مل ہے  
جیسے کہ وہ مال غنیمت میں جنگجو کا حصہ طلب کرے (کہ اس کا یہ مطالبہ  
دوسروں کے حق پر اثر انداز ہوگا)۔

### دوسرا طریقہ ذرا بات:

۲۳- چاروں مسالک کے فقہاء نے قرا بلوغ کی صحت کے لئے  
شرط لگائی ہے کہ وہ مشوک حاست میں نہ ہو یہ امام شافعی کے الفاظ  
میں: اس کا قرا قبول کیا جائے گا جب وہ بالغ کے مشابہ ہو، مگر وہ  
مشابہ نہ ہو تو قبول نہیں کیا جائے گا، خواہ اس کا باپ اس کی تصدیق  
کرے، اور حنفیہ نے اس مفہوم کو پورا ادا کیا ہے کہ ظاہر حال اس کی  
تکلیف نہ کرتا ہو، بلکہ ایسی حالت میں ہو کہ اس جیسے شخص کو حلال  
ہو سکتا ہو، مراد یہ ہے کہ قرا کے وقت اس کی جسمانی حالت بالغوں  
کی طرح ہو، اور اس کی پہچان پر شک نہ ہوتا ہو۔

مالکیہ کے حادوثہ ماہد اسب نے اس کے قرا قبول کرنے کا مطلق  
ذریعہ نہیں مافیہ نے اس میں تفصیل کی ہے، چنانچہ کہا ہے: اگر اس  
پر شک ہو تو جنایت اور طلاق سے متعلق امور میں اس کی تصدیق کی  
جائے گی، جس شبہ کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی، اصل بچپن کی  
حالت کا تسلسل (اصحاب) مانتے ہوئے اس پر طلاق، نفع میں ہونے،  
نہیں مالی امور میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، لہذا اگر اس نے  
"بیعت نسائی" کرے، یعنی قرا کیا اس حال میں کہ وہ بالغ ہے، پھر اس کے  
باپ نے کہا کہ وہ بالغ نہیں ہے تو اس پر ضمان نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

بعض مالکیہ نے بلوغ کے سلسلہ میں دوسرے قرا قبول اس صورت

مالکیہ کے کہہ: اس کا قول بلوغ کے سلسلہ میں قبول کیا جائے گا خواہ وہ  
ہو یا نہ ہو، اور خواہ وہ وہاں ہو یا وہاں ہو، صاحب ہونے کی مثال یہ  
ہے کہ وہ بلوغ کا دعویٰ اس کے لئے کرے تاکہ اسے مال غنیمت میں حصہ  
ملے یہ وہ لوگوں کی ممانعت کرے یا نماز جمعہ میں شہری قعدہ اس  
سے پوری ہو، و مضبوط ہونے کی مثال یہ ہے کہ اس نے جنایت کی  
ہو، و بالغ نہ ہونے کا دعویٰ کرے تاکہ اپنی ذات سے حد یا قناس کو  
یہ وہ بیعت و ممانعت ضائع کر دے، پتا اس کو دہرائے، اور ایت ہی  
اس نے طلاق دی ہو اور بوقت طلاق عدم بلوغ کا دعویٰ کرے تاکہ  
اس پر طلاق لازم نہ ہو۔

قرا بلوغ کا قول اس شرط کے ساتھ ہی قبول کیا جائے گا کہ وہ  
بلوغ کی ادنیٰ عمر سے گزر چکا ہو، بلکہ اس سے قبل اس کے بلوغ کا  
بہت بھی قیاس نہیں کیا جائے گا چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بارہویں پرے  
ہونے سے قبل بچے کا قرا قبول نہیں کیا جائے گا، اور حنابلہ کے  
رہدیک ہاں برس پورے ہوئے سے پہلے اس کا قرا قبول نہیں کیا  
جائے گا، اور حنفیہ مابعدہ ہوں کے نزدیک بچے کا قرا نو برس  
پورے ہوئے سے پہلے قبول نہیں کیا جائے گا، بلوغ کا قرا سننے ہوئے  
کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسا معنی ہے جس کی اطلاع خواہ ہی شخص کے  
درمیان ہی حاصل ہو سکتی ہے، اور اس کی اطلاع کے حصول کا تکلف کرنا  
شدید پیچیدگی کا باعث ہے۔

اور اس پر بینہ کا بھی تکلف نہیں کیا جائے گا۔

مقدمہ میں جمہور کے نزدیک اسے حلف بھی نہیں لایا جائے گا،  
کیونکہ اگر وہ فی الواقع بالغ نہ ہو تو اس کی بیعت کی کوئی حیثیت نہیں  
ہوگی، اس سے کھغیر کی بیعت کا اعتبار شمار ہی نہیں ہے، اور اگر وہ بالغ  
ہو تو اس کی بیعت تحصیل حاصل ہے (ایسی شے کو حاصل کرنا ہے جو پہلے  
سے حاصل ہے)۔

(۱) ابن ماجہ ص ۵۷۷، المعجم ۱۵۱، المدخل علی شرح المکبیر ص ۴۹۳،  
شرح مع الجلیل ص ۱۶۸، نہایۃ النہای ص ۶۶۵-۶۶۷، مشکوٰۃ القصاب  
ص ۵۶۶

میں قبول کرنے کا دوازیہ ہے جب وہ دونوں انبات (۱) کے زیرِ ناف کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کریں، انبات اور اس کے علاوہ دیگر مذکورہ فطری علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ انبات کی واقعیت حاصل کرنا آسان ہے، اور نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ عقیدہ کے لڑکوں میں سے جن کے بلوغ کا شک ہو ان کے موئے زیرِ ناف کھول کر دیکھے جائیں، لیکن شرم گاہ کھولنا چونکہ اصلاً حرام ہے، اس لئے فقہاء نے کہا کہ انبات و عدم انبات کے سلسلہ میں مشکوک شخص کا قول قبول کیا جائے گا، لیکن ابن العربی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے: اس کے انبات کو دیکھا جانا چاہئے، البتہ براہِ راست نہیں بلکہ تیند کی مدد سے دیکھا جائے، مالکیہ میں سے ابن القحطانی نے ان کی تردید کی ہے، اور کہا ہے کہ اسے نہ تو براہِ راست دیکھا جائے گا اور نہ تیند کی مدد سے، اور اگر وہ انبات کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کرے تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

فقہاء کے نزدیک حکام شرعیہ کے تروہم کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۴- فقہاء کی رائے ہے کہ شارع نے واجبات اور محرمات کے احکام اور احکام کے آثار مرتب ہونے کوئی انجملہ بلوغ کی شرط سے مستکیا ہے، اور انہوں نے اس پر استدلال یہ لامل سے کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (۱) اور جب تم میں سے لڑکے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی اجازت لینا چاہئے جیسا کہ ان کے اگلے لوگ اجازت لے چکے ہیں) اس آیت

(۱) سورہ نور ۵۹۔

میں بلوغ کی وجہ سے اجازت طلب کرنے کو، جب تر رد کیا گیا۔

ب۔ ارشاد باری ہے: "وَابْتَغُوا الْيَنَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ اسْتَمْتَحْتُم مِّنْهُم رَّشِدًا قَادِلُوا لَهُم مَّا أَمَرُوا" (۲) (اور قیدوں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھ لو تو ان کے حوالہ اس کا مال کرو)، اس آیت میں بھی نکاح کی عمر تک پہنچ جانے کو قیدیم سے مالی ولایت ختم ہو جانے کا سبب قرار دیا یا بشر طیکہ: "وَرَشِدًا" (عقل و رشید والا) ہو۔

ج۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو یس بھیجے ہوئے فرمایا: "عَلِّمِي مَنْ كَلَّ حَالَهُ دِينَارًا فَوَعْدَ لَهُ مَعَاظِرًا" (۳) (ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری (یعنی کپڑا) لو)، اس میں بھی احتلام کو جزئیہ کا سبب بتایا گیا۔

د۔ ایک دلیل واقعہ بطریقہ ہے کہ جن قیدیوں کے بلوغ میں شبہ ہو ان کے بارے میں دیکھا گیا کہ اگر ان کے موئے زیرِ ناف نکل آئے تو انہیں قتل یا یا، اگر ریبات میں نکلے تو قتل میں کیا گیا، اس واقعہ میں بھی انبات کو قیدی کے قتل کے جواز کی علامت بتایا گیا۔

و۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخَمَارٍ" (۴) (اللہ تعالیٰ کسی حیض نے نے وہی عورت کی نماز بغیر پانی کے قبول نہیں کرتا)، اس میں حیض کو عورت کی نماز کے فاسد ہونے کا سبب بتایا گیا اگر وہ بغیر پانی پر راضی ہے۔

و۔ حدیث ہے کہ "عَمَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَىٰ كُلِّ مُحْتَلِمٍ" (۵) (جمعہ کے دن کا غسل ہر احتلام والے پر واجب ہے)،

(۱) سورہ نساء ۶۱۔

(۲) حدیث صحیحہ: "عَلِّمِي مَنْ كَلَّ حَالَهُ" کی تخریج (تقریباً ۹) میں گذر چکی ہے۔

(۳) حدیث صحیحہ: "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ" کی تخریج (تقریباً ۱۵) میں گذر چکی ہے۔

(۴) حدیث صحیحہ: "عَمَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ" کی روایت بخاری (۱) ص ۵۷۷ طبع

انتقادیہ اور مسلم (۲/۵۸۱ طبع المجلد) نے کی ہے۔

عام بخاری سے اس حدیث کا عموم قائم کیا ہے: ”بچوں کے بلوغ اور ان کی ولی کا بوب“، جس حجر کہتے ہیں: مقصود عموم یعنی بچوں کی کو ایسی اقیہ حکام پر قیاس سے مستفاد ہوتی ہے اس اشیئت سے کہ وجوب حکام سے متعلق ہوتا ہے (۱)۔

۲۔ حدیث ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة: عن الصغير حتى يكبر“ (۲) (تین اشخاص سے قلم اٹھایا گیا ہے، بچہ سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے)، اس حدیث میں بچپن کی حد سے نکل جانے کو سناہ کرنے پر سناہ ملنے جانے کا سبب بتایا گیا۔

مذہبات ہونے کے سلسلہ میں وہ یہ امر ان جیسے لاطل سے ثابت ہوتا ہے کہ شارح نے عموماً پابندی احکام اور لزوم احکام کو بلوغ کی شرط سے ثابت کیا ہے، پس جو بلوغ کی علامتوں میں سے کسی مایست کی وجہ سے بالغ قرار پائے وہ مکمل مرد یا مکمل عورت ہے، اور اگر عاقل ہے تو بچہ مردوں اور عورتوں کی طرح تکلف پابند احکام ہے، اس پر وہ سارے احکام لازم ہوں گے جو ان لوگوں پر ہوتے ہیں، اور اسے وہ حق ملے گا جو دوسروں کو ملتا ہے، بغض فقہاء نے اس پر اذیتا نقل کیا ہے، چنانچہ ابن المنذر نے کہل فقہاء کا اذیتا ہے کہ فرائض اور احکام حکام والے عاقل پر جب ہوں گے (۳)، ابن حجر کہتے ہیں: علماء کا اذیتا ہے کہ مردوں اور عورتوں پر احکام کی وجہ سے عبادات، حدود اور سارے احکام لازم ہوں گے (۴)۔

(۱) فتح ۲۷۶ ص ۲ طبع استنبیہ۔

(۲) حدیث: ”رفع القلم...“ کی روایت ابو داؤد (۵۵۸ ص ۳) طبع عزت عبید دھاس (اور حاکم (۵۹ ص ۲) طبع دائرة المعارف العلمانیہ) نے کی ہے حاکم کی روایت میں ”الصبي حتى يكمل“ کے الفاظ ہیں حاکم نے اس کو صحیح بتایا ہے اور بھی نے ان کی موافقت کی ہے۔

(۳) کشف القناع ص ۳۳۳

(۴) فتح ص ۲۷۵

جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے:

الف۔ جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۵۔ فرائض و اذیتا کی جائزہ دہری و حرمت کے ترک کے احکام کے لئے بلوغ شرط ہے، مابقی پر یہ وجہ نہیں ہیں، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة: عن الصغير حتى يكبر...“ جیسے نماز (۱)، روزہ (۲) اور حج کے احکام (۳)، البتہ زکاۃ میں اختلاف ہے۔

لیکن اس کے باوجود بچہ کے ولی کو چاہئے کہ اسے حرمت سے بچائے اور نماز وغیرہ کا حکم دے تاکہ وہ اس کا عادی ہو جائے، اس نے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”امروا أبناءكم بالصلاة لسبع، وامروهم عليها لعشر، وفرقوا بينهم في المضامع“ (۴) (اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دے، اس برس کی عمر میں نماز کے لئے انہیں مارو، اور ان کے سونے کے بستر علاحدہ کر دو)۔

اس کے باوجود اگر بچہ مبادات ادا کرے یا مستحبات انجام دے تو وہ اس کی جانب سے تسبیح ہوں گے اور اسے ان پر اجر ملے گا، اور قصاص اور

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۳-۲۳۵، بدائع ص ۱۸۹، حامیہ الدسوقی ص ۳۷۲ شرح الکبیر ص ۲۰۰، نہایہ المحتاج مع حاشیہ ص ۳۷۳-۳۷۴ شرح منہاج الطالبین ص ۱۲۰-۱۲۱، کشف القناع ص ۱۵۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۵، بدائع ص ۱۸۷، حامیہ الدسوقی ص ۳۷۲ شرح الکبیر ص ۵۰۹، شرح الزرقانی ۲/۲۰۸، نہایہ المحتاج ص ۱۸۰، شرح منہاج الطالبین ص ۱۲۲، کشف القناع ص ۳۰۸۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۳۱، بدائع ص ۱۲۰، ص ۶۰، مع تجلیں ص ۳۶۱، حامیہ الدسوقی ص ۵۲، نہایہ المحتاج ص ۲۳۳، شرح منہاج الطالبین ص ۸۵، کشف القناع ص ۳۷۳-۳۷۴۔

(۴) حدیث: ”امروا أبناءكم بالصلاة لسبع...“ ابن ابی داؤد (۳۳۳ ص ۳) عزت عبید دھاس) نے کی ہے اور ذوی نے مایض خصائص (ص ۱۷۱) میں اس حدیث کو حسن بتایا ہے۔



کہ تیمم باحتیجہ رہتا ہے رفع پاؤں کی نہیں رہتا۔

حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ تیمم پاؤں کی کو اس وقت تک کے رفع رویتا ہے جب پاؤں مل جائے اور اس کے استعمال کی قدرت ہو اس کا قصاص یہ ہے کہ پچھنے اور تیمم یا پھر رفع ہو تو اس پر تیمم عاود نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

دوم۔ نماز کے باب میں:

۲۹۔ بڑا بڑا ٹوٹا ہوا نماز ولاجماع واجب ہے جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوے ہوں اور اس نماز کو وہ نہیں پڑھتے ہوں حتیٰ کہ مالکیت جنہوں نے کہا ہے کہ نماز کو اس کے وقت ضروری یعنی عصر کی نماز اس کے بالکل آخری حصہ تک مؤخر کرنا حرام ہے اور اسی طرح صبح کی نماز بھی بالکل آخری وقت تک مؤخر کرنا حرام ہے، انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر وقت ضروری میں باطل ہوتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز دکرے، اور اس کے لئے پینا خیر حرام نہیں ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

۳۰۔ اگر اس نے وقت کی نماز پڑھ لی، پھر اس نماز کا وقت نکلنے سے پہلے باطل ہو تو اس نماز کا عاودہ لازم ہوگا، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ اس کے حق میں نفل ہے، کیونکہ وہ نماز اس پر واجب نہیں ہوئی تھی، لہذا پہلی نماز واجب کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، یہ واجب، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ اگر ظہر کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی نماز سے پہلے باطل ہو گیا تو اس پر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز واجب ہوگی۔

اسی طرح اگر جمعہ کی نماز پڑھ لی، پھر باطل ہو اور دوسرا جمعہ اسے

ملائے ان لوگوں کے ساتھ عاودہ جمعہ پڑھنا اس پر واجب ہے، اور اگر جمعہ فوت ہو جائے تو ظہر کی نماز میں گناہ اس سے کہ اس کا پہلا عمل خود وہ جمعہ کی نماز ہو، نفل، رفع ہو، ہے تو فرض کی طرف سے کافی نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز پڑھ لی اور وقت کے بعد باطل ہو تو اس پر عاود نہیں ہے، وہ کہتے ہیں: اس سے کہ اس نے وقت کی عاودہ کی، انرا یہ ہے اور اگر وہ درمیان نماز باطل ہو تو جو نماز وہ پڑھا رہا ہے اسے پورا کرنا لازم ہوگا، اس کا عاودہ جب نہیں ہوگا مگر عاودہ مستحب ہے<sup>(۲)</sup>۔

۳۱۔ جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوا ہے وہ نماز اس پر واجب ہوگی جیسا کہ مذکور ہوا، اسی کے ساتھ اس پر یہ بھی واجب ہوگا کہ متصل پہلے کی نماز بھی پڑھے جو وہ نماز کے ساتھ جمع کی جاتی ہے، مثلاً اگر غروب شمس سے قبل باطل ہو تو ظہر اور عصر دونوں پڑھے، اور اگر فجر سے پہلے باطل ہو تو مغرب اور عشاء دونوں پڑھے، بنی قریظہ کہتے ہیں: یہ قول عبدالرحمن بن عوف، بن عباس، طاہس، مجاہد، یحییٰ، زہری اور ربیعہ کا ہے، یہی امام مالک، امام شافعی، لیث، یحییٰ، ابو ثور اور عامر بن نعیم کا ہے، ابویہ امام مالک نے کہا: پہلی نماز اس وقت واجب ہوتی ہے جب اتنا وقت مل جائے جس میں پانچ رکعت پڑھی جاسکتی ہوں، یعنی پہلی نماز مکمل اور دوسری نماز کم سے کم ایک رکعت کا وقت مل جائے، حنابلہ کے نزدیک اگر عقیقہ تحریر کے بعد وقت مل جائے تو بھی دونوں نمازیں واجب ہوں، ثانیہ کے نزدیک ایک رکعت کا وقت پالیسے پر واجب ہوگی۔

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ مذکورہ حالت میں دوسری نماز کا وقت ہی

(۱) ابن عابدین ۱/۶، رد المحتار ۱۲۰ طبع محمد معینی، جامعۃ الدین ۱/۵۵۵،

مجموع ۲۵۳، کشف القناع ۲۶۶، المجموع للحوی ۲۲۱ طبع

لبنیر پبلشرز ۲۹۷۔

(۲) جوہر الاکلیل ۱/۳۳۳۔

(۱) شرح فتح القدیر ۲/۳۳۲، جوہر الاکلیل ۱/۶۶، کشف القناع ۱/۲۲۶۔

(۲) المجموع ۱۲۳۔

پہلی نماز کا بھی وقت ہوتا ہے، یعنی سفر وغیرہ میں ظہر کو عصر تک اور مغرب کو عشاء تک موثر رہنا ممکن ہوتا ہے، تو اس اعتبار سے عصر کا وقت ہی ظہر کا بھی وقت ہے، اور اسی طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ ہے۔ تو دوسری نماز کا وقت پانے سے گویا اس نے پہلی نماز کا بھی وقت پایا۔ اس مسئلہ میں حنفیہ، شافعی، حنبلی، حنبلی نے اختلاف کیا ہے، چنانچہ ان حضرات کی رائے ہے کہ وہ صرف وہی نماز پڑھے گا جس کے وقت میں باطل ہو جائے (۱)۔

سوم - روزہ:

۳۲- اگر بچہ نے رمضان میں رات سے روزہ رکھا پھر ان میں وہ باطل ہو گیا جب کہ وہ روزہ سے ہے تو اس پر اس روزہ کی تکمیل نہ ختم ہوا واجب ہے، اس لئے کہ جیسا کہ رٹا ثانی نے کہا: "مرآن بہت وہ اہل وجوب میں سے ہو گیا تو یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی باطل شخص نفل روزہ شروع کرے پھر اس کو تکمیل کرنے کی نذر مان لے (تو اس پر اسی روزہ کی تکمیل واجب ہوتی ہے)۔"

اگر اس نے اسی حال میں روزہ رکھا تو اس پر قضا نہیں ہے، بلکہ حنا بلہ کے نزدیک ایک قول کے مطابق اس پر قضا واجب ہوگی۔

اگر بچہ نے رات سے روزہ نہیں رکھا پھر دن میں باطل ہو گیا تو اس مسئلہ میں دو جگہوں پر فقہاء کا اختلاف ہے، ان کے بقیہ حصہ میں لکھنے سے گریز کرنا اور اس دن کے روزہ کی تسامح۔

۳۳- مساک (بقیہ حصہ ۱ میں نہ لکھا گیا) کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے:

حنبلہ و حنا بلہ کا مذہب اور یہی ثانی کا ایک قول ہے کہ ان کے بقیہ حصہ میں اس پر مساک واجب ہے، اس لئے کہ اگرچہ وہ روزہ کا

وقت نہیں پایا لیکن اس کا وقت اس نے پایا ہے۔

ان حضرات نے فرضیت رمضان کے بارے میں منسوخ کئے جانے سے پہلے فرض عاشوراء کے سلسلہ میں، روایت سے استدلال کیا ہے، جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: "من کانا صائم صائماً معطراً فلیمسک بقیۃ یومہ، ومن کانا صائم صائماً فلیتم صومہ" (۱) (تم میں سے جس نے بغیر روزہ کے صبح کی ہو وہ بقیہ ان مساک کرے اور جو روزہ سے ہو وہ پورا روزہ کرے)۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ حکم (امر) وجوب کا متنازعہ ہوتا ہے، اور یہ مہینہ کی خدمت و احترام کے لئے ہے۔

ثانی کا مذہب جو اس کے نزدیک صحیح ہے یہ ہے کہ اس حال میں مساک مستحب ہے، واجب نہیں ہے، صرف وقت کی حرمت کی وجہ سے اسوں نے مستحب قرار دیا ہے، مساک اس حال میں واجب نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ عذر یعنی بچپن کی وجہ سے وہ بے روزہ تھا، تو یہ اس مسافر کے مشابہ ہوا جو سفر سے واپس آجائے اور اس مریض کے مشابہ ہوا جو شفا پا کر ہو جائے۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ اس وقت مساک نہ واجب ہے نہ مستحب، جیسے کہ صاحب عذر کے لئے اگر عذر کی وجہ سے انھیں رہا ہو تو مساک نہ واجب ہوتا ہے اور نہ مستحب (۲)۔

۳۴- روزہ کی قضا کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے:

ثانی کا مذہب ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ قضا واجب ہے، حنا بلہ نے تفصیل کی ہے کہ جس نے بے روزہ صبح کی پھر دن میں باطل ہو تو اس پر قضا واجب ہے، اس لئے کہ اس نے وقت وجوب کا ایک

(۱) حرمۃ اللہ کان أصبح صائم۔۔۔ کی روایت بخاری (صفحہ ۴۰۰ طبع انتقادی) اور مسلم (۲/۹۸ طبع المجلد) نے کی ہے۔

(۲) شرح فتح القدیر لابن الہمام ۲/۴۸۲، جوہر الاکلیل ۱/۶۱، الدسوقی ۱/۵۱۳، نہایۃ المحتاج ۳/۱۸۳، الفی ۳/۵۴، کتاب القضا ۲/۴۰۹۔

## بلوغ ۳۵

نصاب کا مالک ہو، بین غیر حنفیہ کے نزدیک بلوغ سے قبل شروع ہونے والا سال ہی بلوغ کے بعد وراثہ ہے گا۔

غیر حنفیہ کے نزدیک بچہ اگر رشد کے ساتھ بلوغ ہو ہے تو اس پر یہ بھی لازم ہوگا کہ جب سے اس کی طبیعت میں ماں کی جگہ ہے اس کا ولی اس کی طرف سے زکاۃ نہ کا تا رہا ہو تو گزرے ہوئے تمام سالوں کی بھی زکاۃ اُترے (۱)۔

لیکن اگر لڑکا اس حال میں بلوغ ہو کہ دوسریہ ہے اور اس کے نتیجے میں اس پر حرم پابندی برقرار ہے تو حنفیہ کے نزدیک نیت شرط ہونے کی وجہ سے دوسرے سے زکاۃ اُترے گا، اس کی جانب سے ولی انجام نہیں دے گا، فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: "الایۃ قاضی صرف بقدر زکاۃ ماں اس کے پر اُترے گا تاکہ وہ سے اُترے، بین ساتھ میں ایک امین بھی جیسے گا تاکہ وہ زکاۃ کی رقم غیر مصرف میں نہ صرفی اُترے، سہیہ پر واجب شکات ہیستے اس کے رہتے، رہا کا نقد اس کے برعکس ہے، ان شکات کی "انگلی کے لئے پانچ نیت شرط میں ہے، اس سے اس کا ولی اس کی "انگلی اُترے گا (۲)۔

جہاں تک ثانویہ قائلین ہیں، تو رہی نے کہا ہے: "سہیہ بذات خود رقاۃ" نہیں اُترے گا، بین اُترے گا اس کو بابت دے دے، مستحق رقاۃ خمس کی تعیین کر دے تو اس کے سے "رکعتیں ہوگا، جیسے کہ انجلی کے لئے، دست ہے کہ سہیہ کو "انگلی کا مکمل بنائے، "اس کی جانب سے رقاۃ کی "انگلی ملی یا اس کے نامب کی موجود میں ہوئی چاہے، اس لئے کہ اگر سہیہ تھا ہوگا تو خمس ہے ماں ضابطہ کر دے یا اس کی "انگلی کا جھوٹا عرونی کرے، رہی نے اس مسئلہ پر مشکوٰۃ میں کی کہ ملی آیا رقاۃ "اُترے گا یا اس کے رشد تک موخر کرے گا (۳)۔

تہذیب و اس کی نجوم ہی یک مکمل روزہ کے بغیر مانسن ہے، بین جس نے رات سے روزہ رکھا اور صبح روزہ کی حالت میں رہا پھر بلوغ ہو، تو اس پر قضا نہیں ہے، حنا بلہ میں سے ابو الخطاب کو اس سے اختلاف ہے۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ نے اپنے صحیح قول میں کہا ہے کہ ایسے شخص پر قضا واجب نہیں ہے اس لئے کہ وہ پورا وقت نہیں پاتا، ان حضرات نے روزہ و نماز میں فرق کیا، چونکہ اس کے، ایک نماز کے وقت میں بلوغ ہونے پر روزہ واجب ہو جاتی ہے، اس لئے کہ نماز میں وجوب کا سبب اس کی "انگلی سے متصل ہلتا ہے۔ ہے لہذا اس کے حق میں اہمیت پائی گئی، بین روزہ میں وجوب کا سبب اس کی "انگلی سے اس میں اہمیت نہیں پائی گئی ہے، یہ سبب حسب نے بتائی ہے۔

معنی میں ہے کہ امام اوزاعی کی رائے یہ ہے کہ لڑکا اگر ماہ رمضان کے دوران بلوغ ہو جائے تو بلوغ کے قبل رمضان کے گزرے ہوئے دنوں کی قضا کرنی ہوگی، اگر ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو، یہ رائے عام اہل علم کی رائے کے خلاف ہے (۱)۔

چہا رم - زکاۃ:

۳۵ - بلوغ پر وجوب زکاۃ کے مسئلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے، مشہور فقہاء کے نزدیک اس پر زکاۃ واجب ہے، اس لئے کہ وجوب زکاۃ کا تعلق مال سے ہے۔

حنفیہ کے نزدیک بلوغ پر زکاۃ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ رقاۃ یک عبادت ہے جو مکلف شخص پر لازم آتی ہے "بچہ مکلف قوتوں میں شامل نہیں ہے، پس جب بچہ بلوغ ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک اس کی زکاۃ کا سال اس کے بلوغ کے وقت سے شروع ہوگا اگر وہ

(۱) ابن ماجہ ص ۳۴، مسند احمد ۶/۲۲۲، رقاۃ ص ۴۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵/۹۳، فتح القدیر و المختار ص ۱۹۸۔

(۳) نہایۃ المحتاج ص ۳۶۱۔



## بلوغ ۳۶-۳۷

مالکیہ و حنابلہ نے جہاں تک دم ان کا حکام، نیچے سے ہیں اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کرتے۔

### پنجم- حج:

۳۶- اگر صغیر حج کرے پھر بالغ ہو تو اس پر دم واجب ہوگا۔ جو اس کے حق میں حج تمام ہوگا۔ اگر بلوغ سے پہلے یا حج اس کے لئے ہائی نہیں ہوگا اس پر ترمذی و ابن الجوزی نے اجماع نقل کیا ہے۔ اس سے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "اسی اوید لی اجماع فی صدور المؤمنین عہذا، ایما مملوک حج بہ اہلہ فمات قبل ان یعتق فقد قصی حجه، وإن عتق قبل ان یموت لم یحج، وإیما غلام حج بہ اہلہ قبل ان یتوکہ فقد قصی حجه، وإن بلغ للیحج" (۱) (میں چاہتا ہوں کہ مومنین کے سینوں میں عہد کی تجدید کرے، جس غلام کو اس کے گھر والوں نے حج کر دیا اور وہ مر گیا ہو اس سے پٹہ مٹا دیا تو اس نے اپنا حج ادا کر لیا، اور اگر مرے سے پہلے مر گیا ہو تو حج کرے، اور جس بچہ کو اس کے گھر والوں نے ہوٹ سے پٹہ حج کر دیا اس نے اپنا حج پورا کر لیا، اور اگر بالغ ہو جائے تو چاہے کہ حج کر لے، اور اس لئے بھی کہ حج بدنی عبادت ہے جسے اس نے جو ب کے وقت سے پہلے انجام دیا تو وقت پر جو ب سے وہ حج بالغ نہیں ہوگا، رٹی کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ حج پوری رخصتی کا عمل ہے جو مکہ نہیں ہے، تو حالت نکاح میں اس کی ادائیگی معتبر ہوگی (۲)۔

(۱) حدیث: "ایما مملوک... کو امام شافعی (درائع لہی ۱/۲۹۰ طبع دار الفکر) اور امام طحاوی (۲/۲۵۷ طبع مطبعہ دار الفکر) نے ابن عباس پر مرفوعاً نقل کیا ہے، ابن حجر نے فتح الباری (۳/۷۰ طبع استغفر) میں سے منقول کیا ہے۔

(۲) مسمیٰ ۳/۸، ۴/۲۸، ۵/۳۳، شرح التقریر ۲/۳۳۲

۳۷- اگر مراثی لڑکا (یا مرثیہ لڑکی) اس حال میں بالغ ہو کہ وہ میقات کے اندر احرام کی حالت میں ہے، تو اگر اس کا بلوغ اس وقت ہو جب وہ میدہ عرفہ میں مقیم ہے، یا قوف عرفہ سے قبل بالغ ہو، یا قوف عرفہ کے بعد بالغ ہو، بین السویں کی عید الفطر سے پہلے لوٹ کر عرفات میں قوف کر لیا، اور مناسک حج مکمل کئے تو اس کا فریضہ حج "ابو یا"۔

امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ اس کا فریضہ حج "ابو یا" ہو جائے گا۔ اس پر دم واجب نہیں ہوگا، ورنہ اس حج کے سے احرام کی تجدید کرے گا، اس لئے کہ حضرت بن عباسؓ سے مروی ہے، کہتے ہیں: "اگر امام قوف عرفات میں تیرا ہو تو اس کا وہ حج کافی ہوگا، لیکن اگر جمع یعنی عرفہ میں آئے ہو تو حج فرض کی طرف سے یہ حج کافی نہیں ہوگا"۔ اور اس مسئلہ پر قیاس یہ ہے کہ غلام کے مدد و ہر اکوئی آئے، بالغ شخص عرفات میں احرام باندھے اور حج کے مناسک پورے کر لے تو اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا، تو اسی طرح جو لڑکا عرفہ میں بالغ ہو اس کا فرض حج ادا ہو جانا چاہیے۔

حنفی کا مسلک یہ ہے کہ اگر بلوغ کے بعد قوف عرفہ سے قبل احرام کی تجدید کر لے تو حج فرض ادا ہو جائے گا، اور اگر احرام کی تجدید نہ کرے تو فرض حج "نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کا احرام نفل منعقد ہو ہے تو یہ احرام فرض میں نہیں بد لے گا، فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: احرام اگرچہ حج کے لئے شرط ہے لیکن دو رکن کے مشابہ ہے، اس سے دم نے عبادت میں احتیاط کے بطور احرام کو شرط نہیں کیا۔

امام شافعی سے ایک روایت ہے، جیسا کہ مختصر مزی میں ہے کہ اس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، یعنی اس سے دم واجب ہوگا کہ وہ بغیر احرام میقات سے گزرنے والے ہی طرح ہے۔

امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ اس سے حج فرض دینی نہیں ہوگا، وہ

## بلوغ ۳۸-۳۹

ہوئی۔ اس لئے کہ اس کی بنیاد میں ضعف ہے لہذا قاضی و جواب  
ریوں پر موقوف رہے گا۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں: ہاں، انوں کو خیار حاصل نہیں ہوگا، جیسے  
باپ یا "ا" کے لئے ہوئے نکاح میں اختیار نہیں ہوتا ہے۔ کنواری  
لڑکی کو خیار حاصل ہو اور عقد نکاح کا اسے علم ہو تو شخص خاموشی سے  
خیار ملتے ہو جائے گا۔ "ریلوٹ" یا علم نکاح کے "شریک" تک خیار باقی  
نہیں رہے گا۔ یعنی اگر وہ بالغ ہوئی اس حال میں کہ وہ نکاح سے  
متنع ہے۔ یا بلوغ کے بعد نکاح کا علم ہوتا ہے تو بلوغ یا علم ہونے  
کے وقت فوری فسخ کرنا ضروری ہے، رتھوڑی اور بھی خاموش رہی تو  
خیار باطل ہو جائے گا، خواہ وہ مجلس (بلوغ یا علم) تہلیل نہ ہوئی ہو،  
اسی طرح مجلس بلوغ یا مجلس علم نکاح کے "شریک" بھی اختیار باقی نہیں  
رہے گا، اگر لڑکی کو مسئلہ یہ معلوم ہو کہ سے خیار بلوغ حاصل ہے یا یہ  
نہ معلوم ہو کہ یہ خیار آخر مجلس تک باقی نہیں رہے گا، اور خیار سے  
لازمی دعوئی مذ نہیں ہوگا، اس لئے کہ دارالاسلام میں جہل و لامی کا  
مذہب اختیار نہیں ہے، یہ اسے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کی ہے۔

امام محمد کہتے ہیں کہ لڑکی کا خیار اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ  
جان نہ لے لے کہ اسے خیار حاصل ہے، بالغ ہونے کے "شریک" نہ ہو،  
شیر پہلے سے ہو یا دوبارہ رہی ہو، مشورہ سے اس سے زوال کی تحقیق  
کام نہ آیا ہو، پھر بالغ ہوئی۔ ان انوں کا خیار خاموشی سے باطل نہیں  
ہوگا جب تک کہ صریح رضامندی یا دلالت رضامندی جیسے بوسہ، بیاہ،  
چھو، بھر ادا کرنا نہ پائے جائیں، یہ خیار مجلس سے اٹھ جانے سے بھی  
باطل نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کے خیار کے استعمال کی مدت پوری عمر  
ہے، لہذا جب تک رضامندی نہ پائی جائے خیار باقی رہے گا (۱)۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ج ۲ ص ۳۰۶، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱ طبع دار احیاء  
الکتاب مصری بیروت، جامع الفصولین، ۴۰۲، ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱

نصرہ کی شادی تاحی کے کو میں نزدیکی اور اس کا باپ یا ۱۰۰  
ناسق ہو تو امام ابوحنیفہ کی نظر روایت میں اسے خیار حاصل ہوگا، اور  
یہی امام محمد کا قول ہے (۱)۔

۴۰- مالکیہ کے نزدیک نصرہ کے ولی نے خود و باپ ہو یا کوئی  
اور اس کا عقد یہی شرط پر رے جو عقد میں لگائی گئی ہوں اور وہ  
شرط ایسی ہوں کہ مکلف کی جانب سے واقع ہونے پر لازم ہوتی  
ہوں، مثلاً لڑکی کے لئے یہ شرط لگائی گئی کہ اگر لڑکے کے لئے اس لڑکی کے  
رہتے ہوئے دوسری شادی کی تو اس لڑکی کو یا اس دوسری بیوی کو طلاق  
ہوگی، یہ نصرہ نے اپنا عقد نکاح خود سے شرائط پر کر لیا اور اس کے ولی  
نے ان شرائط کی اجازت دے دی پھر وہ بالغ ہوا اور بلوغ کے بعد  
ان شرائط کو پسند کرتا ہے، اور حال یہ ہو کہ اس نے بیوی سے دخول نہ  
کیا ہو، نہ بلوغ سے پہلے نہ نہ ہونے کے بعد، نہ کو حائض ہوئے،  
تو نصرہ کو اختیار ہوگا کہ یا تو نکاح کو باقی رکھ کر شرائط کی پابندی کرے یا  
شرط کی پابندی نہ کرے اور ایک طلاق دے کر نکاح فسخ کر دے،  
اور اس کی نوبت اس وقت آئے گی جب شرائط ختم کرنے پر عورت  
راضی نہ ہو، اس مسئلہ میں نصرہ کا حکم وہی ہے جو نصرہ کا ہے، تفصیل  
کتب فقہ کے باب الولایۃ میں دیکھی جائے (۲)۔

اگر نصرہ نے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا عقد نکاح کر لیا تو اس کے  
ولی کو اختیار ہوگا کہ ایک طلاق سے اس کا عقد فسخ کرے، اس لئے کہ  
یہ نکاح صحیح ہے، صرف اتنی سی بات ہے کہ نکاح لازم نہیں ہے، مالکیہ  
میں سے ابن الموار نے کہا ہے کہ اگر ولی نے بچہ کا عقد نکاح رد نہیں کیا  
جب کہ فسخ نکاح ہی مفاد و مصلحت کا تقاضا تھا، یہاں تک کہ لڑکا نہ  
ہو گیا، ورنہ ولی کی ولایت سے نکل گیا تو نکاح جائز ہو گیا، اب جو لڑکے

کو غور کا اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ نکاح کو باقی رکھے یا رد کر دے،  
اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلوغ کے بعد لڑکے کو اختیار کا حق ملے (۱)۔  
تفصیل باب "الولایۃ" میں دیکھی جائے۔

۴۱- شافعیہ اپنے ایک قول میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر نصرہ کی  
شادی اس کے باپ نے کسی عیب والی عورت سے کیا ہو تو نکاح صحیح  
ہوگا اور بالغ ہونے پر اس کو خیار حاصل ہوگا، لیکن مذہب شافعیہ یہ  
ہے کہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ نکاح پسند و خوش حالی کے  
خلاف ہے (۲)۔

اگر نصرہ کی شادی اس کے باپ نے غیر کفو میں کر دی تو صحیح قول  
کے مطابق یہ نکاح اس صورت میں درست ہے، اس لئے کہ مرد کو  
اپنے غیر کفو کو فراش بنانے میں کوئی عار نہیں ہوتا، البتہ اسے خیار  
حاصل ہوگا، ایک قول یہ ہے کہ عقد صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولایت  
مصلحت سے وابستہ ہے، اور غیر کفو میں شادی کا مصلحت کے  
خلاف ہے (۳)۔

اگر باپ یا ۱۰۰ نے نصرہ کی شادی غیر کفو میں کر دی تو بالغ ہونے  
پر نصرہ کو خیار حاصل ہوگا، اس لئے کہ یہ شادی خلاف نظر قوس کی رو  
سے صحیح واقع ہوئی ہے، اور عدم کفو کے نقص کی وجہ سے خیار ثابت  
ہوگا۔

انہر قول کے مطابق یہ شادی باطل ہے (۴)۔

۴۲- حنابلہ کے نزدیک باپ کے علاوہ کسی اور کو نصرہ کی شادی  
کرنے کا جواز نہیں ہے، پس اگر باپ نے نصرہ کی شادی کی تو اس  
صورت میں نصرہ کو خیار حاصل نہیں ہوگا، لیکن باپ کے علاوہ کسی اور

(۱) مہدۃ المدسوق علی الشرح الکبیر ۲۳۱/۲۔

(۲) نہایۃ النکاح ۲۵۵/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المیراث۔

(۳) نہایۃ النکاح ۲۵۶/۲۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲۳۹/۲۔

(۱) جامع المقبولین ۲۹۰ طبع مولیٰ المطبعۃ الامریہ۔

(۲) المدسوق علی الشرح الکبیر ۲۳۱/۲-۲۳۲، الشرح علی مختصر ظہل ۱۹۹/۳۔

نہتم۔ بلوغ کی وجہ سے ولایت ملی نفس کا ختم:

۴۳۔ خنیہ کے برابر ایک آزاد عورت پر ولایت نکاح کے تحقق سے ولایت ملی انس مکلف ہونے (یعنی بلوغ و عقل) سے ختم ہو جاتی ہے، لہذا مکلف آزاد عورت کا نکاح ولی کی رضا مندی کے بغیر درست ہے، اور اس پر طلاق و وراثت وغیرہ احکام مرتب ہوں گے۔

نکاحی لڑکی کی پرورش اس کے بالغ ہونے پر ختم ہو جائے گی جس طرح عیسائی خیرہ و غیہ و عورتیں بالغ ہوتی ہیں، اگر وہ لڑکی نو عمر ہو تو باپ اسے اپنے ساتھ رکھے گا خود اس پر نسب کا اندیشہ نہ ہو، والد مہر دے گا نہ ہو تو بیٹی اور چچا بھی رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ والدین کی جانب سے لڑکی پر اندیشہ نہ ہو، ورنہ قاضی کسی قاضی کا تعلق اعتماد عورت کو متعین کر کے یہ لڑکی اس کے پیہ و کر دیگا، اور عورت پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اچھی عمر والی ہوگئی ہو اور اس کی رائے میں عقل آگئی ہو، تو پھر وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے جب کہ اس پر اندیشہ نہ ہو، اور اگر وہ لڑکی شیبہ ہو تو والد اپنے ساتھ نہیں رکھے گا والا یہ کہ اسے اپنے نکس پر اطمینان نہ ہو تو باپ اور دادا ساتھ رکھیں گے، ان دونوں کے علاوہ ہرے لوگ نہیں جیسا کہ ابتدا میں ہے۔

لڑکے پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوں جب وہ بالغ و عاقل اور صاحب رائے ہو جائے، والا یہ کہ اس کے نکس پر اطمینان نہ ہو، وہ فساد ملامت اس پر اندیشہ ہو تو والد کو اسے چنے ساتھ رکھنے کی ولایت حاصل ہوگی تاکہ فتنہ اور عار کو دور کر سکے اور اس سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو تو اس کی تادیب کر سکے، کنواری، شیبہ اور لڑکے کے حق میں داد کے لئے بھی ایسی احکام ہیں جو باپ کے لئے اوپر مذکور ہوئے<sup>(۱)</sup>۔

مالکیہ کے نزدیک صغیر کے حق میں ولایت ملی انس اس کے

نے اس کی شادی یا تو نکاح باطل ہوگا، یا ایک روایت میں ہے کہ باپ کے علاوہ کسی ورثہ رانی شادی بھی درست ہے، اور بالغ ہونے پر صغیر کو اختیار حاصل ہوگا جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے، اور بایا ہے کہ نو برس کی عمر ہونے پر اختیار حاصل ہوگا اس سے پہلے اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اس کا اختیار باطل ہوگا، اسی طرح اگر نو سال پورے ہونے پر اس کے شوہر نے بھی لی اور اس نے اختیار استعمال نہیں کیا تو اختیار باطل ہو جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

صغیر کے ولی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کی شادی کسی معیوب خاتون سے کرے جس کے عیب کی وجہ سے نکاح رد کر دیا جاتا ہے، اسی طرح صغیرہ کے ولی کو بھی ایسے معیوب مرد سے اس کی شادی کرے کا اختیار نہیں ہے جس عیب کی وجہ سے نکاح فسخ کر دیا جاتا ہے، اس لئے کہ ولی کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے مفاد و رہائی کے مطابق کام کرے، اور ایسے نکاح میں ان دونوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے، پس اگر غیر مکلف بڑے یا بڑی کے ولی کا تعلق یہ عیب ہو، تو ہمیں سے شادی عیب کو جانتے و جانتے کر دی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولی نے ان دونوں کے لئے ایسا مقدر کیا ہے جو جائز نہیں ہے، اور اگر ولی کو علم نہ ہو کہ شوہر معیوب ہے تو مقدر صحیح ہو جائے گا، عین عیب کا علم ہونے پر مقدر کو فسخ کرنا، جب ہوگا، میں ”منتہی“ میں اس کے برعکس تحریر ہے جس سے ہم بتا رہے ہیں کہ فسخ مباح ہوگا، مبالغہ میں سے پیش نے کہا کہ نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا، اور ان دونوں کے اختیار کے لئے بلوغ کا نتیجہ کیا جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

تفصیلات باب النکاح اور ولایت میں دیکھی جائیں۔

(۱) شرح مشکوٰۃ لارادت ۱۸۵۲ طبع مکتبہ دارالمعرب مطاب ولی انس فی شرح غایۃ المستفی ۱۳۹۵ھ

(۲) ایسی ۸۹۹ھ ۵۳۶ھ مطاب ولی انس فی شرح غایۃ المستفی ۱۵۳ھ

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ج ۱ ص ۶۳، ۶۴

ہشتم۔ ۱۰ ایت علی المال:

۴۴۔ ۱۰ ایت علی المال صغیر کے عقل کے ساتھ بالغ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ خود ہو لڑکا ہو یا لڑکی، اور اس پر سے پابندی اٹھ جاتی ہے، لیکن اس کے لئے بالفاق فقہاء شرط ہے کہ وہ رشید ہو اس سے کہ فقہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَابْتَغُوا الْيُسَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ، فَإِنْ أَتَيْتُمْ فَهْمَ رَشْدًا فَادْعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ" (۱) (اور قیاموں کی جاچ کر تے رہو یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم اس میں ہوشیاری اکیلے لو تو اس کے حوالہ سے مال برہ)۔

اس مسئلہ میں اختلاف تفصیل ہے جس کے سے اب تجربہ کی جانب رجوع کیا جائے (۲)۔



۱۰ ایت علی المال سے ختم ہو جائے گی، یعنی وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائے گا۔ جب چاہے وہ جانتا ہے، لیکن اگر اس کی خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے اس پر فساد کا مدیشہ ہو یا اس کے دوست اور پیارے لڑکے ہوں اور اس سے اس کو فاسد خدق و عادت پرانی ہو تو وہ والد کے ساتھ ہی رہے گا جب تک کہ اس کے خدق سمجھے نہ ہو جائیں، اور اگر لڑکا بلوغ کے وقت پختہ عقل ہو تو جب چاہے جانتا ہے۔ یونکہ اس کی دانت کی نسبت سے پابندی ختم ہو چکی ہے، اور اگر لڑکا بالغ ہو جائے تو وہ باریا مجنون ہو تو مشہور قول کے مطابق اس سے ماں کی پرورش ساتھ ہو جائے گی۔

جب تک لڑکی کا تعلق ہے تو ماں کا حق حضانت اور ولایت علی شخص اس وقت تک دتی رہے گی جب تک اس کی ثانی نہ ہو جائے (۱) کہ شافعیہ کے نزدیک صغیر خود لڑکا ہو یا لڑکی محض بالغ ہونے سے اس پر ولایت ختم ہو جائے گی (۲)۔

مناجہ کے رہا ایک حضانت صرف بچہ یا معتود بہ ماہیت ہوتی ہے۔ عائشہ بالغ پر حضانت نہیں ہے، اگر وہ مرد ہے تو والدین سے ملحقہ رہ سکتا ہے، اور اگر عورت ہے تو وہ تنہا نہیں رہ سکتی ہے۔ اس کا باپ اسے اکیسے رہنے سے روک سکتا ہے، اس لئے کہ اسے اطمینان نہیں ہے کہ لڑکی کے پاس ایسے لوگ آئیں جو اسے بگاڑیں۔ اگر لڑکی اور اس کے خاندان کو عار لگ جائے، اور اگر اس کا باپ نہ ہو تو اس کے ولی اور خاندان والوں کو حق ہے کہ اس کو تنہا رہنے سے روک دیں (۳)۔

(۱) سورۃ نسا ۶۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۵، ۹۶، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ۸/۱۹۰-۱۹۱، حلیۃ الدعویٰ علی المشرع، المکیر ۳/۲۹۶، شرح الررکانی ۵/۲۹۳، ۲۹۴، الخرش ۵/۲۹۳، ۲۹۴، نہایۃ المحتاج ۴/۳۳۵-۳۳۶، ۵/۳۵۰-۳۵۱، شرح منہاج الطالبین ۳/۲۲۹-۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، لابن قدامین شرح المکیر ۳/۵۱۲، ۵۱۶-۵۱۷، تکریر القرضی ۵/۳۲، ۳۳، کتاب النکاح ۳/۱۱۷-۱۱۸۔

(۱) حلیۃ الدعویٰ علی المشرع، المکیر ۳/۲۹۳-۲۹۴، الخرش ۳/۲۰۷-۲۰۸، ۵/۲۹۳، شرح الررکانی ۳/۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵۔

(۲) نہایۃ المحتاج ۳/۳۳۵ اور اس کے بعد کے صفحات شرح منہاج الطالبین ۳/۳۰۰۔  
۳ بعضی ۲/۱۱۳۔

بجول کر سام پیچہ آیا تو دوپٹی نماز پر بناء (نی نماز کو مکمل) کرے گا اور تجدد ہو کر لے گا۔

اگر نمازی کو نماز میں تلپیر پھوٹ جانے میں خوب کچڑ پیدا ہو جائے تو نہ گئے دوپٹی نماز کی بناء کرے گا (یعنی نماز پوری کرے گا)۔

اگر سوناہن نے اذان کے دوران عمدہ یا سہوناہت کر لی تو بناء کرے گا اور بار بار نہیں لے گا۔

اگر خطبہ جمعہ کے دوران مسجد سے لوگ نکل جائیں پھر واپس داخل ہو جائیں تو خطبہ کو جاری رکھے گا ہواں کی موجودگی میں دے رہا تھا پھر سے شروع نہیں کرے گا۔

اسی طرح لفظ بناء کا استعمال فقہی تقادد و پرتغریع یعنی اس پر مسئلہ کی تخریج کے لئے بھی ہوتا ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- ترمیم:

۲- ترمیم عمارت کی اصلاح کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

ب- عمارۃ:

۳- عمارۃ موغنی ہے جس سے جگہ کو تباہ یا بچائے، اس لفظ کا اطلاق گھر کی تعمیر پر بھی ہوتا ہے، عمارۃ کی ضد خراب یعنی میران ہے، خراب اس جگہ کے لئے بولتے ہیں جو تباہ رہنے کے بعد دیرینہ مٹائی ہو جائے<sup>(۲)</sup>۔

ج- اصل:

۴- ”اصل“ لغت میں کسی چیز کے نچلے حصہ کو کہتے ہیں۔

(۱) اساس بناء، مادة ”بنی“۔

(۲) الصحاح، المصباح، تہذیب اللغۃ، مادة ”خریب“۔

## بناء

تعریف:

۱- ”بناء“ لغت میں ایک شئی کو دوسری شئی پر اس طرح رکھنے کو کہتے ہیں جس سے اس کو پائیدار بنا دیا جائے<sup>(۱)</sup>۔

اس کا اطلاق گھر وغیرہ کے بناء پر ہوتا ہے، اس کی ضد دم (ترسا) اور غرض (تورنا) ہے۔

لفظ ”بناء“ کا اطلاق بیوی کے ساتھ ازواجی مطلق پر بھی ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: ”بسی علی اللہ“، ”بسی بمللہ“ (اپنی زوجہ سے جرات یا)، ان دونوں میں پہلا حملہ ریا و فسق ہے اور اس سے عقد نکاح کے بعد جماع مراد ہوتا ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ مرد جب بناوی کرتا ہے تو بطن کے لئے یا خیمہ بناتا ہے اور اسے تمام ضروریات سے سروسامان دیتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

فقہاء اس لفظ کا استعمال گھر وغیرہ کے لئے کرتے ہیں، نیز عبادت میں ایسا خلل آجائے جس سے اس کی تجدید ضروری نہ ہو تو پہلی نیت سے ہی اس عبادت کو مکمل کر لیتے کے لئے بھی فقہاء اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

مستبوق (جس کی رکعت چھوٹی ہوئی ہے) نے امام کے ساتھ

(۱) الکلیات، ماده ۱۳۵۔

(۲) اساس بناء، مادة ”بنی“۔

کی تعمیر واجب ہوتی ہے، جیسے مجبور شخص کے سے گھر کی تعمیر، اگر اس میں واضح طور سے اس کا ایسا مضاف ہو کہ وہ حد میں حاصل نہ ہو سکتا ہو۔

کبھی مکان بنانا حرام ہوگا جیسے مشہد کی مسافت، لی جنگیوں میں عام راستہ پر مکان بنایا جائے یا سولہ بک کے سے بنایا جائے یا نقصان پہنچانے کی نیت سے مشہد پر وہی کی ہو بند کرنے کے سے بنایا جائے۔

کبھی کتب ہوتا ہے، جیسے مساجد، مدرس، پتھر، ورم، پتھر کے لئے تعمیر جس میں مسلمانوں کا عمومی فائدہ ہو اور کسی واجب و ممانعت کی تکمیل اس پر منحصر نہ ہو، ورنہ تو اس کی تعمیر واجب ہوگی، اس لئے کہ کسی واجب کی تکمیل جس چیز پر منحصر ہو وہ چیز بھی واجب ہو جاتی ہے۔

۱۔ کبھی مکان کی تعمیر ضرور ہوتی ہے، جیسے بحیرہ ورت، انجی، عمارتیں بنی جائیں (۱)۔

### مکان کی تعمیر کا لیمہ:

۷۔ یہ واجب ہے، جس طرح سی خوشی کے حصول یا پریشانی کے ازالہ پر یہ عیسے جاتے ہیں، "مکان کی تعمیر کے لیے کو" وکیرہ" کہتے ہیں، "اس کی تباہی کے لیے یہی طرح تاکید میں ہے (۲)۔

بعض ثانویہ نے اس لیمہ کے وجوب کا یک قول کر لیا ہے، اس لئے کہ امام شافعی نے مختلف اقسام کے عیسوں کے ورت کے بعد کہا، انجی میں سے لیمہ ہے "میں اس کے ترک کی جازت میں دیتا۔

اصطلاح میں "صل" وہ ہے جس پر دوسری چیز کی بنیاد رکھی جائے، اس کے با متعلق لفظ "نزل" ہے، نیز اس لفظ کا استعمال "رجح"، "بکمل"، "تاعدہ جو چیز یا ت کو جمع کر لے" اور اس پر جس سے کوئی چیز منقرض ہو جیسے باپ جس سے اس کی "لا، منقرض ہوتی ہے، اس سب معافی کے لئے ہوتا ہے (۱)۔

### ۵۔ عقار:

۵۔ عقار (غیر منقولہ جامد اور زمین) منقولہ کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ وہ ٹھوس ملکیت ہے جو زمین میں پائیدار ہوتی ہے (۲)۔

### جماد حکم:

#### ۱۔ بناء (بمعنی مکان بنانا)

۶۔ بناء و تعمیر اصلاً مباح ہے، خواہ وہ سات گز سے زائد ہو، جہاں تک حدیث میں وارد ممانعت کا تعلق ہے: "إذا أراد الله بعبد شراً أخصر له اللين والطين، حتى يبنى" (۳) (جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کا برا چاہتا ہے تو اس کے لئے اعٹ اور تن کو چھوڑ دیتا ہے، بنا دیتا ہے تاکہ وہ تعمیر کرے) تو علامہ منامی نے وضاحت کی ہے کہ اس ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب تفاثر کے لئے بنایا جائے، یا ضرورت سے زائد بنایا جائے (۴)۔ مکان پر بھی بقیہ پانچوں احکام مرتب ہوتے ہیں، چنانچہ کبھی مکان

(۱) الکلیت، ۱۸۵/۳، ص ۱۔

(۲) الکلیت، ۱۸۵/۳، ص ۱۔

(۳) حدیث "إذا أراد الله بعبد شراً أخصر له اللين والطين" ... "کو مرانی نے تخریج افہاء (۲۳۱/۳ طبع لکھنؤ) میں ابو ذر کی طرف حضرت عائشہ کی حدیث کے بطور منسوب کیا ہے اور اس حدیث کو جدید قرار دیا ہے۔

(۴) حاشیہ تعمیر کی ۹۵/۳، فیض التہذیب، ۲۶۳ طبع انجاریہ ورت "تخر" تھکوتی حسن کی طرح ہے۔

(۱) روحہ الطالبین، ۳۳۲/۳، حاشیہ ابن ماجہ، ۲۴۱/۵، ص ۱۔

(۲) مواہب الجلیل، ۳۳۲/۳، حاشیہ الطحاوی، ۳۳۲/۳، ص ۱۔

بعض مالکیہ نے اسے مکروہ بتایا ہے، اور بعض مالکیہ سے مرہی ہے کہ یہ لیمہ مباح ہے۔  
تفصیل اصطلاح "لیمہ" نہیں دیکھی جائے۔

بناء کے حکام:

نف۔ کیا عمارت منقولہ اشیاء میں ہے؟

۸۔ حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ عمارت منقولہ سامانوں میں سے ہے (۱)۔

بقیہ مالک میں عمارت کا شمار غیر منقولہ سامانوں میں ہے (۲)۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح "عمارت" دیکھی جائے۔

ب۔ عمارت پر قبضہ:

۹۔ بیع میں عمارت پر قبضہ اس طرح ہوگا کہ یہ ار کے لئے عمارت کو خالی کر دے، ورنہ یہ ار کو اس میں تصرف پر قدرت دے دے، جیسا کہ حنفیہ اور شافعیہ نے صراحت کی ہے، یہ فقہاء فرماتے ہیں: تصرف پر قدرت دینے کی ایک شرط یہ ہے کہ مکان کی کچھ اس کے حوالہ کر دے، بشرطیکہ ضرورت کنندہ نے عمارت کو اپنے سامان سے خالی کر دیا ہو، ورنہ کوئی شرط یا کسی رکاوٹ بھی نہ ہو، فقہاء فرماتے ہیں: اس سے کہ عمارت سے قبضہ کو مطلق رکھا، اس سے احکام ثابت کئے، میں قبضہ کی کیفیت یا نہیں، "رفعت میں قبضہ کی تعریف متعین نہیں ہے، لہذا عرف کا اعتبار کیا جائے گا،" عرف میں قبضہ کی وہ شرط ہے جو ہم سے ار کی (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح "قبضہ" دیکھی جائے۔

بیع فروخت شدہ مکان میں شفعہ:

۱۰۔ اگر زمین کے ساتھ مکان بھی مسافر ہفت یا جاریا ہو تو یہ مکان میں شفعہ جاری ہوگا بین اگر تمام مکان میں فروخت یا جائے تو اس میں شفعہ ثابت نہیں ہوگا، یہی جمہور فقہاء کا مسلک ہے۔

امام مالک اور عطاء کے نزدیک اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ مکان میں بھی شفعہ ثابت ہوگا خواہ اسے تہا فروخت یا جائے (۱)۔ دیکھئے: اصطلاح "شفعہ"۔

و۔ مباح زمینوں میں تعمیر:

۱۱۔ جمہور فقہاء کی رائے میں مباح زمین پر تعمیر جائز ہے، خود حاکم سے اجازت نہ لی ہو، صرف عمارت کی اجازت کافی ہے، ورنہ اس لئے بھی کہ یہ مباح ہے جس طرح کڑی کاٹا اور شکار کرنا مباح ہے، لیکن چونکہ بعض علماء نے اس کے سے حاکم کی اجازت ضروری قرار دی ہے، اس لئے اختلاف سے بچنے کے سے اجازت لے لینا محتاج ہے (۲)۔ یہ رائے شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ، حنفیہ میں سے امام ابو یوسف، امام محمد کی ہے۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: حاکم کی اجازت کے بغیر تعمیر جائز نہیں ہے (۳)۔ ان کی دلیل حدیث ہے: "لیس للمعمّر الا ما طاعت به نفس امارتہ" (۴) (انسان کو صرف اس چیز کا حق ہے جس پر اس

(۱) روح المعانی، ۶۹۵، البحر الرائق، ۲/۲۱۶، مشکوٰۃ، ۵/۳۱۵، ج ۲، ۲۲۸-۲۲۹۔

(۲) مشنی المحتاج، ۳/۳۶۱، مشکوٰۃ، ۵/۳۲۵۔

(۳) فتح القدیر، ۳/۳۳۔

(۴) حدیث "لیس للمعمّر الا ما طاعت به نفس امارتہ" کو طبرانی نے حضرت سہاذ سے روایت کیا ہے جیسا کہ نصب الرایۃ (۳/۲۹۰) مجمع البحس الطی (۱) میں ہے واپس نے فرمایا: اس میں ضعف ہے۔

(۱) البحر الرائق، ۲/۲۱۶، حاشیہ ابن ماجہ، ۳/۳۸۳۔

(۲) مشنی المحتاج، ۳/۳۶۱، ج ۲، ۲۲۸-۲۲۹، حاشیہ المدنی، ۳/۳۶۱۔

(۳) مشنی المحتاج، ۳/۳۶۱، حاشیہ ابن ماجہ، ۳/۳۳۳۔



کے حکم کی رضا مندی ہو۔

دیکھئے اصطلاح ”احیاء الموات“۔

۵۔ زمین کو تعمیر کے سے قبضہ میں لینا:

۱۲۔ اگر کسی شخص نے زمین کو تعمیر کے لئے قبضہ کیا اور اس میں اتنی مدت تک تعمیر نہیں کی جس مدت میں تعمیر ممکن ہے اور نہ ہی کسی اور شکل میں اس زمین کو آباد کیا تو اس زمین پر اس کا حق قبضہ ہو جائے گا۔ اس سے کہ قبضہ کرنا تعمیر کا درجہ ہے لہذا قبضہ سے تعمیر ہی قدر بڑھ کر کی جائے گی جس قدر اس کے اسباب متقاضی ہوں، بعض فقہاء کی رائے ہے کہ یہ صورت میں معتمد کو قاضی کے پاس لے جایا جائے گا۔ اور طول مدت سے اس کا حق باطل نہیں ہوگا، بعض فقہاء نے یہ مدت تین سال بتائی ہے، اس لئے کہ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے: ”قبضہ کرے و لے کے سے تین سال کے بعد حق نہیں ہے“، ثنائیہ نے اس کی صریحت کی ہے، دیگر مسالک میں کچھ اختلاف اور تفصیل ہے<sup>(۱)</sup> جس کے لئے اصطلاح ”احیاء الموات“ دیکھی جائے۔

۶۔ غصب کی ہوئی رکنی میں تعمیر:

۱۳۔ اگر کسی نے غصب شدہ زمین پر مکان بنایا اور زمین کے مالک سے مکان توڑے کا مطالبہ کیا تو مکان توڑ دیا جائے گا، اس قدر کہ کہتے ہیں: اس مسئلہ میں ہمارے علم کے مطابق فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، اس سے کہ حدیث نبویؐ ہے: ”لیس لعرق ظالم حق“<sup>(۲)</sup> (ظالم شخص کی گالی ہوئی چیز کا کوئی حق نہیں ہے)، اور اس

(۱) فتح القدیر ۵/۱۵۸، معنی المحتاج ۲/۶۷۷، روح المصابین ۵/۲۸۷۔

(۲) حدیث: ”لیس لعرق ظالم حق“ کی روایت ابو داؤد (۳/۲۵۳) طبع عزت عید (جاس) نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے کی ہے ابن حجر نے فتح الباری (۵/۱۹۵) طبع انتقیر میں اسے قویٰ بتایا ہے۔

لئے بھی کہ اس نے دوسرے کی ملکیت میں اپنی ملکیت شامل کر دی ہے جو اپنی ذات میں دوسرے کی اجازت کے بغیر قابل احترام نہیں ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس دوسرے شخص کی ملکیت کو خالی و فارغ کرے، اور اگر زمین کا مالک بغیر عوض مکان بنا چاہے تو اسے یہ حق نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

غصب کے یہاں اس صورت میں تفصیل ہے جب درخت یا مکان ایسی شے ہو جس کا مالک اس کے بنایا ہو جس کی وجہ سے بنانے والا معذور قرار پاتا ہو، ایسی صورت میں ایک جاے: ”زمین کی قیمت مکان کی قیمت سے زائد ہو تو غاصب کو مکان توڑنے کا حکم دیا جائے گا، لیکن اگر زمین کی قیمت کم ہو تو توڑنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ مکان و زمین کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرے گا، اگر مکان غصب بنایا گیا ہو تو زمین کے مالک کو اختیار ہوگا کہ یا تو مکان بنانے کا حکم دے یا ایسی عمارت کو اپنی ملکیت میں لے لے جس کے توڑے جانے کا حق ثابت ہو یا ہو<sup>(۲)</sup>۔

مدت غصب کے دوران زمین کی منفعت کے ضمانت و اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء کے لئے اصطلاح ”غصب“ دیکھی جائے۔

۷۔ کرایہ کی زمین پر تعمیر:

۱۴۔ اگر کرایہ دہنے والے کی زمین پر مکان تعمیر کر یا تو مدت کرایہ دہی ختم ہونے پر مکان بنانا اور زمین خالی کر کے مالک کو حوالہ دینا یا کرایہ پر لایا رہنا، اس لئے کہ مکان کی کوئی شے نہیں بنائی ہوئی، اور مکان باقی رہنے میں زمین کے مالک کا نقصان ہے لہذا یہ کہ زمین کا مالک اس بات پر راضی ہو کہ توڑی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو

(۱) انہی لابن قدامہ ۵/۸۹، معنی المحتاج ۲/۲۹۱۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۳۱۸۔

کر یہ روک کر دے اور مکان اپنی ملکیت میں لے لے تو صاحب مکان کی رضامندی سے وہ رہا نہ رہتا ہے، بشرطیکہ مکان توڑنے سے زمین کو نقصان نہ ہو، اور اگر مکان توڑنے سے زمین کو نقصان ہو تو مالک زمین ٹوٹی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو، اس کے مکان کا مالک بن جائے گا، اس میں مالک مکان کی رضامندی ضروری نہیں ہوگی۔

حصبہ کے نزدیک مطلق کر یہ داری، اور ایسی برائیداری جس میں توڑنے کی شرط لگائی گئی ہو، دونوں کے درمیان فرق نہیں ہے (۱)۔

مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی نے طویل مدت جیسے توڑے سال (نہ حضرات کے مطابق جو اسے درست سمجھتے ہیں) کے لئے زمین کر یہ پرلی تاکہ اس میں تعمیرات کرے اور ایسا کیا، پھر مدت پوری گذر گئی، اور مالک چاہتا ہے کہ کر یہ روک لے، اور اس کی قیمت اس کی منہدم شدہ حالت کی قیمت اسے لے کر دے تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، بلکہ اس پر وجہ ہوگا کہ اپنی زمین میں تعمیرات کو باقی رہنے دے اور آئندہ کے لئے اجرت مثل وصول کرے، تو یہ برائیداری ہی غنی زمین اس کی ملکیت ہو، کسی مصرف پر وقف ہو (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک اگر مدت اجارہ ختم ہوئے کے بعد مکان بنائے کی شرط لگائی گئی ہو تو کر یہ اور پر لایم ہوگا کہ شرط پوری کرتے ہوئے مکان بنالے، تو رے سے مکان کو بچنے والے نقصان کا تاوان زمین کے مالک پر نہیں ہوگا، اور نہ ہی زمین کو برآمد اور درست کرنے کی ذمہ داری کر یہ دار پر ہوگی، اس لئے کہ مکان توڑنے پر دونوں راضی ہوئے ہیں، اور اگر معاملہ میں کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہو

بلکہ دونوں نے معاملہ کو مطلق رہا ہو تو یہی صورت میں کر یہ روک پنا مکان ٹالنے کا حق ہوگا، یہ تکہ مکان اس کی ملکیت ہے، لہذا وہ اس کو حاصل نہ رہتا ہے، لہذا مکان توڑنے کے بعد زمین کو برآمد کرنے کی ذمہ داری ان پر ہوگی، اس لئے کہ زمین کا نقصان اس نے دھڑے کی ملکیت میں مالک کی اجازت کے بغیر پہنچا ہے، اور اگر کر یہ روک مکان توڑنے سے انکار کرے تو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا، لہذا یہ کہ مالک زمین توڑنے کے نقصان کے تاوان کی ضمانت دیتا ہو تو یہی صورت میں برائیدار کو توڑنے پر مجبور کیا جائے گا۔

جہاں تک مالک کا تعلق ہے تو اسے جس چیز میں کا اختیار ہے، یہ تو برائیدار کو مکان کی قیمت لے کر اسے اور مکان کا مالک ہو جائے، یہ مکان توڑے اور نقصان کے تاوان کا ضامن ہو، یہ مکان باقی رہنے دے اور کر یہ دار سے اجرت مثل وصول کرے، تفہیم اصطلاح "اجارہ" میں دیکھی جائے (۱)۔

ج - عاریتہ لی ہوئی زمین میں تعمیر:

۱۵ - اگر کسی نے عاریتہ کوئی زمین مکان بنانے کے لئے تو عاریتہ لی مدت ختم ہونے یا عاریتہ سے رجوع کرے کے بعد تعمیر کرنے کا اسے حق نہیں ہے، اور ایسا کرنا ہے تو اس کا بنایا ہوا مکان توڑ دیا جائے گا اور اس کا حکم غاصب کا ہوگا، اور اس پر ضروری ہوگا کہ زمین کو برآمد کرائے اور زمین کے نقصان کا ضمان لے کر دے، اس لئے کہ یہ عمل عدالت میں لیا جاتا ہے (۲)۔

اگر اس نے عاریتہ سے رجوع کئے جانے سے قبل تعمیر کی، تو اگر اس پر شرط لگائی گئی ہو کہ رجوع کے وقت بلا معاوضہ مکان توڑ دینا

(۱) فتح القدیر ۲/۸، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱،

عی اہل ہے (۱)۔

### ی۔ مساجد کی تعمیر:

۱۔ شہر میں، گاؤں اور محلوں میں حسب ضرورت مساجد کی تعمیر فرض ہے (۲)۔ اور وہ ان بڑے اعمال خیر میں سے ہے جن کی شارح نے فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فِي تَبْيُوتِ اٰدَمَ الْاَلٰهِ اَنْ يُّوَفَّعَ وَبَدَلُكَرَ فَيُحَا اَسْمَهُ﴾" (۳)۔ (۱) یہ گھر میں ہیں جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ نہیں بند یا جائے (بنایا جائے) اور ان میں اس کا نام لیا جائے، "صحیح حدیث میں ہے: "مَنْ مَسِيَ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ، يَسِي اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ" (۴) (جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے مسجد کی تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی جیسا گھر جنت میں تعمیر کرے گا)، مساجد کی تعمیر میں جو امور ملحوظ رکھے جائیں گے ان کے لئے مسجد کی اصطلاح دیکھی جائے۔

### ک۔ نجاست آمیز اینٹ سے تعمیر:

۱۸۔ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نجاست آمیز مود، شیء، سے گھر میں بنیدہ کی تعمیر نہ درست کی وجہ سے جائز ہے جس طرح نجاست کو زمین میں بطور کھاد ڈالنا نہ درست کی وجہ سے جائز ہے، اور وہی کہتے ہیں: ایسی چیز کے فروخت کرنے کی صحت پر عملی اعتبار ہے (۵)۔

(۱) ابن ماجہ ۵/۵، کتاب النکاح ۱۱/۲۔

(۲) کتاب النکاح ۲/۲۳ طبع عالم الکتاب بیروت۔

(۳) سورہ نور ۳۶۔

(۴) حدیث حسن بنی اللہ "لی روایت بخاری" (صحیح) ۵۳۴ طبع المستقیم۔

اور مسلم (۲۲۸۷ طبع المصنوع) نے بھی ہے۔

(۵) اہلبیہ ۵۵/۲، مشنی النکاح ۱۱/۲، نکتہ النکاح ۳۵۴۔

ہوگا تو شرط پر عمل کرتے ہوئے توڑنا ضروری ہوگا۔

گر توڑنے کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو مفت نہیں توڑے گا، خواہ عاریت مطلقاً ہو یا کسی وقت تک کے لئے مفید ہو، اس لئے کہ مکان قائل احترام مال ہے، لہذا ۱۱ سے مفت میں توڑا نہیں جائے گا، اس صورت میں عاریت پر دینے والے شخص کو ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا جو مطلق اجارہ کے سلسلہ میں مذکور ہوئیں، یہ تفصیل غیر حنفیہ کافی جملہ مسلک ہے (۱)۔

حنفیہ نے مطلق عاریت اور موقت (ی متعین وقت تک کے لئے) عاریت کے درمیان فرق کیا ہے، اگر عاریت موقت ہو اور مالک وقت سے قبل واپس لے لے تو توڑنے کی وجہ سے مکان کو پہنچنے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو مالک کی طرف سے دھوکا ہوا ہے، لیکن عاریت مطلق ہو تو اس صورت میں مالک پر کوئی ضمانت نہیں ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو دھوکا ہوا ہے، لہذا وہ نہیں لے لے گا، یہ مسئلہ اس کے معاملہ کے مطلق ہونے پر متبادرتے ہوئے یہاں کر یا کہ مالک اسے بدلے عرصہ تک چھوڑے ہوئے گا (۲)۔

### ط۔ موقوفہ اراضی میں تعمیر:

۱۶۔ اگر کسی نے کر یہ پر لی ہوئی وقف کی زمین میں متولی وقف کی جائزت کے بغیر تعمیر کر لی تو اس کا مکان توڑا جائے گا اور توڑنے سے زمین کو نقصان نہ پہنچتا ہو، اور وہ زمین کے ان منافع کا ضامن ہوگا جو اس کے ماتحتوں تم ہوئی ہیں، اس مسئلہ میں ایسی صراحت حنفیہ کی ہے، غیر حنفیہ کے نزدیک ہر غصب شدہ زمین کی منفعیت میں ضمانت (۱)۔

(۱) رد المحتار ۲/۳۳۳-۳۳۴، روح المعانی ۳/۳۳۸-۳۳۹، انہی ۳/۳۳۹، الدر المنثور ۳/۳۳۹۔

(۲) فتح القدیر ۶/۷۷۷، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۵۰۳، ۵۰۵۔

## ل-قبروں پر تعمیر:

۱۹- قبر کو پختہ کرنا، اور اس پر تعمیر کرنا اس صورت میں مکروہ ہے جب قبر کسی زمین میں ہو جو میت کی ملکیت رہی ہو یا نہی، آما، زمین میں ہو اور اس عمل سے فخر و مباہلات مقصود نہ ہو بین اُردو قبر کی موقوفہ قبرستان میں ہو تو تعمیر کرنا حرام ہوگا، اور تعمیر روئی نئی ہو تو اسے منہدم کر دیا جائے گا، اس لئے کہ اس عمل سے دوسرے لوگوں کو تنگی ہو جائے گی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تعمیر قبل کی یا بعد ہو یا گھر ہو یا مسجد ہو (۱)۔

قبروں پر مسجد تعمیر کرنے کی ممانعت اتنی ہے ایک متعلق طبعی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: "لعل اللہ الیہود والنصارى، اتحموا، فبور الیہدیم مساجدہ" (۲) (اللہ تعالیٰ یہود، نصاریٰ پر عنت کرے، انہوں نے اپنے یہودی قبروں کو مسجد بنالیا، اس کی تعمیل اسطرح "قبر" میں کی گئی ہے۔

## م-مشترکہ مقامات پر تعمیر:

۲۰- یہ مقامات پر مخصوص شخصی قیہ جاری نہیں ہے جن مقامات سے عام لوگوں کے حقوق متعلق ہوں جیسے عام رات، صحر، میں عید گاہ، حج کے مقامات جیسے میدان عرفات، رمزا، اللہ، اس لئے کہ اس سے لوگوں کو تنگی ہوگی، اور اس لئے بھی کہ یہ مقامات تمام مسلمانوں کے ہیں، لہذا اسی ایک کا انفرادی حق بنالیا درست نہیں ہوگا (۳)۔

## ن-حمام کی تعمیر:

۲۱- حمام احمد کی رائے ہے کہ حمام کی تعمیر مطلقاً مکروہ ہے، اور عورتوں کے لئے حمام بنانا مزید سخت مکروہ ہے، امام احمد کا قول منقول ہے کہ: جس نے عورتوں کے لئے حمام تعمیر کیا، وہ دل نہیں ہے (۱)، بقیہ عمر کے لئے ایک حمام کی تعمیر جائز ہے (۲)۔

## دوم-عمبادات میں بناء:

یہاں پر "بناء" سے مراد "بناوت" قطع ہو جانے کے بعد اسے ترمیم کرنا ہے۔

۲۲- اگر کسی نے پاکی کی حالت میں نماز کی نیت باندھی، پھر اس نے بالتعمد منہ توڑ دیا تو باعناق فقہاء اس کی نماز باطل ہو جائے گی (۳)، لیکن اس کے ارد گرد کے تعمیرات، بنحو دفعہ ٹوٹ جائے تو اس صورت میں مقابلاً اختلاف ہے۔

جنبہ کے لئے ایک اس کی مار باطل نہیں ہوگی، لہذا دود پاک ہو کر اس مار پر "بناء" (بچی ہوئی مار کی تکمیل) کرے گا، یہی امام شافعی کا قول قدیم ہے (۴)۔

مالیہ کے لئے ایک نماز میں بناء صرف وہ شخص کرے گا جس کا منہ نکلیہ پھونکنے کی وجہ سے ٹوٹا ہو (۵)۔

شافعیہ کے جدید قول میں مار باطل ہو جائے گی، بناء نہیں کی جائے گی، یہی حنبلیہ کا مسلک ہے (۶)۔

(۱) کشاف الفقہاء ص ۱۵۸۔

(۲) جوہر الاکلیل ۱/۲۵۵، الفتن ما بین ۳۲/۵۔

(۳) روحہ الطالبین ۱/۲۵۵، البدائع ۱/۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۳، جامعہ الدرس فی ۲۰۷۔

(۴) البدائع ۱/۲۲۰-۲۲۱، ۲۲۳۔

(۵) جامعہ الدرس فی ۲۰۷۔

(۶) روحہ الطالبین ۱/۲۵۰، کشاف الفقہاء ص ۲۲۱۔

(۱) مفتی اکبر ص ۳۳۳، مجمع المذاہب ص ۳۲۷۔

(۲) حدیث: "لعل اللہ الیہود..." کی روایت بخاری (فتح ۲۰۰/۳) طبع (ترغیب) اور مسلم (۱/۲۷۱ طبع المکتب) کے کی ہے۔

(۳) اسی ۵۷۶/۵، مفتی الحاج ۳/۳۶۵، البدائع ۱/۲۶۵۔

بناء ۲۳-۲۵، بناء بالزوجه، بناء فی العبادات، بنان

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”حدث“ اور ”رعاف“۔ مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، دیکھئے: اصطلاح ”طواف“۔

نماز میں بھول جانے والے کا پنے یقین پر بناء کرنا:

۲۳- اگر کوئی شخص نماز میں رعاف یا تعد یا کسی رکن کی ”انگی کے بارے میں بھول جائے تو اصل یہ ہے کہ اس نے وہ عمل نہیں کیا۔ لہذا یقین جتنی کم تعد پر بناء ریاضہ وری ہوگا<sup>(۱)</sup>، دیکھئے اصطلاح ”شک“۔

## بناء بالزوجه

دیکھئے ”ذول“۔

جموعہ کے خطبہ میں بناء:

۲۴- جموعہ کی نماز پر جسے والے گروہ میں نماز منتشر ہو جائے اور طویل اصل سے قبل وہ اس میں تو خطیب اپنے خطبہ پر بناء کرے گا (یعنی نماز جموعہ کرے کے لئے وہ بارہ خطبہ دینے کی تہارت نہیں ہوگی) (۲)، دیکھئے صراح ”خطبہ“۔

## بناء فی العبادات

طواف میں بناء:

دیکھئے ”استئناف“۔

۲۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طواف شرم یا چار فرض نماز شرم ہوئی تو وہ طواف کو ربک رجاعت کی نماز میں شامل ہو جائے گا، پھر (نماز کے بعد) پنے طواف پر بناء کرے گا (یعنی آگے طواف جاری رکھے گا)، اس لئے کہ نماز پر حسا ایک شرم عمل ہے، اس سے طواف منقطع نہیں ہوگا جس طرح معمولی عمل سے منقطع نہیں ہوتا ہے (۳)۔

## بنان

دیکھئے ”جمع“۔

گروہ نماز میں کے علاوہ ہوتا ہے چھٹے طواف پر بناء کے صحیح ہونے کے

(۱) روضۃ اللہ میں ۱۹۹۰ء، حلیۃ الرسول ۱/۵۷۵، کشاف الفتاویٰ ۱/۳۰۱۔

(۲) روضۃ اللہ میں ۱۸۸، کشاف الفتاویٰ ۲/۳۳۔

(۳) ہمیں ۱۹۵۵ء حلیۃ الطحاوی ۱/۵۸، حلیۃ الرسول ۲/۳۲، کسی الطالب

حرم ہے<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ کے نزدیک اپنے نانا کے قطرہ منی سے پیدا ہونے والی لڑکی اس کے لئے حلال ہے، اس لئے کہ قطعہ زنا قابل احترام نہیں ہے۔ لیکن اختلاف ہے جس کی خاطر ایسا نکاح مکروہ ہے<sup>(۲)</sup>۔  
تیسرے اصطلاح ”نکاح“۔

نکاح میں ولایت:

۴- فتاویٰ کا اتفاق ہے کہ باپ کو پنی کنہ ری مانوغ بنی و مانوغ پگل یا بے قہ ف بنی کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے خواہ پنی پر جبر کر کے ہو<sup>(۳)</sup>۔

مانوغ ثیبہ بنی کے نکاح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ کنہ ری مانوغ بنی کے نکاح کا جس تک تعلق ہے تو حضور کے نزدیک باپ کو اس پر اجازت حاصل ہے، حنفیہ کا اس سے اختلاف ہے، مانوغ ثیبہ (شوہر ویدہ) بنی کا نکاح باپ حیر اجہار کے لئے گاہ۔  
تفصیل ”نکاح“ و ”ولایت“ میں دیکھی جائے۔

ب- بنی کی ولایت:

۵- بنی اگر تنہا ہو تو میراث کا نصف حصہ سے ملے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا يَكُنْ لِلنِّسَاءِ وَالْحَدِثِ وَالْأَعْمٰی وَالْأَعْمٰی“<sup>(۴)</sup> (اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے نصف حصہ) ہے، اگر لڑکیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان میں تقابلی حصہ ملے گا، ارشاد ہے: ”فَلَا يَكُنْ“

(۱) اہدایہ مع فتح القدر ۲/۲۶۵، اہدایہ فی شرح مختصر طیل ۳/۳۰۳، شافعی

الفتاویٰ ۲/۵۲۔

(۲) لکھنؤ شرح الفتح ۳/۳۱۱۔

(۳) فتح القدر ۲/۳۵۰۔

(۴) سورہ نساء ۱۱۔

## بنت

تعریف:

۱- بنت اور اہلۃ کے الفاظ ”اہل“ (بیٹا) کی مؤنث ہیں۔ لہذا ”ولدہ“ دونوں (لڑکا لڑکی) کے لئے بولتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

بنت (بنی) سے تعلق نکاح و زنا میں جن میں ام مندرجہ ذیل ہیں:

سب- نکاح:

۲- بنی کا نکاح: بنی بنی سے نکاح کرنا کے لئے حرم ہے، بنی سے کیا یہ تقدیر طل ہے<sup>(۲)</sup>، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”حُرْمَتُ عَلَیْکُمْ اَمْھَانُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ“<sup>(۳)</sup> (تمہارے) پر حرم کی بنی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں)، اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

۳- زنا سے پیدا بنی سے نکاح: حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والی بنی بنی سے بھی نکاح حرام ہے، اس لئے کہ بنی (حرم) بڑھیت کا جب ہے، ”اپنے جڑ“ سے استحصاء

(۱) الصحاح، التیسر، مادہ ”اہل“، اور مادہ ”ولدہ“، المغرب، مادہ ”ولدہ“، مختار الصحاح، مادہ ”بنی“۔

(۲) فتح القدر ۳/۵۵۷، کشاف الفتاویٰ ۲/۳۸، حاشیہ الفتاویٰ ابن جریر ۱/۱۶۰۔

(۳) سورہ نساء ۳۳۔

مساءً فَوْقَ الْخَيْسِ فَمِنْ ثَمَّ مَا مَرَّكَ<sup>(۱)</sup> (اور از رو سے زائد عورتیں (عی) ہوں تو ان کے لئے وہ تہائی (حصہ) اس (مال) کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے)، یہ حکم عام صحابہ کرام کے نزدیک ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ بیٹیوں کا حکم بھی ہے جو ایک بیٹی کا ہے، اگر بیٹی کے ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو بیٹا کو وہ بیٹیوں کے برابر حصہ ملے گا اور بیٹا نہیں عصبہ بناوے گا، ارشاد ہے: "يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْوِثَاقِ"<sup>(۲)</sup> (اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ عورتوں کے حصہ کے برابر ہے)۔  
تفصیل صفحہ ۲۱ "ورث" میں دیکھئے۔

## بنت الابن

تعریف:

۱- "بنت الابن" وہ بیٹی ہے جو بیٹے کے والد سے متوفی سے نسبت رکھتی ہو، خود اس کے باپ کا سلسلہ سب (متوفی سے) کتنا ہی دور ہو، اس میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹے کے بیٹے کی بیٹی (پاپوتی) اور اس سے نیچے کی بھی آجائیں گی (۱)۔

۲- نفقہ:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ غیر شادی شدہ غریب بیٹی کا نفقہ اس کے باپ پر واجب ہے اگر وہ مالدار ہو، اگر بیٹی تو ہی مالدار ہو تو اس کے لئے نفقہ حسبِ سبب ہوگا۔  
اگر بیٹی مالدار اور غریب ہو تو اس کا نفقہ بھی بعض شرائط کے ساتھ واجب ہوگا (۳)۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح "نفقہ" دیکھی جائے۔

اجمالی حکم اور بحث کے مقامات:

بنت الابن (پوتی) کے لئے فقہ اسلامی میں مخصوص احکام ہیں، ان میں من میں سے کچھ اہم کا ذکر ہم اجمالاً کرتے ہیں:

نکاح:

۲- اپنی پوتی اور اس سے بیٹے کی پوتیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَحُرْمَتُ عَلَيكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ"<sup>(۱)</sup> (بنت سے مراد بیٹے کی بیٹی (اولاد) ہے خواہ وہ دور یا قریب ہو، اس میں بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی دونوں شامل ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس پر مہر کا جہاں ہے (۲)۔

(۱) سورہ نساء ۱۱۔

(۲) سورہ نساء ۱۱۔

(۳) فتح القدیر ۳/۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱

## بنت، ابن ۳-۴، بنت لبون، بنت مخاض

تفصیل کے لیے اصطلاح ”بکاح“ دیکھی جائے۔

۱۔ صلبی بنیاں ہوں تو عام صحیحہ نرسم کے نزدیک پوتیاں  
و ارث نہیں ہوں گی، والا یہ کہ ان پوتیوں کے ساتھ رشتہ میں ان کے  
برادر یا ان سے نیچے کوئی نرسم والا نہ ہو تو اس وقت وہ پوتیوں کو عصبہ  
بنائے گا، اور عورتوں کے برادر ایک مرد کے حساب سے حصہ  
ملے گا<sup>(۱)</sup>، تفصیل کے لیے اصطلاح ”فرعش“ دیکھی جائے۔

زکاۃ:

۳۔ حنیف اور حنابلہ کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، اس  
لئے کہ ان کے درمیان ملاک کے منافع ایک دوسرے سے جڑے  
ہیں<sup>(۱)</sup>، منافع کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا اس حالت میں جائز نہیں  
ہے جب پوتی کا نفقہ واپرہ و سب ہو<sup>(۲)</sup>۔  
مالکیہ نے پوتی کو زکاۃ دینا جائز قرار دیا ہے اس لئے کہ پوتی کا  
نفقہ اس کے واپرہ و سب نہیں ہوتا ہے<sup>(۳)</sup>۔

## بنت لبون

فرعش:

دیکھئے ”ابن لبون“۔

۴۔ پوتی کے سے میراث میں چند حالات ہیں جو اجماعاً مندرجہ ذیل  
ہیں:

الف۔ ایک پوتی کے لئے نصف ہے۔

ب۔ دو یا دو سے زائد پوتیوں کے لئے دو تہائی ہے۔

ج۔ انوں حالتوں کے لئے بیٹہ طہ ہے کہ صلبی بنیاں موجود نہ  
ہوں، صلبی بیٹیوں کی عدم موجودگی میں پوتی ان کے قائم مقام  
ہوتی ہے۔

د۔ اگر پوتیوں کے ساتھ کوئی ”الازرینہ“ ہو تو مردانہ عصبہ  
بنائے گا، اور اس وقت ایک مرد کو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔  
۵۔ ایک صلبی بیٹی کے ساتھ نہیں چھٹا حصہ ملے گا تا کہ صلبی بیٹی کا  
نصف اور پوتی کا سب (چھٹا حصہ) مل کر آٹھٹھ (دو تہائی)  
ہو جائے۔

## بنت مخاض

دیکھئے ”ابن مخاض“۔

(۱) الہدیین مع فتح القدیر ۲/۲۱۲-۲۲۲، المنی ۲/۳۷۷۔

(۲) المجموع ۲/۲۲۹، کتل علی الجہاج ۳/۳۳۳۔

(۳) المدونہ المکری ۲/۳۹۸، ۳۹۸۔

(۱) شرح السیرۃ ۲/۳۳۳۔



جسم کو توڑ کر، پیے والا ہوتا ہے، سے بے ہوش کر دینے والا نہیں ہوتا،  
پھر اس پر استدلال کرتے ہوئے بڑی نفیس گفتگو فرمائی ہے جو اس کی  
کتاب "الفرق" میں لکھی جاسکتی ہے (۱)۔

## بخ

### بھنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم:

۴- جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ اتنی مقدار میں بھنگ کا استعمال جس  
سے نشہ آجائے حرام ہے، اور بغیر عذر اس سے نشہ لینے پر تعزیر کی  
جائے گی (۲)، فقہاء کے نزدیک علاج معالجہ میں اس کا استعمال اور کسی  
ماکارہ عضو کو کاٹنے کی غرض سے از لہ عقل (بے ہوشی) کے لئے اس کا  
استعمال جائز ہے (۳)۔

حنبلہ کے نزدیک غیر علاج میں بھنگ کے استعمال اور اس سے نشہ  
آجانے پر ائمہ اربعہ کے حکم میں مختلف آراء ہیں (۴)۔

### بھنگ استعمال کرنے کی ہدایت:

۵- جس چیز کا استعمال کما حرام ہے، اور جس کے استعمال کرنے پر  
حد ثابت ہوتی ہے اس کی تعریف فقہاء کے نزدیک یہ ہے: "نشہ پیدا  
کرنے والا مشروب"۔ اس تعریف کی بنیاد پر فقہاء کا مذہب  
ہے کہ بھنگ اور اس جیسی دیگر جامہ ثیاب سے نشہ پینے والے پر حد  
جاری نہیں کی جائے گی، خود بھنگ استعمال کرنے کے وقت سیاہ، کچھا ہو  
ہو، بابت ایسے شخص کو تعزیری حد دی جائے گی (۵)۔

(۱) الفروق لعراقی ۱/۱۱۷، ۲۱۸، (فرق ۲۰)۔

(۲) الخرشنی ۱/۸۳، مفتی لکھا ج ۳/۱۸۷، تحفۃ لکھا ج ۱۶۹۔

(۳) الخرشنی ۱/۸۳، جامع مالکین ۳/۱۵۶، ابن ماجہ ۵/۲۹۳، طبع بولاق،  
مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۳/۲۳۲۔

(۴) ابن ماجہ ۵/۳۰۷، مختصر فتاویٰ البحر ۵/۳۹۹، فتح القدیر ۳/۳۰،  
۳/۸۸، ۸۸۳، ۱۶۰۔

(۵) الخرشنی ۱/۸۳، مفتی لکھا ج ۳/۱۸۷، تحفۃ لکھا ج ۱۶۹۔

### تعریف:

۱- بخ (بھنگ) (ب پر زمر کے ساتھ) لغت اور اصطلاح میں ایک  
نشہ آور پودا ہے، یہ حبش کے علاوہ ہوتا ہے اور درود میں آرام پہنچاتا  
ہے (۱)۔

متحدہ غلط:

سب - فیون:

۲- خشکاش سے کشید کردہ نرم مادہ ہے، یہ تین قسم کے ہیں آم، دودھا  
مجموع ہے جن میں ایک مورفین ہے (۲)۔

### ب- حبشہ:

۳- حبشہ عرب ہمدی کا ایک قسم کا پتہ ہے، اُس میں سے ایک  
درم کے قدر استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ نشہ پیدا کرتا ہے (۳)،  
یہ بہت اہل تیمیہ، اہل بخری، اہل عابدین کے تانی ہے، لیکن  
قرنی سے نشہ لائے والا اور بے حس کرے والا کے درمیان فرق بیان  
کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حبشہ

(۱) القاموس المحیط، ابن ماجہ ۵/۲۹۳، طبع بولاق۔

(۲) اصطلاح فی لغت وعلوم۔

(۳) ابن ماجہ ۵/۲۹۵، طبع بولاق، مفتی لکھا ج ۲/۱۸۷، مجموع فتاویٰ  
ابن تیمیہ ۳/۲۳۲۔

پنج ۶-۷، بندق، بنوۃ، بہتان، بہیمۃ، بول

بھنگ کی طہارت کا حکم:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ بھنگ پاک ہے، اس لئے کہ متہاء کے  
بروہیک نشہ و رشی کے بغیر ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ سیال  
ہو<sup>(۱)</sup>۔

بہتان

بحث کے مقامات:

۱۔ کیسے "افتراء" ہے۔

۷- فقہاء اس کا "ر" "ب" "ل" "ث" "س" "ج" "س" "ا" "ہ" "خ" "ا" "ق" میں  
کرتے ہیں۔

بہیمۃ

بندق

۱۔ کیسے "دیوان" ہے۔

۱۔ کیسے "صید" ہے۔

بول

بنوۃ

۱۔ کیسے "قضاء الحاجت" ہے۔

۱۔ کیسے "ہی" ہے۔

(۱) محمد الحجاج ۱۸۹۹، مفتی الحجاج ۱۸۷۷، الخرش ۱۸۷۳، اسی الطالب ۱۸۹۹،  
حاشیہ جامعۃ الشیخ ۱۸۹۹۔

## بیات

دیکھئے "بیوتہ"

## بیان

تعریف:

۱۔ بیات: لغت میں اظہار اور توضیح کو کہتے ہیں، اور پوشیدہ و مبہم کی مناسبت کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "عَلَّمَ الْبَيَانَ" (۱) اس کو کوپائی سکھلائی (یعنی ایسا کلام سکھایا جس سے وہ اپنے مافی الضمیر اور اپنی بیانیہ صورتوں کو بیان کرتا ہے، اس صنف بیات کے ذریعہ انسان کو تمام حیوانات پر امتیاز حاصل ہے (۲)۔

اہل اصل اور علماء نے "بیان" کی جو تعریف کی ہے وہ اس لغوی معہم سے جدا حد میں ہے (۳)۔

چنانچہ اصولیوں کے رہبر، ایک بیان کی تعریف ہے: کسی ایسے شری حکم کی مراد کو بتانے والا کہ وہ حکم بذات خود مراد کو نہ بتاتا ہو، کبھی اس لفظ کو منطق بول رہہ لول (وہ معہم جس کی مناسبت کی جا رہی ہے) مراد یا جاتا ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق مناسبت کرنے والے کے عمل پر بھی یا جاتا ہے، اس تینوں معانی میں اس لفظ کے استعمالات کی وجہ سے اس کی تفسیر میں اختلاف قائم ہو ہے، چنانچہ مختلف مسالک و آراء نقل کرنے کے بعد عبدری کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ "بیان" ان



(۱) سورہ حجر، ص ۸۰

(۲) المعردات للراغب ص ۶۹، المصباح للمبر، قرطیب القاسم المجد، المعربہ کشف الاسرار عن اصول المعرب ص ۳۳۲ طبع دار کتاب العربی، ادبہ دہلی ص ۱۶۷-۱۶۸ طبع اعلیٰ۔

(۳) اعریضات للجر جانی۔

ہو کے مجموعہ کا نام ہے (۱)۔

اصولیین کے نزدیک بیان سے متعلق احکام:

۴- قول اور فعل کے ذریعہ بیان:

فقہاء اور اکثر متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فعل سے بھی بیان اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح قول سے حاصل ہوتا ہے۔

فعل سے بیان حاصل ہو جانے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ میں وہاں رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی، اور اس طرح نبی ﷺ کے لئے نماز کے اوقات کی وضاحت ہوئی، عمل سے کی (۱)، اور جب رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات دریافت کئے گئے تو آپ ﷺ نے پوچھنے والے سے فرمایا: "صل معنا" (۲) (ہمارے ساتھ نماز پڑھو)، اور جب آپ ﷺ نے فرمایا: "صلوا کما راہتموسی اصمی" (۳) (نماز پڑھو جس طرح تمہارے ماں پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)، پھر آپ ﷺ نے دو دن دو مختلف اوقات میں نماز پڑھی اور اس طرح عمل سے اوقات نماز کی وضاحت فرمائی، حج میں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "خلوا عینی مناسککم" (۴) (مجھ سے مناسک حج حاصل کرو)، اور اس لئے بھی کہ بیان اطہار "طہارم" کا نام ہے، تو یہ ظہار سے اوقات قول کے بجائے فعل و عمل سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اس سے کہ

متحدہ الفاظ:

غ- تفسیر:

۲- تفسیر لغت میں شرف و نبر کو کہتے ہیں ثن میں تفسیر کا مطلب ہے قیمت کے معنی، اس کے شان نزول قہر و قہر، اور اس کے رد کے سبب کی وضاحت ایسے اسلوب میں کرنا جس سے اس کا معنی واضح ہو جائے۔

یہ اپنے عموم کے ساتھ تفسیر سے مختلف ہے، اس لئے کہ بیان کبھی بولنے والے کی دلائل حال جیسے خاموشی سے بھی ہوتا ہے، جب کہ تفسیر ہمیشہ سے الفاظ سے ہی ہوگی جو معنی پر واضح دلائل کرتے ہوں (۲)۔

ب- تاویل:

۳- تاویل کا مطلب لفظ کو اس کے معنی ظاہر سے کسی اور سے ایسے معنی کی طرف پھیرنا ہے جس کا احتمال ہو بشرطیکہ دو احتمال قرآن اور حدیث کے مطابق ہو (دیکھئے: تاویل)، تاویل اور بیان کے درمیان فرق یہ ہے کہ تاویل ایسے کلام میں ہوتی ہے جس سے اول جملہ میں معنی مراد سمجھ میں نہیں آتا، اور بیان ایسے کلام میں ہوتا ہے جس سے اس کا معنی مراد اس کے بعض حصہ کی قیمت سے ایک نوع کے خفا کے ساتھ سمجھ میں آتا ہے (۳)، لہذا بیان تاویل سے زیادہ عام ہے۔

(۱) حدیث امام ترمذی "کو ترمذی نے حضرت ابن عباس سے مصنف نقل کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے (سنن ترمذی ۱/۲۸۰، ۲۸۱ طبع انگلی، نصب الراية ۲۲۱)۔

(۲) حدیث "صل معنا" کی روایت مسلم (۳/۲۲۸ طبع مجلس) سے مصنف کی ہے۔

(۳) حدیث "صلوا کما راہتموسی اصمی" کی روایت بخاری (صحیح ۲/۲۸۰ طبع) سے مصنف نے کی ہے۔

(۴) حدیث "خلوا عینی مناسککم" کی روایت مسلم (۳/۲۳۳ طبع مجلس) سے مصنف نے کی ہے (طہار ۳۱۸، ۳۱۹ طبع میریہ) کے لئے کہ ہے الفاظ امام احمد کے ہیں۔

(۱) ارشاد انور ص ۶۸۔

(۲) دستور العلماء ۱/۲۵۹، ۲۵۹، ۲۳۰ تاریخ کردہ مؤسسہ لاطینی مکتوبات۔

(۳) دستور العلماء ۱/۲۵۹، تحریحات للبحر جانی، مادة "البيان"۔

بیان تقریر:

۶- بیان تقریر: حقیقت ہے جو مجاز کا احتمال رکھتی ہو وہ عام جو  
 خاص کا احتمال رکھتا ہو، اگر اس کے ساتھ کوئی عمل کر اس احتمال کو  
 اتم کرے وہ بیان تقریر ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "فَسَجِدْ  
 الْمَلَائِكَةَ كُلَّهُم مَّحْمُودُونَ" (۱) (پناہی سارے کے سارے  
 فرشتوں نے سجدہ کیا)، اس آیت میں جمع کا صیغہ تمام ملائکہ کو عام  
 ہے۔ اس میں یہ احتمال ہے کہ بعض ملائکہ مرد ہوں لیکن "كُلُّهُمْ  
 مَحْمُودُونَ" کے الفاظ نے اس احتمال خاص کو اتم کر دیا، یہ بیان  
 تقریر ہے (۲)۔

بیان تفسیر:

۷- بیان تفسیر: ایسی چیز کا بیان ہے جس میں خدا ہو جیسے شہدک اور  
 محمدؐ وغیرہ، مثلاً اللہ تعالیٰ کا رضاء ہے: "الْيَوْمَ الصَّلَاةُ وَاتَّقُوا  
 الزَّكَاةَ" (۳) (اور مارتا مارتا زکوٰۃ دو کر)، یہ آیت مجمل ہے،  
 اس لئے کہ اس کے ظاہر کی حکم پر عمل ناممکن ہے، اس پر عمل کرنے کے  
 لئے م "ے" حقیقت بیان سے ہوئی، پھر اس آیت کا بیان حدیث  
 میں ملتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے چنے توں "عمل سے نماز کی  
 وضاحت لی اور رزاق کی وضاحت کے لئے فرمایا: "هَاتُوا رُبْعَ  
 الْعَشُورِ" (۴) (چالیسواں حصہ) (۵) تو یہ بیان تفسیر ہو (۵)۔

حدیث ہے: "أَمْرُ أَصْحَابِهِ بِالْحَلْقِ عَامَ الْحَدِيثَةِ، فَلَمَّا  
 يَفْعَلُوا ثُمَّ لَمَّا رَأَوْهُ حَلَقَ بِنَفْسِهِ حَلَقُوا فِي الْحَالِ" (۱)  
 (نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب کو حلق (مرمہ دہانے)  
 کا حکم دیا تو کسی نے نہیں کیا پھر سب صحابہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ  
 نے خود حلق فرمایا ہے تو انہوں نے بھی فوراً حلق کر لیا)، اس واقعہ سے  
 معلوم ہو کہ خبر مراد فعل سے بھی اس طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح  
 قول سے حاصل ہوتا ہے۔

کرمی، ابو اسحاق مروزی، بعض متکلمین کہتے ہیں بیان صرف  
 قول سے ہوتا ہے، ان حضرات کے نزدیک اصول یہ ہے کہ مجلس کا  
 بیان متصل ہی ہوگا، اور فعل قول سے متصل نہیں ہوتا ہے (۲)۔  
 تفصیل کے لئے اصولی ضمیمہ دیکھئے۔

بیان کے انواع

۵- ہر وہی کہتے ہیں: بیان کی چند قسمیں ہیں: بیان تقریر، بیان تفسیر،  
 بیان تفسیر، بیان تبدیلی، بیان ضرورت، یہ پانچ اقسام ہیں (۳)۔  
 یہ اقسام مناسب ہے کہ بیان کی منافات تقریر، تفسیر، تبدیلی کی  
 طرف جنس کی منافات چنے نوع کی طرف کی قبیل سے ہے جیسے علم  
 طب، یعنی یہاں جو تقریر ہے، اسی طرح مجرمیں، مرضہ مرتبی  
 جاسب بیان کی منافات ہی کی اپنے سب کی جانب منافات کی قبیل  
 سے ہے۔

(۱) سورہ حججہ ۳۰۔

(۲) کشف الاستر ۳/۱۰۵، ۱۰۷، اصول السنن ۲/۲۸۔

(۳) سورہ نور ۵۶۔

(۴) حدیث: "هَاتُوا رُبْعَ الْعَشُورِ" کی روایت ابو داؤد (۳/۲۳۸) طبع عزت علیہ  
 دعاس (۵) حضرت علی سے کی ہے بخاری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ  
 ابن حجر کی تصریح (۳/۲۳۸) طبع شریک الحدیث معین ۱ میں ہے۔

(۵) کشف الاستر ۳/۱۰۷، اصول السنن ۲/۲۸۔

(۱) حدیث: "أَمْرُ نَبِيِّ ﷺ" کی روایت بخاری (صحیح ۲/۲۳۲) طبع  
 المنقہ (۱) نے کی ہے۔

(۲) اصول السنن ۳/۷۷، ارشاد مولیٰ ۱/۷۳۔

(۳) اصول السنن ۳/۱۰۵۔

بیان تفسیر:

۸- بیان تفسیر و دیال ہے جس میں موجب کلام کی تبدیلی ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

اول: تحقیق بشرطہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَإِنْ أَرَادْتُمْ لَكُمْ فَتَوَهَّنْ أَعْزُورُهُنَّ" (۱) (پھر وہ اگر تمہارے لئے دودھ پلانے میں تو تم نہیں اس کی اجرت دے دو)، اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) سے اجرت کا معاملہ کرنے کے بعد اس کی اجرت کی ہوائیگی اس وقت تک واجب نہیں ہوگی جب تک کہ دودھ پلانہ نہ پایا جائے، وجوب اجرت کا آغاز دودھ پلانے کے وقت سے ہوگا، تو یہ بیان اس حکم کی تبدیلی ہے جس کی رو سے نفس عقیدہ ورمعالمہ سے ہی بدل و اجرت واجب ہو جاتی ہے (۲)۔

دوم: استثناء اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَلَبِثَ لِيَهُمْ أَلْفَ مَسْنَةِ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا" (۳) (تو وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے)، "الف" (ہزار) ایک مقررہ تعداد کو بتاتا ہے، جو تعداد اس سے کم ہو وہ یقیناً "الف" کے علاوہ کچھ اور ہوگا، لہذا اگر استثناء نہ ہوتا تو ہمیں یہی علم ہوتا کہ وہ ایک ہزار برس رہے، لیکن استثناء کے ذریعہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ وہ ان میں نو سو پچاس برس رہے، اس طرح یہ استثناء اس مفہوم میں تبدیلی کر دیتا ہے جو لفظ "الف" (ہزار) سے وضع ہو رہا تھا (۴)۔

بیان تبدیلی:

۹- بیان تبدیلی کلام ہے، یعنی کسی حکم شرعی کو جحد کی نئی شکل میں

سے حکم شرعی بنا (۱)، فتح شارع کے حق میں محض بیان ہے اس بات کا کہ یہ حکم ختم ہو گیا ہے، اس میں منسوخی کا مفہوم نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ کو تو یہ معلوم تھا کہ فلاں وقت میں وہ حکم دوسرے حکم سے ختم ہو جائے گا، لہذا اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وہ مانع محض بیان ہے، منسوخ کرنے والا نہیں (۲)۔

اصولیں کے ایک رائج یہ ہے کہ یہ امر غرضی میں شائبہ ہے، جو ثابت بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی، بعض اصولیں نے فرمایا: شائبہ نہیں ہے۔ رسالت یہ بھی کہا: کسی غرضی میں شائبہ ہوا ہی نہیں ہے (۳)۔ تفصیلات اصطلاح "شائبہ" اور اصولی ضمیمہ میں دیکھی جائیں۔

بیان ضرورت:

۱۰- بیان ضرورت ایسا بیان ہے جو بغیر لفظ کے ضرورتاً حاصل ہوتا ہے، اس کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ بیان جو منطوق کے حکم (الفاظ میں بیان کئے گئے حکم) میں ہوتا ہے، جیسے مذکور حکم کسی خاموش حکم پر دلالت کرے، اس کی مثال میں فقہاء نے قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرَثَهُ أَبَوَاهُ فَلْيُمْلَاهُ الشُّكُّ" (۴) (ورگر مورث کے کوئی املا دینے والا اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے)، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتدے کلام میں میراث کی اضافت ماں اور باپ دونوں کی جانب فرمائی، پھر ماں کے حصہ کا بیان کیا، تو یہ اس بات کا بیان ہو کہ اقیہ حصہ باپ کا ہے، یہ باپ کے حصہ کی صراحت کے ترک کا بیان نہیں ہے بلکہ

(۱) تحریقات للبحر جالی۔

(۲) کشف الاستر ج ۳ ص ۱۵۷۔

(۳) اصول السنن ج ۲ ص ۵۳۔

(۴) سورہ نساء ص ۱۱۔

(۱) سورہ طلاق ص ۶۔

(۲) اصول السنن ج ۳ ص ۵۳۔

(۳) سورہ نکوٰۃ ص ۳۴۔

(۴) اصول السنن ج ۳ ص ۵۳۔

## بیان ۱۱

بتدائے کلام میں باپ کی وراثت کے ذریعہ سے باپ کا حصہ منصوص (الف ظ میں مذکور) کی مانند ہو گیا (۱)۔

دوسری قسم: ایسا سکوت جو منقطع کی ولایت حال سے بیان ہوتا ہو، جیسے صاحب ثریا کسی واقعہ کو دیکھ کر خاموش رہیں، اسے بدلنے کا حکم نہ دینا تو یہ باعتبار حال اس کے حق ہونے کا بیان ہوگا، مثال کے طور پر ہی علیہ السلام نے لوگوں کو مختلف قسم کے معاملات اور شرعی فرائض کرتے دیکھا ہیں۔ پر تیسرے نہیں فرمائی انہیں وہ عمل کرتے رہنے دیے تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی کہ وہ سارے معاملات شریعت میں مباح ہیں کیونکہ ہی علیہ السلام کے لئے جاری نہیں ہے کہ لوگوں کو کسی غلط و ممنوع عمل پر دقتی رہے، یہ (۲)۔

تیسری قسم: وہ سکوت جسے جھوٹا قسم کرنے کی ضرورت کی وجہ سے بیان دیا گیا ہے، جیسے باپ اپنے باپ کو تیرہ فراموش کرتے دیکھتا ہے میں منع میں کرتا ہے تو اس کی حاجتی بیٹے کے لئے تجارت کی جائز ہوگی تاکہ معاملہ کے دوسرے فریق کو جھوٹ سے محفوظ رکھا جاسکے، اس سے کہ جھوٹ سے نہیں بچتا، ہوا، درختان، پتھر کے دفع کرے کا حکم ہے، یہ بات مضیغ ہے کہی ہے، امام ثانی نے فرمایا: خاموشی جائز تصور نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ باپ کے منع نہ کرے میں ہی احتمالات ہیں، کبھی خاموشی بیٹے کے تصرف پر رضامندی کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی سخت غصہ کی وجہ سے ہوتی ہے یا لاپرواہی کی وجہ سے ہوتی ہے، ہر قائل قتال ہر جہت میں سنا (۳)۔

چوتھی قسم: ایسا سکوت جسے ضرورت کلام کی وجہ سے بیان قرار دیا گیا ہو، جیسے کوئی شخص کہنے لڑے گا مجھ پر ایک سو اور ایک درہم ہے، یا

ایک سو اور ایک دینار ہے، تو اس میں عطف کو پہلے لفظ (یعنی "ایک سو") کے لئے یاں بنایا گیا اور اس سے بھی معطوف کی جنس سے قرینہ دیا گیا (یعنی "ایک سو" کے لفظ کی وضاحت حرف عطف "و" کے بعد دئے لفظ "ایک درہم" سے کرتے ہوئے "ایک سو" کو جنس درہم سے تسلیم کیا گیا، اور ایک سو درہم اور ایک درہم یہ ایک سو دینار اور ایک دینار کا قرینہ بنا گیا) یہ دئے حقیقی ہے۔

امام ثانی کہتے ہیں: ایسی صورت میں قرینہ کرنے والے پر صرف معطوف (حرف عطف کے بعد کا لفظ یعنی ایک درہم یہ ایک دینار) لازم ہوگا، "ایک سو" کی جنس کی وضاحت میں قرینہ کرنے والے کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ لفظ مبہم ہے تو اسی شخص سے اس کا بیان طلب کیا جائے گا اور عطف بیان کے لئے لازم نہیں ہوتا، اس لئے کہ عطف کو بیان کے لئے نہیں بنایا گیا ہے (۱)۔

ضرورت کے وقت سے بیان کی تاخیر:

۱۔ دو لفظ جس میں بیان کی ضرورت ہو جیسے محل بورعام، مجوز اور مشقہ کے فعل متعلق، اگر اس کا بیان مؤخر ہو جائے تو اس کی ہدایتیں ہیں:

۱۱۔ پہلی صورت: ضرورت کے وقت سے مؤخر ہو جائے، یہ وہ وقت ہے کہ اگر اس وقت بیان نہ ہو تو تکلف کے سے حکم کے مقصد کی معرفت ممکن نہ ہو، یہ صورت فوری اجابات میں ہوتی ہے، تو ایسی تاخیر جائز نہیں ہے، اس لئے کہ کسی بھی کو جانے بغیر انجام دینا ان تمام لوگوں کے نزدیک ممتنع ہے جو تکلیف مالا یطاق (وسعت سے بالا کام) کی ممانعت کے قائل ہیں، لیکن ذہن مہم نے وسعت سے بالاتر کام کا تکلف بتانے کو درست قرار دیا ہے، وہ مذکورہ صورت کے

(۱) کشف الاسترار ۳/۵۳، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۲) کشف الاسترار ۱/۱۳۸، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۳) کشف الاسترار ۳/۵۱، حوالہ سرخسی ۵۱/۲۔

(۱) کشف الاسترار ۳/۵۲، حوالہ سرخسی ۵۲/۲۔

احکام کے مراتب بیان اور دیگر متعلقہ تفصیلات کے لیے اصولی ضمیمہ دیکھا جائے۔

فقہاء کے نزدیک بیان سے متعلق حکام

اقرار کر دہ مجہول مبی کی کا بیان:

۱۳- اگر کسی شخص نے کسی مجہول مبی کا اقرار کیا اور اسے مطلق رکھا، مثلاً کیا: مجھ پر ایک مبی ہے یا ایک حق ہے، تو اقرار کرنے والے پر وہ لازم ہوگا، اس لیے کہ حق مجہول صورت میں بھی لازم ہوتا ہے جیسے کوئی ایسا مال ضائع کرے جس کی قیمت وہ نہ جانتا ہو یا ایسا زخم کھا دے جس کے تاوان کی معرفت اسے نہ ہو، یا اس پر کسی حساب کا کچھ باقی رہ گیا ہو جس کی مقدار اسے نہ معلوم ہو، اور وہ "اقرار کے پورا راضی کر کے اپنا مدعا ثابت کرنے کا جتن ہے، تو اقرار کر دہ مبی کی جہالت اقرار کے صحیح ہونے میں مافعی نہیں ہوتی، اور اقرار کرنے والے سے کہا جائے گا کہ مجہول مبی کی وضاحت کرو، اگر وہ وضاحت نہ کرے تو قائم اسے وضاحت پر مجبور کرے گا، اس سے کہ اس کے صحیح اقرار کے نتیجے میں اس پر لازم جو چیز واجب ہوتی ہے اس سے عہدہ بردار ہونا ضروری ہے، اور یہ بیان وضاحت کے ذریعہ ہی ہوگا، لیکن وضاحت میں دو ایسی چیزیں بتائے گا جو وہ میں ثابت ہوئی ہو خواہ کم ہو یا زیادہ، اور وہ وضاحت میں ایسی چیز قائم لے جو وہ میں ثابت نہیں ہوئی تو اس کی بات قابل نہیں کی جائے گی، جیسے وہ یہ کہ میری مراد اسد م کا حق یا ایک منھی مٹی وغیرہ ہے، یہ رائے خفیہ، مالکیت اور تامل کی ہے، اور یہی ثانیہ کا ایک قول ہے۔

ثانیہ کا قول یہ ہے کہ اگر مسمیٰ اقرار جواب دعویٰ میں، قیام ہو، اور وہ وضاحت نہ کرے تو یہ اس کی جانب سے نکارہا جائے گا، اور اس پر یحکم پیش لی جائے گی، اگر پھر بھی کرے پر مصر رہا تو اس کو یحکم

عقد جو ز کے قائل ہیں، اس کے قیوت پر پیش آنے کے قائل نہیں ہیں، تو عدم قیوت و قیوت و دو علماء کے نزدیک متفقہ ہے، ان کے لیے ابو بکر و قدائی نے مذکورہ صورت کے ممتنع ہونے پر تمام ارباب شریعت کا جہالت قائل کیا ہے۔

۱۲- دوسری صورت: حکم دے جانے کے وقت سے پہلے جو عمل کی ضرورت کے وقت بیان کرے یہ صورت ان روایات میں ہوتی ہے جو نواری نہیں ہوتیں جس حکم کا کوئی خلاف نہیں ہوتا جیسے متاعی اور مشتہرک، یہ حکم کا ظہر تو ہو بین خلاف ظہر میں اس کا استعمال ہوا ہو جیسے جمعیوں کے درمیان بیس کی تاریخ، اور اسی طرح سب کی تاریخ وغیرہ، اس صورت کے سلسلہ میں یہ روایات ہیں، جن میں انہی روایات مندرجہ ذیل ہیں:

الف- مطلقاً جو ز کا روایت، جن یہ ماں کہتے ہیں: اسی کے قائل ہمارے عام علماء و فقہاء و متکلمین ہیں، تافضی نے یہی رائے امام ثانی سے نقل کی ہے، اسی کو رازی نے "المحصل" میں اور ابن الناصب سے اختیار کیا ہے، ہاجی نے بہانہ ہی پر ہمارے ائمہ اصحاب میں، اور تافضی نے یہی رائے امام مالک کی بتائی ہے۔

ب- مطلقاً ممانعت کا روایت، یہ رائے ابو اسحاق مروزی، ابو بکر میرنی، ابو حامد مروزی، ابو بکر تاق، ابو حامد مروزی سے نقل کی گئی ہے، تافضی نے بہانہ یہی معتز و ابو اسحاق کا قول ہے۔

ج- تیسرا وجہ یہ ہے کہ اگر مجلس کا بیان نہ تبدیل ہو اور نہ تغیر تو مقارن (ساتھ ہوگا) طاری (بعد میں آنے والا ہوگا) دونوں درست ہیں، اور اگر یہ بیان تغیر ہو تو مقارن درست ہے، طاری کسی حال میں درست نہیں ہے، سمعانی نے حنفیہ میں سے ابو زید سے یہ رائے نقل کی ہے (۱)۔

(۱) دلائل و احکام ص ۲۳، ۲۵، طبع مجلس، فقہ حنفی، اصول فقہ الشریعتی ص ۲۸، ۲۹، طبع دار الفکر، مکتبہ المدینہ، اصول السنن ص ۲۸، ۲۹



» بیان تک دونوں بیویوں کے نفقہ لازم ہونے کے مسئلہ میں،  
بیان کے الفاظ »رودہ الحال من سے بیان ثابت ہوتا ہے جیسے مٹی  
اور اس کے باقی، اس معاملہ میں نفقہ کے رد کی تفصیلات میں جو  
اصطلاح »طلاق« میں دیکھی جا میں۔

غلام کی ہم آزادی کا بیان:

۱۵- اگر کوئی شخص اپنے غلاموں سے کہے تم میں سے ایک آزاد  
ہے، یا تم میں سے ایک کو میں نے آزاد کیا، اور کسی ایک متعین غلام کی  
نیت کرنا ہے تو واجب ہے کہ اس کی وضاحت کرے، اور اگر اس  
غلاموں میں سے کوئی حاکم کے سامنے معاملہ پیش کرے تو حاکم آزاد کو  
وضاحت پر مجبور کرے گا، اور وہ ضرور غلاموں میں سے ایک غلام کی  
آزادی کی وضاحت کرے تو دوسرے غلام کو حق ہوگا کہ آقا سے حلف  
اٹھوائے کہ اس نے اس دوسرے غلام کی آزادی کا ارادہ نہیں کیا تھا،  
اور اگر آقا یوں کہے میں نے اس کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس کا ارادہ کیا تھا،  
تو اس کے اقرار پر اس کی گرفت کرتے ہوئے دونوں آزاد  
ہو جائیں گے (۱) تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح »حق«۔

سے نکول کر یہ مقرر ہو چکا ہے گا، »رودہ من سے حلف یا جائے گا (۱)۔  
اگر اس نے کسی مجہول مٹی کا تہرہ لیا، اور سب کی وصایت کر دی تو  
دیکھا جائے گا، اگر سب ایسا ہو کہ جماعت اس کے لئے مضرت ہو جیسے  
نصب و رعیت، مثلاً اس نے کبرہ میں نے فلاں کامل غصب کیا، یا  
میرے پاس مدد کی مانت ہے تو اس کا تہرہ صحیح ہوگا، اور اسے  
نصب شدہ سہ ماہ پر مجہول مانت کے بیان اور اسے دونوں کی تعیین پر  
مجبور کیا جائے گا مگر سب ایسا ہو جس کے لئے جماعت مضرت ہو  
جیسے بیچ و بارہ تو تہرہ صحیح نہیں ہوگا، اور اسے بیچ ہوئی یا کرایہ پر لی  
ہوئی مٹی کے بیچ پر مجبور نہیں کیا جائے گا (۲)۔

مہم طلاق میں بیان:

۱۴- اگر شوہر نے اپنی بیویوں سے کہا: تم دونوں میں سے ایک  
کو طلاق ہے، ورنہ میں سے ایک متعین بیوی کا ارادہ یا تو اس پر  
طلاق پر جائے گی، »شوہر پر بیان لازم ہوگا اور اس کی تصدیق کی  
جائے گی، اس لئے کہ شوہر اس پر طلاق واقع کرنے کا مالک ہے تو اس  
کا بیان بھی درست ہوگا، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس سے  
»گائی خود اسی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے تو اس بابت اس کا قول قبول  
کیا جائے گا، اور اس کے بیان کے وقت تک دونوں بیویاں اس سے  
محدود رہیں گی، کیونکہ حرام و مباح بیوی متعین نہیں ہے۔

اگر شوہر پر فوراً یہ لازم ہوگا، »رودہ من سے تہرہ گارہ ہوگا، اور اگر  
بیان سے تہرہ کرے تو قید یا جائے گا اور تہرہ لی جائے گی (۳)۔

(۱) فتح القدیر ۳۸۵/۱-۳۸۶ طبع الامیر بہ المنایہ شرح الہدایہ ۵۳۹/۷۔  
۵۳۰، المصنف ۵/۳۵۱، الفتن لابن قدامہ ۵/۷۸، طبع المریض، المہذب  
۴/۳۳ طبع المجلد، جوہر الاکلیل ۲/۱۳۷، المہذب الاکلیل ۲۳۱/۵۔

(۲) الفتن ۵/۳۵۷، رد المحتار ۸۲/۳۔

(۳) نہایت المحتاج ۱/۳۴۳، شرح المجلد علی المحتاج ۳/۳۳۳-۳۳۵، رد المحتار

= الفتن ۸/۱۰۳، المصنف المصنف ۶/۱۲۲-۱۲۳، الاشیاء والظواهر لابن قیم  
رحمہ ۱۶۹، طبع المصنف المصنف، اختیار ۳/۳۵۳، ابن جابر بن ۳۳، ۳۴،  
فتح القدیر ۳۸۶/۱، طبع الامیر بہ المنایہ شرح الہدایہ ۵۳۹/۷، الفتن لابن قدامہ  
۲۵۱/۷۔

(۱) کسی الطالب ۳/۵۳۳-۵۳۴، الفتاویٰ الہدیہ ۳/۷۷-۷۸، الفتاویٰ  
النجفیہ بمطبع النجفیہ ۱/۵۷۳، الاشیاء والظواهر لابن قیم رحمہ ص ۱۶۹، یعنی  
لابن قدامہ ۵/۷۸، طبع المریض۔

ہوتا ہے جیسے مکان کا ایک کمرہ<sup>(۱)</sup>۔

گھر خوادونی سے بنا ہوا ایٹھ درگاہ اور پتھر سے بنی کڑی سے  
بنایا یا اہل سے یا پوتھین یا بال سے یا کھال سے بنایا ہو، اور  
مختلف نوٹ کے ٹیموں سے بنے گھر، گھوٹ کے سے "بیت" کا لفظ  
بولا جاتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اس کا اصطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

## بیت

تعریف:

۱- لغت میں "بیت" کا ایک معنی گھر ہے گھر وہ ہے جس کی دیوار اور  
چھت ہو، خوادوں میں کوئی رے، لاندہ ہو اس لفظ کا علاق غلیٹ کے  
گھر پر بھی ہوتا ہے، "بیت" کی جمع "بیات" اور "بیوت" آتی ہے۔

"بیت" کا علاق محل پر بھی ہوتا ہے اسی معنی میں حضرت جبریل  
عیدہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: "بشروا حلیۃ بیت  
فی محلة من قصب"<sup>(۱)</sup> (حضرت صبیحہؓ کو بہت میں موتی کے  
ایک محل کی خوش خبری، سے، جتنے، انسان العرب میں ہے؛ یعنی انہیں  
ایک جوب، موتی سے ہے گھر کی خوش خبری، جتنے)۔

لفظ "بیت" مسجد کے لئے بھی بولتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:  
"فہی بیوت ادن اللہ ان ترفع"<sup>(۲)</sup> ((و)، یہ گھر میں ہیں  
جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ انہیں بلند کیا جائے)۔

زجاج نے کہا: اس سے مراد مساجد ہیں<sup>(۳)</sup>۔

"بیت" کبھی مستقل ہوتا ہے، "کبھی سی مستقل مسکن کا ایک تر

(۱) حدیث: "سرو حلیۃ" کی روایت بخاری (صحیح ۶۱۵ طبع  
مستفید) اور مسلم (۸۸۳ طبع بحیثی المابلی) نے کی ہے الفاظ بخاری  
کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۶۳

(۳) لسان العرب، المصباح الممیر، العرب فی ترتیب العربیہ الکلیات لابن ابقاء  
۱/ ۳۳۳ ۲۱۳ محوڑے معروف کے ساتھ

متعلقہ الفاظ:

الف- دار:

۲- دار لغت میں اس کا نام ہے جو بیوت، منازل اور غیر مشق صحن  
پر مشتمل ہو، "دار" کا لفظ مکان اور خالی حصہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔  
بیت اور دار کے درمیان فرق یہ ہے کہ "دار" بیوت اور منازل پر  
مشتمل ہوتا ہے<sup>(۳)</sup>۔

ب- منزل:

۳- منزل لغت میں نزول (اترنے) کی جگہ کا نام ہے، کچھ جگہوں کا  
عرف یہ ہے کہ منزل وہ ہے جس میں بیوت، چھت، صحن اور منطبع ہو  
ہاں آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتا ہے<sup>(۴)</sup>۔

"منزل" دار سے چھٹا اور بیت سے بڑا ہوتا ہے، منزل میں کم از  
کم دو یا تین بیت ہوتے ہیں۔

ان الفاظ کے معانی کے سلسلہ میں الگ الگ علاقوں اور زمانوں

(۱) الموطا للسرخی ۱۶۰/۸-۱۶۱ طبع المصاحف۔

(۲) روح المعانی ۳۰/۱ طبع المکتب الاسلامی۔

(۳) الکلیات لابن ابقاء ۱/ ۳۳۳ ۲۱۳ لسان العرب، المصباح الممیر، عربی  
۱۶۰/۸-۱۶۱۔

(۴) الکلیات لابن ابقاء ۱/ ۳۳۳ لسان العرب، المصباح الممیر، عربی، ۱۶۰/۸۔



## بیت ۷-۸

فی کل شریکۃ لم تقسم، وبعۃ، أو حائظ (۱) (نبی ﷺ) نے ہر اس شرکت میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، وہ زمین ہو یا باغ (۲)، اور اس میں عمارت بھی داخل ہوگی، یہ جمہور فقہاء کا مسلک ہے (۳)۔

خفیہ کے لئے ایک شریک اور پڑوسی کو مملوک زمین کے ضمن میں شفعہ حاصل ہوگا، اور یہ اس وقت ہوگا جب شفعہ کی شرطیں پوری جائیں (۴) تفصیل اصطلاح ”شفعہ“ میں ہے۔

### د- اجارہ:

۸- گھر کے کرایہ کے معاملہ کا مقصود چونکہ گھر کی منفعت کو ایک متعین مدت کے لئے فروخت کر دینا ہے، تو منفعت کے اندر بھی وہ شرط ہوگی جو عقد بیع کے اندر بیع کے لئے شرط ہے، اور وہ یہ ہے کہ اس منفعت سے انتفاع میں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہ وہ حرام ہو جیسے شراب، آلات ہواور قزیر کا دھت۔

جس جمہور فقہاء کے نزدیک ما بآراء متفرد کے سے گھر کو کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے، مثلاً کرایہ پر لینے والے کو شراب نوشی یا جو کھینے کی جگہ بنانا چاہتا ہو یا اس کو کلیسا یا مندر وغیرہ بنانا چاہتا ہو، اور کسی صورت میں نہتہ بیا حرام ہوگا جس طرح نہتہ دینا بھی حرام ہوگا، اس لئے کہ اس میں معصیت پر عادت ہے (۵)۔

(۱) حدیث: ”مما زاد علی کل۔۔“ تلمیحاً لیسلم (۲۲۹/۳) طبع عیسیٰ المابلی النجفی (۱) نے لکھا ہے۔

(۲) جامعہ الرسوقی ۳۳۷ اور اس کے بعد کے صفحات، مفتی الکناج ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶،

گھر کی چیزوں میں پڑوسی کے حق کی رسایت:

۹- حدیث شریف میں پڑوسی کے حق کی بڑی تاکید آئی ہے، اس کے حق کی رعایت و حفاظت قائم و پایا ہے چنانچہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "ما زال جبریل یوصی بالجار حتی ظننت انه سجد لہ" (۱) (مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ پڑوسی کو ارشاد بنا دیا جائے گا)۔

اور ارشاد ہے: "واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قبل من یا رسول اللہ؟ قال: اللہ لا یؤمن جاورہ بواقفہ" (۲) (خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، کون یا رسول اللہ؟ فرمایا: جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں)۔

اسی لئے جائز نہیں ہے کہ گھر کا مالک گھر میں کوئی ایسا قدم اٹھائے جس سے اس کے پڑوسی کو نقص ہو، جیسے پڑوسی کی دیوار کے پہلو میں بیت لٹا، کے سے زحمت دے، یا ملاں پہ تمام بنائے یا در بنائے یا لوماری کی کان دی اس جیسا کوئی ایسا پیشہ شروع کرے جس سے گھر کے پڑوسی کو اذیت ہو۔

یسے مور جو، دنوں گھر میں کے رسمیت انجام دے جائیں، جیسے دنوں کے رسمیت تیار کی دیوار قائم نہ ہو، تو اس کی دو حالتیں ہیں: یا تو وہ پڑوسی ایک کی ملک میں مخصوص ہو، اور دوسرے کے لئے صرف پردہ بن جائے، تو ایسی حالت میں دوسرے کو اس دیوار میں ضرور رساں تصرف کا حق مطلقاً نہیں ہوگا، چنانچہ دوسرے کے لئے

(۱) حدیث: "ما زال جبریل یوصی بالجار حتی ظننت انه سجد لہ" کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۱/۱۰ طبع منقحہ) اور مسلم (۲۰۲۵/۳ طبع منقحہ) میں ملتی ہے۔  
(۲) حدیث: "واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن" کی روایت بخاری (صحیح ۲۲۳/۱۰ طبع منقحہ) میں ملتی ہے۔

حرام ہوگا کہ اس پر نگریاں رکھے یا اس پر ہل بنائے یا مخراب بنائے یا ایسے تصرفات کرے جو پڑوسی کو نقص پہنچیں، اس کی مضبوطی کو متاثر کریں، اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ فقہی کلام و بالکل عام ہے کہ "لا ضرر ولا ضرار" (نہ دہماء نقصان پہنچاتا ہے، ورنہ بدلہ میں نقصان پہنچاتا ہے) اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول عام ہے: "لا یجوز مال امرئ مسلم الا بطیب نفس" (۲) (کسی مسلمان کا مال اس کی خوش حالی کے بغیر حلال نہیں ہے)۔

اگر تصرف ایسا ہو جو پڑوسی کو نقصان پہنچائے ورنہ غمزہ کرے تو جائز ہے، بلکہ مالک کے لئے تحب بہتر ہے کہ پڑوسی کو دیوار کے استعمال اور اس میں تصرف کی اجازت دے، اس لئے کہ اس میں پڑوسی کو آرام اور فائدہ پہنچاتا ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "ارتفاق" اور "جوار"۔

گھروں میں داخل ہونا:

۱۰- فقہاء کا اتفاق ہے کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر حرام فرمایا ہے کہ دوسرے کے گھروں میں باہر سے جھانکیں، یا ان میں ان کے مالک کی اجازت کے بغیر داخل ہوں، تاکہ کوئی شخص کسی کی پوشیدہ چیز نہ دیکھے، یہ حرمت ایک حد تک ہے اور وہ حد اجازت طلبی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گھروں کو لوگوں کی رہائش کے لئے خاص فرمایا ہے، اور

(۱) المغنی ۳/۶۵، روح المعانی ۲/۱۱۱۔

(۲) حدیث: "لا یجوز مال امرئ مسلم الا بطیب نفس" کی روایت احمد (۲/۵) طبع المکتب الاسلامی (ورق ۱۰۰/۱) طبع در المعرفہ (۱) میں ہے، علی بن ابی طالب کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند جدید ہے (دیکھئے نصب الرایۃ ۳/۱۶۹ طبع در المصابون)۔

گھروں کے اندر جھانکنا بھی حرام ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لو أن امرؤاً اطلع عليك بغير إذن، فحدفته بحصاة لفساد عيه لم يكر عليك جناح" (۱) (اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اور تم اسے ننگری سے مار کر اس کی سنگھ پھوڑو تو تم پر کوئی باز پرس نہیں ہے)۔

گھر میں داخل ہونے کی باحت:

۱۱- اللہ تعالیٰ نے یہ ایسے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا مباح قرار دیا ہے جس میں کوئی عورت نہ ہو، ارشاد ہے: "ليس عليكم جناح أن تدخلوا بيوتا غير مسكونة فيها متاع لكم والله يغفم ما قبلون وما تكتفون" (۲) (تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان مکانات میں داخل ہو جاؤ جن میں کوئی عورت نہ ہو) اور ان میں تمہارا کچھ سامان ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، کیونکہ اجازت طلب کرنے کی طاعت یہ تھی کہ محرمات پر نظر پڑ جانے کا اندیشہ تھا، تو جب یہ طاعت نہیں رہی تو حکم بھی نہیں رہا (۳)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "مسند ان"۔

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے گھر میں کسی کو گھسنے کی اجازت دے جب تک شوہر سے اجازت نہ لے لے، یہاں سے ظن

(۱) حدیث ۳۱۰۰ ان امرؤاً کی روایت بخاری (طبع ۱۲/۳۳ طبع ۱۹۹۳) اور مسلم (۱۶۹۹ طبع عیسیٰ الماری) نے کی ہے، لفظ بخاری کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۲۹۔

(۳) آیت میں وارد لفظ متاع سے مراد تمام قسم کا اشغال ہے اس لئے کہ داخل ہونے والا اپنے کسی اشغال کے لئے داخل ہوگا، بہت غیر مسکونہ سے مراد اہل کے لئے مدارس، ہوٹل، دکان، اشغال خانہ اور وہ جگہ ہے جہاں اس سے میل مٹھد کے لئے چلایا جاتا ہے (تفسیر القرطبی ۱۲/۲۲۱)۔

لوگوں کو گھروں سے لطف و نرم حاصل کرنے کا انفرادی طور پر مالک بنایا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا، وَاسْأَلُوا عَلَى أَهْلِهَا، ذَنُوبَكُمْ حَتَّى لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (۱) (اے ایمان والو تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو)۔

فقہاء نے جنگ کی حالت کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا ہے، لہذا ایسے گھر میں داخل ہونا جائز ہے جہاں سے دشمن سامنے ہو جاتا ہو، مجاہدین یہ گھر میں داخل ہو سکتے ہیں تاکہ دشمن سے مقابلہ کریں (۲)۔ یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب ظلم یا ظن غائب ہو کہ اس گھر میں نہ ہو، پھر موجود ہے چنانچہ امام یا اس کے نائب کے لئے جائز ہے کہ اس کے گھر پر چھاپہ ماریں، حضرت عمرؓ نے ایک عورت کے گھر پر چھاپہ مارا اور اس کو درد سے مارا یہاں تک کہ اس کا وہ بیٹہ مر گیا، حضرت عمرؓ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو کہا کہ یہی عورت کے لئے حرمت نہیں ہے، یعنی اس لئے کہ وہ حرام کام میں مشغول ہے (۳)۔ اور وہاں یوں سے حکم میں ہوئی، حضرت عمرؓ نے گھر کی حرمتوں کو توڑنے پر تعزیری سزا جاری فرمائی، یہ واقعہ ایسے شخص کے ساتھ ہو جو رت کی تاریکی کے بعد ۱۰۰۰ کے گھر میں کپڑے میں لپیٹا لپٹا پایا گیا تو حضرت عمرؓ نے سوکڑے مارے (۴)۔

جس طرح بغیر اجازت گھر میں داخل ہونا حرام ہے اسی طرح

(۱) سورہ نور ۲۹، تفسیر القرطبی ۱۲/۲۱۳-۲۱۴۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۲/۵، اسئل المذاکر ۳۵۳-۳۵۵ طبع عیسیٰ الماری مصر۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۱۲/۵۰۳-۵۰۱۔

(۴) مصنف عبد الرزاق ۱۲/۵۰۶۔



تہ نماز سے پچیس گنا افضل ہے) اور ایک روایت ہے: ”سبع وعشرین درجة“ (سائیس و ستر درجہ افضل ہے)۔

عورتوں کے حق میں گھر ہی میں نماز افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہ کی مرفوع حدیث ہے: ”خیر مساجد النساء فہو بیوتہن“<sup>(۱)</sup> (عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھروں کا اندرون ہے) اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها، و صلاتها فی مسجدہا افضل من صلاتها فی بیتها“<sup>(۲)</sup> (گھر میں عورت کی نماز گھر میں نماز سے افضل ہے، اور گوشہ میں نماز گھر میں نماز سے افضل ہے)۔ اور حضرت ام حمید ساعدیہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ”پ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قد علمت و صلاتک فی بیتک خیر لک من صلاتک فی حجرتک و صلاة فی حجرتک خیر لک من صلاتک فی دارک، و صلاتک فی دارک خیر لک من صلاتک فی مسجد قومک و صلاتک فی مسجد قومک خیر لک من صلاتک فی جماعة“<sup>(۳)</sup> (مجھے معلوم

ہے کہ خوابگاہ میں تمہاری نماز گھر میں نماز سے بہتر ہے، اور گھر میں تمہاری نماز مکان میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور مکان میں تمہاری نماز اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز جامع مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے)۔

نام نہادی کہتے ہیں: شہر کے لئے منتخب ہے کہ پٹی بڑی کو مسجد کی جماعت میں شرکت کی اجازت دے۔ اس سے کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تسمعوا اداء اللہ مساجد اللہ، ولكن لیحرجن وھن تہلات“<sup>(۱)</sup> (اللہ کی بندویں کو اللہ کے گھروں سے مت روکو، لیکن وہ اس طرح باہر نہیں کہ وہ خوشبو ترک کئے ہوئی ہوں)، اور حضرت ابن عمرؓ کی مرفوع حدیث ہے: ”إذا استأذنکم نساؤکم بالبعیل إلی المسجد فاذنوا لھن“<sup>(۲)</sup> (جب تم سے تمہاری عورتیں رات میں مسجد جانے کی اجازت چاہیں تو انہیں اجازت دے دو)۔

یعنی اگر عورت کے گھر سے باہر نکلنے اور جماعت میں شامل ہونے سے قند پیدا ہوتا ہو تو مسجد کی جماعت میں شامل ہونا عورت کے لئے حرام ہوگا، اور شوہر کو اس سے روکنے کا اختیار ہوگا اور اس پر اسے گناہ نہیں ہوگا، حدیث میں وارد عورت کو روکنے کی ممانعت کو خبیثہ تزکیہ پر محمول یا آیا ہے، اس لئے کہ گھر میں رہنے کا عورت پر شہر کا حق واجب ہے تو اس واجب کو وہ فضیلت کے لئے ترک نہیں کرے گی<sup>(۳)</sup>۔

(۱) حدیث حضرت ام سلمہؓ: ”خیر مساجد النساء“۔ کی روایت احمد (۲۹۷/۱) طبع لیبیہ) نے کی ہے مٹوی نے فیض میں ڈبھی سے نقل کیا ہے نہیں نے فرمایا کہ اس کی سند کو ٹھیک ہے (فیض القدیر ص ۳۹۷ طبع مکتبہ الجارید)۔  
(۲) حدیث ”صلاة المرأة فی بیتها“۔ کی روایت ابوہریرہؓ (۳۸۳/۱) طبع سعید دہاس نے کی ہے نووی نے المجموع میں کہا ابوہریرہؓ نے مسلم کی شرط پر صحیح سند سے اس کو روایت کیا ہے (۱۹۸/۳) طبع دارالاحیاء العربیہ)۔  
(۳) حدیث ”ام حمید“۔ کی روایت احمد (۳۷۱/۱) طبع لیبیہ) نے کی ہے اور ابن حجر نے اس کو حسن بتایا ہے جیسا کہ ثل لاوطار (۳۱۶/۱) طبع دارالکتب لیبیہ ہے۔

(۱) حدیث ”لا تسمعوا اداء اللہ“۔ کی روایت ابوہریرہؓ (۳۸۱/۱) طبع عیسیٰ الحللی نے کی ہے۔ اور نووی نے المجموع (۱۹۹/۳) طبع دارالاحیاء العربیہ) میں کہا کہ اس کی سند صحیح کی شرط پہنچ ہے۔  
(۲) اور اس کے پہلے جز کی روایت مسلم (۳۲۷/۱) طبع عیسیٰ الحللی نے دی ہے۔  
(۳) حدیث ”إذا استأذنکم“۔ کی روایت بخاری (۳۳۷/۲) طبع ۳۳۷ طبع انتقیر) اور مسلم (۳۲۷/۱) طبع عیسیٰ الحللی نے کی ہے۔  
(۴) روضۃ الطالبین ص ۳۱۱، المشرع الحفیز ص ۲۳۲، وقایہ ص ۵۷، شافعی ص ۵۵۵، المجموع ص ۱۸۹-۱۹۹۔



گھر میں نفل نماز:

۱۴- گھر میں نفل نمازیں پڑھنا مسنون ہے (۱)۔

حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صلوا ایہا الناس فی بیوتکم، فإن أفضل صلاة الموء فی بیتہ إلا المكتوبة“ (۲) (لوگو! اپنے گھر میں نماز پڑھو، انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر کے اندر کی ہے، سوائے فرض نمازوں کے)۔

گھر میں نفل نماز کی افضلیت کی وجہ یہ ہے کہ گھر کی نماز اخلاص سے زیادہ قریب اور ریا دکھاوے سے دور ہوتی ہے، اس لئے کہ اس میں عمل صالح کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو عمل صالح کا اعلان کرنے سے افضل ہے۔

گھر میں نوافل ادا کرنے کی ایک طبع ارشاد نبوی ﷺ میں اس طرح آئی ہے: ”اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم، ولا تتخللوا قیوراً“ (۳) (اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو اور آئیں قبرستان نہ بناؤ) تو جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اور جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی وہ گھر دیران قبر کی طرح ہے، اس لئے یہ نذر کی بات ہے کہ انسان اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر میں ادا کرے تاکہ گھر کو اللہ کے ذکر اور تقرب سے آباد رکھے، یہ مفہوم حضرت جابرؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إذا قضی أحدکم الصلاة فی مسجده، فلیجعل لیثہ نصیباً من

(۱) المجموع ۴/۳۷۳۔

(۲) حدیث: ”صلوا ایہا الناس۔“ کی روایت بخاری (المصحح ۲/۲۱۳ طبع مترجم) نے کی ہے دیکھئے: المنی لابن قدامہ ۴/۳۱۴۔

(۳) حدیث: ”اجعلوا فی بیوتکم۔“ کی روایت بخاری (المصحح ۲/۱۲ طبع مترجم) اور مسلم (۱/۵۳۸ طبع عیسیٰ الماری الخلیف) کے کی ہے۔

صلاۃ، فإن الله جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیراً“ (۴) (جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پوری کر لے تو اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر کے لئے رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر فرمائے گا)۔

گھر میں اعتکاف:

۱۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ مرد کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے، یعنی گھر کی وہ جگہ جو نماز کے لئے تیار و عدا حدہ کرنا ہی ہو۔

مالک، شافعیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ عورت کے لئے بھی اسی طرح اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ہے: ”سئل عن امرأة جعلت علیہا - نئی بذرت - فی تعتكف فی مسجد بیتہا، فقال: بدعة، وأنقص الأعمال إلى الله البدع، فلا اعتکاف إلا فی مسجد تقام فیہ الصلاة“ (ان سے یک یک خاتون کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نہ رہائی تھی تو آپؓ نے فرمایا: یہ بدعت ہے، اور اللہ کو سب سے ریا دہا پسند یہ عمل بدعات ہیں، لہذا اعتکاف صرف اسی مسجد میں ہونا جس میں مارتقام کی جاتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ گھر کی مسجد حقیقتاً رحماً مسجد نہیں ہے۔

اور اگر ایسا جائز ہوتا تو امہات المؤمنین سے یوں جواز کے سے ایک باری کی ایسا یا ہوتا۔

حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف

(۱) حدیث: ”إذا قضی“ کی روایت مسلم (۱/۵۳۸ طبع عیسیٰ الخلیف) نے کی ہے۔

## بیت ۱۶، البیت الحرام ۱

کرنا جائز ہے، اس سے عورت کے حق میں اعتکاف کی جگہ بھی ہے جہاں اس کی نماز افضل ہے جیسا کہ مرد کے حق میں یہ بات ہے۔ اور عورت کی افضل نماز اس کے گھر کی مسجد میں ہے، لہذا اعتکاف کی جگہ بھی اس کے گھر کی مسجد ہوتی، جیسا کہ فقہاء حنفیہ نے یہ بھی کہا کہ عورت کے لئے گھر میں اعتکاف کی جگہ سے باہر گھر میں ہی نکلتا جا رہا نہیں ہے، جیسا کہ حسن کی روایت میں ہے (۱)۔

## البیت الحرام

تعریف:

۱- "البیت الحرام" کا اطلاق کعبہ پر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو "البیت الحرام" کہا ہے، ارشاد ہے: **جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام لیما فی اللہ** (۱) (اللہ نے کعبہ کے مقدس گھر کو اس نوبت کے باقی رہنے کا نام دیا ہے)۔

کعبہ کو اس کی عظمت و شرف کے اظہار کے لئے "بیت اللہ" بھی کہا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **و طہر بیتہ للظانین والظانین والرائع السجود** (۲) (میرے گھر کو پاک رکھنا طواف کرنے والوں اور قیام، رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے)۔

اطلاق مسجد حرام، حرم مکہ اور اس کے ردیف کے منقعات تک پر ہوتا ہے جن کے منکعات معروف ہیں (۳)۔

گھر میں رہنے کی قسم کا حکم:

۱۶- اگر کسی نے قسم کھائی کہ گھر میں نہیں رہے گا، اور اس کی کوئی نیت نہیں ہے، پھر وہ بالوں کے گھر، یا ٹیکپ یا خیمہ میں رہتا ہے تو اگر قسم کھانے والا شخص شہر میں رہتا ہے تو وہ حائث نہیں ہوگا، اور اگر قسم کھانے والا بیہات و گاہ کار رہتا ہے تو حائث ہو جائے گا، اس سے کہ بیت (گھر) اس جگہ قائم ہے جہاں رات نہ اڑی جاتی ہے، ورمین قسم کھانے والے شخص کے عرفی مقصد سے وہ بیت ہوتی ہے، اور بیہات کے رہنے والے ہال کے بنے گھر میں رہتے ہیں، تو اگر قسم کھانے والا شخص دیہاتی ہو تو حائث ہو جائے گا، نہ خلاف اس کے کہ قسم کھانے والا شخص شہر کی ہو (کہ وہ حائث نہیں ہوگا) (۴)۔



(۱) سورۃ مائدہ ۹۷۔

(۲) سورۃ فتح ۲۶۔

(۳) القرطبی ۸/۱۰۲، تفسیر آیتہ سبحانہ للعلیہ امین، صفحہ ۱۰۲، (۴) نظام المساجد للرحمنی ۵۹۵، تفسیر القرطبی ۲/۲۷۲، (۵) سورۃ آل عمران ۹۷، الاحکام السلطانیۃ للماوروی ۵۷، ۵۸، ۵۹۔

(۱) فتح القدیر ۳/۳۰۹، شرح المغیر ۲/۲۵۸، المجموع ۸/۸۰، کشاف القناع ۳/۵۲۔  
(۲) المسوول للرحمنی ۸/۱۶۷ (دیکھئے "مسائل")۔

جہاں حکم:

۲- امیت الحرام زمین میں اللہ کی عبادت کے لئے بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ" (سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے) (سب کے لئے ہدایت والا اور سارے جہان کے لئے رہنما ہے)۔

حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین پر بنائی جانے والی پہلی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مسجد حرام" (۱)۔

کعبہ اور مسجد حرام کے حرام کے لئے دیکھئے: اصطلاح "کعبہ" اور "مسجد حرام"۔

## بیت الزوجیہ

تعریف:

۱- "بیت" لغت میں گھر کو کہتے ہیں، "بیت الزوجیہ" آدمی کا گھر (۱)۔

"بیت الزوجیہ" ایسا متعین انفرادی مقام ہے جو بیوی کے لئے مخصوص ہو، جس میں شوہر کے باشعور افراد خانہ میں سے کوئی دوسرا شخص نہ رہتا ہو، گھر کا اپنا مخصوص دروازہ ہو، اور دیگر گھریلو سہولیات ہوں خواہ بیت کے اندر ہوں یا دار کے اندر، اور ان میں کسی دوسرے فرد کی شرکت بیوی کی رضامندی کے بغیر نہ ہو (۲)، یہ شرط ان غریب لوگوں میں نہیں ہے جو بعض گھریلو سہولیات میں شریک ہوتے ہیں (۳)۔

## بیت الخلاء

بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور:

۲- تنہائی مفتی پر رے (۴)، تنہائی پر رے (۵)، یہی شرطیں ہیں

دیکھئے "فتاویٰ ابن قیم"۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، المغرب، مادہ: بیت۔

(۲) بیت الزوجیہ، بعض قوانین میں اس کے لئے "بیت الطاہر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۳-۶۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، المیزان علی قرب المسائل ۲/۵۳۳-۵۳۳، ۵۳۳۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۳، ۶۶۳ طبع: حیدرآباد، دار احیاء التراث العربی، بیروت، فتح القدیر ۲/۴۹۳، ۴۹۳ طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۵) انہی وابن قدامہ ۵/۵۶۹ طبع مکتبۃ المصاحف، کتب انتشار ۲/۶۰۵ طبع مکتبۃ المصاحف، مطالب علی انہی ۵/۶۰۵۔

(۱) سورہ آل عمران ۹۶۔

(۲) حدیث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

میں نے کہا: "مسجد حرام" اور مسلم (۲/۳۷۰ طبع المکتبۃ) نے کہا: "مسجد حرام"۔

### بیت الزہدیت ۳

عموماً عورت کی حالت کے نمایاں ہوں گے کہ وہ سماں زندگی ہے  
نہ ہونے کا ہوا کمرہ ہوا کچھ اور (۱)۔

خبر کی خبر رہا بیت یہ ہے کہ صرف شوم کی حیثیت کا اعتبار یہ  
جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”اَسْكُنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ  
سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ“ (۲) (ان (مطلعات) کو اپنی حیثیت کے  
موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو)، اس آیت میں خطاب  
شوموں سے ہے، حیثیت میں سے علماء کی بڑی تعداد اس کی قائل ہے،  
اور امام محمد نے اس کی سرایت کی ہے (۳)۔

ثانیہ کا تیسرا قول بھی یہی ہے کہ بیوی کا گھر شوم کی مالی  
حالت، نقلی اور متوسلہ حالت کے اعتبار سے ہوگا جس طرح فقہ میں  
ہوتا ہے (۴)۔

بیوی کے گھر کے لئے شرائط:

۳- فقہاء کی رائے ہے کہ (۵) بیوی کے گھر میں مندرجہ ذیل امور کی  
رعایت کی جائے گی:

(۱) شرح منہاج الطالبین و جامعہ فقہیہ بیوی ۳/۳۲ طبع مکتبہ المصنف، بیروت  
الکتاب ۱۸۶۷ء طبع المکتب الاسلامی، لبنان۔

(۲) سورہ طلاق۔

(۳) ابن ماجہ ۲/۶۶۲-۶۶۳، فتح القدیر ۳/۲۳۵-۲۰۷۔

(۴) الجہد ۲/۱۳۳ دار المعرفہ۔

(۵) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۰۲، ۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۳-۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰

### بیت الزہدیت ۳

لے۔ شوہر کے بے شعور بچے کے علاوہ شوہر کے دوسرے افراد خاندان سے خالی ہو، اس لئے کہ بیوی کو اپنے مخصوص گھر میں دوسرے کی شرکت سے ضرر پہنچے گا نیز سے اپنے سامانوں کے تین اطمینان نہیں ہوگا، ورنہ وہ اس شرکت اس کے لئے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پہنے میں رہا ہوتا ہے۔ ”بیت الزہدیت“ (بیوی کے خصوصی گھر) کے تحقق سے اس رائے پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

لیکن وہ مکان جس میں بیوی کا مخصوص گھر بھی واقع ہے، اس مکان میں شوہر کے اقارب و شوہر کی دوسری بیویاں رہتی ہوں اور یہ بیوی ان کے ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو تو فقہائے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر مکان کے اندر بیوی کا ایسا علاحدہ گھر ہو جس کو بند کرنے کا ارادہ ہو اور اس گھر کے ساتھ دیگر سہولیات فراہم ہوں تو ایسا گھر بیوی کے لئے کافی ہوگا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی صورت میں مکان کے بقیہ حصہ میں شوہر کے اقارب کے رہنے پر بیوی کو اعتراض کا حق نہیں ہوگا، بشرطیکہ ان میں سے کوئی فرد بیوی کو اپنے اندر نہ چھوڑتا ہو، مثلاً، حنفیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں شوہر اپنی دوسری بیوی کو بھی اس مکان میں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ سہولیات (یعنی جن، استنباخانہ، غسل خانہ وغیرہ) مشترک نہ ہوں، کیونکہ یہ سہولیات ہی بتکرار کا سبب بنتی ہیں (۱)۔

شافعی مسنک بھی فی الجملہ یہی ہے (۲)۔

بعض حنفیہ کا ایک قول جسے ابن عابدین نے پسند کیا ہے، یہ ہے کہ بابت ”ارکم رتبہ بیوی کے درمیان فرق کیا جائے گا، کی حیثیت اور والدہ بیوی کو تو پورا مکان علاحدہ دینا ہوگا، لیکن متوسط حیثیت کی بیوی کے لئے مکان کا ایک گھر کافی ہوگا (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تفصیل کر کی ہے، وہ اسی جیسی ہے، جیسا کہ مناسب اشرح الکبیر نے اس کی سرراست کی ہے، وہ کہتے ہیں: بیوی کو حق ہے کہ شوہر کے اقارب مثلاً شوہر کے والدین کے ساتھ ایک مکان میں رہنے سے انکار کر دے، اس لئے کہ ایک ساتھ رہنے میں شوہر کے اقارب بیوی کی حالت سے آگاہ ہوں گے جس سے بیوی کو ضرر ہوگا، لیکن کم رتبہ بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے، اسی طرح اگر ذی حیثیت بیوی پر شوہر کے گھر والوں نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط لگا رکھی ہو تو اسے بھی انکار کا حق نہیں ہوگا، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب ان اقارب کی نظر بیوی کی پوشیدہ چیزیں (مثلاً نفیہ) پر پڑیں پڑتی ہو، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ دوسری بیوی سے پتی چھوٹی ملا دیکھ سکتا ہے، اس صورت میں کہ بیوی کو بوقت دخول اس بچہ کا علم ہو، یا اس بچہ کی پرورش کرنے والا اس کے باپ کے علاوہ کوئی نہ ہو تو وہ بیوی کو بوقت دخول بچہ کا علم نہ ہو (۴)۔

مناہلہ کہتے ہیں: اگر شوہر نے اپنی دوسری بیوی کو ایک مکان میں سمجھ لیا، ہر ایک کو علاحدہ گھر میں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک کا گھر اس جیسی عورتوں کی رہائش کے مشابہ ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اس جیسی عورت کی رہائش کے سے پورا مستحق مکان ہوتا ہو تو شوہر نہ پورا مکان، بلکہ آرام ہوگا (۵)۔

شوہر یا بیوی کا خاں خاں خود دو خاں بیوی کی جانب سے ہو یا شوہر کی جانب سے، مکان میں رہتا ہے، اس سے کہ اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے، اور خاں خاں فرما ہوتا ہے جس کے سے بیوی کو دلچسپ جاز ہے جیسے کہ آراء عورت (۶)۔

(۱) اشرح الکبیر ص ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴۔

(۲) المغنی ۲/۲۶۷-۲۶۸، کتاب النکاح ۵/۱۹۷۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ۲/۶۵۳-۶۵۵، شرح فتح القدر ۳/۱۹۹، ۲۰۱، حاشیہ

(۱) رد المحتار ۳/۶۳۳۔

(۲) نہیۃ الخس ۱۶/۷۵۵۔

(۳) رد المحتار ۳/۶۳۳۔

مخصوص گھر میں رکھے (۱)۔

بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت؟  
اصل یہ ہے کہ بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مخصوص گھر  
سے باہر نکلنے کا حق نہیں ہے، لیکن مخصوص حالات اس حکم سے مستثنیٰ  
ہیں۔ اس حالات کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، ایسی ہم جائز ہیں  
مرد کے لئے ہیں:

الف- اپنے گھر والوں سے ملاقات:

۵- حنفیہ کے نزدیک رائج یہ ہے کہ عورت اپنے مخصوص گھر سے  
اپنے والدین سے ملاقات کے لئے اور ہر سال اپنے محرم رشتہ  
داروں سے ملاقات کے لئے نکل سکتی ہے خواہ اس کا شوہر اجازت نہ  
دے (۲)۔

نیز بیوی اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی عیادت اور  
جنازہ میں شرکت کے لئے نکل سکتی ہے (۳)۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات  
کے لئے ہر ہفتہ اپنے گھر سے اس صورت میں نکل سکتی ہے جب  
والدین اس سے ملاقات کی قدرت نہ رکھتے ہوں، ورنہ والدین  
ملاقات کر سکتے ہوں تو بیوی میں بطلے گی (۴)۔

مالکیہ نے جائز قرار دیا ہے کہ عورت اپنے والدین سے ملاقات  
کے لئے اپنے گھر سے نکل سکتی ہے، اور ہفتہ میں ایک بار والدین سے

ب- بیوی کا گھر اس کی سوکن کی رہائش سے خالی ہو، اس لئے کہ  
وہ ان کے درمیان غیرت ہوتی ہے، اور ہمارے سے وہوں میں  
اختلاف، تنگدلی پیدا ہوگا، لہذا یہ کہ وہ وہوں ایک ساتھ رہنے پر راضی  
ہو جائیں، اس لئے کہ حق انہی وہوں کا ہے (وہ اس پر راضی ہو سکتی  
ہیں)، البتہ اس رضامندی کے بعد پھر رجوع (یعنی ماحدہ رہائش  
کے مطابق) کا نہیں حق ہوگا۔

ج- بیوی کا گھر اچھے دیک پرہیزیوں کے درمیان ہو، ایسے  
پرہیز جن کی شہادت قبول کی جاتی ہے تاکہ بیوی کو اپنی جان اور مال  
کا اطمینان حاصل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بغیر پرہیزیوں کے گھر  
شرعی رہائش نہیں ہے اگر اسے اپنی جان اور مال کا اطمینان نہیں۔

د- بیوی کے گھر میں وہ تمام چیزیں ہوں جو ان جیسی عورتوں کی  
زندگی کے لئے عموماً ضروری ہوتی ہیں، جیسا کہ گذرا، اور گھر کی تمام  
ضروری سہولیات ہوں۔

بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش:

۴- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر عورت پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا متعین  
ہو جائے، یا اس نے شادی سے قبل دودھ پلانے کے لئے خود کو اس سے  
پرہیز ہو پھر شادی کی ہو تو شوہر کو حق نہیں ہے کہ وہ پلائے کے حاملہ  
کو فسخ کر دے، اسی طرح اگر شوہر نے بیوی کو پلائے کی  
اجازت دے رکھی ہو تو بھی معاملہ فسخ کرانے کا حق نہیں ہے، ان  
وہوں صورتوں میں بیوی کا حق ہے کہ اپنے ساتھ شیر خوار بچہ کو اپنے

(۱) ابن ماجہ ۱۲/۲، حاکم ۱۳/۳، ابوداؤد ۱۴/۲، ترمذی ۱۵/۲، ۱۶/۲، ۱۷/۲، ۱۸/۲، ۱۹/۲، ۲۰/۲، ۲۱/۲، ۲۲/۲، ۲۳/۲، ۲۴/۲، ۲۵/۲، ۲۶/۲، ۲۷/۲، ۲۸/۲، ۲۹/۲، ۳۰/۲، ۳۱/۲، ۳۲/۲، ۳۳/۲، ۳۴/۲، ۳۵/۲، ۳۶/۲، ۳۷/۲، ۳۸/۲، ۳۹/۲، ۴۰/۲، ۴۱/۲، ۴۲/۲، ۴۳/۲، ۴۴/۲، ۴۵/۲، ۴۶/۲، ۴۷/۲، ۴۸/۲، ۴۹/۲، ۵۰/۲، ۵۱/۲، ۵۲/۲، ۵۳/۲، ۵۴/۲، ۵۵/۲، ۵۶/۲، ۵۷/۲، ۵۸/۲، ۵۹/۲، ۶۰/۲، ۶۱/۲، ۶۲/۲، ۶۳/۲، ۶۴/۲، ۶۵/۲، ۶۶/۲، ۶۷/۲، ۶۸/۲، ۶۹/۲، ۷۰/۲، ۷۱/۲، ۷۲/۲، ۷۳/۲، ۷۴/۲، ۷۵/۲، ۷۶/۲، ۷۷/۲، ۷۸/۲، ۷۹/۲، ۸۰/۲، ۸۱/۲، ۸۲/۲، ۸۳/۲، ۸۴/۲، ۸۵/۲، ۸۶/۲، ۸۷/۲، ۸۸/۲، ۸۹/۲، ۹۰/۲، ۹۱/۲، ۹۲/۲، ۹۳/۲، ۹۴/۲، ۹۵/۲، ۹۶/۲، ۹۷/۲، ۹۸/۲، ۹۹/۲، ۱۰۰/۲، ۱۰۱/۲، ۱۰۲/۲، ۱۰۳/۲، ۱۰۴/۲، ۱۰۵/۲، ۱۰۶/۲، ۱۰۷/۲، ۱۰۸/۲، ۱۰۹/۲، ۱۱۰/۲، ۱۱۱/۲، ۱۱۲/۲، ۱۱۳/۲، ۱۱۴/۲، ۱۱۵/۲، ۱۱۶/۲، ۱۱۷/۲، ۱۱۸/۲، ۱۱۹/۲، ۱۲۰/۲، ۱۲۱/۲، ۱۲۲/۲، ۱۲۳/۲، ۱۲۴/۲، ۱۲۵/۲، ۱۲۶/۲، ۱۲۷/۲، ۱۲۸/۲، ۱۲۹/۲، ۱۳۰/۲، ۱۳۱/۲، ۱۳۲/۲، ۱۳۳/۲، ۱۳۴/۲، ۱۳۵/۲، ۱۳۶/۲، ۱۳۷/۲، ۱۳۸/۲، ۱۳۹/۲، ۱۴۰/۲، ۱۴۱/۲، ۱۴۲/۲، ۱۴۳/۲، ۱۴۴/۲، ۱۴۵/۲، ۱۴۶/۲، ۱۴۷/۲، ۱۴۸/۲، ۱۴۹/۲، ۱۵۰/۲، ۱۵۱/۲، ۱۵۲/۲، ۱۵۳/۲، ۱۵۴/۲، ۱۵۵/۲، ۱۵۶/۲، ۱۵۷/۲، ۱۵۸/۲، ۱۵۹/۲، ۱۶۰/۲، ۱۶۱/۲، ۱۶۲/۲، ۱۶۳/۲، ۱۶۴/۲، ۱۶۵/۲، ۱۶۶/۲، ۱۶۷/۲، ۱۶۸/۲، ۱۶۹/۲، ۱۷۰/۲، ۱۷۱/۲، ۱۷۲/۲، ۱۷۳/۲، ۱۷۴/۲، ۱۷۵/۲، ۱۷۶/۲، ۱۷۷/۲، ۱۷۸/۲، ۱۷۹/۲، ۱۸۰/۲، ۱۸۱/۲، ۱۸۲/۲، ۱۸۳/۲، ۱۸۴/۲، ۱۸۵/۲، ۱۸۶/۲، ۱۸۷/۲، ۱۸۸/۲، ۱۸۹/۲، ۱۹۰/۲، ۱۹۱/۲، ۱۹۲/۲، ۱۹۳/۲، ۱۹۴/۲، ۱۹۵/۲، ۱۹۶/۲، ۱۹۷/۲، ۱۹۸/۲، ۱۹۹/۲، ۲۰۰/۲، ۲۰۱/۲، ۲۰۲/۲، ۲۰۳/۲، ۲۰۴/۲، ۲۰۵/۲، ۲۰۶/۲، ۲۰۷/۲، ۲۰۸/۲، ۲۰۹/۲، ۲۱۰/۲، ۲۱۱/۲، ۲۱۲/۲، ۲۱۳/۲، ۲۱۴/۲، ۲۱۵/۲، ۲۱۶/۲، ۲۱۷/۲، ۲۱۸/۲، ۲۱۹/۲، ۲۲۰/۲، ۲۲۱/۲، ۲۲۲/۲، ۲۲۳/۲، ۲۲۴/۲، ۲۲۵/۲، ۲۲۶/۲، ۲۲۷/۲، ۲۲۸/۲، ۲۲۹/۲، ۲۳۰/۲، ۲۳۱/۲، ۲۳۲/۲، ۲۳۳/۲، ۲۳۴/۲، ۲۳۵/۲، ۲۳۶/۲، ۲۳۷/۲، ۲۳۸/۲، ۲۳۹/۲، ۲۴۰/۲، ۲۴۱/۲، ۲۴۲/۲، ۲۴۳/۲، ۲۴۴/۲، ۲۴۵/۲، ۲۴۶/۲، ۲۴۷/۲، ۲۴۸/۲، ۲۴۹/۲، ۲۵۰/۲، ۲۵۱/۲، ۲۵۲/۲، ۲۵۳/۲، ۲۵۴/۲، ۲۵۵/۲، ۲۵۶/۲، ۲۵۷/۲، ۲۵۸/۲، ۲۵۹/۲، ۲۶۰/۲، ۲۶۱/۲، ۲۶۲/۲، ۲۶۳/۲، ۲۶۴/۲، ۲۶۵/۲، ۲۶۶/۲، ۲۶۷/۲، ۲۶۸/۲، ۲۶۹/۲، ۲۷۰/۲، ۲۷۱/۲، ۲۷۲/۲، ۲۷۳/۲، ۲۷۴/۲، ۲۷۵/۲، ۲۷۶/۲، ۲۷۷/۲، ۲۷۸/۲، ۲۷۹/۲، ۲۸۰/۲، ۲۸۱/۲، ۲۸۲/۲، ۲۸۳/۲، ۲۸۴/۲، ۲۸۵/۲، ۲۸۶/۲، ۲۸۷/۲، ۲۸۸/۲، ۲۸۹/۲، ۲۹۰/۲، ۲۹۱/۲، ۲۹۲/۲، ۲۹۳/۲، ۲۹۴/۲، ۲۹۵/۲، ۲۹۶/۲، ۲۹۷/۲، ۲۹۸/۲، ۲۹۹/۲، ۳۰۰/۲، ۳۰۱/۲، ۳۰۲/۲، ۳۰۳/۲، ۳۰۴/۲، ۳۰۵/۲، ۳۰۶/۲، ۳۰۷/۲، ۳۰۸/۲، ۳۰۹/۲، ۳۱۰/۲، ۳۱۱/۲، ۳۱۲/۲، ۳۱۳/۲، ۳۱۴/۲، ۳۱۵/۲، ۳۱۶/۲، ۳۱۷/۲، ۳۱۸/۲، ۳۱۹/۲، ۳۲۰/۲، ۳۲۱/۲، ۳۲۲/۲، ۳۲۳/۲، ۳۲۴/۲، ۳۲۵/۲، ۳۲۶/۲، ۳۲۷/۲، ۳۲۸/۲، ۳۲۹/۲، ۳۳۰/۲، ۳۳۱/۲، ۳۳۲/۲، ۳۳۳/۲، ۳۳۴/۲، ۳۳۵/۲، ۳۳۶/۲، ۳۳۷/۲، ۳۳۸/۲، ۳۳۹/۲، ۳۴۰/۲، ۳۴۱/۲، ۳۴۲/۲، ۳۴۳/۲، ۳۴۴/۲، ۳۴۵/۲، ۳۴۶/۲، ۳۴۷/۲، ۳۴۸/۲، ۳۴۹/۲، ۳۵۰/۲، ۳۵۱/۲، ۳۵۲/۲، ۳۵۳/۲، ۳۵۴/۲، ۳۵۵/۲، ۳۵۶/۲، ۳۵۷/۲، ۳۵۸/۲، ۳۵۹/۲، ۳۶۰/۲، ۳۶۱/۲، ۳۶۲/۲، ۳۶۳/۲، ۳۶۴/۲، ۳۶۵/۲، ۳۶۶/۲، ۳۶۷/۲، ۳۶۸/۲، ۳۶۹/۲، ۳۷۰/۲، ۳۷۱/۲، ۳۷۲/۲، ۳۷۳/۲، ۳۷۴/۲، ۳۷۵/۲، ۳۷۶/۲، ۳۷۷/۲، ۳۷۸/۲، ۳۷۹/۲، ۳۸۰/۲، ۳۸۱/۲، ۳۸۲/۲، ۳۸۳/۲، ۳۸۴/۲، ۳۸۵/۲، ۳۸۶/۲، ۳۸۷/۲، ۳۸۸/۲، ۳۸۹/۲، ۳۹۰/۲، ۳۹۱/۲، ۳۹۲/۲، ۳۹۳/۲، ۳۹۴/۲، ۳۹۵/۲، ۳۹۶/۲، ۳۹۷/۲، ۳۹۸/۲، ۳۹۹/۲، ۴۰۰/۲، ۴۰۱/۲، ۴۰۲/۲، ۴۰۳/۲، ۴۰۴/۲، ۴۰۵/۲، ۴۰۶/۲، ۴۰۷/۲، ۴۰۸/۲، ۴۰۹/۲، ۴۱۰/۲، ۴۱۱/۲، ۴۱۲/۲، ۴۱۳/۲، ۴۱۴/۲، ۴۱۵/۲، ۴۱۶/۲، ۴۱۷/۲، ۴۱۸/۲، ۴۱۹/۲، ۴۲۰/۲، ۴۲۱/۲، ۴۲۲/۲، ۴۲۳/۲، ۴۲۴/۲، ۴۲۵/۲، ۴۲۶/۲، ۴۲۷/۲، ۴۲۸/۲، ۴۲۹/۲، ۴۳۰/۲، ۴۳۱/۲، ۴۳۲/۲، ۴۳۳/۲، ۴۳۴/۲، ۴۳۵/۲، ۴۳۶/۲، ۴۳۷/۲، ۴۳۸/۲، ۴۳۹/۲، ۴۴۰/۲، ۴۴۱/۲، ۴۴۲/۲، ۴۴۳/۲، ۴۴۴/۲، ۴۴۵/۲، ۴۴۶/۲، ۴۴۷/۲، ۴۴۸/۲، ۴۴۹/۲، ۴۵۰/۲، ۴۵۱/۲، ۴۵۲/۲، ۴۵۳/۲، ۴۵۴/۲، ۴۵۵/۲، ۴۵۶/۲، ۴۵۷/۲، ۴۵۸/۲، ۴۵۹/۲، ۴۶۰/۲، ۴۶۱/۲، ۴۶۲/۲، ۴۶۳/۲، ۴۶۴/۲، ۴۶۵/۲، ۴۶۶/۲، ۴۶۷/۲، ۴۶۸/۲، ۴۶۹/۲، ۴۷۰/۲، ۴۷۱/۲، ۴۷۲/۲، ۴۷۳/۲، ۴۷۴/۲، ۴۷۵/۲، ۴۷۶/۲، ۴۷۷/۲، ۴۷۸/۲، ۴۷۹/۲، ۴۸۰/۲، ۴۸۱/۲، ۴۸۲/۲، ۴۸۳/۲، ۴۸۴/۲، ۴۸۵/۲، ۴۸۶/۲، ۴۸۷/۲، ۴۸۸/۲، ۴۸۹/۲، ۴۹۰/۲، ۴۹۱/۲، ۴۹۲/۲، ۴۹۳/۲، ۴۹۴/۲، ۴۹۵/۲، ۴۹۶/۲، ۴۹۷/۲، ۴۹۸/۲، ۴۹۹/۲، ۵۰۰/۲، ۵۰۱/۲، ۵۰۲/۲، ۵۰۳/۲، ۵۰۴/۲، ۵۰۵/۲، ۵۰۶/۲، ۵۰۷/۲، ۵۰۸/۲، ۵۰۹/۲، ۵۱۰/۲، ۵۱۱/۲، ۵۱۲/۲، ۵۱۳/۲، ۵۱۴/۲، ۵۱۵/۲، ۵۱۶/۲، ۵۱۷/۲، ۵۱۸/۲، ۵۱۹/۲، ۵۲۰/۲، ۵۲۱/۲، ۵۲۲/۲، ۵۲۳/۲، ۵۲۴/۲، ۵۲۵/۲، ۵۲۶/۲، ۵۲۷/۲، ۵۲۸/۲، ۵۲۹/۲، ۵۳۰/۲، ۵۳۱/۲، ۵۳۲/۲، ۵۳۳/۲، ۵۳۴/۲، ۵۳۵/۲، ۵۳۶/۲، ۵۳۷/۲، ۵۳۸/۲، ۵۳۹/۲، ۵۴۰/۲، ۵۴۱/۲، ۵۴۲/۲، ۵۴۳/۲، ۵۴۴/۲، ۵۴۵/۲، ۵۴۶/۲، ۵۴۷/۲، ۵۴۸/۲، ۵۴۹/۲، ۵۵۰/۲، ۵۵۱/۲، ۵۵۲/۲، ۵۵۳/۲، ۵۵۴/۲، ۵۵۵/۲، ۵۵۶/۲، ۵۵۷/۲، ۵۵۸/۲، ۵۵۹/۲، ۵۶۰/۲، ۵۶۱/۲، ۵۶۲/۲، ۵۶۳/۲، ۵۶۴/۲، ۵۶۵/۲، ۵۶۶/۲، ۵۶۷/۲، ۵۶۸/۲، ۵۶۹/۲، ۵۷۰/۲، ۵۷۱/۲، ۵۷۲/۲، ۵۷۳/۲، ۵۷۴/۲، ۵۷۵/۲، ۵۷۶/۲، ۵۷۷/۲، ۵۷۸/۲، ۵۷۹/۲، ۵۸۰/۲، ۵۸۱/۲، ۵۸۲/۲، ۵۸۳/۲، ۵۸۴/۲، ۵۸۵/۲، ۵۸۶/۲، ۵۸۷/۲، ۵۸۸/۲، ۵۸۹/۲، ۵۹۰/۲، ۵۹۱/۲، ۵۹۲/۲، ۵۹۳/۲، ۵۹۴/۲، ۵۹۵/۲، ۵۹۶/۲، ۵۹۷/۲، ۵۹۸/۲، ۵۹۹/۲، ۶۰۰/۲، ۶۰۱/۲، ۶۰۲/۲، ۶۰۳/۲، ۶۰۴/۲، ۶۰۵/۲، ۶۰۶/۲، ۶۰۷/۲، ۶۰۸/۲، ۶۰۹/۲، ۶۱۰/۲، ۶۱۱/۲، ۶۱۲/۲، ۶۱۳/۲، ۶۱۴/۲، ۶۱۵/۲، ۶۱۶/۲، ۶۱۷/۲، ۶۱۸/۲، ۶۱۹/۲، ۶۲۰/۲، ۶۲۱/۲، ۶۲۲/۲، ۶۲۳/۲، ۶۲۴/۲، ۶۲۵/۲، ۶۲۶/۲، ۶۲۷/۲، ۶۲۸/۲، ۶۲۹/۲، ۶۳۰/۲، ۶۳۱/۲، ۶۳۲/۲، ۶۳۳/۲، ۶۳۴/۲، ۶۳۵/۲، ۶۳۶/۲، ۶۳۷/۲، ۶۳۸/۲، ۶۳۹/۲، ۶۴۰/۲، ۶۴۱/۲، ۶۴۲/۲، ۶۴۳/۲، ۶۴۴/۲، ۶۴۵/۲، ۶۴۶/۲، ۶۴۷/۲، ۶۴۸/۲، ۶۴۹/۲، ۶۵۰/۲، ۶۵۱/۲، ۶۵۲/۲، ۶۵۳/۲، ۶۵۴/۲، ۶۵۵/۲، ۶۵۶/۲، ۶۵۷/۲، ۶۵۸/۲، ۶۵۹/۲، ۶۶۰/۲، ۶۶۱/۲، ۶۶۲/۲، ۶۶۳/۲، ۶۶۴/۲، ۶۶۵/۲، ۶۶۶/۲، ۶۶۷/۲، ۶۶۸/۲، ۶۶۹/۲، ۶۷۰/۲، ۶۷۱/۲، ۶۷۲/۲، ۶۷۳/۲، ۶۷۴/۲، ۶۷۵/۲، ۶۷۶/۲، ۶۷۷/۲، ۶۷۸/۲، ۶۷۹/۲، ۶۸۰/۲، ۶۸۱/۲، ۶۸۲/۲، ۶۸۳/۲، ۶۸۴/۲، ۶۸۵/۲، ۶۸۶/۲، ۶۸۷/۲، ۶۸۸/۲، ۶۸۹/۲، ۶۹۰/۲، ۶۹۱/۲، ۶۹۲/۲، ۶۹۳/۲، ۶۹۴/۲، ۶۹۵/۲، ۶۹۶/۲، ۶۹۷/۲، ۶۹۸/۲، ۶۹۹/۲، ۷۰۰/۲، ۷۰۱/۲، ۷۰۲/۲، ۷۰۳/۲، ۷۰۴/۲، ۷۰۵/۲، ۷۰۶/۲، ۷۰۷/۲، ۷۰۸/۲، ۷۰۹/۲، ۷۱۰/۲، ۷۱۱/۲، ۷۱۲/۲، ۷۱۳/۲، ۷۱۴/۲، ۷۱۵/۲، ۷۱۶/۲، ۷۱۷/۲، ۷۱۸/۲، ۷۱۹/۲، ۷۲۰/۲، ۷۲۱/۲، ۷۲۲/۲، ۷۲۳/۲، ۷۲۴/۲، ۷۲۵/۲، ۷۲۶/۲، ۷۲۷/۲، ۷۲۸/۲، ۷۲۹/۲، ۷۳۰/۲، ۷۳۱/۲، ۷۳۲/۲، ۷۳۳/۲، ۷۳۴/۲، ۷۳۵/۲، ۷۳۶/۲، ۷۳۷/۲، ۷۳۸/۲، ۷۳۹/۲، ۷۴۰/۲، ۷۴۱/۲، ۷۴۲/۲، ۷۴۳/۲، ۷۴۴/۲، ۷۴۵/۲، ۷۴۶/۲، ۷۴۷/۲، ۷۴۸/۲، ۷۴۹/۲، ۷۵۰/۲، ۷۵۱/۲، ۷۵۲/۲، ۷۵۳/۲، ۷۵۴/۲، ۷۵۵/۲، ۷۵۶/۲، ۷۵۷/۲، ۷۵۸/۲، ۷۵۹/۲، ۷۶۰/۲، ۷۶۱/۲، ۷۶۲/۲، ۷۶۳/۲، ۷۶۴/۲، ۷۶۵/۲، ۷۶۶/۲، ۷۶۷/۲، ۷۶۸/۲، ۷۶۹/۲، ۷۷۰/۲، ۷۷۱/۲، ۷۷۲/۲، ۷۷۳/۲، ۷۷۴/۲، ۷۷۵/۲، ۷۷۶/۲، ۷۷۷/۲، ۷۷۸/۲، ۷۷۹/۲، ۷۸۰/۲، ۷۸۱/۲، ۷۸۲/۲، ۷۸۳/۲، ۷۸۴/۲، ۷۸۵/۲، ۷۸۶/۲، ۷۸۷/۲، ۷۸۸/۲، ۷۸۹/۲، ۷۹۰/۲، ۷۹۱/۲، ۷۹۲/۲، ۷۹۳/۲، ۷۹۴/۲، ۷۹۵/۲، ۷۹۶/۲، ۷۹۷/۲، ۷۹۸/۲، ۷۹۹/۲، ۸۰۰/۲، ۸۰۱/۲، ۸۰۲/۲، ۸۰۳/۲، ۸۰۴/۲، ۸۰۵/۲، ۸۰۶/۲، ۸۰۷/۲، ۸۰۸/۲، ۸۰۹/۲، ۸۱۰/۲، ۸۱۱/۲، ۸۱۲/۲، ۸۱۳/۲، ۸۱۴/۲، ۸۱۵/۲، ۸۱۶/۲، ۸۱۷/۲، ۸۱۸/۲، ۸۱۹/۲، ۸۲۰/۲، ۸۲۱/۲، ۸۲۲/۲، ۸۲۳/۲، ۸۲۴/۲، ۸۲۵/۲، ۸۲۶/۲، ۸۲۷/۲، ۸۲۸/۲، ۸۲۹/۲، ۸۳۰/۲، ۸۳۱/۲، ۸۳۲/۲، ۸۳۳/۲، ۸۳۴/۲، ۸۳۵/۲، ۸۳۶/۲، ۸۳۷/۲، ۸۳۸/۲، ۸۳۹/۲، ۸۴۰/۲، ۸۴۱/۲، ۸۴۲/۲، ۸۴۳/۲، ۸۴۴/۲، ۸۴۵/۲، ۸۴۶/۲، ۸۴۷/۲، ۸۴۸/۲، ۸۴۹/۲، ۸۵۰/۲، ۸۵۱/۲، ۸۵۲/۲، ۸۵۳/۲، ۸۵۴/۲، ۸۵۵/۲، ۸۵۶/۲، ۸۵۷/۲، ۸۵۸/۲، ۸۵۹/۲، ۸۶۰/۲، ۸۶۱/۲، ۸۶۲/۲، ۸۶۳/۲، ۸۶۴/۲، ۸۶۵/۲، ۸۶۶/۲، ۸۶۷/۲، ۸۶۸/۲، ۸۶۹/۲، ۸۷۰/۲، ۸۷۱/۲، ۸۷۲/۲، ۸۷۳/۲، ۸۷۴/۲، ۸۷۵/۲، ۸۷۶/۲، ۸۷۷/۲، ۸۷۸/۲، ۸۷۹/۲، ۸۸۰/۲، ۸۸۱/۲، ۸۸۲/۲، ۸۸۳/۲، ۸۸۴/۲، ۸۸۵/۲، ۸۸۶/۲، ۸۸۷/۲، ۸۸۸/۲، ۸۸۹/۲، ۸۹۰/۲، ۸۹۱/۲، ۸۹۲/۲، ۸۹۳/۲، ۸۹۴/۲، ۸۹۵/۲، ۸۹۶/۲، ۸۹۷/۲، ۸۹۸/۲، ۸۹۹/۲، ۹۰۰/۲، ۹۰۱/۲، ۹۰۲/۲، ۹۰۳/۲، ۹۰۴/۲، ۹۰۵/۲، ۹۰۶/۲، ۹۰۷/۲، ۹۰۸/۲، ۹۰۹/۲، ۹۱۰/۲، ۹۱۱/۲، ۹۱۲/۲، ۹۱۳/۲، ۹۱۴/۲، ۹۱۵/۲، ۹۱۶/۲، ۹۱۷/۲، ۹۱۸/۲، ۹۱۹/۲، ۹۲۰/۲، ۹۲۱/۲، ۹۲۲/۲، ۹۲۳/۲، ۹۲۴/۲، ۹۲۵/۲، ۹۲۶/۲، ۹۲۷/۲، ۹۲۸/۲، ۹۲۹/۲، ۹۳۰/۲، ۹۳۱/۲، ۹۳۲/۲، ۹۳۳/۲، ۹۳۴/۲، ۹۳۵/۲، ۹۳۶/۲، ۹۳۷/۲، ۹۳۸/۲، ۹۳۹/۲، ۹۴۰/۲، ۹۴۱/۲، ۹۴۲/۲، ۹۴۳/۲، ۹۴۴/۲، ۹۴۵/۲، ۹۴۶/۲، ۹۴۷/۲، ۹۴۸/۲، ۹۴۹/۲، ۹۵۰/۲، ۹۵۱/۲، ۹۵۲/۲، ۹۵۳/۲، ۹۵۴/۲، ۹۵۵/۲، ۹۵۶/۲، ۹۵۷/۲، ۹۵۸/۲، ۹۵۹/۲، ۹۶۰/۲، ۹۶۱/۲، ۹۶۲/۲، ۹۶۳/۲، ۹۶۴/۲، ۹۶۵/۲، ۹۶۶/۲، ۹۶۷/۲، ۹۶۸/۲، ۹۶۹/۲، ۹۷۰/۲، ۹۷۱/۲، ۹۷۲/۲، ۹۷۳/۲، ۹۷۴/۲، ۹۷۵/۲، ۹۷۶/۲، ۹۷۷/۲، ۹۷۸/۲، ۹۷۹/۲، ۹۸۰/۲، ۹۸۱/۲، ۹۸۲/۲، ۹۸۳/۲، ۹۸۴/۲، ۹۸۵/۲، ۹۸۶/۲، ۹۸۷/۲، ۹۸۸/۲، ۹۸۹/۲، ۹۹۰/۲، ۹۹۱/۲، ۹۹۲/۲، ۹۹۳/۲، ۹۹۴/۲، ۹۹۵/۲، ۹۹۶/۲، ۹۹۷/۲، ۹۹۸/۲، ۹۹۹/۲، ۱۰۰۰/۲، ۱۰۰۱/۲، ۱۰۰۲/۲، ۱۰۰۳/۲، ۱۰۰۴/۲، ۱۰۰۵/۲، ۱۰۰۶/۲، ۱۰۰۷/۲، ۱۰۰۸/۲، ۱۰۰۹/۲، ۱۰۱۰/۲، ۱۰۱۱/۲، ۱۰۱۲/۲، ۱۰۱۳/۲، ۱۰۱۴/۲، ۱۰۱۵/۲، ۱۰۱۶/۲، ۱۰۱۷/۲، ۱۰۱۸/۲، ۱۰۱۹/۲، ۱۰۲۰/۲، ۱۰۲۱/۲، ۱۰۲۲/۲، ۱۰

بیت از حدیث ۶

شبیہ نہ ہو، اسی طرح اس کی عیادت اور ان کے جنازہ میں شرکت کر سکتی ہے خود شوہر موجود نہ ہو، اور اس نے اپنے جانے سے پہلے نہ جازت لی ہو اور نہ منع کیا ہو۔ اور اگر اس نے جانے سے قبل منع کر دیا ہو تو عورت کے لئے نکاح جائز نہیں ہے، اور باہر نکلتے سے مراد سفر کے علاوہ نکلتا ہے، اور مرد جو بیوی سے مراد شوہر سے عدم موجودگی ہے (۱)۔

مثالہ نے اجازت دی ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی اجازت سے اپنے والدین سے ملاقات کے لئے جاسکتی ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر جانے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ شوہر کا حق واجب ہے جسے کسی غیر واجب امر کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں ہوگا، خواہ ملاقات کا جو بھی سبب ہو، اور شوہر کی اجازت کے بغیر صرف ضرورتاً مکمل سستی ہے، اور شوہر کو حق نہیں ہے کہ بیوی کو اپنے والدین سے ملاقات کرنے سے منع کرے، بلا یہ کہ اس کلمہ میں احوال سے اس بات کا اندازہ ہو کہ بیوی سے والدین کے ملاقات کرنے سے ضرر حاصل ہوگا، تو ایسی صورت میں شوہر کو حق ہوگا کہ دفع ضرر کے لئے والدین کو بیوی سے ملاقات کرنے سے منع کرے (۲)۔

ب۔ عورت کا سفر کرنا اور رہائشی گھر سے باہر رات گزارنا:  
۶۔ خفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کے نزدیک عورت فرض حج کی اور چٹائی کے لئے اپنے رہائشی گھر سے باہر نکل سکتی ہے، اور شوہر کو حق نہیں ہوگا کہ اسے روک دے، اس لئے کہ حج اصل شرع کی رو سے فرض ہے، اور

(۱) شرح مشاہد العالمین وحاشیہ عمیرہ ۹۳۷ھ سے ۱۰۵۷ھ الیٰ بنین بمبوی ۱۹/۶،  
نہاد کتابچہ ۱۹۰۷ء۔

(۲) کشاف القناع ۱۷۵-۱۸۸ (اس کتاب میں مطابقت کی غلطی سے مشہوم الٹ گیا ہے اور والدین کی نیابت سے بیوی اور بچے کا مشہوم آگیا ہے جب کہ صحیح روایات ہے جو ہم نے ویرہ ذکر کی ہے جیسا کہ مسلک حسبی کی دیگر تمام کتب مراجع میں ہے) اسی لابن قدامہ ۲۰ شیع مطبوعہ البیاض المدینہ شریف تخی ۱۳۹۹ھ مطابق اپریل ۲۰۱۷ء

ملاقاتوں اور رشتہ داری جانے نہ سیکھیں اس کی دلت پر اطمینان نہ ہو وہ وہ  
نوجوان ہو اور اس کی حالت کو ممانعت پر ہی محمول کیا جائے گا یعنی اس پر  
اطمینان ہی کیا جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف ظاہر نہ ہو جائے، اور  
اگر شوہر نے قسم کھائی کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات نہیں کرے گی تو  
شوہر کو اپنی قسم میں حائث بنایا جائے گا بایں طور کہ ممانعت بیوی کو  
ملاقات کے لئے نکلنے کا حکم دے گا، اور جب وہ عملاً نکلے گی تو شوہر  
حائث ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے جب اس کے والدین ان  
شہ میں رہتے ہوں اور وہ درجہ ہوتی ہو تو بیوی کو ملاقات کا حکم نہیں  
دیجائے گا اور بیوی کو والدین سے ملاقات کے لئے جانے کا حق  
اس صورت میں نہیں ہوگا جب شوہر نے اللہ کی قسم کھائی ہو کہ بیوی نہیں  
نکلے گی، اور اس جملہ کو مطلق رکھا ہو یعنی مخصوص ملاقات سے ممانعت  
کے بجائے مطلق نکلنے سے ممانعت کی قسم کھائی ہو، اور یہ اطلاق لفظ میں  
بھی ہو اور نیت میں بھی، پس شوہر کے خلاف فیصلہ کر کے اس کے نکلنے  
کا حکم نہیں دیجائے گا خواہ وہ اپنے والدین سے ملاقات کی درخواست  
کرے، اس لئے کہ جس صورت میں اس نے مخصوص ملاقات کی  
ممانعت کی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شوہر بیوی کو ضرور پہنچانا چاہتا ہے،  
لہذا شوہر کو حائث بنایا جائے گا، یہ حادف اس کے کہ اگر اس نے قسم میں  
عمومیت رکھی تو اس سے بیوی کو ضرور پہنچائے کا مقصد ظاہر نہیں ہوتا ہے،  
لہذا شوہر کے حادف اس کے نکلنے کا فیصلہ کر کے شوہر کو حائث نہیں  
بنایا جائے گا، اور اگر اس کی دلت کے بارے میں اطمینان نہ ہو تو دوبارہ  
اس میں نکلنے کی خواہ وہ باہر نکلنے والی ہی کیوں نہ ہو، اور نہ ہی قائل اعتبار  
خاتون کے ساتھ نکلے گی، اس لئے کہ نکلنے سے جو فساد کا شکار ہوگی (۱)۔

ثنا فیہ نے اپنے معتمد قول میں بیوی کو اجازت دی ہے کہ اپنے گھر والوں سے ملاقات کے لئے خود و دھارم ہوں چاہتی ہے جہاں

(۱) حاشیہ الدوسری علی المشرح الکبیر ص ۵۱۴ شرح الفریقی ص ۲۲۷، ۲۲۸۔

## بیت انزویہ ۷-۹

صورت میں شوہر کے لئے مستحب ہے کہ بیوی کو جانے کی اجازت دے، تاکہ اس میں صدر جمی ہے اور شرکت سے بیوی کو روکنا قطع جمی ہے۔ نیز شوہر کی عدم اجازت یا وقت اس کی مخالفت پر بیوی کو آمادہ نہ رہتی ہے، بسبب کہ اللہ تعالیٰ نے پیچھے طریقہ سے زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے لہذا شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو نہ روکے۔  
مقابلہ نے اس صورتوں کے حکم کی سرست نہیں کی ہے۔

۷- ضروریات کی تکمیل کے لئے مکان:

۹- جمہور فقہاء کی رائے میں بیوی کے لئے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رہائشی گھر سے نکلتا اس صورت میں جائز ہے جب بیوی کو کوئی اچانک ضرورت پیش آجائے اور قابل اعتماد شوہر یا بیوی کا کوئی محرم اس کو پورا نہ کرے۔

اسی طرح اپنی بعض لازمی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی نکل سکتی ہے جیسے مکان کے کسی حصہ سے یا مکان کے باہر سے پانی لانا، اسی طرح کھانا لانا وغیرہ ایسی ضروریات جن سے انسان بے نیاز نہیں ہوتا، اور شوہر اس ضرورت کی تکمیل نہ کرے، اسی طرح شوہر نے بیوی کو بڑی طرح مارا ہو، یا اسے قاضی کے پاس جا کر پناہ طلب کرنے کی ضرورت ہو تو بھی نکل سکتی ہے (۲)۔

خفیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر عورت کا گھر غصب کردہ ہو تو وہ اس گھر سے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ مقصود گھر میں رہائش حرام ہے،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۵۹، ۶۶۳، احوال الدہلوی ج ۲/۳۸۶، ۳۸۷، تنبیہ المحتاج بشرح المنہاج ج ۲/۳۰۸، ۳۰۹، کتاب الفتن ج ۵/۱۹۷، مطالب اولیٰ ج ۵/۲۷۱، اسی لابن قدامہ ج ۲/۲۰۷۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۵۹، ۶۶۳، البحر الرائق ج ۲/۲۴۳، ۲۴۴، طبع دار المعرفۃ حاشیہ الدہلوی علی المشرع الکبیر ج ۲/۵۱۱، احوال الدہلوی ج ۲/۳۰۹، طبع دار المعرفۃ نہایت المحتاج ج ۵/۱۹۶، روحہ طائیں للہ وی ۹، ۶۱، کتاب الفتن ج ۵/۱۹۷، مطالب اولیٰ ج ۵/۲۷۱۔

اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے نکلی حج کا احرام باندھ یا شوہر کو احرام نغمہ کرنے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ نکلی حج شریعتاً نہ ہے کے بعد پورا کرنا، جب ہوتا ہے (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک عورت شوہر کی اجازت سے حج کے لئے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ عورت صرف شوہر کی اجازت سے ہی فرض یاصل حج کے لئے جاسکتی ہے (۲)۔

ج- عتکاف:

۷- فقہاء کی رائے ہے کہ عورت مطلقاً مسجد میں اعتکاف کے لئے اپنے شوہر کی اجازت سے اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے اور عتکاف کی مدت تک مسجد میں ٹھہر سکتی ہے (۳)۔

د- محرم کی دیکھ رکھ:

۸- حناہ کے علاوہ جمہور فقہاء کا مذہب ہے کہ عورت اپنے محرم اقارب جیسے والدین، مہربوں کی دیکھ رکھ کے لئے اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے، مثلاً، مریض کی تیمار داری، عیادت کے لئے نکل سکتی ہے، بشرطیکہ ان کی دیکھ رکھ کرے، ملا کوئی نہ ہو، انہیں اس عورت کی ضرورت ہو، عورت اس کی ضرورت کے قدر بن کر دیکھ رکھ کرے، اسی طرح اگر عورت کے اقارب میں سے کسی کا احتمال ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کے لئے وہ نکلے گی، اور اس

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۶۱، ۶۶۳، شرح فتح القدیر ج ۲/۳۳۲، ۳۳۳، حاشیہ الدہلوی علی المشرع الکبیر ج ۵/۵۱۷، کتاب الفتن ج ۲/۳۸۵، اسی لابن قدامہ ج ۲/۵۳، کتاب الفتن ج ۵/۱۹۷۔

(۲) نہایت المحتاج ج ۲/۲۳۳، روحہ طائیں للہ وی ۹/۶۱۔  
(۳) رد المحتار علی الدر المختار ج ۲/۳۹۲، شرح فتح القدیر ج ۲/۳۰۹، الدہلوی ج ۲/۳۸۱، ۳۸۲، ۵۳۵، نہایت المحتاج ج ۲/۴۱۸، روحہ طائیں للہ وی ۹/۶۳، کتاب الفتن ج ۲/۳۸۵، اسی ج ۲/۵۳۱، کتاب الفتن ج ۵/۱۹۷۔



## بیت الزوہدیہ ۱۰

سکتی ہے جب گھریا اس کا کچھ حصہ۔ انہدام کے قریب ہو اور اس کا اشارہ قرینہ پایا جارہا ہو نیز شوہر کی اجازت سے وہ کسی مجلس میں شرکت کے لئے جاسکتی ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتی ہے۔

رباٹھی گھر میں رہائش سے بیوی کے نکاح کے اثرات:

۱۰۔ فتاویٰ کی رائے ہے کہ عورت اگر رہائشی گھر میں رہائش سے ماہانہ انکار کرے۔ خود گھر سے باہر نکلنے کے بعد وہاں رہائش سے انکار ہو یا بدلتا رہی اس گھر میں جانے سے انکار کرے۔ جب کہ اس نے اپنا مقبل موصول کر یا ہو ورنہ رہائش کا مطالبہ کرے یا ہو تو عورت کو عقد رہائش کا حق اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک کہ وہ وہاں رہائش نہ لے لے، اس لئے کہ عورت نے انکار کر کے شوہر کا حق جس وقت ترک کر دیا جس کی وجہ سے عقد واجب ہوتا ہے، البتہ اس کی عورت باخراں قرار پائے گی (۱)۔



۱۱۔ حرام سے زبرد جب ہے، اور اس صورت میں اس کا عقد ساقط نہیں ہوگا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب عورت اپنے گھر میں جانے سے انکار کرے (۲)۔

ثانفیع (۳) اور حنابلہ (۴) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے رہائشی گھر سے باہر کام کرنے کے لئے نکل سکتی ہے اگر شوہر نے اس کی اجازت دی ہو، اس لئے کہ یہ حق خود ان دونوں کا ہے۔ ان دونوں سے نہیں نکل رہا ہے۔ عورت نے عقد نکاح سے قبل اپنے کو دودھ پلانے کے سے مدت پر دیا ہو پھر اس نے ثانی کی بیوی سے دودھ پلانے کے لئے وہ باہر نکل سکتی ہے، اس لئے کہ یہ عقد اجارہ صحیح ہے، اور شوہر اس اجارہ کو فسخ کرنے یا عورت کو رضاعت سے روکنے کا حق نہیں رکھتا جب تک کہ اجارہ کی مدت ختم نہ ہو جائے، اس لئے کہ عقد چارہ کے منافع کی ملکیت عورت نے شوہر سے نکاح سے قبل حاصل کی ہے اور ساتھ ہی شوہر کو اس کا علم تھا۔

ثانفیع نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے اگر سے کسی ناسق بیوی سے اپنی جاں یا مال کا مادہ پیشہ ہو یا ماریت پر گھر دینے والا شخص عورت کو گھر سے نکال دے، اسی طرح ثانفیع نے صراحت کی ہے کہ عورت شوہر کی مطلقاً اجازت سے کسی خرم کے ساتھ باہر اور سفر پر نکل سکتی ہے (۵)۔

حنفہ (۵) اور ثانفیع (۶) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے رہائشی گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی اس صورت میں نکل

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۳۶-۶۳۷، بحر الرائق ۳/۹۵، شرح فتح القدیر ۳/۱۹۱۔  
 (۲) فتاویٰ المحتاج بشرح المنہاج ۳/۳۱۸۔  
 (۳) کشف القناع ۵/۹۶، مطالب ولی النسخ ۵/۲۷۲، ۲۷۳۔  
 (۴) بہیۃ المحتاج ۷/۹۶۔  
 (۵) بحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳/۲۱۲-۲۱۳۔  
 (۶) نہیۃ المحتاج ۷/۹۶۔

## بیت المال ۱-۲

ملک میں قبضہ و ثابت ہو، لیکن اس کا مالک متعین نہ ہو بلکہ وہ تمام لوگوں کا مال ہو، قاضی ماوردی اور قاضی ابو یعلیٰ کہتے ہیں: یہ ہر وہ مال ہے جس کے مستحق مسلمان ہوں، لیکن مسلمانوں میں سے کوئی اس کا مالک متعین نہ ہو، ایسا مال بیت المال کے حقوق میں سے ہے۔ پھر کہتے ہیں: اور بیت المال کسی جگہ کا نہیں بلکہ اس شعبہ کا نام ہے<sup>(۱)</sup>۔

خلیفہ بنیہ کے مخصوص ممول کے لئے "بیت مال الخلفۃ" (مخصوص بیت المال) کہلاتے ہیں۔

۲- "یونان بیت المال" اور "بیت المال" میں فرق ملحوظ رکھنا چاہئے۔ "یونان بیت المال" وہ ادارہ ہے جہاں آمد و خرچہ اور عمومی ممول کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے، یہ ماوردی اور ابو یعلیٰ کے نزدیک خدمت کا ایک یون (محکمہ) ہے، اس باتوں حضرات کے عہد میں چار یون ہوتے تھے، ایک قوت کا، یون، دوسرا مال کا، یون، تیسرا آوریوں کا، یون، اور چوتھا بیت المال کا، یون<sup>(۲)</sup>، دوسرا یون کو بیت المال کے ممول میں تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، اس کا کام صرف ریکارڈ رکھنے تک محدود رہتا ہے۔

یون دراصل خزانہ یا خزانہ کو کہتے ہیں، بغدادی اسلام میں، یسے خزانہ کو کہتے تھے جس میں بیت المال سے خلیفہ پانے والوں کے کام درج

(۱) الاحکام اسلامیہ، ص ۲۳۵، ص ۳۵۵، لائحہ عمل اسلامیہ لقاہی الیٰ الحسن ماوردی، ص ۲۱۳، طبعی، اس میں یہ ملاحظہ ہے کہ بیت المال کی اعتباری شخصیت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کے نمائندوں کے توسط سے طبعی شخص کا معاملہ کیا جائے گا، اس کا اپنا مالی ذمہ ہوگا جس کی مدد سے اس کے حق میں اور اس کے ویر حقوق ثابت ہوں گے، اس کی جانب سے اور اس کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے گا، اس کا نمائندہ پہلے امام المسلمین ہوتا تھا یا دوسرا شخص جس کے ذمہ وہ کیا گیا ہو، اور اب اس کا نمائندہ ویر مالیات یا متعلقہ وزراء ہوتا ہے۔

(۲) ماوردی، ص ۲۰۳، ابو یعلیٰ، ص ۲۲۲۔

## بیت المال

تعریف:

۱- بیت المال لغت میں یہی جگہ ہے جو مال کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہو، وہ جگہ خاص ہو یا عام۔

جہاں تک اصطلاح کا تعلق ہے تو "بیت مال المسلمین" اور "بیت مال اللہ" کے الفاظ ابتدائے اسلام میں ایسے مقام یا مکان کے لئے استعمال ہوتے تھے جن میں عمومی خدمت کے مقولہ عمومی ممول بیت مال، شمس غنام بنیہ ان کے مصارف میں شرف برے تک حفاظت کے لئے رکھے جاتے تھے، پھر اس مفہوم کو بتائے کے لئے صرف "بیت المال" کا لفظ بولا جانے لگا، اور منطق "بیت المال" ہونے سے یہی مفہوم مراد ہونے لگا<sup>(۱)</sup>۔

بعد کے اسلامی ادوار میں اس لفظ "بیت المال" کا مفہوم مزید وسیع ہوا اور اس جہت و شعبہ کے لئے استعمال ہونے لگا جو مسلمانوں کے عمومی مال جیسے نقد و سامان اور اسلامی اراضی وغیرہ کا مالک ہوتا ہے۔

یہاں پر عمومی مال سے مراد ہر وہ مال ہے جس پر مسلمانوں کے

(۱) کتاب الخراج، ص ۱۲۲، قاضی ابو یوسف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دور میں اراضی امیر بیت المال کے ممول میں شمار نہیں ہوتی تھیں، لیکن ابن ماجہ بن اور حاکم بن حنفیہ کے کلام میں صراحت ہے کہ یہ اراضی بیت المال کے ممول میں ہیں دیکھئے اصطلاح "ارض خود" اور اصطلاح "ارضاد"۔

### بیت المال ۳

پرنکس یا جانا ہوتا، یوان میں ان کے ساتھ عقد مصاحبت و رال سے لے جانے والے پرنکس کی مقدار کا ذکر (۱)۔

اسلام میں بیت المال کا آغاز:

۳۔ بعض مراجع سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطابؓ نے بیت المال قائم کیا، ابن اثیر نے اس کا ذکر یہ ہے (۲)، لیکن بیشتر مراجع میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے مسلمانوں کے لئے بیت المال قائم کیا تھا۔

چنانچہ ابن عبد البر کی ”الاستیعاب“ اور ابن جریر کی ”تہذیب التہذیب“ میں معتبیب بن ابوقاطمہ کی سوانح میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے انیس بیت المال کا ذمہ دار بنایا تھا (۳)، بلکہ ابن اثیر نے ایک دوسرے مقام پر ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو بکر کا ایک بیت المال خ کے مقام پر (مدینہ کے منہ فات میں) تھا، اور آپؓ میں سکنت رکھتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ مدینہ منتقل ہو گئے تو ان سے کہا گیا کہ یہاں اس کی نگرانی کے لئے کسی کو مامور کر دیا جائے، آپؓ نے کہا: میں، چنانچہ آپؓ اس کے مہول مسلمانوں پر شرف کرتے تھے، تاکہ اس میں کچھ بھی باقی نہیں بچتا، جب آپؓ مدینہ منتقل ہو گئے تو بیت المال اپنے گھر میں بنایا، جب حضرت ابو بکر کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے ماتہ و رس کو جمع کیا اور بیت المال کو خلائو اس میں یک دینار کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا جو تھیلے سے گر گیا تھا تو سبھوں نے حضرت ابو بکر کے لئے

ہوتے تھے (پھر اس کے مفہوم میں توثیق پیدا ہوا جیسا کہ مذکور ہوا)۔

قاتب و یون کے فرض میں سے یہ ہے کہ بیت المال کے قوانین کی حفاظت کا لائن پرنکس کے مطابق کرے، نہ تو زائد ہو نہ رعایا پر ظلم ہو ورنہ کم ہو کہ بیت المال کا حق متاثر ہو (۴)۔

بیت المال سے متعلق امور میں قاتب و یوان کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کے قوانین و اس کے ٹیکسوں کی حفاظت کرے، قاضی ماہر کی و قاضی ابو یعلیٰ نے قاتب کی ذمہ داریوں میں چھ کام بتائے ہیں جو مختصر و رفت ذیل میں:

۱۔ ملک کی سبکی تیسین کہ دوسرے سے متاثر ہو جائے، اور کام کے گوشوں کی تفصیل جن کے حکام مختلف ہوتے ہیں۔

۲۔ ملک کی حالت کا ذکر، آیا وہ طاقت کے ذریعہ فتح ہوا ہے یا صلح کے ذریعہ، اور ملک کی زمین کے مشری یا خراجی ہونے کی بابت تحقیقی طور پر کیا حکام طے پا رہے ہیں۔

۳۔ ملک کے شرف کے حکام کا ذکر، اور ملک کی ارضیاتی بابت طے شدہ امور، کیا وہ شرف مقدسہ ہے یا شرف طہیہ (زمین پر متعین و رسم کی شکل میں وظیفہ)۔

۴۔ ہر علاقہ کے بل و مرقدہ یہ میں ان پر جو کچھ متقرر کیا گیا اس کی تفصیل ذکر کرے۔

۵۔ اگر ملک میں معدنی وسائل ہیں تو معدنی اجناس اور حصص کی تعداد کا ذکر، تاکہ اس سے ٹکنے والے وسائل پر لی جائے، ملی مقدار معلوم ہو۔

۶۔ اگر ملک کی مرحدہ راجہ ب سے بنا ہو، اور ان کے ساتھ یونی مصاحبت کی رو سے دارالاسلام میں ان کے اموال کے داخل ہونے

(۱) ملاحظہ فرمائیے، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴

## بیت المال ۳-۵

رحمت کی دعا کی (۱)۔

کہتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ نے حکم دیا تھا کہ ان کے نقد کے لئے بیت المال سے جو کچھ لیا گیا ہے ان کی وفات کے بعد وہ سب واپس رو دیا جائے (۲)۔

امام ابو یوسفؒ کی ”کتاب الخراج“ میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل حیرہ کے ساتھ اپنے معاہدہ نامہ میں لکھا: میں نے ان کے لئے طے کیا کہ ہر شخص جو کام کرنے کے قائل نہیں ہو جائے یا وہ کسی مسیبت کا شکار ہو جائے یا جو پٹے تو مالہ رتھ سب فقیر ہو جائے اور اس کے اہل نہ سب اس پر صدقہ کرنے لگیں، میں نے اس کا یہ معاف کر دیا اور ان کی نیز ان کے اہل و عیال کی کفالت بیت المال سے کی جائے گی جب تک وہ ویرالاسام اور رالخرقہ میں مقیم ہیں۔ اور میں نے ان پر شرط لگائی کہ ان چیزوں پر ان سے صلح ہوئی ہے وہ وصول کی جائیں یہاں تک کہ وہ سے بیت المال میں جمع کرادیں (۳)۔

۴- جس تک وہ زبوی کا تعلق ہے تو کتب سنت وغیرہ کے جن مراجع تک ہماری رسائی ہوگی ان میں مہذبوت میں اس فقہ ”بیت المال“ کے نام کا استعمال نہیں ملتا لیکن متعدد احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیت المال کے کچھ کام اس وقت موجود تھے، اس سے کئی جنس غنایم، صدقات کے امول، عرفوں کے لئے اسلحہ و سامان وغیرہ عمومی اموال، سناہدہ بھی جاتے، اور صرف خراج کے بہت تک محفوظ رکھے جاتے تھے (۴)۔

(۱) الکامل ۲/۲۹۰۔

(۲) الکامل ۲/۲۹۱۔

(۳) کتاب الخراج ص ۳۳-۳۵ طبع المکتبۃ ۱۳۸۲ھ۔

(۴) مسند احمد ۵/۵۹۹، الخراج لابن یوسف ص ۳۶، الترتیب الادبی

۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱۔

حضرت عمرؓ کے دور کے بعد سے تمام سہمی اور میں بیت المال کا عمل جاری رہا، یہاں تک کہ سب موجودہ جدید نظام کیا تو موجودہ دور میں بعض اسلامی ممالک میں بیت المال کا کام صرف کشیدہ اور لاوارث اموال کی حفاظت تک محدود رہ گیا اور بیت المال کے دورے کام وزارت مایات اور وزارت نہ انجام دینے لگے۔

### بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار:

۵- بیت المال میں تصرف کا اختیار صرف خلیفہ یا اس کے نائب کو ہے (۱)، اس لئے کہ امام ان امور میں مسلمانوں کا نائب ہے جن میں کوئی متعین شخص صاحب تصرف نہیں ہوتا، بیت المال کے حقوق میں تصرف کرنے والا ہر شخص امام کے اختیار سے اپنا اختیار حاصل کرتا ہے، ضروری ہے جیسا کہ رواج بھی ہے کہ خلیفہ کسی مانت در اور قدرت رکھنے والے شخص کو بیت المال کا ذمہ دار متعین کرے، خلیفہ کی نیابت میں بیت المال میں تصرف کرنے والا شخص ”صاحب بیت المال“ کہلاتا ہے، اور وہ خلیفہ کی جانب سے مفوضہ اختیار کے مطابق تصرف کرتا ہے۔

بیت المال کے اموال میں خلیفہ کو تصرف کے اختیار حاصل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی و خواہش سے تصرف کرے گا جس طرح اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتا ہے، اگر وہ ایسا کرتا ہے تو کہا جائے گا کہ بیت المال میں فساد آگیا ہے یا اس کا نظام درست نہیں رہا، اور ایسی صورت حال کے لئے مخصوص احکام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے، ان اموال میں خلیفہ کا تصرف اس طرح ہوگا جس طرح خلیفہ کے مال میں ملی یتیم تصرف کرتا ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ نے خطاب کیا: اس مال میں میری حیثیت یتیم کے ملی ہے، اگر مجھے ضرورت میں رہی تو

(۱) جوہر الکلیل ۱/۲۶۰۔

## بیت المال ۶

الف۔ زکاۃ اور اس کی ادا کرنے سے امام مصلوب کرے گا خود اموال ظالم کی زکاۃ ہوا مصلوب باطلہ جیسے چھپنے والے جانور، پیرا، اور نقد اور سامان تجارت، مسلم تاجروں کے شر جب وہ عاشر کے پاس سے پٹی تجارت کا سامان لے کر گزریں۔

ب۔ منقولہ غنائم کا خمس، اور غنیمت اراضی و جانور کے علاوہ وہ مال ہے جو قال کے ذریعہ کفار سے حاصل ہو، چنانچہ اس غنیمت کا خمس (پانچواں حصہ) بیت المال میں داخل کیا جائے گا تاکہ اس کے مصارف میں خرچ کیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَأُولَى السَّبِيلِ“ (۱) (اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سواں کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے اور (رسول کے) قرابت والوں کے لئے یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے)۔

ج۔ زمین کے معادن سے نکلنے والے سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ کا خمس (۲) اور کہا گیا ہے کہ سمندر سے نکالے گئے موتی، غیر وغیرہ میں بھی اس کے مثل لازم ہوگا (۳)۔

د۔ رکار (۴) کا خمس، رکار وہ مال ہے جسے کسی انسان نے زمین میں کھنڈیا ہو، یہاں اس سے مراد اہل جاہلیت اور کفار کے وہ خزانے ہیں جو کسی مسلمان کو ملیں، تو اس کا خمس بیت المال کو دیا جائے گا اور خمس کے بعد بقیہ مال پانے والے شخص کا ہوگا۔

ه۔ ثنی: یہ ہے وہ منقولہ مال ہے جو بغیر قتل، بغیر گھوڑوں، ہواہوں سے حملہ کے کفار سے حاصل ہو (۵)۔

نہیں لوں گا، ورنہ رست ہوئی تو معرفت کے مطابق کھاؤں گا اور جب خوش حالی ہو تو وہ روہں گا (۶) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مال میں وہ پٹی صوبہ کے مطابق ایسا تصرف کرے گا جو مسلمانوں کے لئے بہتر و رال کے زیادہ منافع میں ہو، محض خواہش مرضی اور خود مرضی سے تصرف نہیں کرے گا (۷)۔

قاضی ابویعلیٰ نے وضاحت کی ہے کہ امت کے امور میں امام کی وہ ذمہ داریاں ہیں، ان میں لٹی اور صدقات کی حسب شرع وصولی، وظائف و بیت المال سے دیگر اشراجات کی تعیین و اخراج، پتہ پتہ ہوئے، اور تقدیم و تاخیر کے بغیر ان کی اپنے وقت پر ادا کئی (۸)۔ اور امام کو یہ حق ہے کہ بیت المال سے ایسے لوگوں کو خدمات دے جن سے مسلمانوں کو کھانا، نامہ دہو، اور دشمن کے خلاف قوت حاصل ہو، اور اس جیسے دیگر امور جن میں مصلحت ہو۔

ابتداءً اسلامی حکومت میں طریقہ یہ تھا کہ کسی شہر یا صوبہ کا عامل (گورنر) امام کی جانب سے مقرر ہو کر بیت المال کے لئے وصولی اور خرچ میں امام کا نائب ہوتا تھا، اور اس کے لئے ضابطہ دیا جاتا تھا کہ معتبر شرعی طریقہ پر تصرف کرے، یہ اختیار قاضیوں کو حاصل نہیں تھا (۹)۔ اور بعض شہروں میں صاحب بیت المال شہر کے گورنر کے بجائے برہنہ رست خلیفہ کے ماتحت ہوتا تھا۔

## بیت مال کے ذریعہ آمدنی:

۶۔ بیت المال کے ذریعہ آمدنی مندرجہ ذیل اصناف میں، ان میں سے ہر ایک پر قبضہ کی نوعیت علاحدہ ہے جس کی تفصیل آ رہی ہے:

(۱) الخراج لابن یوسف ۱۷۱ طبع انتقادیہ

(۲) الخراج لابن یوسف ۱۷۱۔

(۳) الاحکام السلطانیہ لابن یوسف ۱۷۱۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یوسف ۱۷۱۔

(۱) سورة انفال ۴۱۔

(۲) ابن ماجہ ۴۳۳۔

(۳) الخراج لابن یوسف ۱۷۱، الخراج ۲۷۳۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یوسف ۱۷۱، ابن ماجہ ۴۳۳، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶

## بیت المال ۶

لی کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ راضی و جامد اشیاء جو مسلمانوں کے خوف سے غنم چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں، یہ راضی و جامد اشیاء ہوتے ہیں جس طرح قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل راضی ہوتے ہیں، اور ان کے منافع ہر سال تقسیم کئے جائیں گے، شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے (۱)۔ اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے (دیکھئے جلد ۱)۔

(۲) وہ منقولہ اشیاء جو وہ چھوڑ کر چلے جائیں، ان اشیاء کو فوری تقسیم کر دیا جائے گا، ہنفی نہیں لیا جائے گا (۲)۔

(۳) کفار سے حاصل کیا گیا شہر یا ایسی اراضی کی اہمیت دین کے مالک مسلمان ہوں، ہر نہیں کر دیا، یہی مسلمان یا دینی کو یا کیا ہو، یا ایسی اراضی کی اہمیت نہیں اس کے مالک اہل و مر کے قبضہ میں برقرار رکھا، یہ بدو و صلی برقرار رکھا، یا یوں یہ بر حاکمیت ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں مالکان اہل و مر کو دے دیا، یا یوں وہ ہمیں شریعت اور کریں گے۔

(۴) جرینہ جہیز یہ وہ مال ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہائش کی وجہ سے کفار پر لازم ہوتا ہے، بائع اور قندرت رکھنے والے مرد پر ایک متعین مقدار مال بطور جہیز واجب ہوتا ہے، یا پھر بے شہر پر لازم کیا جاتا ہے کہ ایک متعین مقدار ادا کی جائے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس پر جہیز کی نیکی واجب نہیں ہے تو اس کی حیثیت جہیز کی نہیں بلکہ مدیہ کی ہوگی (۳)۔

(۵) اہل ذمہ کے شہر: یہ وہ ٹیکس ہے جو اہل ذمہ سے ان کے یہ ممال پر لیا جاتا ہے، جن کو تجارت کے لئے وہ دارالحرب لاتے

ہیں یا جنہیں لے کر وہ دارالحرب سے دارالاسلام آتے ہیں، یہ دارالاسلام میں ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے ہیں، اہل اہل ذمہ سے یہ ٹیکس سال میں ایک مرتبہ لیا جائے گا جب تک کہ وہ دارالاسلام سے نکل کر پھر دارالحرب کو دارالاسلام نہ آئیں۔

ان طرح یہ شہر ان حربی تاجروں سے بھی لیا جائے گا جو ممال لے کر ممال تجارت ہمارے ملک میں لائیں (۱)۔

(۶) ممال جہیز صلی صلی کی رو سے مسلمانوں کو ادا کریں۔

(۷) مرتد کا مال اگر قتل کر دیا جائے یا مر جائے، ورنہ یتیم کا مال اگر قتل کر دیا جائے یا مر جائے، اہل و مر کے مال ہر شے میں نہیں تقسیم ہوگا بلکہ وہی ہوگا، حنفیہ کے نزدیک مرتد کے مال کے مسئلہ میں تفصیل ہے (۲)۔

(۸) ذمی کا مال اگر مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، وہی طرح ذمی کا مال اس کے وارث کو دینے کے بعد جو بچ جائے وہ بھی لیا جائے (۳)۔

(۹) قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل اراضی، یہ ذریعہ اراضی میں ان حضرات کی رائے کے مطابق جو ان کو مستحقین غنیمت میں تقسیم کئے جانے کے قائل نہیں ہیں (۴)۔

۱۰۔ بیت المال کی اراضی اور اس کی ملاک کی پیداوار اور تجارت و معاملہ کے منافع۔

۱۱۔ بیعہ تحائف اور وصایا جو جہیز یا غیر منفعہ عام کی خاطر بیت

(۱) الدر المختار مع حاشیہ ابن ماجہ ۳۹۲، و اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) الدر المختار مع حاشیہ ابن ماجہ ۳۰۰، شرح لمباج ۳۸۸، جوہر الاکلیل ۲۹۲، ۳۰۱، ۳۹۸، ۳۹۹۔

(۳) شرح لمباج ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹،

## بیت المال ۶

لمال کو پیش کئے جائیں<sup>(۱)</sup>۔

چوروں وغیرہ کے پاس سے ٹکس اور اس کا دغیرہ کوئی نہ ہو، یہ سے  
اموال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

ک۔ ایسے مسلمان کا ترک جو مر جائے اور اس کا کوئی ورثہ نہ  
ہو، یا اس کا وارث تو ہو مگر وہ پورے مال کا ورثہ نہ بنتا ہو (ب  
اہل علم کے ہر ایک جو "را" کے قائل نہیں ہیں) اسی طرح وہ مقتول  
جس کا وارث نہ ہو، اس کی ایت بیت المال میں داخل کی جائے گی،  
اور اسے ثنی کے مصارف میں شریعہ کیا جائے گا۔

اس نوٹ میں بیت المال کا حق شامیہ اور مالکیہ کے ایک طور  
میراث ہے، یعنی بیت المال عصبہ بنتا ہے، حنفیہ اور حنبلیہ کہتے ہیں کہ  
ایسے مال کو بیت المال میں طوراً داخل کیا جائے گا بطور میراث  
نہیں<sup>(۲)</sup> (یعنی وارث)۔

ل۔ مال میں در صدیکہ مال، زکوٰۃ، مالِ یتیم، مالِ یتیم کے مال  
کا ایک حصہ بطور مال یا جانا حدیث میں منقول ہے، سحاق بن ربیعہ  
اور ابو بکر عبد اللہ بن ابی کے قائل ہیں، یہ منقول ہے کہ ایک شخص لٹکایا ہو  
پھل یا ہر چار یا اس سے اس کی قیمت کا، تاکہ مالان یا یا، یہ رائے  
مالکہ، اسحاق بن راہوی کی ہے<sup>(۳)</sup>، ظاہر بات ہے کہ اس نوع کے  
مال میں جب رسول کے جائیں گے تو میں مصالح عامہ پر شرف  
کیا جائے گا، اس طرح یہ اموال بیت المال کا حق قرار پائے گا۔

منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے بعض گورنروں کے کچھ مالوں پر دیکھ کر  
ضبطہ کر لئے تھے کہ ان کی گورنری کے جب ان کے یہاں خوشحالی آگئی  
تھی، اس طرح کے اموال بھی بیت المال میں داخل کئے جائیں گے۔

ح۔ وہ ہر لیا جو ایسے تھپیوں کو پیش کئے گئے ہوں جنہیں منصب  
تھپی سے سے پیشہ مدینہ پیش کے جاتے ہوں، یا اس منصب سے  
پیشہ پیش تو کے جاتے ہوں مگر مدینہ پیش کرنے والے کا کوئی مقدمہ  
اس تھپی کے پاس رہے، صحت ہو، یہ مدایا، اگر مدینہ پیشہ والے کو  
واپس نہیں کئے گئے تو بیت المال میں وہیں کے جائیں گے<sup>(۴)</sup>، اس  
سے کہ نبی کریم ﷺ نے، من المظاہرہ کو، یا یا مدینہ پیشہ والے  
کیے<sup>(۵)</sup>۔

ی طرح وہ ہر لیا جو اہل حرب کی جانب سے امام کو پیش کئے  
جائیں، یہ وہ ہر جو حکومت کے مال، گورنروں کو پیش کئے جائیں،  
یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس نے بھی ہر یہ دینے والے کو اپنے  
خاص مال سے ہر یہ نہ دیا ہو<sup>(۶)</sup>۔

ط۔ وہ ٹیکس جو رعایا پر ان کے مفاہ کی خاطر فرض کئے گئے ہوں  
نہ وہ وہ جس کے سے ہوں یا کسی اور مقصد کے لئے، لیکن ایسا ٹیکس  
لوگوں پر ہی وقت لگایا جائے گا جب بیت المال سے مدونہ مدت  
پوری نہ ہوتی ہو، اور وہ کام ضروری ہو، ورنہ صورت دیگر یہ آمدنی  
غیر شرعی ہوگی<sup>(۷)</sup>۔

ی۔ لا وارث مال، یہ مال ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو جیسے  
گھر کے پرانے سامان، امانت، رہن، ایسی قسم میں وہ مال بھی ہیں جو

(۱) انہی ۸/۵۰۷۔

(۲) روح المعانی، صفحہ ۳۳۰، شرح المساجد و صغیر القلیلی ۳۳۰، سماوی  
۸۷۷۔

(۳) حدیث: "ان منی احوال من اس اللیة" کی روایت بخاری (فتح  
۲۴۰/۲ طبع المکتبہ) اور مسلم (۳۳۳/۲ طبع المکتبہ) نے کی ہے۔

(۴) الدر المنثور ۳۸۰، الاطاب والہراق ۳۵۸، دیکھئے فتاویٰ امین  
۱۵/۲۱۵، تاریخ کردہ مکتبہ احمدی ۱۳۵۶ھ۔

(۵) ابن ماجہ ۱/۵۷۳، الاحکام السلطانیہ لابی قلیلی ۲۳۰۔

(۱) روح المعانی ۵/۲۷۹، متن غلیل و ۶۰، الاطاب ۵۹۰، ابن ماجہ  
۲۸۲۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۸۸، فتح القدیر ۵/۲۷۷، شرح المساجد ۳۶۳-۳۷۷،  
انہی ۵/۶۸۳، الاحکام السلطانیہ لابی قلیلی ۲۱۵، حدیث لافس ۹۰۔

(۳) انہی ۲/۵۷۳، ۸/۲۵۸، تہذیب الامم ۲۷۰۔

## بیت المال ۷-۹

بیت المال کے شعبے اور ہر شعبہ کے مصارف:

۷- بیت المال میں آنے والے اموال کے مصارف مشوع ہیں۔ اس میں سے بیشہ احناف ایسے ہیں کہ ان کو دوسری قسم کے مصارف میں خرچ نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ضرورت ہوتی کہ بیت المال کے اموال کو ب کے مصارف کے لحاظ سے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ اس مصارف میں خرچ کی ہوتی ہو، امام ابو یوسف نے صریحت کی ہے کہ بیت المال میں خرچ کے اموال زکاۃ سے علاحدہ رکھے جائیں گے، چنانچہ وہ کہتے ہیں: صدقہ (زکاۃ) اور عشر کے اموال کو خرچ کے مال میں نہیں مایا جائے گا، اس لئے کہ تمام مسلمانوں کے لئے لپی ہے اور زکاۃ صرف ان لوگوں کا حق ہے جن کی تعیین اللہ نے قرآن کریم میں فرمادی ہے (۱)۔

حنفیہ نے صریحت کی ہے کہ امام کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کی مدد کو چارہ دوں میں تقسیم کرے، دوسرے مسالک کے فقہاء بھی فی الجملہ تقسیم اموال کے خلاف نہیں ہیں، حنفیہ نے کہا ہے کہ امام بیت المال کے چارہ دوں میں سے کسی ایک مد سے قرض لے کر، دوسروں کے مصارف پر خرچ کر سکتا ہے، میں جس مد سے قرض یا گیا ہے، اسے پس کرنا ضروری ہے بشرطیکہ جس مد سے قرض لے کر دوسرے مد میں خرچ کیا گیا ہے قرض ۱۰ پنے ۱۰ لے مد کا مال اس دوسرے مد میں خرچ کرنا جائز نہ ہو (۲)۔

۸- چاروں مد (شعبے) مل ہیں:

پہلا شعبہ: زکاۃ کا شعبہ:

۸- اس مد کے حقوق ہیں: چھ لے والے جانوروں کی زکاۃ، شری

ارضی کے عشر، عاشر کے پاس سے گذرنے والے مسم ناجہوں سے وصول یا یا عشر، اموال بائعہ کی زکاۃ اگر عام نے اسے وصول کیا ہو۔ اس مد کے مصارف وہ آٹھ مصارف ہیں جن کی صراحت قرآن کریم نے فرمائی ہے۔ اس مسئلہ میں اختلاف ورنہیں ہے جس کے لئے اصطلاح زکاۃ لکھی جائے۔

ماوردی نے اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نقل کیا ہے کہ اس مال کی مابت سے نوٹ کا اختیار حاصل ہوگا چنانچہ انہوں نے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کی رائے میں یہ مال بیت المال کا حق ہیں، یعنی بیت المال کے ایسے مالک ہیں جن میں امام کو اپنے اختیار و بصواب سے تصرف کا اختیار حاصل ہے جس طرح فی کے مال میں سے اختیار تصرف حاصل ہے، اس لئے امام ب اموال کو مال کی طرح مصالح عام میں خرچ کر سکتا ہے، اور امام شافعی کی رائے یہ نقل کی ہے کہ بیت المال میں زکاۃ کا مال مستحقین زکاۃ کے سے حفظ محفوظ رکھا جاتا ہے، جب مستحقین آجائیں گے تو انہیں زکاۃ کا مال دینا ضروری ہے، اگر مستحقین نہیں آجائیں تو اموال زکاۃ کو بیت المال میں محفوظ رکھا جائے گا، نہ ب تقسیم کی رہے محفوظ رکھنا واجب ہے، جب کہ حد یہ قول کے مطابق جائز ہے، انہوں مذہبوں میں فرق اس سے ہے کہ زکاۃ امام کو یا غرض ہے یا جائز، اس میں ان کی دو رائیں ہیں۔

ابو یعلیٰ حنبلی نے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام احمد کا قول امام شافعی کے قول کی مانند ہے، انہوں نے اموال غلبہ کی زکاۃ میں ایک رائے قبول امام ابو حنیفہ کی مانند فرمایا ہے (۱)۔

دوسرا شعبہ: خمس کا شعبہ:

۹- خمس سے مراد مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الاحکام السلطانیہ للماوردی، ص ۲۴، طبع ۱۳۲۷ھ، لاحکام السلطانیہ، ص ۲۳، طبع ۱۳۲۷ھ۔

(۲) الخراج، ص ۱۰۔  
(۳) الدر المنثور، حاشیہ ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۷۲، ۲۸۲/۳۔



## بیت المال ۱۰-۱۱

لفظ منقولہ اموال غنیمت کا جس، ایک قول یہ ہے کہ غنیمت میں  
ملنے والی جائیدادوں کا بھی جس مراد ہے۔

ب۔ پائے جانے والے خزانہ جاہلیت کا جس، اور ایک قول میں  
سے رفاۃ کہا گیا ہے۔

ج۔ اموال کی کا جس، یہ امام شافعی کا ایک قول اور امام احمد کی  
ایک روایت ہے، امام احمد کی دوسری روایت اور مسلک حنفیہ و مالکیہ  
یہ ہے کہ لی میں سے جس نہیں نکالا جائے گا۔

اس مد کے مصرف میں پانچ حصے ہوں گے اللہ اور اس کے رسول  
کا حصہ قرابت و رواد کا حصہ، قیاموں کا حصہ، مساکین کا حصہ،  
بن سبیل (مسافر) کا حصہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا: "وَأَعْلِمُوا  
أَنَّمَا عُشَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي  
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَهِيَ السَّبِيلُ" (۱) اور جائے  
رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول  
کے لئے اور (رسول کے) قرابت و رواد کے لئے قیاموں کے لئے  
اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے (۲) لا ا حصہ نبی کریم  
ﷺ پر حیات میں پیتے تھے، آپ ﷺ کے بعد یہ حصہ امام کی  
رئے کے مطابق مسکینوں کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا، چنانچہ  
اس حصہ کو زندہ و کرہوے والے لی کے مد میں منتقل کر دیا جائے گا،  
بقیہ چاروں حصوں سے ان کے مستحقین کے لئے بیت المال میں محفوظ رکھے  
جائیں گے تاکہ ان پر خرچ ہو جائیں، ان حصوں کو امام مصالح عامہ  
میں خرچ نہیں کرتا ہے (۳)۔

تیسرے شعبہ: راث موال کا شعبہ:

۱۰۔ یہ وہ قتل (کری پڑی چیز) وغیرہ راث موال ہیں جس کے

(۱) سورۃ انفار ۷۴۔

(۲) ابن ماجہ ۵۷۲، ابی داؤد ۴۰۶۱، الاحکام السلطانیہ لابی یحییٰ رحمہ اللہ ۱۲۱،

۴۳۶، ۴۳۷، لاوردی رحمہ اللہ ۱۲۔

مالک کا علم نہ ہو، یا پوری مال جس کا مالک معلوم نہ ہو، ورنہ جیسے  
دوسرے اموال جن کا پیچھے ذکر ہوا، یہ اموال بیت المال کے اس مد  
میں اس کے مالکان کے لئے محفوظ رکھے جائیں، اگر مالک کے علم کی  
امید ختم ہو جائے تو انہیں ان کے مصرف میں خرچ کر دیا جائے گا۔

اس مد کے اموال کا مصرف، جیسا کہ ابن عابدین نے زیلعی سے  
نقل کیا ہے "کہ نبی کا خلیفہ کا مشہور مسلک یہی ہے، یہ ہے کہ فقیر  
فقیر (لا وارث فقیر) اور ایسے فقرہاء جن کے اولیاء نہ ہوں، اس مد سے  
ان لوگوں کے عقد، عین، اس کے فن کے اخراجات اور ان کی  
جائیداد کی قیمت ان کی جائے لی، ماوردی نے کہا: امام ابوحنیفہ کے نزدیک  
اس لوگوں پر اصل مالک کی جانب سے بطور صدقہ خرچ کیا جائے گا۔

خیر خلیفہ کے رو، ایک اس مد کے اموال کو کسی مخصوص مصرف کے  
ساتھ خاص کرنے کا، نہ ہمیں نہیں ملا، لہذا ظاہر ہے کہ ان کے  
رو، ایک ان موال کوئی کی طرح مصالح عامہ میں خرچ کیا جائے گا،  
ابو یعلیٰ اور ماوردی نے لا وارث مرنے والے کے مال کے بارے  
میں بھی صراحت کی ہے (۱)، اس طرح ان حضرات کے نزدیک  
بیت المال کے مدات تین رو جاتے ہیں، چار نہیں۔

چوتھا شعبہ: فنی کا شعبہ:

۱۱۔ اس مد کے اموال راث آمدنی مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ فنی کی تقسیم: فنی کا ذکر پیچھے گذر۔

ب۔ جس میں اللہ اور اس کے رسول کا حصہ۔

ج۔ دوسرا راضی جو مسلمانوں کو غنیمت میں حاصل ہوئی ہو، اس  
قول کی رو سے کہ انہیں تقسیم نہیں کیا جائے گا، اور نہ وہ صلہ حق  
ہو تک ہیں۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی یحییٰ رحمہ اللہ ۱۲۱، لاوردی رحمہ اللہ ۱۲۔

## بیت المال ۱۲-۱۳

و۔ اس زمیں کا خرچ جو مسلمانوں کو خیمت میں ملی ہو، خود اس سے وقف شمار کیا جائے یا نہیں وقف۔

ج۔ سب خزانوں کا خمس جن کے مالک کا علم نہ ہو یا جن پر طویل زمانہ گزر گیا ہو۔

و۔ زمین سے نکلنے والے معدنی وسائل یا پٹرول، گیس، اور ایک قول یہ ہے کہ اس نوع سے وصول کی جانے والی شئی زکوٰۃ ہوئی، اس کی مقدار چالیسواں حصہ ہے، اور اسے زکوٰۃ کے مصارف میں صرف کیا جائے گا۔

ز۔ لا وارث مرنے والے مسلمان کا مال اور اس کی ویت۔  
ح۔ رعایا پر لگائے گئے ٹیکس جو کسی متعین مقصد کے لئے نہیں لگائے گئے ہوں۔

ط۔ تافسیوں، گورنروں اور امام کو پیش کئے گئے ہدایا۔  
ی۔ غیر حنفی کی رائے کے مطابق سابقہ کے اموال (لا وارث اموال کا مد)۔

## مال فی کے مصارف:

۱۲۔ اس کے اموال کا مصرف مسلمانوں کے عمومی مصالح میں، یہ اموال امام کے قبضہ میں رہیں گے، اور وہ اپنی صواب دہی اختیار کر کے مطابق اس میں سے عمومی مصالح میں خرچ کرے گا۔

فقہاء جب علی الاطلاق دیتے ہیں کہ ملاں فقہ بیت المال سے لیا گیا جائے گا، تو فقہاء کی مراد یہی چوتھا ہوتی ہے، اس لئے کہ صرف یہی عمومی مصالح کے لئے مخصوص ہے، برخلاف دوسرے مصارف کے، کہ ان میں خرچ کے مصارف متعین ہیں، ان کے علاوہ مصارف میں انہیں خرچ نہیں کیا جائے گا، ذیل میں بعض وہ مصالح ذکر کئے جاتے ہیں جن میں اس کے اموال صرف کئے

جائیں گے جیسا کہ فقہاء کے کلام میں مذکور ہوا ہے، اس میں تمام مصالح کا احاطہ واسطہ نہیں کیا گیا ہے، اس لئے کہ مصالح کی جماعت لا تعدلو ہیں، جو ہر زمانہ میں، ہر شہر، ملک میں بدلتی بھی رہتی ہیں۔

۱۳۔ چند اہم مصالح جن میں اس کے اموال خرچ کئے جائیں گے مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ عطیہ، یہ بیت المال میں ایک حصہ ہے جو ہر مسند کو دیا جائے گا خواہ وہ فوجی خدمت کے قائل ہو یا نہ ہو، یہ نایابہ کا ایک قول ہے جسے صاحب مغنی نے پیش کیا ہے، یہی شافعیہ کا ایک قول ہے جو ان کے نزدیک خلاف اظہر ہے، امام احمد نے فرمایا کہ فی میں ہفتی فقیر مسلمان کا حق ہے۔

اس قول کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "مَّا أَكَلَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلَهُ وَآلِهِ وَاللَّذِينَ اسْتَأْذَنُوا مِنَ الْمَدِينَةِ أَهْلُهَا" (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور فیس دلو، وہ اللہ ہی کا حق ہے اور رسول کا)، پھر فرمایا: "لِلْمَقْرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا، وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْقَادِرُونَ" (۲) (ان حاجت مند مہاجرینوں کا (یہ خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبکار ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ذائق ہیں)، پھر فرمایا: "وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يَحْتَوُونَ مِنْ هَاجِرٍ لِّيهِمْ" (۳) (اور (ان کا بھی حق ہے) جو درالامام و رہبان میں ان کے

(۱) سورہ ہشر ۷۔

(۲) سورہ ہشر ۸۔

(۳) سورہ ہشر ۹۔

### بیت المال ۳۳

قبل سے تر اور پکڑے ہوئے ہیں محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے) پھر فرمایا: ”وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ“ (۱) (اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے) بیت میں تمام مسلمانوں کو شامل کیا گیا ہے، اس لیے حضرت عمرؓ نے سورہ حشر کی ساریت کو پڑھنے کے بعد کہا: یہ یعنی حشر کی ساریت نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا ہے۔ اور اگر میں زہد و ریا تو ”سہ جہیز“ سے ایک چہرہ مانتا کر اس میں سے اپنا حصہ لے گا۔ جس کے لئے، سے پسینہ نہیں بہا پڑا (محنت نہیں کرتی پڑی)۔

حنابلہ کا دوسرا قول جو شافعیہ کا اظہار قول بھی ہے، یہ ہے کہ لئی کے مستحقین سرحدوں پر سورجہ بند مجاہدین، مسمیٰ افواج اور ان کے مصالح پورے کرنے والے افراد ہیں، یہ ان مصالح کے علاوہ ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

عربی و غیرہ جو راجدہ میں جہاد کے لئے تہذیباً نہیں رکھتے وہ اس میں کوئی حق نہیں ہے جب تک کہ وہ عملاً جہاد میں شریک نہ ہوں۔ اس قول کی دلیل صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت بریدہ کی حدیث ہے کہ ”ان النبی ﷺ کان اذا امر امیراً علی جمیع لومریۃ اوصاه فی حاجتہ بتقوی اللہ...“ (نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر پر سربراہ کا امیر کسی کو مقرر فرماتے تو اسے اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے...)، اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”ثم ادعهم الی الاسلام، فان احابوک فاقبل منهم وکف عنهم، ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین، وانخبرهم انهم ان فعلوا ذلک فلیهم ما یتماجون، وعینهم ما علی المهاجرین، فان ابوا ان یتحولوا منها، فانخبرهم انهم یکتوبون کاعرب

(سورہ حشر: ۱۰)

المسلمین۔ یجری علیہم حکم اللہ الہی یجری علی المؤمنین، ولا یكون لہم فی الغیمۃ والفسیء شیء، ولا ان یحادلوا مع المسلمین“ (۲) (پھر انہیں سام کی دعوت دو، اگر وہ قبول کر لیں تو تم ان سے قبول کر لو، ورنہ انہیں چھوڑ دو، پھر انہیں پے ملک سے مہاجرین کے ملک میں منتقل ہونے کی دعوت دو، ورنہ انہیں بتا دو کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں وہ ساری حقوق ملیں گے جو مہاجرین کے حقوق ہیں، اور ان پر وہ وہاں رہنے والوں کی جو مہاجرین پر ہیں، اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتا دو کہ تب وہ مسلمانوں کی مانند ہوں گے، ساریت اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مہاجرین پر جاری ہوتے ہیں، ورنہ انہیں غنیمت اور لئی میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، والا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں)۔

اور کہا گیا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک لئی کا پورا مال ان تمام لوگوں کے مابین تقسیم کرنا ضروری ہے جن کے وظائف اس سال بیت المال میں مقرر ہیں اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا جائے گا، اور نہ ہی مصالح کے لئے کچھ خرچہ اہم کیا جائے گا سوائے خمس الخمس (یعنی اللہ اور اس کے رسول کا حصہ) کے، لیکن شافعیہ کے یہ ایک تحقیق یہ ہے کہ بیت المال میں جن کے وظائف مقرر ہیں ان کی ضرورت کے بقدر دیا جائے گا، اور چاہے مال میں مصالح میں اضافہ ہو جائے گا (۳)۔

ب۔ اسلحہ، جنگی ساز، سامان، حفاظتی شیا، جہاد، مسلمانوں کے دشمن سے وفات کے اثرات۔

ج۔ ان مہاجرین کی تنخواہیں جن کی ضرورت مسلمانوں کو پہنچنے عمومی معاملات میں ہوتی ہے، جیسے قضا، محکمات، حدود و مانند

(۱) حدیث بریۃ ”کان اذا امر امیراً“ کی روایت مسلم (۳/۵۷۷) صحیح البخاری (۵۷۷) نے کی ہے۔

(۲) شرح المہاجر ص ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳،

### ہیت المال ۳۳

نہ جائے تو اسے اس سال کا حصہ دیا جائے گا مگر جو سال کے عشر  
میں یا سال مکمل ہونے کے بعد نقد یا سونے تو اس کا خلیفہ اس کے  
وارث کو دینا ضروری ہے<sup>(۱)</sup>۔

۱۔ بے س، لا وارث اور قیدی وغیرہ سے محتاج مسکینوں کی  
ضرورت کی تکمیل، جن کے پاس نہ پناہ ہو جس سے اس پر شرف  
ایا جائے، نہ ان کے رشتہ دار ہوں جن پر ان کا نفقہ واجب ہو تو  
ہیت المال کی جانب سے ان کے نفقہ کی پوری ضرورت جیسے  
وہ محتاج کے اثبات اور میت کی تصدیق پوری کی جائے گی، اسی طرح  
ایسے شخص کی حیثیت کی ایت ہیت المال سے اس کی جائے گی جس کے  
مسلمانوں میں عاقل نہ ہوں یا اس کے عاقل نہ ہوں مگر وہ مکمل یا بعض  
اہل کے قائل نہ ہوں تو ہیت المال فقہ ایت اس کے کافر کی  
طرف سے عاقل کی ذمہ داری پوری نہیں کی جائے گی، بعض ثانیہ  
نے وضاحت کی ہے کہ حیثیت کرنے والے کا اثر ہیت المال  
کے خلاف قبول نہیں کیا جائے گا، جس طرح عاقل کے خلاف قبول  
نہیں کیا جاتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

۲۔ ہیت المال سے اہل ذمہ پر خرچہ ذمی یا غیر ذمی کافر کا  
مسلمانوں کے ہیت المال میں حق نہیں ہے، مگر اگر ذمی یا غیر ذمی کافر کی  
ذمہ سے محتاج ہو گیا ہو تو اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے وہ اپنی  
جو کمائی ہوئے<sup>(۳)</sup>، عام ابو یوسف کی "کتاب الخراج" میں ہے کہ  
حضرت خالد بن ولید نے اہل حیرہ کو معاہدہ دیا کہ وہ اس کے  
بزرگ شخص کام کے قائل نہ رہے، یا وہ کسی آفت کا شکار نہ ہو جائے، یہ وہ

کرنے والے لوگ، مفتیان، ائمہ، مودعین، مدرین اور اس  
طرح کے وہ تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے مصالح کے  
لئے فارغ کر لیتے ہیں، ان حضرات کی اور ان کے اہل و عیال کی  
کفالت ہیت المال سے کی جائے گی، اور اس کی مقدار میں زمانہ اور  
ملاقہ کے فرق سے فرق ہوتا ہے گا اس لئے کہ حالات اور رخ  
بدلتے رہتے ہیں<sup>(۴)</sup>۔

یہ شخص ہیں، زمین کی حفاظت سے اہل نہیں ہوئی، بلکہ یہ اہل  
کی طرح ہوئی اس سے نہ نقد، نہ اس جتنی حاجات پر اہل نہایت  
سے سے جار نہیں ہے<sup>(۵)</sup>۔

چھتر، زمین کے لئے مقدار متعین کر دی گئی ہو تو وہ اسی مقدار کا  
مستحق ہوگا، ورنہ وہ اپنے جیسے، زمین کے بڑے یا مستحق ہوگا بشطریقہ  
اس بیت لوگ صرف اہل کے ساتھ کام کرتے ہوں<sup>(۶)</sup>۔

ن لوگوں کے مرقع کے مطابق اگر ہیت المال میں موجود نہ  
ہوں تو یہ وظیفہ ہیت المال پر قرض ہوں گے، اور ہیت المال کو  
مہبت دی جائے گی جس طرح تکلف کی صورت میں قرض میں  
مہبت دی جاتی ہے، مگر اسے مصالح کا معاملہ اس سے ماخذ  
ہے وہ مصالح اسی وقت پورے کئے جائیں گے جب ان کی قدرت  
ہو، بعد قدرت کی صورت میں وہ دینی نہیں رہیں گے<sup>(۷)</sup>۔

خلفہ کے نزدیک رنج یہ ہے کہ اہل و عاقل جیسے کاغذی، مکتی،  
مدرس وغیرہ میں سے کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے انتقال

(۱) ابن ماجہ ص ۲۸۰-۲۸۱، المعنی ۱/۲۷۶۔

(۲) ابن ماجہ ص ۲۸۲۔

(۳) الصحیح وصحیۃ الترمذی ص ۱۲۸، ۲۵۵، ۲۵۶۔

(۴) الاحکام المستطابہ لابن ماجہ ص ۱۳۶، شرح الصحیح ص ۲۹۶، ۳۹۷، جوہر

الاکلیل ۲/۲۷۱، الخراج لابن یوسف ص ۱۸۷، روحہ الطالبین للحوذی

ص ۱۳۸، ۱۳۷۔

(۱) الدرر المختار ص ۲۸۲۔

(۲) ابن ماجہ ص ۱۳۵، جوہر الاکلیل ۲/۲۷۱، الترمذی ص ۲۹۶، ۳۰۵،

۲۹۶، ۲۹۷، ۳۰۱، ۳۰۲، الخراج ص ۲۰۲، شرف القناع ص ۳۳۳،

الطالب ص ۲۸۳۔

(۳) ابن ماجہ ص ۲۸۲۔

### بیت المال ۳۳

۱۔ بیت میں، ان سے ان کے موقوفہ کاموں میں غلطی ہو جانے جس کے نتیجے میں جان، عضو یا مال کا نقصان ہو جائے مثلاً تعزیر میں زیادتی کی وجہ سے مجرم کی موت ہو جانے تو اس کی دیت کا ضامن بیت المال سے لایا جائے گا۔

۲۔ موقوفہ نظام امام یا کسی اور سے دہرا کی خصوصیت ضرورت سے متعلق ہو تو ایسی صورت میں ضمان اس کے عاقلہ پر یا اس کے خاص مال میں جیسی صورت ہو، واجب ہوگا، اس لئے کہ ان کی غلطیوں مساوات زیادہ ہوتی ہیں تو ضرور و خواہ ان کے عاقلہ اس کا بوجھ اٹھائیں تو یہ ان کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔

یہ رے حنفیہ اور مالکیہ کی ہے، یہی حنبلیہ کی اصح رائے ہے، اور شافعیہ کا قول یہ ظہر ہے، شافعیہ کا ظہر قول اور حنبلیہ کے نزدیک صحیح کے بالمقابل قول یہ ہے کہ ضمان اس کے عاقلہ پر ہوگا، لیکن عہد نقصان لایا جائے تو بالاتفاق نقصان کرنے والے پر ضمان ہوگا (۳)۔

۳۔ اس حقوق کی دینی جہتیں شرع سے اس کے مستحقین کے لئے تسلیم یا ہو، تو حد شرع کی رو سے ان کی دینی سی متعین نہیں ہوتی۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر خوف کے راجح میں ہو مسجد عام میں یا نہی ثابہ اور کسی شخص کا قتل ہو جائے، و قاتل کا پتہ نہ چلے تو ایسے مقتول کی دیت بیت المال پر، جب ہوں، اس سے کہ حضرت علیؑ نے کہا: ”اسلام میں کوئی خون رائگاں میں جائے گا“ (۴)۔

غنی رہا ہو پھر فقیر ہو جائے، اور اس کے مذہب لے اس پر صدقہ کرنے لگیں تو اس کا جز یہ معاف ہو جائے گا، اور اس کی نیز اس کے گھر والوں کی کفالت بیت المال سے لی جائے لی سب تک وہ و راجح و و راجح و راجح میں مقیم رہے، اسی کے مثل ابو سعید نے ”کتاب الاموال“ میں نقل کیا ہے (۱)۔

۱۔ بیت المال کے لئی کے مہر کے مصارف میں کافروں کے ہاتھوں میں قید مسلمانوں کی رہائی بھی ہے، امام ابو یوسفؒ نے ”کتاب الخراج“ میں حضرت عمر بن خطابؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ہر وہ مسلم قیدی جو کافروں کے ہاتھوں میں قید ہو اس کی رہائی کے لئے بیت المال سے خرچ کیا جائے گا، شافعیہ کا ایک قول یہ ہے کہ اس کی رہائی خود اس کے اپنے مال سے کرنی جائے گی، دیکھئے: ”اسری“۔

اسی کے مشابہ بعض شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر غیر ماکول اللحم جانوروں کا مالک جانوروں کو چارہ خرچہ نہ کرے، اور اس کے فتر کی وجہ سے اس کو بچہ رہی نہیں یا جائتا ہو تو ان جانوروں پر بیت المال سے مفت خرچ کیا جائے گا، اسی طرح موقوفہ جانور کا چارہ بیت المال سے دیا جائے گا اگر اس جانور کی آمدنی سے اس کا خرچ پورا کرنا ممکن نہ ہو (۲)۔

۲۔ موسم میں ملک کے عمومی مصالح جیسے مساجد، راستے، پل، نہر اور مدرسے وغیرہ کی تعمیر اور نقصانات کی مرمت و اصلاح (۳)۔

۳۔ حکومتی ادارہ کے فرائض کی غلطی سے ہونے والے نقصانات کا

ضمان:

جیسے سربراہ، قاضی اور اسی طرح وہ تمام فرائض جو عمومی کام انجام

(۱) الخراج ص ۱۳۲، واسطی ص ۵۵۔

(۲) الخراج لابن یوسف ص ۱۹۶، الخراج ص ۸۷ جوہر الاکلیل ص ۲۶۰، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵

## بیت المال ۱۴-۱۵

فقراء اور زبیا و ضرورت مند ہوں تو یہی صورت میں امام کچھ مال تو اس شہر والوں پر خرچ کرے گا جہاں سے جمع کیا گیا ہے اور اگر مال ان امر ممتنا ہوں پر خرچ کرے گا (۱)۔

مقابلہ کی رائے ہے کہ اگر بیت المال پر حق کتب ہو جائے اور بیت المال کی استطاعت انہوں حق سے کم ہیں اس میں سے ایک حق سے رہ رہتے ہوں انہوں حقوق میں سے یہ حق پر سرف یا جائے گا جس پر اگر اس وقت سرف نہ کیا جائے تو وہ بیت المال پر قرض ہو جائے گا جیسے فوج کے مخالف جنگی سامان اور سلع وغیرہ کی قیمت اس حق پر سرف نہیں یا جائے گا جو سہولت و مصمت کے طور واجب ہوتا ہے پیسہ راستہ وغیرہ (۲)۔

### بیت المال میں زائد اموال:

۱۵- بیت المال پر واجب حقوق کی ادائیگی کے بعد بچے ہوئے زائد اموال کے بارے میں علماء کے تین رجحانات ہیں:

اول: شافعیہ کا مسلک ہے کہ زائد اموال کو ان لوگوں پر خرچ تقسیم کر دیا جائے گا جن سے مسلمانوں کو عام فائدہ پہنچتا ہے، زائد اموال کا خیرہ نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ مسلمانوں کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو اس وقت مسلمانوں پر وہ لازم ہو جاتی ہے، فقہ شافعی کی ”المسماق“ اور اس کی شرح میں ہے: زائد اموال ان بالغ مردوں پر تقسیم کر دیا جائے گا جن کے مخالف بیت مال میں مقرر ہیں، ان کے علاوہ وہ اس پر یا ان کی اولاد پر نہیں خرچ کیا جائے گا۔

قلیوبی کہتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ بیت مال میں کچھ باقی نہ رہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ بن مسہل انصاری کی وصیت اور فرمائی جب نہیں خیر میں قتل رو دیا گیا ورتاغل کا پتہ نہیں چلے کا تھا، انصار نے قسمت کا نصف پینے سے انکار کر دیا تھا اور یہودیوں کی قسم کو انہوں نے قبول نہیں کیا تھا تو نبی ﷺ نے اس کی وصیت اپنے پاس سے اور فرمائی اس لئے کہ اس کا خون رائگاں جانا آپ کو پسند نہیں تھا (۱)۔

ی قسم میں لفظ کے اعلان کی وصیت ہے قاضی اس سامان کے مطالب کی حرجت بیت المال سے اس طور پر: ”اگر اے گاکہ وصیت صاحب سامان پر قرض ہو (۲)۔“

### بیت المال کے اخراجات میں ترجیحات:

۱۴- مالکیہ اور شافعیہ کی رائے ہے کہ آل نبی (سادات) پر سب سے پہلے خرچ کرنا مستحب ہے جن پر صدقہ حرام ہے، اس میں حضرت عمرؓ کی قدامت ہے، انہوں نے بیت المال سے آل نبی ﷺ کو سب سے پہلے دیا، پھر اس کے بعد ان مایان شہ کے عیالات پر خرچ کیا جائے گا جن سے مال جمع کیا گیا ہے، جیسے ان کی مساجد کی تعمیر، ان کی سرحدوں کی آباد کاری، ان کے تہذیب و تمدن میں کے مخالف، ان کے قرضوں کی ادائیگی، ان کی جنگلیات کی وصیت کی ادائیگی، اور ان میں سامان بھر کی ضرورت کے قدر دیا جائے گا۔

جس شہ سے مال جمع کیا گیا ہے، اس کے علاوہ وہ شہ کے رائگاں نہیں ہے، تو حضرت عمرؓ نے بیت المال سے اس کی وصیت اور فرمائی، اس واقعہ کو مدد الزامی نے ”مستط“ (۱۰/۱۵ طبع مجلس اعلیٰ لبنان) میں نقل کیا ہے لیکن یہ حضرت علیؓ کا مکتبہ نہیں ہے۔

(۱) حدیث ”مجموع عبد اللہ“ کی روایت بخاری (۲۷۶/۲ طبع المکتبہ) اور مسلم (۱۳۹۳ طبع المکتبہ) نے کی ہے دیکھئے: انہی

۸۸/۸، الحدائق المجمع حاشیہ ۲۰۶/۵

(۲) المصباح مع الشرح ۱۳۱/۱۲۸۔

(۱) جوہر المکمل ۲/۶۰، اقلیوبی ۳/۹۰، شرح المکبیر و حاشیہ ۲/۹۰۔

(۲) الاحکام السلطانیہ لابن قتیبہ ۲۳۷۔

## بیت المال ۱۶

فوری "انگلی" سرائی جانے کی، جیسے کہ خوش حال شخص پردی کی فوری "انگلی" نہ دہری ہوتی ہے "اور اگر مال موجود نہیں ہے تو انگلی کا وجوب تو ہوگا لیکن مہلت دی جائے گی جس طرح تنگ دست پر دیں کی "انگلی" میں "ملت" کی جاتی ہے۔

۱۔ ہری نوٹ کے مصرف و میں جو بدل کے طور پر نہیں بلکہ مصدقیت اور سہوت کے طور مستحق ہوتے ہیں یہ استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا جب مال موجود ہو تو یہ مصرف وجوب ہوگا، ورنہ مال موجود نہ ہو تو بیت المال سے اس مصرف کا وجوب ساقط ہو جائے گا، پھر اگر اس کا نہ رعایا ہو تو وہ مسلمانوں پر فرض کنیز کی قبیل سے ہوگا یہاں تک کہ کوئی شخص اسے انجام دے دے جس سے کفایت ہو جائے، جیسے حنا پر فرض کفایہ ہے، اور اگر اس کا ضرر عام نہ ہو جیسے قرعہ میں راستہ شاہ ارگندہ یا یونین لوگوں کو دھڑا اور کار راستہ چھل جانا ہو یا کوئی کھانا ختم ہوگئی ہو یا بن "دہری" کھانا موجود ہو، تو جب مال نہ ہونے کی وجہ سے بیت المال سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا تو تمام لوگوں سے بھی اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا، اس سے کہہ رہے ہیں کہ (۱)۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ کبھی کسی حد ثانی بیت المال میں کسی تنگی کی صورت پیدا ہوتی ہے، یعنی امام کے تحت کسی صوبہ کے بیت المال میں، تو اگر حلیہ نے اس صوبہ پر کسی کو کورز مقرر کیا ہو اور وہاں کے مال شائع سے فوج کے وظائف پورے نہ ہو سکیں تو کورز خیفہ سے درخواست کرے گا کہ وہ بیت المال سے "جات" مکمل کرائے نہیں اور صدقات کے اموال سے اس کے حلقہ میں ان کے مصرف پورے نہ ہو میں تو ایسی صورت میں ان کی تکمیل کے لئے خیفہ سے

دہم: خیفہ کا مسلک ہے کہ زائد اموال کو بیت المال میں آئندہ مسلمانوں کو پیش آنے والے کسی حادثہ کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔ سوم: امام کی صواب وید پر ہوگا، ثانیہ میں سے قلیہ بی نے کہا: محققین نے کہا ہے کہ امام کو اختیار ہوگا کہ زائد اموال محفوظ رکھے، "جوہر الاطیل" کے مصنف نے "ائمہ" سے نقل کیا ہے کہ لئی میں مسلمان فقراء سے "تعارف" کیا جائے گا پھر جو کچھ باقی بچے اسے لوگوں میں "ائمہ" تقسیم کر دیا جائے گا، الا یہ کہ امام اسے مسلمانوں کی "ائمہ" پیش کرنے والی ضروریات کے لئے محفوظ رکھنا چاہے (۱)۔

اگر بیت مال سے حقوق کی دہنگی نہ ہو سکے:

۱۶۔ ہری اور ابو یعلیٰ۔ اس صورت حال کی مناسبت کی ہے جس میں بیت المال سے حقوق کی "انگلی" نہ ہوتے، ان دونوں کی "تنگو" حاصل یہ ہے کہ بیت المال پر "تقسیم" کے استحقاقات ہیں: اول: جس میں بیت المال کا رول صرف حفاظت ہے، جیسے خمس اور زکاۃ، اس مال پر استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا اگر مال موجود ہے تو اس کے مصرف کو استحقاق ہوگا، اگر موجود نہیں ہے تو اس کا استحقاق نہیں ہوگا۔

دہم: جس میں خود بیت المال مستحق ہوتا ہے، یعنی "غیر دہا مال" ہے، اس کے مصرف "نوٹ" کے ہیں:

یک: وہ مصرف جو بدل کے طور پر مستحق ہوتا ہے، جیسے فوجیوں کی تنخواہیں، ورنہ پرے گئے سبھی "انگلی" سامان کی قیمت، اس مصرف کے استحقاق میں مال کی موجودگی کا متنازعہ نہیں ہے، بلکہ یہ بیت المال پر لازمی حق ہے خواہ مال موجود ہو یا نہ ہو، لہذا اگر مال موجود ہوگا تو

(۱) الاحکام السلطانیہ للصادر فی رمضان ۱۲۱۵ھ لابی یعلیٰ ص ۷۳، دیکھئے شرح المنہاج و حلیہ قلیوں ۹۱۳، جوہر الاطیل ۲۶۰۔

(۲) ہری رمضان ۲۵ طبع معطلی، ابو یعلیٰ رمضان ۳۳، شرح المنہاج ص ۷۳، حلیہ قلیوں ۹۱۳، جوہر الاطیل ۲۶۰۔

## بیت المال ۱۷-۱۸

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک من قرض لی پھر صدقات کے امت سے (جیسا کہ اس فرمایا) یہ بیت المال کے صدقات کی آمدنی پر قرض ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

مظاہر نہیں رہے گا، اس سے کہ افواج کی تنخواہوں میں ان کی قدر کن بیت ضرورت ملحوظ ہوتی ہے، اور اہل صدقات کے حقوق کا تعلق و اعتبار اموال صدقات کی موجودگی سے ہے<sup>(۱)</sup>۔

بیت المال کے اموال کا فروغ اور ان میں تصرف:

۱۸- بیت المال میں اخراجات کے مذکورہ بالا اختیارات کے علاوہ امام کو بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار ہے، اس مسئلہ میں فقہی فائدہ یہ ہے کہ بیت المال کے اموال میں امام کی حیثیت یتیم کے مال میں ولی کی ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: میں نے اس مال میں اپنی ذات کو ولی یتیم کے مرتبہ میں رکھا ہے<sup>(۲)</sup>، لہذا بیت المال میں امام کو وہ تصرفات حاصل ہوں گے جو یتیم کے مال میں اس کے ولی کو حاصل ہیں۔

لیکن یہ فائدہ بالکل مطلق نہیں ہے، لہذا دونوں میں ہر رخ سے مشابہت ضروری نہیں ہے<sup>(۳)</sup>، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ بیت المال سے عیبت عطا کرے یا اس سے جاگیر

بیت المال پر دیون کے سلسلہ میں امام کے تصرفات: ۱- اگر بیت المال پر دیون آجائیں اور بیت المال میں ادائیگی کے سے اموال نہ ہو تو امام کو اختیار ہوگا کہ بیت المال کے ایک حصہ سے دہرے دہرے قرض لے حسب اس کی ضرورت کی ہے، کہتے ہیں: اگر اس مد میں جس کے لئے قرض یا ہے آمدنی آجائے قرض بندہ مذکورہ ایس کر دیا جائے گا، لایہ کہ صدقات یا اس غنائم سے اہل بیت ان پر صرف کیا گیا ہو اور دغریب ہوں تو اس صورت میں قرض نہیں نہیں کیا جائے گا، اس سے کہ اہل بیت (نہ پارتی یا یا ہے) اثر کی وجہ سے خود بھی صدقات کے مستحق ہیں، اسی طرح اہل بیت کے علاوہ دہرے لوگ مستحق مصرف ہوں تو ان پارتی کی صورت میں بھی قرض، بندہ مذکور قرض واپس نہیں کیا جائے گا<sup>(۴)</sup>۔

امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ رعایا سے بیت المال کے لئے قرض یا عاریت حاصل کرے: "وفد استعار البی من درو عا لہجہاد من صفوا بن امیہ"<sup>(۳)</sup> (نبی کریم ﷺ نے عمار کے لئے صفوا بن امیہ سے زرین عاریت لی تھیں)، "وامتسلف عبیدہ انصلاۃ والاسلام بعیر" ورد مثله من اہل الصلفہ"<sup>(۴)</sup>

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بٹلی دس ۱۷، لہذا دس دس اس

(۲) ابن ماجہ ۲۵۷۲، ۲۸۲۳۔

(۳) حدیث: "استعار البی من درو عا لہجہاد من صفوا بن امیہ"<sup>(۳)</sup> (نبی کریم ﷺ نے عمار کے لئے صفوا بن امیہ سے زرین عاریت لی تھیں)، "وامتسلف عبیدہ انصلاۃ والاسلام بعیر" ورد مثله من اہل الصلفہ"<sup>(۴)</sup>

(۴) حدیث: "استعار البی من درو عا لہجہاد من صفوا بن امیہ"<sup>(۳)</sup> (نبی کریم ﷺ نے عمار کے لئے صفوا بن امیہ سے زرین عاریت لی تھیں)، "وامتسلف عبیدہ انصلاۃ والاسلام بعیر" ورد مثله من اہل الصلفہ"<sup>(۴)</sup>

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بٹلی دس ۲۳۔

(۲) طبقات ابن سعد ۱۹۸، اخبار عمر بن الخطاب لابن کثیر ص ۳۳۰

اخبار عمر بن الخطاب للطحاوی وادید دس ۱۳۔

(۳) نہایہ الکتاب ج ۵/۱۱۸۔



## ہیت المال ۱۹

جو قرض دینا: ابن اثیر نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بندہ بنت حبیب کو چار سو قرض دیا تاکہ وہ اس سے تجارت کرے اور اس کی ضمانت ہو<sup>(۱)</sup>۔

قرض دینے کے کام مقام ہی دینے کی نیت سے شرف کرنا بھی ہے۔ ان میں سے لا وارث جو نور و غیرہ پر شرف کرنا بھی ہے تاکہ اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جائے، پھر جانور کے مالک سے اخراجات ہیت المال کو واپس دلایا جائے گا، اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو جانور کفر و خست کر لیا جائے گا اور اس کی قیمت سے ہیت المال کا حق لے لیا جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

جائیہ دے کر مالک بنا دینا:

۱۹- حنفی کی رائے ہے کہ امام ایسی ارغی جو کسی کی ملکیت نہ ہو ورنہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو ظلم، ثوب غرضی کے بغیر منہایت کے پیش نظر ایسے شخص کو جس سے مسلمانوں کو نفع فائدہ ہو بطور جائیداد دے سکتا ہے جس طرح امام کو اختیار ہے کہ ہیت المال کے دھڑے موال سے عھا کرے، اس لئے کہ زمین اور مال ایک قسمی ہے، قاضی ابو یوسف نے ایسا ہی کہا ہے، اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کسریٰ اور اہل کسریٰ کے موال کو ہیت المال کے لئے خاص کر دیا، اور جب اس شخص کا مال جو جنگ میں قتل کیا گیا ہو یا دار الحرب سے جلا ہوا یا غلاب یا جھاڑی میں مر گیا ہو اس کو خاص کر دیا، اس کا خرچ ستر لاکھ تھا تو اس میں سے جاگیر کچھ لوگوں کو عھ کی جاتی تھی، ابو یوسف کہتے ہیں: اس کی حیثیت ایسے مال کی ہے جو نہ کسی کا ہو اور نہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو، تو امام عادل کو اختیار ہے کہ اس

ہیت المال میں مذکور عمل صرف ضرورت کی بنا پر جائز ہے، بخلاف اہل حق میں یہ صاف ہے کہ متاخرین کے معنی بقول کے مطابق اس صورت میں ضرورت رہنا جائز ہے جب جاہلوں کی کوئی قیمت پر شریعہ نے کی پیشکش کی گئی ہو<sup>(۳)</sup>۔

ب۔ جارہ: ہیت المال کی زمین پر، لگی وقف کے احکام جاری ہوں گے لہذا نہیں مدت پر دیا جائے گا جس طرح وقف کو اجرت پر دیا جاتا ہے<sup>(۴)</sup>۔

ج۔ مسقات: امام کی طرف سے ہیت المال کے باغات پر مسقات (تیل پر درست دینا) درست ہے، جس طرح اپنے ربیہ ولایت بچہ کے سے تصرف کا اختیار رکھے، لے کی طرف سے درست ہے<sup>(۵)</sup>۔

د۔ عارہ: اس مسئلہ میں شافعیہ کا قول مختلف ہے کہ امام ہیت المال کے موال میں سے کوئی چیز عاریت پر دے سکتا ہے یا نہیں، اسوی سے اس نہیں، پر اس کے جواب کی رائے دی ہے کہ جب امام ہیت المال سے کسی کو عاریت دے سکتا ہے تو عاریت پر دینا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا، اور مٹی سے بہا: امام کے لئے مطلقاً جائز نہیں ہے کہ ہیت المال کے موال کو عاریت پر دے جیسے کہ مٹی کو اپنے ربیہ ولایت بچہ کے مال میں یہ اختیار نہیں ہے<sup>(۶)</sup>، بقیہ بی بے بہا: بچہ اگر کسی سے ہیت المال سے کوئی چیز عاریت پر لی اور وہ اس کے ہاتھ میں ملاک ہوئی تو اس پر عھ نہیں ہوگا، اگر ہیت المال میں اس کا حق ہو، اور اس کو عاریت کا نام دینا بھی رہے<sup>(۷)</sup>۔

(۱) ابن ماجہ ص ۳۵۵، ۳۵۸۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۷۷۔

(۳) حاشیہ القس علی شرح المسماح طبعووی ص ۶۱۔

(۴) نہایت المسماح ص ۱۱۸۔

(۵) حاشیہ شرح المسماح ص ۲۰۳۔

(۱) اکال ص ۲۹۳۔

(۲) جوہر الاکلیل ص ۲۲۰۔

## بیت المال ۲۰

ج۔ وہ اراضی جن کے مالکان فوت ہو گئے ہوں اور کوئی ایسا وارث نہ ہو جو صاحب فرض یا عصبہ ہونے کی حیثیت میں اس اراضی کا مستحق ہوتا ہو، امام شافعی کے اصحاب کی اس مسئلہ میں دو رائیں ہیں:

پہلی رائے یہ ہے کہ ایسی اراضی وقف ہوں گی، اس رائے کی رو سے اس اراضی کو بیچنا اور جائیداد بنا کر نہیں ہے اور یہی رائے یہ ہے کہ اس وقت تک وقف نہیں ہوں جب تک امام نہیں وقف نہ کرے، اس رائے کے مطابق امام کے لئے جائز ہے کہ نہیں مالکانہ جائیداد سے جس طرح ان کو فروخت کرنا جائز ہے۔

ایک تیسرا قول یہ ہے کہ اس کو بطور جائیداد بنا کر نہیں ہے، اگرچہ اس کو فروخت کرنا جائز ہے، اس سے قطعاً ایک معاوضہ ہے اور جائیداد بنا کر ایک صلہ و انعام ہے، اور قیمتیں جب نقد ہو جائیں تو ان کا حکم عیال کے سلسلہ میں اصول ثابتہ (غیر مقولہ اشیاء) کے حکم سے ملاحدہ ہوتا ہے، اس طرح دونوں میں فرق ہو گیا، اگرچہ ان دونوں میں فرق بہت معمولی ہے (۱)۔

مالکیہ کے نزدیک یہی حکم اس کو، زمین کا ہے جو جبر حاصل کی گئی ہو، ایسی زمین کو مالکانہ جائیداد بنا کر امام کے لئے جائز نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمین میں محض قبضہ و غلبہ سے ہی وقف ہوئی ہوگی (۲)، مالکیہ کے نزدیک ہمیں یہ مسئلہ میں مالکانہ جو اراضی مالکان کے فوت ہو جانے کی وجہ سے بیت المال میں آتی ہو گی ان میں مالکانہ مالکانہ جائیداد بنا کر جائز ہے یا نہیں؟

انتفاع و استفادہ کے لئے جائیداد بنانا:

۲۰۔ امام کے لئے جائز ہے، اگر وہ مصلحت سمجھتا ہو کہ بیت المال کی

میں سے نعمات و رخصت یہ لوگوں کو دے جن سے امام کو فائدہ نہ ہو، اس کا بدینہ سے یہ بات نقل کی ہے اور کہا ہے: یہ اس بات کی صراحت ہے کہ جائیدادیں کبھی تو غیر آباد اراضی سے ہوں گی اور کبھی بیت المال سے، یہ لوگوں کے لئے جو بیت المال کے معارف میں سے ہوں، جیسا کہ امام جہاں مصلحت محسوس کرے مال، اسے متا ہے اور جسے جائیداد کی ہے وہ زمین کا مالک ہوگا، اس لئے اس زمین سے مشرک نہ جائے گا اس لئے کہ وہ صدقہ کے درجہ میں ہے (۳)۔

شافعیہ و حنابلہ کی رائے جیسا کہ ماوردی اور ابو یعلیٰ نے اس کی تفصیل کی ہے یہ ہے کہ اراضی بیت المال کی تین قسمیں ہیں:

الف۔ ایک وہ اراضی جو امام نے خمس کے طور پر یا اہل خیمہ کی رضا مندی سے بیت المال کے لئے اپنایا ہو، جیسا کہ حضرت عمرؓ سے کسریٰ اور اس کے اہل کی اراضی خاص کر لیا تھا، اور اس میں کسی کو جائیداد نہیں دی، پھر جب حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اس میں سے جائیدادیں اور اس میں سے ٹی کا حق وصول کیا، ماوردی نے کہا: اس کی حیثیت اقطاع اجارہ (بطور کرایہ جائیداد) یعنی نہ کہ قطع تصدیک (بطور ملکیت جائیداد) ہے، کی، اور اس کو بطور ملکیت جائیداد میں بنانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اسے بیت المال کے لئے حاصل کے لئے کے بعد وہ تمام مسلمانوں کی ملکیت ہوئی، لہذا اس پر نئی وقف کا حکم جاری ہوگا۔

ب۔ راضی شریعتی کو اس کا مالک بنانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اراضی خرچ کا کچھ حصہ وقف ہے، جس کا خرچ اہمیت ہے، اور کچھ حصہ ان کے مالکان کی ملکیت ہے جس کا خرچ ہر چیز ہے۔

(۱) شرح الا بیوسف ص ۵۷، ۵۸۔

(۲) رد المحتار ۳/۲۱۵۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لا ماوردی ص ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴

## بیت المال ۲۱-۲۴

بیت المال کے حقوق بیت المال میں، نے سے قبل  
ملیت میں دے دینا:

۲۲- خلیفہ کا مذہب یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے خرچ کو مالک کے  
لئے چھوڑا۔ بشر کو نہیں، پھر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ خرچ  
مالک کے لئے حال ہوگا بشرطیکہ مالک ایسے لوگوں میں شامل ہو جو  
بیت المال سے کچھ بھی استحقاق رکھتے ہیں، ورنہ مالک اس کو صدقہ  
نہ ملے گا۔

۲۳- رابر امام نے مشر وغیرہ اسواہ زکاۃ چھوڑ دیا ہو اور وصول نہ کیا  
ہو تو اس کے لئے بلا جہات جاز نہیں ہوگا، اور مالک خود سے انہیں  
فقراء وغیرہ مصارف زکاۃ پر خرچ کرے گا<sup>(۱)</sup>۔

### بیت المال کے دیون:

۲۴- بیت المال کے دیون افراد کے ذمہ میں ثابت ہوتے ہیں،  
جس اثر امام نے عام رعایا پر یا کسی خاص طبقہ یا کسی شہر والوں پر ان کی  
معاہدہ کی خاطر کچھ وصول لازم یا ہو، جیسے فوج کی تیاری یا قیدیوں کی  
رہائی اور جیسے نوکیدیاری، نہروں کی کھدائی کی امداد، تو امام کی  
طرف سے لازم ہے کہ مال کو خس نے "نہیب ہو اس کے ذمہ میں  
وہ مال بیت المال کے واجب دین کے بطور باقی رہے گا، ورنہ اس مال  
کی ادائیگی سے ربر ان کے لئے جائز نہیں ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

### بیت المال کا انتظام اور اس کا بگاڑ:

۲۵- بیت المال کا انتظام درست تدبیر سے ہونا چاہیے کہ جب امام عاقل  
ہو، مال کو حق کے ساتھ وصول کرنا ہو، مستحق جگہ پر خرچ کرنا ہو، ورنہ

راضی یا اس کی جامدات میں سے کچھ لوگوں کو تعاون کے طور پر یا نفع  
حاصل کرنے کے لئے جاگیر دے، مالک نے کہا: پھر امام نے جبراً  
حاصل کردہ زمین جو جاگیر میں دی ہو، ربر ہی متعین شخص کو، یا جو اس  
کی موت سے جاگیر ختم ہو جائے، ربر ربر ہی شخص پر اس کی ملا،  
اور اس کی نسل کے لئے دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس کی ملا،  
اس جاگیر مستحق ہوں، عورت کو مرد کے ہمہ ملے گا۔

وہ کہنے لگے: "رفاق، رصاء، رض حوزہ" اور بعض مالک نے اس  
جیسی راضی کو وقف بتایا ہے<sup>(۱)</sup>۔

### بیت المال کی جائیداد کا وقف:

۲۶- خلیفہ نے ذکر کیا ہے کہ امام کے لئے بیت المال سے وقف کیا  
جائز ہے، پھر انہوں نے کہا: اگر سلطان نے بیت المال کے وکیل سے  
راضی ہو، رکھتے خرید ہو تو اس کی شرائط کی رعایت ضروری ہے، اور اگر  
بیت المال ان کو وقف کر دیا ہو تو شرائط کی رعایت واجب نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔  
شافعیہ نے جیسا کہ عمیرہ لمسی نے غل کیا ہے، بیت المال سے  
امام کے وقف کرنے کی رائے دی ہے، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ امام  
کو بیت المال سے کسی کو ملکیت دینے کا حق ہے، اور جیسا کہ حضرت  
عمرؓ نے سو وراثت کی راضی میں کیا تھا کہ انہیں مسلمانوں پر وقف کر دیا  
تھا<sup>(۳)</sup>۔

وہ کہنے لگے: "رصاء"۔

(۱) ابن ماجہ ص ۲۶۱، ۲۵۹، الفتاویٰ محمدیہ ۲/۵۱۳، ۱۵۰، رسالہ  
اخیرہ، المال فی حکم ما وجب وارث من بیت المال للحموی، المشرح الکبیر وجامعہ  
الدینیہ ص ۱۸، جامعہ اسلامیہ علی شرح المسماح ص ۹۲، الفی ص ۵۲۶،  
جامعہ المسماح ص ۵۶۳، ۵۶۴، حکام السلطانیہ للماوردی ص ۹۶، ۱۱۸،  
یعنی ص ۴۱۹۔

(۲) ابن ماجہ ص ۱۸۳۔

(۳) حاشیہ عمیرہ وقلیوب علی شرح المسماح ص ۱۸، ۹۷، ۱۰۹، الفی ص ۱۱۸۔

(۱) ابن ماجہ ص ۵۷۳۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵۷۳۔

## بیت المال ۲۵

یہ انتظام ناسدتر رہنے کا جب امام غیر عادل ہو، مباح لوگوں سے مال وصول کرتا ہو، یا وصول تو حق کے مطابق کرتا ہو مین اس کو مسلمانوں کے مفاد کے علاوہ میں اور غیر شرعی طریقہ پر خرچ کرتا ہو، جیسے کہ بے مخصوص منہ میں خرچ کرتا ہو یا صرف اپنے اقارب و رشتہ داروں کو دیتا ہو یا اپنی خواہش کے مطابق اپنے لوگوں کو دینا دیتا ہو جو اس کے مستحق نہ ہوں، اور مستحق لوگوں کو نہ دیتا ہو، بیت المال کا سد یہ بھی ہے کہ امام بیت المال کی دہراری ہی غیر عادل کے پر و کردے، اور بیت المال کے اموال میں اس کے تصرفات پر نظر نہ رکھے، جس کی وجہ سے غلط تصرف اور قصاصات واقع ہوں۔

بیت المال کے فساد کی صورت وہ بھی ہے جس کی طرف ابن عابدین نے اشارہ کیا ہے کہ امام بیت المال کے چاروں مد کے اموال غلط مطلق کر دے، وہ ٹک ٹک نہ ہو (۱)۔

۲۵- اور جب بیت المال میں فساد آجائے تو اس پر چند انتظام مرتب ہوں گے جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ جس شخص پر بیت المال کا حق ہو۔ اگر اس کی اطلاع نہ ہو۔ اس کے سے درست ہے کہ اگر بیت المال میں تو اس کا اہل حق ہو جو سے نہ ہو تو وہ اپنے حق کے قدر اپنے پر واجب حق میں سے روک لے، اور اگر بیت المال میں اس کا حق نہ ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ اپنے پر واجب حق کو برہور راست بیت المال کے مصارف میں خرچ کرے جیسے مسجد یا رباط کی تعمیر میں خرچ کرے، بعض ثنائیہ سے اس کا تذکرہ بالخصوص یہ عقد کے بارے میں کیا ہے جس کا مالک معلوم ہو۔ کی مید تم ہوئی ہو یا ایسے کپڑے وغیرہ کا، اگر یا ہو جسے ہوائے اڑا کر اس کے گھر میں لا ڈالا ہو، اور اس کا مالک معلوم نہ ہو، معلوم ہونے کی مید بھی نہ رہے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ مدی

کا پانی اتر جانے سے جو زمین کھل جائے اس میں اگر کوئی بھتی کرے تو اس پر اس کی احمیت مسلمانوں کے مصالح کے لئے لازم ہوگی، اور اگر مصالح کے اموال میں اس کا حصہ ہو تو اس کے حصہ کے بقدر اس سے ساقط ہو جائے گا (۱)، انہوں نے اس پر استدلال حضرت عائشہ سے مروی اس روایت سے کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے ایک ثرا نہ ملا تو میں نے سے سب کو پیش کیا حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا: تمہارے منہ میں خاک (۲)۔

ب۔ اگر سلطان مستحق لوگوں کا حق نہ ادا کرے، اور اس سے کسی کو بیت المال کا کوئی مال ہاتھ لگ جائے تو بعض فقہاء نے اجازت دی ہے کہ مستحق شخص اپنی مقدار لے لے جو امام اسے دیا کرتا تھا، یہ ان چار اقوال میں سے ایک قول ہے جنہیں امام غزالی نے رد کیا ہے۔

ان میں سے دوسرا قول یہ ہے کہ ایسے مستحق کو اختیار ہے کہ ہر دن اپنی غذائی ضرورت کے بقدر لے لے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سال کی ضرورت کے بقدر لے لے۔

دہرچہ تھا قول یہ ہے کہ اس کے سے کوئی بھی کسی چیز پینے کا جواز نہیں ہے جس کی اجازت اسے نہ دی گئی ہو۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ بیت المال سے چوری جائز نہیں ہے خود بیت المال کا انتظام درست ہو یا نہ ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالکیہ امام غزالی کے نقل روا اقوال میں سے چوتھے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔

حنفی نے جو کچھ کہا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص اس صورت حال میں اپنے حق کے بقدر پائے لے سکتا ہے اگر سے حق

(۱) کلیلی ۸۹/۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵۶/۳۔

(۳) ابن ماجہ ۵۶/۳۔

## بیت المال ۲۶

اس پر وہ سب ہو گیا اس کا شل و پس نہ گئے گا نہ وہ چیز مٹتی ہو، اس کی قیمت وہیں نہ گئے گا نہ وہ قیمت والی ہو۔  
بیت المال سے چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے کے مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس میں اس کے دو رہنمائی تین:

ایک رہنمائی وہ ہے جو حنفیہ، شافعیہ، و حنبلیہ کا مذہب ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان حضرات نے اپنی اس رائے پر حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک روایت سے استدلال کیا ہے کہ "نفس کے ماموں میں سے ایک مام نے نفس میں سے چوری کر لی، اسے حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا یا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا، اور فرمایا: "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" (۱) (وہ اللہ کا مال ہے، اللہ کے مال میں سے بعض نے بعض کی چوری کی)۔

نیز اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ایک بے شمس کے بارے میں پوچھا جس نے بیت المال سے چوری کی تھی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس مال میں شمس کا حق ہے (۲)۔

دوسرا رہنمائی جسے مالکیہ نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس رائے پر استدلال آیت قرآنیہ: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا" (۳)

(۱) حدیث "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" کی روایت ابن ماجہ (۲/۸۶۳ طبع الطبعی) کے کی ہے بھیری نے کہا اس کی سند میں ایک راوی کا نام ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(۲) قول حضرت عمرؓ "لو سرق لهما من احد"۔ "کو عبد اللہ قریب بنی معصف (۲۱۲/۱۰ طبع مجلس الطبعی) میں روایت کیا ہے۔

(۳) سورہ مائدہ ۳۸۔

نہیں ہے کہ جس مد میں اس کا تحقیق ہے اس کے علاوہ دوسرے مد سے وہ لے، والا یہ کھڑے دست ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے، کہ اس وقت اگر پے مد کے علاوہ سے سنا جائز نہ ہو تو اس کا نتیجہ ہوگا کہ ہمارے زمانہ میں کسی کا حق باقی نہ رہے گا، اس لئے کہ ہر مد کے اموال ملحدہ نہیں رہتے، بلکہ وہ لوگ تمام اموال کو غلط ملط کر دیتے ہیں، اگر وہ اس مال میں سے نہ لے جو اس کے ہاتھ لگ گیا ہے تو وہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکے گا، جیسا کہ ابن عابدین نے اس کا فتویٰ دیا ہے (۱)۔

ج۔ ایک حکم یہ ہے جس کا فتویٰ متاثرین شافعیہ (جون ۴۰۰ھ کے بعد کے ہیں) نے بعض متقدمین سے اتفاق کرتے ہوئے دیا ہے، وہ متاثرین مالکیہ بھی اسی کے قائل ہیں، کہ اگر بیت المال کا انتظام درست نہ ہو تو تقسیم میراث کے حد جو بچ جائے اسے زمین کے علاوہ اہل فرض پر (ان کے حصے قرآن میں متعین ہیں) ۱۰ بار تقسیم کر دیا جائے گا، ورنہ وہی فقر جس نے یہوں تو ۱۰ فی المارحام پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

بیت المال کا انتظام درست ہونے کی صورت میں شافعیہ اور مالکیہ کے روایات ایک حکم یہ ہے کہ بچے ۱۰ مال میراث میں ۱۰ (۱۰ بار تقسیم میراث) ورنہ وہی المارحام پر تقسیم جاری نہیں ہوگی، بلکہ تمام ترکہ ۱۰ فی فقر جس سے بچنے کے بعد ترکہ انہر عصبہ نہ ہوں تو بیت المال کا ہوگا (۲)۔

## بیت مال کے مول پر زیادتی:

۲۶۔ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ اگر کسی نے بیت المال کی کوئی چیز ناحق ضائع کر دی تو وہ اپنے گناہ کے ہوئے نقصان کا خاتمہ ہوگا، اگر کسی نے بیت المال سے کوئی چیز ناحق لے لی تو اس کا لوٹانا (۱) واجب لفائض امر ہے۔  
(۲) واجب لفائض امر ہے۔

## بیت المال ۲۷-۲۸

بیت المال سے طرف لے گا، اور عامل سے ماواں یا جائے گا۔<sup>(۱)</sup>

ولایۃ کی نگرانی اور محصلین کا محاسبہ:

۲۸- امام اور اس کے ولایۃ کی ذمہ داری ہے کہ وہ زکاۃ وغیرہ بیت المال کے حقوق کی وصولی پر مقرر کئے گئے ہزاروں کی نگرانی کریں، بیت المال کے اموال میں ان کے تصرفات پر گہری نظر رکھیں اور اس کا پورا پورا حساب لیں۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو حمید ساعدی کی حدیث ہے کہ "استعمل النبی ﷺ رجلاً من الأزد عسی صدقات بنی سلیم یدعی ابن النبیۃ، فلما جاء حاسبہ"<sup>(۲)</sup> (نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن النبیۃ تھا، جو سلیم کے صدقات کی وصولی پر مقرر کیا گیا تھا، جب وہ تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا)۔

قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں: صدقات کی وصولی کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کاتب دیوان کے سامنے اس کا پورا حساب پیش کرنا واجب ہے، اور کاتب دیوان پر واجب ہے کہ پیش کئے گئے حساب و کتاب کی صحت کی جانچ پڑتال کرے، یہ اس نے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک عشر اور ثرائی دونوں کے مصارف یک ہیں۔

امام ثاقبی کے مسلک کے مطابق عمال پر عشر کا حساب پیش کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے، اس لئے کہ عشر ان کے نزدیک صدقہ ہے، اس کا مصرف ولایۃ کے اجتہاد پر موقوف نہیں ہے۔

ثرائی کے عمال پر انہوں نے مالک کی رو سے حساب پیش کرنا

(۱) الاحکام السلطانیۃ لابن یعلیٰ ص ۲۲۹۔

(۲) نہایۃ الواجب للہدوی ۱۹۲/۸ طبع، دارالکتب المصریہ، وورد حدیث ابو حمید الساعدی کی تخریج (خبرہ نمبر ۶ میں) کذباً بکی ہے۔

(ورچوری سرے والا مرد وورچوری نے وہی عورت، وہوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو) کے عموم سے یہ کیا ہے کہ یہ حکم عام ہے جس میں بیت المال وغیرہ بیت المال وہوں سے چوری کرنے والے شامل ہیں، ورنہ یہ کہ اس چور نے بھی ایک محفوظ مال کو لیا ہے، ورس میں کوئی قوی ثبوت نہیں ہے لہذا اس کا ماتھ کاٹا جائے گا جس طرح کہ کوئی دہر، اگر ایسا مال چوری کرتا جس میں قوی ثبوت نہیں ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

بیت مال کے مول کے سلسلہ میں مقدمہ:

۲۷- اگر بیت المال پر کسی حق کا دعویٰ کیا جائے یا بیت المال کا کوئی حق کسی دوسرے پر ہو، اور دارالتقضاء میں مقدمہ پیش کیا جائے تو قاضی جس کے روئے مقدمہ پیش کیا ہے، اس مقدمہ میں فیصلہ کا حق ہوگا تو وہ بھی مستحقین میں سے یک ہو۔

میں سرور قاضی ثوابی مدنیایہ عادیہ ہو تو سرے سے اس پر یا اس کے صاحب پر دعویٰ قائم ہی نہیں ہوگا بلکہ وہ دہری ہوگا کہ اس کی طرف سے کسی کو کیل مقرر کیا جائے جو اس قاضی یا سرے قاضی کے پاس مدنیایہ عادیہ ہے<sup>(۲)</sup>۔

ان مسائل میں دعویٰ کیا جائے کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیت المال کی آمدنی پر عامل سے تو قبضہ کر لیا ہو، لیکن صاحب بیت المال عامل سے وصول پاے کا انکار کرتا ہو تو ایسی صورت میں عامل سے مطالبہ کیا جائے گا کہ صاحب بیت المال کے قبضہ کرنے پر ثبوت پیش کرے، اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو وہ صاحب

(۱) مع القدیر لابن امام ۳۸/۵، شرح الکبیر عادیہ المدنی ۱۳۸/۳، شرح

المنہاج للکلی عادیہ ۱۸۹/۳، المنہاج لابن قدامہ ۲۷۷/۸۔

(۲) شرح المنہاج للکلی ص ۳۰۳، نہایۃ المحتاج ۳۲۳/۸۔

## بیت المال ۲۹

و جب ہے، اور کاتب دیون کے لئے پیش کردہ حساب کی صحت کو جانچنے کا ضروری ہے۔

پھر جن عمل کا محاسبہ واجب ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ہوں گے:

۱۔ اگر اس کے اور کاتب دیون کے درمیان حساب میں اختلاف نہ ہو تو کاتب دیون کا حساب درست تسلیم کر لیا جائے گا، اور گروہی الامر (سربراہ) کو اس میں شبہ محسوس ہو تو وہ اسے واپس پیش کرنے کا حکم دے گا، اگر اس طرح شبہ ختم ہو جائے تو حلف نہیں لیا جائے گا، اور اگر شبہ باقی رہے اور وہی الامر اس پر حلف لیا چاہے تو عامل سے حلف لیا جائے گا، کاتب دیون سے نہیں، اس لئے کہ مطالبہ عامل سے ہے کاتب دیون سے نہیں۔

دوم: اگر عامل اور کاتب دیون میں حساب میں اختلاف ہو جائے:

تو اگر ان دونوں کا اختلاف آمدنی میں ہو تو عامل کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

اور اگر ان دونوں کا اختلاف خرچ میں ہو تو کاتب کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

اور اگر ان دونوں کا اختلاف خرچ کی مقدار میں ہو، جیسے کہ کسی پیش کش کے اندر دونوں کا اختلاف ہو جائے جس کی دوبارہ پیمائش ممکن ہو تو دوبارہ پیمائش کی جائے گی اور جو نتیجہ نظر آئے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا، ورنہ دوبارہ پیمائش ممکن نہ ہو تو رب المال سے حلف لیا جائے گا، پیمائش کرنے والے سے نہیں (۱)۔

۲۹-۱۔ وردی اور ابو یعلیٰ نے اس سلسلہ میں محاسبہ کا طریقہ تفصیل سے

بتایا ہے، اور ان امور کا جائزہ لیا ہے جو مصلحتیں سے ولایت کے قبضہ کر لینے میں حجت قرار پائیں گے اور یہ کہ اس میں قبضہ کے مقرر پر عمل کیا جائے گا، اگر وہ خط تحریر کا انکار کر دے یا اس کا اعتراف نہ کرے تو دو اویں کا عرف یہ ہے کہ اس پر اکتفا کیا جائے گا، اور وہ حجت ہوگا، لیکن فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر وہ الی اعتراف نہ کرے کہ یہ اس کا خط ہے یا اس کا انکار کرے تو وہ خط اس پر لازم نہیں ہوگا اور نہ قبضہ میں حجت قرار پائے گا، رجسٹر اس پر لازم قرار دینے کے سے اس کی تحریر سے موازنہ کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ محض اصرار دینے کے لئے اس کے خط سے مقابلہ کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی خوش و رضا مندی سے اعتراف کر لے۔

۱۔ اس وقت، ابلی خط کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن قبضہ سے انکار کرتا ہے، ایسی صورت میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے مخصوص حقوق سلطانہ کے اندر اس کو عالمین کے حق میں اور نیکی کی حجت اور ولایت کے خلاف قبضہ کی حجت قرار دی جائے گی، ماوردی نے اس کا ذکر کیا ہے چہ کہما ہے: امام شافعی کے مسلک میں یہی نظام رہا ہے، امام ابو حنیفہ کے نظام مذہب میں یہ نہ تو ابلی کے خلاف حجت ہے اور نہ عامل کے حق میں حجت ہے، یہاں تک کہ وہ لفظ میں اس کا اقرار کرے، جیسے کہ ابلی قرضوں میں ہوتا ہے، ماوردی کہتے ہیں: ان دونوں کے درمیان جفرق ہم نے ذکر کیا وہ طینت پیش ہے (۲)۔

مسلمانوں کے عمل کے پاس مال عام میں سے جو کچھ آتا ہے یا جو کچھ خرچ ہوتا ہے اس آمد و صرف پر بیت المال کے حکام جاری ہوں گے، اس لئے اس پر محاسبہ جاری ہوگا (۳)۔

(۱) نہایہ لا سب ۲۸/۱ اور المکتب المصریہ الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ ص ۲۳۹۔

(۲) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ ص ۲۳۵۔

(۳) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ ص ۲۳۰، دیکھئے نہایہ لا سب فی آداب الحرب ص ۹۲، ۹۱، ۹۰۔

## بیت المقدس ۱-۲، بیت النار، بیتوتہ

اس کے ساتھ ساتھ "بیت المقدس" کی مسجد اقصیٰ کے کچھ  
خصوص احکام ہیں جو دوسری مساجد کے لئے نہیں ہیں (دیکھئے:  
المسجد الاقصیٰ) (۱)۔

## بیت المقدس

تعریف:

۱- بیت مقدس: سر زمین فلسطین میں عمارت کے ایک معروف مقام  
کا نام ہے مقدس کا اصل معنی تطہیر و پاک کرنا ہے۔ ارض مقدسہ  
پاک زمین کو کہتے ہیں۔

بن منظور نے کہا: بیت مقدس کی طرف نسبت کر کے مسجد ہی اور  
مقدس ہی کہا جاتا ہے، صاحب معجم ابلہ میں ہے اس کے بارے میں منگو  
کرتے ہوئے بعض مقامات پر اس کا نام "البریت المقدس" رکھا ہے۔

جہاں حکم:

۲- "بیت المقدس" کا نام اب اس شہر کے لئے استعمال ہوتا ہے  
جس میں مسجد اقصیٰ ہے، مخصوص مقام عبادت کے لئے اس کا استعمال  
نہیں ہوتا ہے، فقہاء اور مؤرخین کے کلام میں یہاں دونوں معانی میں  
مستعمل رہا ہے، جیسا کہ صاحب معجم ابلہ میں وغیرہ نے استعمال کیا  
ہے، اب اس شہر کو "القدس" بھی کہتے ہیں، یہ نام بھی عربوں کے  
کلام میں آیا ہے، چنانچہ سب العرب میں ہے: شاعر نے کہا:

لا نوم حتى نهبطي ارض القدس

ونشربي من خير ماء بقلنس

(اس وقت تک نہ ٹھہریں آئے لی جب تک تم عرس کی سرزمین

میں نہ آؤ، و قدس کا ہستی پائی نہ پائی لو)۔

## بیت النار

دیکھئے "معاجم"۔

## بیتوتہ

دیکھئے "تیسرے"۔



(۱) لسان العرب: مادة "قدس"، معجم ابلہ میں۔



## بیض

تعریف:

۱- بیض (بڑے) معروف چیز ہے، کہا جاتا ہے: "باض الطائر بیض بیضا" (پرندہ نے انڈا دیا)، واحد لفظ "بیضة" ہے، "بیضة" کا لفظ "حصیہ" کے لئے بھی بولتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔ "حصیہ" کے احکام مطاع "حصیہ" میں دیکھتے ہیں۔

بڑے سے متعلق احکام:

۱- ما کول اللحم اور غیر ما کول اللحم جانوروں کے انڈے:  
۲- انڈا کھانے کی علت و حرمت سے متعلق تفصیل اصطلاح "سطح" میں گزر چکی ہے، یعنی فی الجملہ ما کول اللحم جانور کا انڈا کھانا حلال ہے، اور جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا انڈا کھانا بھی حرام ہے<sup>(۲)</sup>۔

جلاہ (نجاست کھانے والا جانور) کے انڈے:

۳- جلاہ کے انڈے کھانے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے (جلاہ وہ (مرغ) ہے جو نجاست شریقی اور کھاتی ہے اگر کھلی ہوئی ہو تو گندگیوں میں گھومتی ہے)۔

(۱) المصباح المیر: ۱۰۰، "بیض"، حاشیہ الدسوقی ۱/ ۶۰، روح المعانی ۴/ ۵۹۳، امسی لابن قدامہ ۱/ ۵۷۔  
(۲) دیکھئے مسود جلد ۵، اصطلاح "سطح" فقہرہ مرقیہ۔

حنفیہ اور ثانیہ نے اپنے صحیح قول میں حکم کی بنیاد اس کے گوشت میں تغیر اور بدبو پر رکھی ہے، لہذا اگر گوشت میں تغیر پیدا ہو جائے اور اس سے بدبو آنے لگے تو اس کے بڑے کھانا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے، اور ثانیہ کے صحیح قول میں حرام ہے، اس سے کہ وہ نجاست میں سے ہو یا۔ اور اس لئے بھی کہ بنی کریم علیہ السلام نے جلاہ کا گوشت کھانے اور اس کا پینے سے منع فرمایا ہے<sup>(۱)</sup>۔

مثلاً "بعض ثانیہ نے جلاہ کے بڑے کھانے کی حرمت کے لئے قید لگائی ہے کہ اس کی غذا کا ذائقہ نہ بگڑتا ہو، تاکہ اس کے بارے میں حدیث وارد ہے۔

بعض ثانیہ نے کہا: جلاہ کے بڑے کھانا مکروہ و تنزیہی ہے، اس لئے کہ مانعت صرف گوشت میں تغیر کی وجہ سے ہے جو موجب حرمت نہیں ہے، فقہاء ثانیہ نے کہا: اگر یہی صحیح قول ہے "اگر یہی مناجد کے نزدیک ایک روایت ہے، اور مالکیہ کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ جلاہ کے انڈے کھانا حلال ہے، اس لئے کہ وہ ایک زندہ سے پیدا ہو ہے، اور مردہ و پاک ہے، اور اگر جلاہ کے گوشت میں تغیر نہ ہو، مردہ و پاک ہو، بایں طور کہ وہ گندگی بھی کھاتی ہو لیکن اس کی غذا کا اکثر حصہ نجاست نہ ہو تو اس کے بڑے کھانا بالاتفاق حلال ہے<sup>(۲)</sup>۔

نجس پانی میں انڈے بالنا:

۴- اگر نجس پانی میں انڈے بالے جائیں تو جمہور (حنفیہ،

(۱) حدیث: "لم یحییٰ من أكل لحم الحیة وحب لبھا" کی روایت ابو داؤد (۳۸۸۳) طبع عزت عبید دھاس نے کی ہے ابن حجر نے فتح (۳۸۸۹) طبع انتقیر میں اسے مستقر ادریا ہے۔

(۲) البدائع ۵/ ۵۰، ابن ماجہ ۵/ ۱۹۵، ۲۱۶، عراقی الفلاح ص ۱۸، ۱۸۵، البدائع ۹۲، الدسوقی ۱/ ۵۰، نہایہ الحاج ۱۸، ۴۷، معنی الحاج ۲/ ۳۰۳، المروضہ ۳/ ۴۸، شرح ختمی ۱/ ۳۹۹، امسی ۱۸/ ۵۹۳، ۵۹۴۔

## بخش ۵-۷

بھی زیادہ صحیح قول ہے، اس لئے کہ اب وہ انڈیا کا ایک جداگانہ دوسری  
 چیز بن گیا ہے، لہذا اس کا کھانا حلال ہوگا۔  
 خفیہ کے برعکس، ایک اس کا کھانا حلال ہے خواہ اس کا چھلکا سخت نہ  
 ہو، یہ مٹا فعیہ کا ایک قول ہے، اس لئے کہ وہ فی نفسہ ایک پاک شے  
 ہے۔

مالکیہ کے برعکس، ایک خشکی کا ایسا جانور جس میں بہتا خوب ہو، مگر اس  
 کو، بچ نہ یا یا ہو تو اس کا انڈا کھانا حلال نہیں ہے، لہذا یہ کہ وہ ایک  
 جانور ہو جو مردہ بھی بغیر ذبح کے پاک ہوتا ہے جیسے مڑی و گھڑیل،  
 اس کا انڈا کھانا حلال ہے<sup>(۱)</sup>۔

انڈے کی فروختگی:

۷۔ انڈے کی فروختگی میں میٹھ میں شہر میں جو دوسری چیزوں کے  
 مرمت کرنے میں ہیں، یعنی یہ کہ دوسرا ہو، قیمت والا ہو، پاک  
 ہو، قابل انتفاع ہو، اس کی حوصلی پر قدرت ہو، دیکھئے:  
 ”بخ“۔

اور اسی لئے گندے انڈے کی بیج جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ  
 انتفاع کے قابل نہیں ہے، اور مرقی کے پیٹ میں موجود انڈے کی بیج  
 جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ معدوم کے حکم میں ہے<sup>(۲)</sup>۔

اس کے ساتھ ساتھ انڈے کو ربوی اشیاء میں شمار کرنے اور نہ  
 کرنے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

خفیہ، حنابلہ نیز مالکیہ میں سے ابن شعبان کا مذہب ہے، اور  
 بھئی مٹا فعیہ کے نزدیک قول قدیم ہے کہ انڈے کو سوال ربویہ میں  
 شمار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک ربوی کی

مٹا فعیہ، حنابلہ، ورم جوع قول میں مالکیہ کے برعکس، ایک اس کا  
 کھانا حلال ہے، مالکیہ کے رجحان قول میں اس کا کھانا حلال نہیں  
 ہے، اس کے سوا کہ مسلمات میں بھئی پانی سرایت نہ جانے کی  
 وجہ سے وہ بھئی ہو جائے گا، ورنہ اس کو پاک رہا، شواہد ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

خراب ہڈے (جوع مہ صورت میں خراب ہو جائے):

۵۔ اگر انڈا خون میں تبدیل ہو جائے تو خفیہ، مالکیہ، حنابلہ کے  
 صحیح مذہب میں ورم مٹا فعیہ کے صحیح مذہب میں بھئی ہو جائے گا۔  
 مٹا فعیہ کا وہ قول ہے کہ ”پاک ہے“۔ انڈے میں صرف  
 بد و پیدا ہوئی ہو تو وہ مٹا فعیہ، مٹا فعیہ اور حنابلہ کے برعکس، ایک پاک ہے  
 جیسے کہ بد ہو اور گوشت، لیکن مالکیہ کے نزدیک وہ نجس ہے۔

گر انڈے کی زروی اس کی سفیدی میں مل جائے لیکن بد بو نہ پیدا  
 ہو تو وہ پاک ہے<sup>(۲)</sup>۔

موت کے بعد نکلنے والے انڈے:

۶۔ ایسے ماکول اللحم جانور کی موت کے بعد اس سے نکلنے والا انڈا  
 کھانا بلا انتفاع حلال ہے، جس جانور کو ذبح کرنے کی ضرورت نہ ہو،  
 لہذا یہ کہ وہ انڈا گندہ ہو یا ہو۔

گر جانور کو ذبح کرنا ضروری ہو، ورنہ اس کو، بچ نہ یا یا ہو تو اس  
 کی موت کے بعد نکلنے والا انڈا کھانا اس وقت حلال ہوگا جب انڈا  
 کا چھلکا ٹھوس ہو یا ہو، یہ رائے حنابلہ کی ہے، مٹا فعیہ کے نزدیک

(۱) فتح القدیر ۱/۱۸۶، فتح کردہ دار احیاء التراث، الدسوقی ۱/۶۰، مفتی الحسن  
 ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱

## بیش ۷

و در روایت ہے جسے مسلم نے حضرت عبادہؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”سمعت رسول اللہ ﷺ بھی عن بيع الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، إلا سواء بسواء، عينا بعينه، فمن زاد أو ازداد فقد أربى“ (۱) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی سے، گیسوں کو گیسوں سے، جو کو جو سے، مخمور کو مخمور سے اور تک کو تک سے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، والا یہ کہ دودھ اور برہ اور نقد ہو جس سے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سوائے معاملہ یا)۔

اگر جس مختلف ہو جائے بین طبع مختلف نہ ہو تو تفاضل (کسی ایک جانب سے اضافہ) جائز ہوگا، اس لئے کہ جنس مختلف ہونے کی صورت میں تفاضل حرام نہیں ہوتا لیکن طبع طعم (کھانے والی مٹی) کی وجہ سے ادھار حرام ہوگا، نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں فرمایا: ”لماذا اختلفت هذه الاصناف، فبيعوا كيف شئتم، اذا كان ببدأ ببدأ“ (جب یہ شے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ دست بدست ہو)۔

اٹھارے کی اٹھارے سے بیچنا نافیہ کے برابر ایک صرف وزن سے جائز ہے، نہ مال یا یہ کے برابر ایک وزن یا درے سے جائز ہے، اس لئے کہ وہ ایک درہم سے کے مثل نہیں (۲)۔

(۱) حدیث: ”کان بھی عن بيع الذهب...“ کی روایت مسلم (۳۰۸۳) طبع النسخی کے کی ہے۔

(۲) البدائع ۵/۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، کن طایبہ ۴/۱۷۷، ۸۱، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱



موت ہوتی ہے تو جمہور کے نزدیک زندہ چوزہ کی قیمت لازم ہوگی، اور مالکیہ کے نزدیک اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہوگا، اور اگر توڑنے سے پہلے چوزہ کی موت کا علم ہو جائے تو کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

» اگر حالت اہرام میں کسی شخص نے کوئی غلہ توڑ دیا یا سے بھون یا اور اس کا تادیاں » تو دیا یا کسی غیر محرم شخص نے اس کی وجہ سے ہی حاصل کیا تو یہ غلہ کھاناں پر حرام ہوگا، اس سے کہ وہ میہ کی طرح ہو یا یہ مسلک مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا ہے، حنفیہ کے نزدیک ایسے غلے کو کھانا حلال ہے۔

حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک غیر محرم کے لئے اس کا کھانا حلال ہے، جیسا کہ الحکمۃ میں اس قول کو صحیح بتایا ہے، ورنہ لکھنوی نے اس پر یقین کا اظہار کیا ہے، اسی طرح قاضی کے علاوہ حنبلیہ کے نزدیک اور مالکیہ میں سے سند کے نزدیک کھانا حلال ہے۔

سند کے علاوہ مالکیہ کے نزدیک شافعیہ کے ایک قول میں، اور حنبلیہ میں سے قاضی کے نزدیک غیر محرم (حائل شخص) کے لئے اس کا کھانا ہی طرح حرام ہے جس طرح محرم کے لئے حرام ہے۔

جو تفصیل مذکور ہوئی وہ حرم مکہ کے غلے سے متعلق ہے، جہاں تک حرم مدینہ کے غلے کا تعلق ہے تو اس پر کوئی نزاع نہیں ہے، اگرچہ وہ حرام ہے اور اس پر گناہ ہوگا (۱)۔

یہ تفسیلات شمار یعنی غیر پالتو پرندوں کے غلہوں کے سلسلہ میں ہیں، پالتو پرندہ (جس کی گھروں میں پرورش کی جاتی ہے جیسے مرغی) کے غلہ میں پر کچھ واجب نہیں ہے۔

ہوتی ہے، بعد احتیاطاً اسے بھی شکار کا حکم دیا جائے گا، صحابہ کرام سے مروی ہے کہ انہوں نے شتر مرغ کے غلہوں کے بارے میں قیمت او کرنے کا فیصلہ کیا، یہ حنفیہ، حنبلیہ اور مزنی کے علاوہ شافعیہ کے نزدیک ہے، مزنی نے نہ یہ حوالہ ہے اس پر کوئی نزاع ان میں نہیں ہے۔

مالکیہ کے نزدیک ہر ایک غلے پر اس کی ماں کی قیمت کے دسواں حصہ کے قدر گندم واجب ہوگا یا اس گندم کے بدلہ روزے لازم ہوں گے ہر ایک غلے کے بدلہ ایک روزہ ہوگا۔ ابن عرفہ نے ظاہر سے سمجھا ہے کہ اس غلہ میں ایک بکری واجب ہوگی، مالکیہ نے حرم مکہ کے کبوتر کے غلہوں کو مستثنیٰ کیا ہے، اس میں ایک بکری کی قیمت کے دسواں حصہ کے قدر گیسوں واجب ہوگا، اس لئے کہ حضرت عثمان نے اس سلسلہ میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

خراب غلہوں میں بالاتفاق کوئی ضمان نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ شتر مرغ کا غلہ نہ ہو، اس لئے کہ ضمان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ غلے سے شکار بن سکتے تھے جب کہ خراب غلہوں میں یہ امکان نہ تھا۔ ہے۔

خراب غلے اگر شتر مرغ کے ہوں تو حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ میں سے امام الحرمین اور حنبلیہ میں سے ابن قدامہ کے نزدیک اس میں بھی کچھ واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ جب وہ جاندار نہیں ہے اور نہ آئندہ اس کے جاندار ہونے کی کوئی توقع ہے تو وہ پتھر اور لکڑی کی طرح ہوتا ہے۔

امام الحرمین کے علاوہ شافعیہ نے اور ابن قدامہ کے علاوہ حنبلیہ نے یہ کہا کہ وہ شتر مرغ کے غلے کے چھلکے کی قیمت کا ضمان ادا کرے گا، اس لئے کہ اس کے چھلکے کی قیمت ہوتی ہے، لیکن ابن قدامہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور اگر غلہ توڑ دیا ورنہ اس سے مردہ چوزہ کا تو اثر توڑے کی وجہ سے چوزہ کی

(۱) البدائع ۲/۲۰۳، ابن ماجہ ۲/۲۱۶، السنن ۲/۲۰۲، ۸۳، شرح  
المیجر ۲/۲۰۲، طبع المجلد، مع التلخیص ۲/۵۳۳، مغنی المحتاج ۵/۵۲۵، اسی  
المطالب ۲/۵۳۳، شرح تفسیر دارالافتاء ۲/۲۱۶، ۸۳، کتاب القناعات  
۳/۳۶۲، المغنی ۳/۵۱۶۔

بڈے کو غصب مرنا:

۱۰- بڈے غصب کرنا بھی دوسرے اہل کو غصب کرنے کی طرح حرام ہے، اور غصب کرنے والے پر ضمان لازم ہوگا، اگر غصب کیا گیا بڈے موجود ہو تو اس کو لوٹانا واجب ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "لا یأخذ من أحدکم مال أخیه لأعیا ولا جادا ومن أخذ عصا أخیه فلیردھا" (۱) (تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا کوئی مال ہرگز نہ مذاق میں لے اور نہ تنجید میں لے، اور جس نے اپنے بھائی کا عصا یا دود سے وہیں کرے)، اور وہ مصب شدہ بڈے ختم ہو گیا ہو تو اس کے مثل کا ضامن ہوگا، اس لئے کہ جمہور کے نزدیک بڈے اہلیات میں سے ہے، اگر مثل اور اکرا دشوار ہو تو قیمت دے کرے گا۔

فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کسی نے بڈے غصب کیا اور سے کسی مرض کے نیچے سینے کے لئے رکھا یہاں تک کہ اس سے بچہ نکل گیا تو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک غصب کرنے والا شخص اس جیسا بڈے اس کے مالک کو دے گا، اور بچہ غاصب کا ہوگا، اس لئے کہ غصب شدہ بچہ بدل میں ہے، مری بچہ میں بھی ہے، ثانیہ اور تاجد کے نزدیک بچہ مری کے مالک کا ہوگا، اس لئے کہ وہ میں اسی کام ہے جو مریہ میں پچا ہے، اور غاصب کا بچہ نہیں ہوگا (۲)۔

## بیطرہ

تعریف:

۱- بیطرہ لنت میں جانوروں کے علاج کو کہتے ہیں، یہ لفظ "بطور الشیء" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے اس نے اس کو پھر دیا، اسی سے لفظ "بیطرہ" بنا ہے، یعنی مہیہ (۱)۔  
بیطرہ کا اصطلاحی معنی اس سے علاحدہ نہیں ہے (۲)۔

شرعی حکم:

۲- جانوروں کا ایسا علاج معالجہ جس سے جانوروں کا فائدہ ہو خواہ یہ بچہ لگانے اور دھنسنے کی وجہ سے ہو شرعی جائز ہے (۳) اور شرعی مطلوب بھی ہے، اس لئے کہ یہ حیوان پر رحم و شفقت اور مال کی حفاظت ہے۔

اور جانور کا حادث معالجہ کرنے والا جانور کو تکلف کرے یا اس کے عمل کی وجہ سے جانور مر جائے تو یا دوا ضامن ہوگا؟ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، ثانیہ اپنے اپنے قول میں یہ کہتے ہیں کہ اگر اس کو علاج کی اجازت دی ہو اور اسے اس کا علم، تجربہ حاصل ہو اور اس نے

(۱) الفروق فی الطب والبیطار، ص ۲۲۵، العرب فی ترتیب العرب، لبنان العربیہ لمصباح البیطار، القاسم المجدد، ص ۱۶۹۔  
(۲) ابن ماجہ ص ۳۳۵، حنفیہ اقلیہ فی بیطار، ص ۱۶۹۔  
(۳) رد المحتار علی الدر المختار، ص ۵۹۷، الادب الشرعیہ وفتح المربعہ لاس مطلق، المتحدی المستطیل، ص ۳۳، طبع مکتبۃ المریض العربیہ۔

(۱) حدیث: "لا یأخذ من أحدکم .." کی روایت ابو داؤد (۵/۲۷۳) طبع عزت عمید (عاصی) اور ترمذی (۳/۲۶۲) طبع المجلد (۱) نے کی ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔  
(۲) المدنی، ص ۱۳۸، حنفیہ الدسوقی، ص ۳۷۳، اسی المطالب، ص ۵۵۵، ص ۱۶۵، شرح مختصر الارادات، ص ۷۰۷۔

کوئی کوٹائی نہ ہو تو اس پر کوئی ضمانت نہیں ہے۔ بین اہل کوٹائی کی جازت نہ دی گئی ہو یہ جس قدر جارت دی گئی ہو اس سے تباہ تر کیا ہو یہ یہ آلات سے کاٹا ہو جو کند ہوں جس سے جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے یہ یہ ہمت میں کاٹا (آپریشن کیا) ہو جو کانٹے کے لئے مناسب نہ ہو یہ ان قسم کی کوئی کوٹائی پائی جائے تو ان تمام صورتوں میں وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسا استفادہ ہے جس میں قصد اور غلطی سے ضمانت میں فرق نہیں آتا لہذا یہ استفادہ مال کے مشابہ ہو۔ اور اس سے نہ یہ جرم فعل ہے تو اس سے پیدا ہونے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا جس طرح تہہ کانٹے میں ضمانت ہے۔ حدیث میں ہے: "من نطب ولم يعلم منه طب فلیو صام" (۱) (جس نے طعنے لگا کر حالانکہ وہ طب سے واقف نہیں تو وہ ضامن ہوگا) یعنی جس نے طعن کیا حالانکہ اسے اس کا نتیجہ نہیں ہے تو وہ ضامن قرار دیا جائے گا (۲) حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ جس نے طبابت کی اور انہیں ایک سے طب کا نتیجہ نہیں ہے تو وہ ضامن ہے۔ اسی طرح ایسا شخص بھی ضامن ہوگا جس کو طب کا نتیجہ پڑے تو ہے بین کوٹائی نہ تھی یا ریہ تھی سے کام لیا۔

اس کی تفصیل متعلقہ مقامات (اجارہ، جنازات، حیوان، ضمان) میں دیکھی جائے۔



(۱) حدیث: "من نطب ولم يعلم منه طب فلیو صام"۔ اس کی روایت ابو داؤد (۱۰/۳۲۷) طبع عزت عید دہاس (مورخہ) (۲/۳۱۲) طبع دار الفکر (معارف اسلامیہ) کے ہے۔ ص ۸۸ نے اس کی تصحیح کی ہے اور وہی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔  
(۲) رد المحتار علی الدر المختار وحاشیہ حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۳، جوہر الاکلیل ۱۹۱/۲، مع الجلیل ۵۵۷/۲، انقی ۵۳۸/۲، طبع مکتبہ الریاض عدۃ، بہارۃ النہج، الی شرح المنہاج ۳۲۵/۲، فیض القدر ۶۶/۲، طبع معطفی محمد۔

# تراجم فقہاء

جلد ۸ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف



بن ابی حاتم

تراجم فقہاء

بن خویزہ مند و

ابن حجر مکی: یہ احمد بن حجر دمشقی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

ابن خزیمہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

## الف

بن ابی حاتم: یہ عبدالرحمن بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۱ میں گذر چکے۔

بن ابی لیلیٰ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گذر چکے۔

بن تیمیہ: یہ عبدالسلام بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

بن الجوزی: یہ عبد الرحمن بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حامد: یہ حسن بن حامد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن ہبان: یہ محمد بن ہبان ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حجر لعقلانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

ابن خزیمہ (۲۲۳-۳۱۱ھ)

یہ محمد بن اسحاق بن شریہ بن مغیرہ بن صالح ہیں، ابو بکر کنیت ہے سلمیٰ، نیشاپوری، ثمانی فہست ہے، یہ فقیہ مجتہد تھے، حدیث کے عام تھے، بعض ملام میں ان کی خدمات ہیں، انہوں نے سحاق بن ربیعہ، محمود بن غیاث، قتیبہ بن عبد اللہ، ہندی، مردازی، سحاق بن موسیٰ لطلحی وغیرہ سے احادیث روایت کیں، اور ان سے روایت کرنے والوں میں بخاری، مسلم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار، احمد بن مبارک، مستملی، نیردین، انہوں نے مزنی وغیرہ سے فقہ حاصل کیا۔ ابو علی حافض نے کہا: ان پر یہ اپنی احادیث کے مجموعہ میں سے فقہی روایات کے اسی طرح حافض تھے جس طرح قاری کو سورۃ یاد ہوتی ہے۔ بن ہبان نے کہا: سندہ مرتن کے حفظ میں بن شریہ بے مثال تھے۔

بعض تصانیف: ان حدیث میں "المختصر الصحیح" و "التوحید و اثبات صفۃ الرب" ہیں۔

[تذکرۃ الحفاظ ۵۹۲: شذرات الذہب ۲/۲۶۲: معجم المؤلفین

۹۹۹: اعلام ۶/۲۵۵]

ابن خویزہ مند و (؟ - ۳۹۰ھ)

یہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن خویزہ مند و مالکی، عراقی ہیں، فقیہ اور اصولی تھے، ابو بکر ابہری کے شاگرد ہیں، قاضی عیاض نے کہا:

بن رجب

تراجم فقہاء

بن القصار

ہو لوید ہوئی نے کے بارے کھام کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے مدعہ عرق سے نہ کاڑھیں۔

[الذیاج المذہب ص ۲۴۸: الباب ۳۶۳: معجم المؤلفین

۱۴۰۰ھ]

بعض تصانیف: "خلافیات میں یہ بڑی کتاب"، "کتاب فی اصول الفقہ" اور "احیاء اب فی الفقہ" ہیں۔

ابن حابدین:

[الوائی: لوفیات ۵۲/۲: معجم المؤلفین ۲۸۰/۸]

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گزر چکے۔

بن رجب: یہ عبدالرحمن بن احمد ہیں:

ابن عبد البر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۱ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گزر چکے۔

بن رشد:

ابن عرفہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۶ میں گزر چکے۔

بن سحون: یہ محمد بن عبدالسام ہیں:

ابن عمرہ: یہ عبداللہ بن عمرہ ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۵۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۷۶ میں گزر چکے۔

بن میرین:

ابن قدامہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۳ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۸ میں گزر چکے۔

بن شعبان (؟ - ۳۵۵ھ)

ابن القصار (؟ - ۳۹۸ھ)

یہ محمد بن قاسم بن شعبان بن محمد بن ریحہ ہیں، ابو اسحاق کنیت اور قرطبی نسبت ہے، یہ نسبت "قرطاب" (کان کی بانی) کی جانب ہے، مصر کے مقبراہ لکیہ میں سے ہیں، تاریخ، "سب" اور "شہ" علوم میں ان کی خدمات ہیں، مصر میں مدینہ لکیہ کی ریاست ان پر ختم تھی۔

ان کا نام علی بن احمد ہے، کنیت ابو الحسن، نسبت بغدادی، بہری، شیرازی ہے، ابن القصار سے معروف ہیں، فقیہ، مالکی، اصولی، حافظ ہیں، بغداد میں منصب قضا پر فائز ہوئے، ابو بکر بہری وغیرہ سے فقہ حاصل کیا، اور ان سے ابو ذریعہ، تافسی عبد الوہاب، ابو محمد بن عمر بن وغیرہ نے فقہ حاصل کیا، ابو ذریعہ نے کہا: یہ س تمام علماء مالکیہ میں سب سے بڑے فقیہ ہیں جنہیں میں نے دیکھا، شیرازی نے کہا:

بعض تصانیف: "الروای الشعبانی" فقہ میں، "کتاب فی احکام القرآن"، "کتاب الرواق علی مالک"، "کتاب الماسک" اور "کتاب السیر قبل الوصو" ہیں۔

بن کثیر

تراجم فقہاء

ابو بردہ بن نیار

میرے علم میں اختلافی مسائل پر مالکیہ کی کوئی کتاب ان کی کتاب سے بڑی نہیں ہے، شاید اس سے مراد ان کی کتاب ”عیون الامۃ“ وایضاح الملتہ فی الخلافات“ ہے۔

[شجرۃ النور التزکیہ ص ۹۲: الحدیث ص ۱۹۹: معجم المذنبین ۲/۷۰]

ابن الہمام:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو امامہ: یہ صدیق بن عبدان لبابی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

بن کثیر: یہ محمد بن اسماعیل ہیں:

ن کے حالات ج ۴ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

بن ماجہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گذر چکے۔

بن المبارک: یہ عبدالقدیر بن المبارک ہیں:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۶۸ میں گذر چکے۔

بن مسعود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گذر چکے۔

بن المقرئ: یہ اسماعیل بن ابی بکر ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن المنذر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن نجیم: یہ زین الدین بن امیر انجم ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو النخعی (؟-۸۲ھ)

اس کا نام عید بن فیروز ہے، کنیت ابو النخعی، نسبت ولاء طائی ہے، متاع اہل کوفہ میں ہیں، آپ والدہ بن عباس، ابن عمر اور عبدالرحمن سلمی وغیرہ سے روایت کی ہے، ان سے عمرو بن مرہ، عبدالواہلی بن عامر اور عطاء بن سائب وغیرہ نے روایت کی، ابن ہبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے، مجلی نے کہا: یہ تابعی ہیں، ابو رومہ نے کہا: یہ عمر سے روایت مرسل کرتے ہیں، صاحب حلیۃ الاولیاء نے ان کی یہ بات میں کہا: شک کرنے والے پر حملہ آور، افتاء ہندوار کے مخالف سعید بن فیہ مر ابو النخعی ہیں، ان کے ساتھ تباہ کے خلاف شرمین یا اور ہرجماجم میں قتل کرانے گئے۔

[حلیۃ الاولیاء ۲/۳۷۹: شذرات الذہب ۱/۹۲: تہذیب

تہذیب ۲/۲۷۲: اعلام ۳/۱۵۲]

ابو بردہ بن نیار (؟-۴۵ھ) اس کے مدوہ بھی قول ہے)

یہ مائی بن یار بن عمرو بن سعید بن کلاب ہیں، کنیت ابو بردہ ہے، وہ حارثہ کے حلفاء میں سے اور صحابی ہیں، بیعت عقبہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے، بنابریم علیہ السلام سے روایت کی، ان سے ہر وہ بن عارب، جابر، عبدالرحمن بن جابر وغیرہم نے روایت کی ہے۔

[الاصابہ ۳/۵۹۶، ۴/۱۸: الاستیعاب ۴/۱۵۳: تہذیب

تہذیب ۱۲/۱۸: الطبقات العربی ۳/۵۱۳]

ابوبکر صدیق

تراجم فقہاء

بوموسیٰ اشعری

ابوبکر صدیق:

ابوسعید الخدری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

ابوبکر الطرطوشی: یہ محمد بن ولید ہیں:

ابوشامہ: یہ عبدالرحمن بن اسماعیل ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

یوثور:

ابوظلمہ: یہ زید بن سہل ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

یوحنیفہ:

ابوحبیدہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گزر چکے۔

یونخطاب:

ابوعثمان الخیری (۲۳۰-۲۹۸ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

یہ سعید بن اسماعیل بن سعید بن مسور ہیں، کنیت ابو عثمان، بہت حیرتی اور نمسا پوری ہے، صداقت گفتار و شیریں بیانی میں مشہور۔ شام میں سے ایک ہیں، اری میں محمد بن مقاتل اور موسیٰ بن نصر سے، عراق میں محمد بن اسماعیل احمسی وغیرہ سے حدیث کی، ن کے اصحاب میں ابو عمر اور اسماعیل بن نجید سلمیٰ جیسے اشخاص ہیں۔

[الابدایہ: ۱۱۵: ۱۱۵، الترمذی: ۳۷۷: ۳۷۷، ابوداؤد: ۳۷۷: ۳۷۷، ابویوسف: ۳۷۷: ۳۷۷]

یودود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

یودرداء: یہ عویم بن مالک ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گزر چکے۔

یوزر: یہ جنید بن جنادہ ہیں:

ابوقلاچہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۱ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گزر چکے۔

یوسعد: یہ محمد بن محمد ہیں:

ابوموسیٰ اشعری:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

ابو ہریرہ

تراجم فقہاء

نس بن مالک

ابو ہریرہ:

اسحاق بن راہویہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گذر چکے۔

ابو یوسف:

اسید بن الحکیر (؟ - ۲۰ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

یہ اسید بن خضیر بن مالک بن عتیک ہیں، کنیت ابو یحییٰ، و نسبت  
اوی ہے، صحابی ہیں، جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز رہے، اہل

نبی بن کعب:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

مدینہ میں سے ہیں، عقلاء و عرب میں شمار ہوتا تھا، نبی کی رائے سمجھ  
جاتے تھے، نبی ﷺ سے روایت کیا، ان سے ابو حنیفہ مدری، ان،

لابی مدکی (؟ - ۸۲ھ)

یہ محمد بن حنیفہ بن عمر ہیں، کنیت ابو عبد اللہ، نسبت قوسی، مثنائی  
ہے، لابی سے مشہور ہیں، محدث، فقیہ، جامع، تفسیر، شعر و تاریخ  
میں بڑی دقت کے منصب پر فائز رہے، ابن عرفہ سے علم حاصل کیا  
اور ان کے ساتھ رہے، ان کی حیات میں قون میں مہارت ترقی  
کے سے مشہور ہوئے، ان کے مشہور محققین مائتروں میں تھے، ان  
سے سر کی ایک جماعت جیسے تافضی عمر تلمیذی، ابو القاسم بن  
ماجی، شہابی اور عبد الرحمن مجدی، وغیرہم نے استفادہ کیا۔

بن، عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ساتھ شریک ہوئے، اور بارہ نقباء میں  
سے ایک تھے، غزوہ احد میں شریک ہوئے جس میں ان کے جسم پر

سات زخم آئے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت ثابت قدم  
رہے جبکہ لوگ ساتھ چھوڑ گئے تھے، غزوہ خندق اور دوسرے تمام

غزوات میں شریک رہے، حدیث میں ہے: "نعم الرجل اسید  
بن الحصیر" (اسید بن خضیر کیا ہی اچھے شخص ہیں)، ان سے (۱۸)

احادیث مروی ہیں۔

[أسد الغابہ ۱/۱۳۳: تہذیب المعجم ۱/۳۴۷: لأعلام  
۱/۳۳۰]

الاسطخری: یہ یحییٰ بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

محمد بن حنبل:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گذر چکے۔

انس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گذر چکے۔

م سعمہ

تراجم فقہاء

جامعہ بن عبد اللہ

م سعمہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۰ میں گزر چکے۔

ابوزکی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گزر چکے۔

ت

الترمذی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۵ میں گزر چکے۔

ہاجی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گزر چکے۔

ث

ب

اثوری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۵ میں گزر چکے۔

بریدہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۷ میں گزر چکے۔

البرہان عازب:

ن کے حالات ج ۶ ص ۲۸۳ میں گزر چکے۔

ج

لیبہتی:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۸ میں گزر چکے۔

جامعہ بن عبد اللہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۶ میں گزر چکے۔

## ح

حسن البصری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

الرائی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

الحکم بن عتیبہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

الرمیانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

## و

سردرہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

انزرقانی: یہ عبدالباقی بن یوسف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

انزرقانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۵ میں گذر چکے۔

زفر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

زختری

زختری:

ن کے حالات ج ۶ ص ۳۸۷ میں گذر چکے۔

زہری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن علی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

سہل بن سعد (؟ - ۹۱ھ)

یہ سہل بن سعد بن مالک بن خالد ہیں، کنیت ابو العباس، نسبت  
 رجبی، ساندی انصاری ہے، شامیہ صحابی ہیں، نبی ﷺ  
 سے روایت کیا۔ نیز اپنی عاصم بن حدادی و عمر بن مسلمہ سے روایت  
 کیا۔ اور ان سے ان کے صاحبہ "ابن عباس" ابو حازم و زہری  
 وغیرہم نے روایت کیا ہے کہا یا ہے: حدیث میں باقی رو جانے  
 والے دو آخری صحابی ہیں ابن مسینہ نے ابو حازم سے نقل کیا ہے،  
 کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد کو آتے ہوئے سنا کہ میں مرجاؤں  
 تو تمہیں کوئی دیا نہیں لے گا جو یوں کہے میں نے رسول اللہ ﷺ  
 سے سنا ہے، کتب حدیث میں ان سے ۱۸۸ احادیث مروی ہیں۔

[الاصابہ: ۸۸، ۴: تہذیب النبہ: ۲۵۲، ۴: الاستیعاب  
 ۶۶۳، ۴: الامام ۲۱۰، ۴]

ابیوہی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

س

ش

سعید بن المسیب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

سفیان بن عیینہ:

ن کے حالات ج ۷ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

الشاطی: یہ ابراہیم بن موسیٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۸ میں گذر چکے۔

الشافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۰ میں گذر چکے۔

سہمہ بن لکوع:

ن کے حالات ج ۶ ص ۳۸۸ میں گذر چکے۔



شربلانی: یہ حسن بن عمار ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷ میں گزر چکے۔

شریک: یہ شریک بن عبد اللہ لشعنی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۸ میں گزر چکے۔

الشعنی: یہ عامر بن شراحیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷ میں گزر چکے۔

لشمنی (۸۰۱ - ۸۷۲ھ)

یہ احمد بن محمد بن محمد بن حسن ہیں کنیت ابو العباس نسبت ششلی۔  
سکندری حنفی ہے محدث، مفسر، فقیہ، نحوی، موسیقی ہیں ششلی یہ انی  
سے علم حاصل کیا، رفقہ میں مہارت حاصل کی، اور علماء بخاری، شمس  
شلمانی، ورتاضی شمس الدین ہاشمی وغیرہم سے علم حاصل کیا، ان  
سے ایک بڑی تعداد سے استفادہ کیا، ان کے ساتھ راویوں کے گمذ  
تہہ کیا، ان سے استفادہ باعث فخر تصور کیا، ساتھ ہی ان میں  
پاکہ مٹی، خیر، توضیح، ورتار، بہار، ری تھی۔ پھر کتابانی پتہ کسی کی  
ترتہت (تہہ) کی مشیخت، حدیث سہنی، تہہ، ورتار، ورتار  
میں حنفی تہہ، کا منصب پیش کیا یا میں آپ کے قبل نہیں کیا۔

بعض تصانیف: "کمال الخواہ فی شرح النفاہۃ" تہہ میں،  
"مہج المسالک الی الفیہ ابن مالک"، اوفق  
المسالک لتادیۃ المسالک" اور "شرح نظم بحیۃ  
انفکرو" مہم حدیث میں ہیں۔

[شذرات الذہب ۱/ ۳۳۳: الضوء الملاح ۲/ ۳۷۴: لا علام

۲/ ۹۰: معجم المؤمنین ۲/ ۳۹۲]

شرب بن حوشب (۲۰ - ۱۰۰ھ)

نام شرب بن حوشب کنیت ابو حیدر ابو عبد اللہ بہت اشعری ہے، تابعی  
تیں، فقیہ اور بخاری تیں، رجال حدیث میں سے تیں، پڑھائی، ورتار  
یہ۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ابوہریرہ، عائشہ، شمیم الداری اور بن عمر  
وغیرہم سے روایت کیا، اور ان سے عبد الحمید بن بہرام قنادی، عبد  
عبد اللہ بن عثمان بن شمیم وغیرہم نے روایت کیا، بخاری نے کہا: امام احمد  
نے کہا: شرب کے راویوں سے عبد الحمید بن بہرام کی حدیث میں کوئی حرج  
نہیں ہے، بخاری نے نقل کیا ہے، شرب کی حدیث حسن ہے،  
اور ان کو قنادی بتایا ہے، یہ بھی نے کہا: وہ ضعیف ہیں، بن ترمذی نے کہا: وہ  
ساتویں، ایک عرصہ تک بیت المال کے وکیل رہے۔

[تہذیب المعانی ۲/ ۳۷۴: لا علام ۳/ ۲۵۹]

ششلی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷ میں گزر چکے۔

ص

صاحب روح المعانی: یہ محمود بن عبد اللہ الکوسی ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۷ میں گزر چکے۔

صاحبین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷ میں گزر چکے۔

ابو حاتم ہے، ثقفی۔ بصری بہت ہے تابعی اور ہارناہین میں سے ہیں، اپنے والد نیر علی، عبداللہ بن عمرو بن سود بن مرق سے روایت کیا۔ ان سے ان کے چچے ثابت بن عبداللہ بن ابی بکر و مران کے پوتے یزید بن مرار بن عبدالرحمن ورق و وفیر نام نے روایت کیا، ابن ابان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، یحییٰ نے کہا: بصری تابعی ثقہ ہیں۔ ابن جریر نے لسان میں یزید بن مرق سے جو نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں شرفِ صحبت بڑی حاصل تھی لیکن یہ غلط ہے۔ بصری میں پیدا ہونے والے وہ سب سے پہلے بچے تھے۔

[تہذیب المعاد ۱۳۸۶: لاصابہ ۳۷۳: لا علام ۷۳۴]

عبدالرحمن بن سابط (؟ - ۱۱۲ھ)

نام عبدالرحمن بن سابط ہے، اور کہا گیا ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط بن ابی حمضہ بن عمر ہے، تابعی مکی ہیں، بنی سابط سے مرسل روایت کیا، یزید بن عمر، سعد بن ابی وقاص، عباس بن عبدالعزیز، عباس بن ابی ربیعہ، معاویہ بن جبل وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ابن تہتم، لیث بن ابی سلیم، یزید بن ابی زید وغیرہ نے روایت کیا، ثمام نے عبداللہ بن عیاش کے واسطے سے کہیں بن عباس کے ثائر، ثناء میں شمار کیا ہے، ان کی احادیث بہت زیادہ ہیں، صحیح مسلم میں ان کی ایک حدیث ”الفتن“ میں ہے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعاد ۱۸۰۶]

عبدالرزاق: یہ عبدالرزاق بن ہمام ہیں:

ان کے حالات ج ۷ ص ۲۳۰ میں گذر چکے۔

ط

ط ۱۵:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گذر چکے۔

الطبری: دیکھئے: محمد بن جریر الطبری:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۱ میں گذر چکے۔

ع

ع ۱۵:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

عمر بن ربیعہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۵۵ میں گذر چکے۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ (۱۳ - ۹۶ھ)

نام عبدالرحمن بن ابی بکرہ صحیح بن عمارت ہے، کنیت ابو بکر یا

عبداللہ بن الزبیر

تراجم فقہاء

عمر بن عبدالرحمن

عبداللہ بن الزبیر:

عطاء:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن سلمہ (؟ - ؟)

عکرمہ بن خالد (؟ - ؟)

نام عبداللہ بن سلمہ، فہست مرادی، کوئی ہے، تابعی ہیں، انہوں نے عمر، معاذ، علی، ابن مسعود اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ابو اسحاق شیبی اور عمرو بن مرة نے روایت کیا ہے، عجل نے کہا: کوئی، ثقہ ہیں، یقوتوب بن شیبہ نے کہا: ثقہ ہیں، صحابہ کے بعد فقہاء، کوفہ میں طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتا ہے، ابو حاتم نے کہا: معروف و منکر، ابن عدی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ عکرمہ بن خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ قرشی ہیں، تابعی ہیں، اپنے والد سے نیز ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور سعید بن جبیر وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ایوب، ابن جریج، عبداللہ بن طاؤس اور حنظلہ بن اوسیان وغیرہم نے روایت کیا ہے، ابن مہین، ابو زرہ اور نسائی نے کہا: وہ ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [طبقات ابن سعد ۵/۴۷۵: تہذیب المعجم ۷/۲۵۸]

[تہذیب المعجم ۵/۲۴۱]

علی بن ابی طالب:

عبداللہ بن عمر: دیکھئے: ابن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گزر چکے۔

عمر بن الخطاب:

عبداللہ بن عمرو:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

عمر بن عبدالرحمن (۲۳ - ۷۰ھ)

عثمان بن عفان:

یہ عمر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ، مخزومی، مدنی ہیں، ابو ہریرہ، عائشہ، ابو بصیرہ غفاری اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے، ان سے عبدالملک بن عمیر، عامر شعبی اور حمزہ بن عمرو عالمی نضی نے روایت کیا ہے، ابن حبان نے ان کا ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن زہیر نے کوفہ کا گورنر انہیں بتلایا تھا، پھر وہ تاج کے ساتھ ہو گئے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۷ میں گزر چکے۔

عروہ بن الزبیر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

[تہذیب المعجم ۷/۴۷۲]

عز بن عبدالمطلب: یہ عبدالعزیز بن عبدالمطلب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

## غ

عمر بن عتبہ (؟) - حضرت عثمان بن عفان کی خلافت میں شہید ہوئے

یہ عمرو بن عتبہ بن فرقہ سلمیٰ کوئی ہیں، ان کے والد عتبہ صحابی ہیں، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی، اور ان سے عبد اللہ بن ربیعہ سلمیٰ، حوط بن رافع عبدی اور شععی نے روایت کیا ہے، زہد و عبادت میں معروف لوگوں میں سے تھے، ابن المبارک نے فضیل بن عیاض سے، انہوں نے اہمش سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: عمرو بن عتبہ بن فرقہ نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں، اللہ نے دو پوری کر دی، تیسری دعا کا میں انتظار کر رہا ہوں، میں نے دعا کی کہ مجھے دنیا سے بے رغبت کر دے کہ مجھے پروا نہ رہے میں نے کیا پایا اور کیا کھویا، اور میں نے دعا کی کہ مجھے نماز کی قوت عطا فرمائے تو خدا نے مجھے نماز سے حصہ عطا فرمایا، اور میں نے شہادت کی دعا مانگی، اس کی میں امید کر رہا ہوں، چنانچہ وہ شہید کئے گئے، اور عاتقہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وہ ثقہ اور کم احادیث روایت کرنے والے تھے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ج ۸ ص ۷۴: الطبقات الکبریٰ ۶/۲۰۶]

محمد بن ابی القاسم (۶۳۹ - ۷۱۵ھ)

یہ محمد بن ابی القاسم بن عبدالسلام بن جمیل ہیں، کنیت ابو عبد اللہ، نسبت تونس، مالکی ہے، فقہ، مفسر، اصولی، حافظ ہیں، تونس اور قاہرہ میں ایک جماعت سے حدیث سنی جیسے ابو الحسن یوسف بن احمد بن محمود دمشقی اور قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن ابی انیم بن عبدالواحد المقدسی حنبلی سے سنا، حسینہ قاہرہ میں ایک مدت تک حکومت کی باگ سنبھالی، اسکندریہ میں ۶۰۹ھ میں قضاء کے منصب پر فائز ہوئے، پھر قاہرہ میں قیام پذیر ہو کر علوم میں مشغول رہے۔

آپ کی تصانیف میں "کتاب مختصر التفریع" ہے۔  
[الذیاج المذہب ص ۳۲۳]

محمد بن الحسن:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۱ میں گذر چکے۔

المرغینانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

المرنی: یہ اسماعیل بن یحییٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسروق:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

معاذ بن جبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

ک

الکاسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

کعب بن مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

م

مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

الماءوردی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

مجاہد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

المعلیٰ

تراجم فقہاء

یحییٰ بن یحییٰ

المعلیٰ (؟ - ۲۱۱ھ)

معلیٰ بن منصور نام ہے، کنیت ابو یعلیٰ، فہست رازی ہے، حدیث کے رواۃ اور اس کے مصنفین میں سے ہیں، ثقہ اور شریف ہیں، ابو حنیفہؒ کے صاحبزادے ابو یوسفؒ و محمدؒ کے شاگردوں میں ہیں، انہوں نے مالک، سلیمان بن بلال، محمد بن میمون زعفرانی، یحییٰ بن حمید نسانی، ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم سے حدیث سنی، ان سے ان کے صاحبزادے یحییٰ، ابو غیثمہ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو ثور وغیرہم نے روایت کیا ہے، بار بار منصب قضاہ پیش کیا گیا لیکن انکار کیا۔ بعض تصانیف: "النوادر" اور "الأمالی" دونوں فقہ میں ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۰/۲۳۸؛ الجوہر المصنیع ص ۱۷۷؛

النوادر ص ۱۵/۲؛ الاعلام ص ۸/۱۸۹]

ی

یحییٰ بن یحییٰ (۱۳۲ - ۲۲۶ھ)

یہ یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر بن عبد الرحمن ہیں، کنیت ابو زکریا، فہست حبشی، حنظلی، نيساپوری ہے، امام مالک سے موطا پر بھی اور ایک مدت تک ان کے ساتھ رہ کر ان کی پیروی کی، ان کا شمار امام مالک کے اصحاب میں سے فقہاء میں ہوتا ہے، اپنے دور کے علم، دین، عبادت اور کردار کے اعلیٰ عاملین میں تھے، مالک، سلیمان بن بلال، دونوں حماد، ابو ملاحوس اور ابو قتادہ وغیرہ سے روایت کیا، ان سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا، ہر مذہب نے مسلم کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے، اور دیگر حضرات نے ان سے روایت کیا ہے، عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ سے بھی آگے تھے، اور انہوں نے ان کی اچھی تعریف کی ہے نسانی نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۱/۲۹۶؛ شجرة النور الزكية ص ۵۸؛

الديوان المعجم ص ۲۹/۳؛ الاعلام ص ۹/۲۲۳]

ن

النسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۵ میں گزر چکے۔

نعیم الحمر (؟ - ؟)

نام نعیم بن عبد اللہ حمر، کنیت ابو عبد اللہ، فہست مدنی ہے، عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، تابعی ہیں، ابو ہریرہ، ابن عمر، انس اور جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ان کے صاحبزادے محمد، محمد بن جملان، علاء بن عبد الرحمن اور واوود بن قیس فراء نے روایت